یِسُوع کی پیروی کرنا

شاگرد بننا

کنگڈم بِلڈنگ
اِنٹرنیشنل

کنگڈم بِلڈ نگ
اِنٹر نیشنل

ہم کون ہیں

ہم ہم خیال مسیحیوں کا ایک گروہ ہیں جو قائدین کو بااِختیار اَور مقامی کلیسیاؤں کو مضبُوط بنانے کے ذریعے خُدا کی بادشاہی کو عالمی سطح پر بڑھانے کے لِئے وقف ہیں۔

ہم کیا کرتے ہیں

ہم اِیمانداروں اَور کلیسیاؤں کو مُتحرک کرنے کے ذریعے، ہم خُدا کی بادشاہی کے لِئے طریقے فراہم کرتے ہیں کہ وہ اُن قوموں پر اثر انداز ہو جن تک ابھی رسائی نہیں ہُوئی۔ اِس کا حصُول تعلقاتی رہنمائی، ثقافتی مشغولیت، اَور ایسی تربیت اَور سیمینار کے ذریعے ہے جو رُوح سے معمُور اَور بائبل پر مبنی ہیں، جن کا مرکز مسیح ہے۔

ہمیں کیا بات مُنفرد بناتی ہے

ہمارا اِیمان ہے کہ بادشاہی میں بڑھوتری کا واحد پائیدار طریقہ، اچھی کلیسیاؤں کو مضبُوط بنانے کے ذریعے ہے۔ ہمارا مقصد اُن قوموں میں جن تک رسائی نہیں ہُوئی دیسی (اصل) کلیسیاؤں کو تیار کرنا ہے کہ وہ خُود پرور اَور خُود سے بڑھنے والی ہو جائیں۔

ایک بار جب کلیسیائیں تیار ہو جاتی ہیں تو ہم سیمینارز، تربیتی پروگراموں، دُعائیہ شراکت، اَور وسائل کے ذریعے اپنی مدد جاری رکھتے ہیں جو خدمت سے زیادہ سے زیادہ تاثیر حاصل کرنے میں کلیسیاؤں کی مدد کرتے ہیں۔

کنگڈم بِلڈنگ اِنٹرنیشنل (کے بی آئی) خُصوصی اِعتکاف اَور مشاورت کی پیشکش کرتی ہے جو مسیحی رہنماؤں کی زِندگیوں میں جوش ولولے اَور مقصد کو پھر سے اُجاگر کرتے ہیں تاکہ جب وہ اپنے علاقوں میں جائیں وہ تروتازہ ہوں اَور اُنکی توجہ اپنے مشن پر مرکوز ہو۔

https://kingdombuilding.us

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
تعارف	۶
شاگرد کیا ہے؟	۱۰
ہماری بائبل مُقدس	۲۰
ہم کیا یقین رکھتے ہیں	۲۸
رُوح، جان اَور بدن	۳۸
خُدا آپ کو کیسے دیکھتا ہے	۴۶
خُدا محبت کی قِسم	۵۵
اپنی سوچ کے انداز کو بدلیں	۶۸
خُون کا عہد	۸۱
اپنے آپ کو الگ کرنا	۹۲
اِیمان	۱۰۸
دُعا	۱۱۸
رُوح اُلقدُس کے ساتھ بپتسمہ	۱۳۷
ایماندار کا اختیار	۱۴۷
خُدا کی رُوح کی قیادت میں کیسے چلیں	۱۵۷
رُوح کی نعمتیں	۱۷۰

خُوشخبری بانٹنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۸

ضمیمہ۱ ۔ نجات کی دُعا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰

ضمیمہ۲ ۔ اِفسیوں کی دُعا کی للکار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۱

ضمیمہ۳ ۔ عزم کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۲

ضمیمہ۴ ۔ خُدا وفادار ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۳

ضمیمہ۵ ۔ آپ کی شناخت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۴

ضمیمہ۶ ۔ بائبل کا مُطالعہ کیسے کریں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۵

ضمیمہ۷ ۔ محبت کا باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱۳

ضمیمہ۸ ۔ بُنیادی مطلب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱۴

اِختتامی نوٹس ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱۶

تعارف

درجہ حرارت سوڈگری سے اُوپر تھا، ہم پسینے سے شرابُور رہتے، ہم یُوں لگ رہے تھے کہ جیسے ہم نے ابھی ابھی سوئمنگ پُول میں چھلانگ لگائی تھی۔ ہم دس دِن کے مشن ٹرپ پر ہونڈوراس میں تھے، اور میرا شوہر مشن ہسپتال میں ایک ہفتے کے لِئے پلمبر تھا۔ اگرچہ مَیں ایک نرس ہوں، اِس ہفتے نرس پریکٹیشنرز کا ایک پُورا گروپ اُن کے ہاں مدد کے لِئے آیا ہُوا تھا۔ اُنہوں نے مُجھے پوچھا کیا مَیں تعمیر کے کام میں اپنے شوہر کی مدد کرسکتی ہُوں۔ جہاں کہیں بھی ضرُورت تھی مَیں خدمت کرنے کے لِئے تیار تھی، پس مَیں نے خُوشی سے اپنا سر ہلا دیا۔ ہفتے کے زیادہ تر وقت کے لِئے، مَیں '' پلمبر کی مددگار'' تھی۔ اُنہوں نے ڈینس کو ایک سرجیکل سِنک ٹھیک کرنے کو کہا تھا جو مہینوں سے ٹپک رہا تھا۔ کوئی بھی اُسے ٹھیک کرنے کے قابل نہ تھا۔ ڈینس نے جلدی سے مسئلہ ڈھونڈ لیا۔
بظاہر، وہاں '' سیٹ کا ایک ٹکڑا غائب'' تھا— اُس کا جو بھی مطلب ہے۔ اُس دِن سے پہلے مَیں نہیں جانتی تھی کہ ٹُونٹیوں کی بھی سیٹیں ہوتی ہیں۔ مسئلہ دریافت کرنا آسان حِصّہ تھا۔ یہ پتہ لگانا کہ اِسے ٹھیک کیسے کرنا ہے یہ مُشکل حِصّہ تھا۔ محدُود سامان اَور وسائل کے ساتھ یہ کام آسان نہ تھا۔ ہمیں جلد پتہ چل گیا کہ ٹُونٹی کا مِلنا نامُمکن تھا۔ ہمیں کوئی اَور حل نِکالنا ہوگا۔ جِن لوگوں نے یہ بیسن لگایا تھا اُنہوں نے اُسے سیمنٹ سے لگا دیا تھا تاکہ آپ بیسن کے پیچھے نہ جاسکیں۔ ہم دِن کا زیادہ تر وقت کیبنٹ میں لیٹے ٹُونٹی کو دیکھتے رہے۔ ہمارا سامان ایک فلیش لائٹ، چند پی وی سی پائپ، چند ایک واشرز، اَور پلائیر کی ایک جوڑی پر مُشتمِل تھا۔ ہمارا مِشن تقریباً نامُمکن محسوس ہوتا تھا۔ آخر کار آٹھ گھنٹوں کے بعد باہر کی ایک ٹُونٹی اَور کچھ واشرز کے ساتھ ہم نے کام کرلیا۔ یہ بالکل کامل نہ تھا اَور نہ آسان تھا۔ لیکن اُس دِن ہمیں یاد آیا کہ کِسی کام کے لِئے مناسب اوزار کِتنے اہم ہوتے ہیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اِس دُنیا میں آپ کی زندگی کی اہمیت ہو؟ میرا خیال ہے کہ ہم میں سے اکثر کا اِس سوال کا جواب ہاں میں ہوگا۔ آپ کو ایک مقصد کے ساتھ بنایا گیا تھا۔

اِفسیوں ۲:۱۰ آیت ۔ کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اَور مسیح یِسُوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلُوق ہُوئے جِن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لِئے تیار کیا تھا۔

ہم خُدا کے ہاتھ کی کاریگری ہیں۔ خُدا نے ہمیں ایک مقصد کے لِئے خلق کِیا۔ ہم سب کا ایک عام مقصد ہے اَور اِس دُنیا میں پُورا کرنے کے لِئے ایک خاص مقصد ہے۔ ہمیں اچھے کاموں کے لِئے مسیح میں خلق کِیا گیا تھا۔ جتنی جلدی ہم مسیح کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبُول کر لیتے ہیں، آپ نے اپنے مقصد کے راہ پر قدم رکھ لِیا ہے۔ یِسُوع مسیح کی خُوشخبری کو لوگوں کے ساتھ بانٹنے کا آپ کو حُکم دیا گیا ہے (آپ کا عام مقصد)۔ ہم کِس طرح اپنے عام مقصد کو آگے لے کر چلتے ہیں جو ہم میں سے ہر ایک کے لِئے مُختلف ہے۔ اِس مشن میں ہم سب کی ایک خاص جگہ ہے، جو ہمارے توڑوں، ہماری منفرد نعمتوں، بُلاہٹوں کو اِستعمال کرتا ہے۔ کوئی بھی ہماری خاص جگہ کو پُورا نہیں کرسکتا جِس طرح ہم کر سکتے ہیں۔

بالکُل اُسی طرح جیسے پلمبرنگ کو ٹھیک کرنے کے لِئے، ہمیں یقینی بنانے کی ضرُورت ہے کہ ہم مناسب علم اَور اَوزاروں سے لیس ہیں۔ یہ کرنے کے لِئے، مُجھے پہلے آپ کو کِسی سے متعارف کروانا چاہیئے۔ یہ شخص پرواہ نہیں کرتا ہے کہ آپ کیسے نظر آتے ہیں، آپ کیسا لباس پہنتے ہیں، آپ ناراض ہیں، یا اگر آپ اُداس ہیں، اگر آپ واقعی بدتمیز تھے، اگر آپ خوف زدہ ہیں، اگر آپ کو بہت باتیں کرنے کی ضرُورت ہے، اگر آپ غیر محفوظ ہیں، اَور یہاں تک اگر آپ بڑے ہوشیار اَور اچھے نظر آتے ہیں۔ یہ شخص آپ کے ماضی کی، یا آپ نے کچھ کِیا ہے پرواہ نہیں کرتا۔ یہ شخص ہر وقت آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے، کوئی بات نہیں کہ آپ کیسا محسوس کر رہے

ہیں، یا آپ کِس قِسم کے موڈ میں ہیں۔ یہ شخص جِسے مَیں آپ سے متعارف کروانا چاہتا ہوں وہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے اُس سے بھی زیادہ جِسے آپ جانتے ہیں اَور آپ اِس لمحے جیسے بھی ہیں وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ شاید آپ کہہ رہے ہوں۔۔۔''ہاں ٹھیک ہے، اُس کی مانند کوئی نہیں۔'' لیکن ہے۔ یہ شخص وہ آدمی ہے جِس کا نام یِسُوع ہے۔ وہ آپ سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ ٹھیک اِس وقت آپ یہاں بیٹھے ہونگے اَور اِس کِتاب میں سے اِن الفاظ کو پڑھ رہے ہیں اَور آپ کے لِئے یہ لکھنے کو کہا۔

یہ جاننے کے لِئے کہ وہ آپ سے کِتنا پیار کرتا ہے، آپ کو یہ جاننا ہے کہ اُس نے آپ کے لِئے کیا کِیا۔ مَیں پہلے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سب سے زیادہ عزیز چیز کیا ہے جو آپ کِسی کو دے یا کر سکتے ہیں؟ کِسی کو دینے کے لِئے آپ کے پاس سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟ یہ نہ پیسہ ہے اَور نہ یہ وقت ہے، اگرچہ، یہ سب چیزیں اہم ہو سکتی ہیں۔ سب قیمتی کام جو آپ کِسی کے لِئے کبھی بھی کر سکتے ہیں وہ ہے کہ اُن کے لئے اپنی جان دیں۔ فرض کریں ایک قاتل ہے جِسے اُس کے جُرم کی سزائے موت سُنائی گئی تھی۔ تاہم، آخری لمحات میں، جیسے وہ مرنے کے قریب ہے، کوئی اُس کا کندھا تھپتھپاتا ہے اَور کہتا ہے،
''مَیں تُم سے محبت کرتا ہُوں اَور آج تُمہاری جگہ لینا چاہتا ہُوں۔'' یہ ہے جو یِسُوع نے ہر شخص کے لِئے کِیا جو کبھی رہا یا کبھی رہے گا۔ آپ جانتے ہیں اُس نے یہ سب کے لِئے کِیا اَور سب سے اہم بات یہ، کہ اُس نے یہ آپ کے لِئے کِیا۔ اُس نے یہ کیوں کِیا؟ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آپ کو اِس کی ضرُورت ہے اَور آپ اِس کے بغیر رہ نہیں سکتے۔

شاید آپ یہ کہیں، ''مُجھے اِس کی ضرُورت نہیں۔'' لیکن خُدا کامِل اَور پاک خُدا ہے۔ اُس کے ساتھ رفاقت رکھنے اَور ہمیشہ کے لِئے اُس کے ساتھ رہنے کا واحد طریقہ ہے کہ ہم اُس کی مانند پاک اَور کامِل ہوں۔ کِیا آپ نے کبھی جُھوٹ بولا ہے (یہاں تک کہ چھوٹا سا جُھوٹ)؟ کیا آپ نے کبھی کوئی چوری کی (کوئی کاغذ یا پین)؟ اگر آپ نے اِن کاموں میں کوئی ایک بھی کِیا۔ تو پھر یقیناً آپ جھُوٹے اَور چور ہیں۔ کوئی بھی کامِل نہیں ہے۔ خُدا کے سامنے کوئی بھی راست نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن خُدا یہ جانتا تھا اَور اِس کیلئے منصُوبہ بنایا۔ خُدا مُنصِف خُدا ہے۔ اگر کوئی قتل کرے، کیا یہ مناسب ہوگا کہ اُسے بے سزا چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اچھے اِنسان ہیں؟ خُدا ابھی ہمیں بے سزا نہ چھوڑے گا۔ اُسے ہمارے لِئے عوضی کا انتظام کرنا ہوگا تاکہ ہم اُس کے سامنے بے گناہ پیش ہو سکیں یا احساسِ کمتری کے بغیر اَور اُس کی نظر میں کامِل ہوں۔

یُوحنّا ۳:۱۶ آیت ۔ کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔

اُس نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو بھیجنے کے وسیلہ سے پُورا کِیا، یِسُوع مسِیح، اِنسان کی شکل میں تاکہ ہماری خاطر عدالت میں پیش ہو۔ ہمارے گُناہوں کی خاطر اُس نے مَوت کی سزا قبول کی۔

پُرانے عہدنامہ میں، اپنے گُناہوں کے لِئے اُنھیں قُربانیاں گذراننہ پڑتی تھیں۔ سالانہ، سردار کاہن پاکترین کمرے میں داخل ہوتا، جہاں خُدا کی حضُوری رہتی تھی۔ وہ رحم کی کُرسی پر خُون چھڑکنے کے ذریعے لوگوں کے گناہوں کے لِئے قُربانی چڑھاتا۔ لیکن جب یِسُوع صلِیب پر مُوا، وہ آسمان پر اپنا خُون لے کر پاکترین

مقام میں داخل ہُوا اَور ہر شخص کے ہر گُناہ کی قیمت ادا کی، جو رہا ہے یا جو کبھی رہے گا۔ یہ نیا عہد ہے۔ اَیسا کرنے سے، اُس نے خُدا کے سامنے پیش ہونے کے لئے

ہماری راستبازی کو واپس خرید لیا۔ ہم خُدا باپ کے سامنے بغیر شرمندگی کے دلیری کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ یہاں رُک نہیں جاتا! جب ہم یِسُوع کو اپنے دِل میں قبُول کرتے ہیں، ہم صرف جہنم ہی سے بچائے نہیں گئے (اگرچہ یہ سچ ہے)۔ ہمارے لِئے یِسُوع کی قابلیت، قوت، اَور اُسکی شناخت بھی دستیاب ہے۔ بطورِ مسیحی ہمارے پاس ہتھیاروں میں ایک بہت ہی اہم ہے یہ سمجھنا کہ ہم کون ہیں، ہم کیا ہیں، اَور مسیح میں ہمارے پاس کیا ہے۔ جب مَیں کہتا ہوں، ''مسیح میں،'' مَیں ہر چیز کا حوالہ دیتا ہوں جو اُس نے صلِیب پر اپنی موت، دفن ہونے، جی اُٹھنے اَور جاری خدمت کے ذریعے مُکمل کی۔ ہاں، یِسُوع کی ایک خدمت آج کے دِن تک جاری ہے۔ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی خدمت رُکی نہیں۔ وہ مُسلسل خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہمارے مقدمے کی اِلتجا کر رہا ہے۔ باغِ عدن میں آدم نے خُدا کے ساتھ رفاقت کو توڑا، جب اُس نے گُناہ کِیا۔ یِسُوع خُدا کو مُسلسل یاد دِلاتا ہے کیسے اُس نے اُس کے ساتھ اِس رفاقت کو بحال کِیا ہے۔ اگر آپ نے یِسُوع کو اپنے نجات دہندہ اَور خُداوند کے طور پر قبُول نہیں کِیا، آپ یہ ابھی کر سکتے ہیں۔ اِس کِتاب کی پُشت پر ایک دُعا شامل کی ہے (دیکھیں **ضمیمہ نمبر ۱**)۔ جب آپ یہ دُعا کریں، اگر آپ اِس پر اِیمان رکھیں، آپ اندر سے دُوبارہ خلق ہو جائے گے اَور خُدا کا رُوح آپ کے اندر رہنے کے لِئے آئے گا۔ اگر آپ نے پہلے ہی یِسُوع کو قبُول کر لیا ہے، یہ بہت اچھا ہے! آپ اپنے مقصد کی راہ میں پہلا قدم پہلے ہی لے چکے ہیں۔ یہ ابدی پیغام کے کاموں کو سرانجام دینے کا نقطہِ آغاز ہے جو خُدا نے پہلے سے آپ کے کرنے کے لِئے تیار کِئے ہیں! یِسُوع کے شاگرد یا پیروکار بننے کا یہ نقطہ آغاز ہے۔

مندرجہ ذیل اقتباس پر غور کریں جو پولُس نے اِفِسُس کے اِیمانداروں کو لِکھا تھا:

اِفسیوں ۱:۱۷۔۲۳ آیت ۔ یِسُوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تُمھیں اپنی پہچان میں حِکمت اَور مُکاشفہ کی رُوح بخشے۔ اَور تُمھارے دِل کی آنکھیں رَوشن ہو جائیں تاکہ تُم کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کُچھ اُمّید ہے اَور اُس کی میراث کے جلال کی دَولت مُقدّسوں میں کیسی کُچھ ہے۔ اَور تُم اِیمان لانے والوں کے لِئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قُوّت کی تاثِیر کے مُوافق۔ جو اُس نے مسیح میں کی جب اُسے مُردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بِٹھایا۔ اَور ہر طرح کی حُکومت اَور اِختیار اَور قُدرت اَور رِیاست اَور ہر ایک نام سے بُہت بُلند کِیا جو نہ صرف اِس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لِیا جائے گا۔ اَور سب کُچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اَور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلِیسیا کو دے دیا۔ یہ اُس کا بدن ہے اَور اُسی کی معمُوری جو ہر طرح سے سب کا معمُور کرنے والا ہے۔

کیا آپ کو سمجھ آئی ہے؟ اگر نہیں تو اِسے پھر سے پڑھیں! پولُس فرماتا ہے کہ وہ اِفِسُس کے اِیمانداروں کے لِئے دُعا کرتا ہے کہ اُن کے پاس رُوحانی مُکاشفہ اَور جو کچھ یِسُوع نے اُن کے لِئے اُس کا عِلم ہو اَور میراث جو اُن کے پاس ہے اُس کی وجہ سے ہے۔ پھر سے تصّور کریں، کُچھ اشخاص اپنے کردہ جُرائم کے لِئے مرنے کو ہیں۔ کیا ہو کہ کوئی اُنھیں بتائے۔ '' مَیں نہ صرف تُمھاری جگہ لینا چاہتا ہُوں، مَیں ہر چیز جو میرے پاس ہے اَور میری ہے تُمھیں دینا چاہتا ہوں، تاکہ تُم ایک خوشحال اَور لمبی زِندگی گُزار سکو۔'' خیر، یِسُوع نے بالکُل ایسے ہی کِیا ہے! یہ بیان کرتا ہے کہ اِیماندار ہونے کی حیثیت سے اُسکی زبردست طاقت کے کام کے مطابق جس نے یِسُوع کو مُردوں میں سے زِندہ کِیا ہمارے لِئے قوت دستیاب ہے۔ کِسی کو مُردوں میں زِندہ کرنے کے لِئے کِتنی طاقت لگتی ہے؟ بطورِ اِیماندار وہ طاقت آپ کے لِئے دستیاب ہے! اَور یہ بھی فرماتا ہے کہ ہمارے پاس وہی اِختیار ہے جو یِسُوع کے پاس تھا۔ وہ یِسُوع جس نے بَدروحوں کو نِکالا، بیماروں کو شفا دی، اَور ایک بے گُناہ زِندگی بسر کی، اُس نے یہ اِختیار اپنی کلِیسیا کو سونپ دیا۔ چرچ (کلِیسیا) عمارت نہیں ہے۔ کلِیسیا وہ لوگ یا اِیماندار ہیں۔ اُس نے سارا اِختیار ہمیں سونپا ہے۔

جب یِسُوع اِس دُنیا میں رہتا تھا، صرف وہی مسیح کا بدن تھا۔ لیکن جب وہ مر گیا، اُس نے ہمیں اپنی میراث دے دی اَور زمین پر اپنے منصُوبوں اَور مقاصد کو جاری

رکھنے کے لِئے ہمیں اپنا بدن بنا لیا۔ اُس نے ہمیں صرف جہنم سے ہی نہیں بچایا، لیکن اُس نے ہمیں مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی (اِفسیوں

۱:۳ آیت)۔شاگرد بننا ایک مسافت ہے یہ سمجھنے کے لِئے کہ جو یِسُوع نے ہمارے لِئے کِیا اَور اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے لِئے میراث بھی چھوڑی۔اِس مُفاہمت (سمجھ) کو لینا اَور اپنی زِندگیوں میں اپنانا بھی ایک سفر بھی ہے۔

شاگرد کیسے بننا ہے یہ سمجھنا ایک کُنجی ہے یا وہ سب جو خُدا کے پاس آپ کے لِئے ہے اِس میں داخل ہونے کی بُنیاد ہے۔یہ اپنی زِندگی میں خُدا کی معمُوری کو کھولنے ایک کُنجی ہے۔یہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے اَور خُدا کی بادشاہی کو آگے بڑھانے میں اہم اثر ڈالنا ہے۔کیا آپ بامعنی زِندگی گزارنا چاہتے ہیں؟ یہ اثر جو آپ کی اِس زِندگی میں ہے،آپ کی سچائی کی سمجھ سے متاثر ہوگا۔لیکن بائبل کا یہ مُطالعہ فطرتی علِم کا مطالعہ نہیں ہے۔پوُلس نے کُرنتھس کے اِیمانداروں کا لِکھا:

۱ کُرنتھیوں ۲:۱۴ آیت ۔ مگر نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبُول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقُوفی کی باتیں ہیں اَور نہ وہ اُنھیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ رُوحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔

شاگرد بننا رُوحانی علِم کا تقاضا کرتا ہے۔اِس علِم کو رُوحانی طور سے سمجھا جاتا ہے۔مَیں آپ کے کو ایک للکار پیش کرتا ہوں۔اپنے اُوپر ہر صُبح اِفسیوں کی دُعا کریں اَور اِسے خُود کے لِئے شخصی بنالیں۔آج سے شروع کریں۔جیسے آپ یہ دُعا کرنا جاری رکھتے ہیں،خُدا اپنی رُوحانی سچائیوں کے متعلق آپ کے فہم (سمجھ) کی آنکھیں کھولے گا۔رُوح اُلقدّس ہمارا اُستاد ہے۔وہ ہمیں سب باتیں سِکھاتا ہے (یُوحنّا ۱۴:۲۶ آیت)۔وہ آپ کی زِندگی کے لِئے سچائی کی رُوحانی حقیقتوں سے واقف کرائے گا۔اِس للکار میں آپ کی مدد کے لِئے اِس کِتاب کے آخر میں مَیں نے کلامِ مُقدّس کی دُعا کی شخصی کاپی شامل کی ہے (دیکھیں ضمیمہ نمبر ۲)۔

شاگرد کیا ہے؟

''اپنے ناک کی نوک کو اُنگلی سے چھوئیں۔'' شاگرد بننے سے اس کا کیا واسطہ ہے؟ جب مَیں چھوٹا تھا، ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے جو ''سائمن کہتا ہے'' کہلاتا تھا۔ کھیل کُچھ اس طرح ہے: چند بچّے کھیل رہے ہیں۔ ایک شخص لیڈر ہے اَور باقی سب کھیلنے والے پیروکار ہیں۔ لیڈر کہتا ہے، ''سائمن کہتا ہے اپنے ناک کی نوک کو اُنگلی سے چھوئیں'' یا کوئی اَور حُکم۔ جب وہ یہ حُکم دے رہا ہوتا ہے وہ بھی وہی کرتا ہے۔ اگر وہ حُکم کے آغاز میں یہ نہ کہے کہ ''سائمن کہتا ہے'' پھر آپ یہ نہیں کرتے۔ اگر وہ کہے، ''سائمن کہتا ہے'' اَور آپ کو بالکُل اُسی طرح کرنا ہے جیسے وہ کہتا ہے۔ اگر آپ ٹھیک طرح سے لیڈر کی پیروی نہیں کرتے، آپ ہار جاتے ہیں اَور کھیل سے باہر ہو جاتے ہیں۔

یہ مُجھے کُچھ یاد دِلاتا ہے کہ شاگرد کو کیسا نظر آنا چاہیئے۔ یسُوع ہمیں کچھ کرنے کو کہتا ہے۔ یسُوع عمل کرنے لِئے ایک نمُونہ پیش کرتا ہے۔ ایک شاگرد وہ ہے جو صرف وہ کرتا ہے جو وہ کہتا ہے، وہ اُسی طرح کام کرتا ہے جیسے وہ کرتا ہے— اُس کے اعمال اَور کلام کا پیروکار۔ شاگرد ہونے کا سب سے بڑا حِصّہ یہ ہے کہ اگر آپ کچھ بِگاڑ دیں، آپ کھیل میں ہارتے نہیں! آپ کو ایک اَور موقع مِلا ہے آپ ٹھیک بات کریں اَور کہیں۔ شاگرد ہونے کے لِئے، ہمیں یہ جاننے کی ضرُورت ہے کہ شاگرد کیسا دکھائی دیتا ہے۔ اِس سچائی کو جاننا ہی ہمارے مقصد کا نچوڑ ہے۔ ہم یسُوع کے شاگرد کی طرح کیسے بولتے اَور عمل کرتے ہیں؟

شاگرد کی سب سے سادہ تعریف ہے، یسُوع کا پیروکار۔ لیکن ایک شاگرد محض ایک طالبِ علم یا سیکھنے والا نہیں ہوتا۔ ایک سچا پیروکار وہ ہے جس نے جو سیکھا ہے وہ اُسے لاگو بھی کرتا ہے۔۔۔ وہ عمل کرنے والا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ حقیقی طور پر یسُوع کے شاگرد یا پیروکار ہونے کے لِئے، ہمیں اُس کے حُکموں کو جاننے کی ضرُورت ہے اَور جاننا چاہیئے کہ کِسی صورتِ حال میں وہ عمل کریگا۔ شاگرد کیا یقین کرتا ہے؟ ایک شاگرد کیا کرتا ہے؟ ایک شاگرد کیا کہتا ہے؟ جواب سادہ ہے، ایک شاگرد وہی یقین کریگا جو یسُوع یقین کرتا ہے، وہ وہی کریگا جو یسُوع کریگا وہ وہی کریگا، وہ کہے گا جو یسُوع کہے گا۔ یہ جاننے کیلِئے کہ شاگرد کِس طرح نظر آتا ہے آیئے اپنے سفر کا آغاز کریں۔

شاگرد کیا ہے

اِس دُنیا میں یسُوع کا مقصد اُس کے جی اُٹھنے کے دِن اپنے عرُوج کو پہنچا۔ جتنی جلدی آپ نے یسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبُول کِیا، آپ نے اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھ دیا۔ ہر کام جو یسُوع نے آپ کے لِئے کِیا، آپکو زِندگی میں اِس اہم مقام پر لے گیا— نہ صرف اُسکی موت کے ذریعے، بلکہ اُس کے جی اُٹھنے کے ذریعے۔ آپ اپنے مقصد سے مُنسلک ہیں— وہ مقصد جس کے لِئے آپ خلق ہُوئے تھے۔

آپ کا سارا مقصد اِس ''شاگرد بننے'' میں لِپٹا ہے۔ اگر کوئی بچّی ایک تصویر بناتی ہے، ہمیں شاید معلُوم نہ ہو کہ یہ کیا ہے، مگر بچّی بالکل جانتی ہے۔ وہ ہر سطر اَور تحریر کو جانتی ہے۔ کیونکہ وہ بالکُل جانتی ہے کہ اُس نے کیا تخلیق کِیا ہے۔ پس اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ بچّی نے کیا بنایا، ہم اُس سے پوچھیں گے۔ وہ ہمیں بتائے گی کیونکہ وہ

تخلیق کار ہے۔اگر ہم اپنا مقصد جاننا چاہتے ہیں،ہمیں اپنے خالق سے پوچھنے کی ضرُورت ہے۔ہم مقصد کے تحت بنی مخلُوق ہیں۔ہم ایک مقصد کیساتھ بنے ہیں۔آیئے مقصد کے دو درجوں پر غور کریں:

عام مقصد

مندرجہ ذیل حوالا جات کو پڑھیں اَور سوالات کے جواب دیں:

پیدائش ۱:۲۷ آیت ۔ خُدا نے ہمیں کِس کی شبیہ پر بنایا؟

اِیُوحنّا ۴:۸ آیت ۔ خُدا کون ہے؟---

متی ۲۲:۳۷-۳۹ آیت ۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟------------------------------------

----

یُوحنّا ۱۳:۳۴ آیت ۔ اُس نے ہمیں کیا خاص حُکم دیا ہے؟----------------------------------

ہمیں فقط خُدا سے اَور دُوسروں سے محبت کرنا ہے۔خُدا محُبت ہے۔ہمیں اِس زمین پر اپنے آسمانی باپ کی شبیہ کے حامل ہونا ہے۔

اگر خُدا محُبت ہے اَور ہمارا مقصد اُس کی شبیہ کے حامل ہونا ہے،تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ وہ ہمیں ایک دُوسرے سے محُبت کرنے کا حُکم دیتا ہے۔وہ ہمیں اُس مقصد پر عمل کرنے کو کہہ رہا ہے جِس کے لِئے ہم بنائے گئے تھے۔ہم اپنے مخصُوص یا خاص مقصد کو کیسے جانتے ہیں؟ ہم کیسے جانتے ہیں ہمیں اِس عام مقصد کو اپنی زِندگیوں میں کیسے آگے لے کر چلنا ہے؟اِس زمین پر ہمارا مخصُوص مقصد ہمارے عام مقصد کے ساتھ ہمیشہ جُڑا رہے گا۔

مخصُوص مقصد

مندرجہ ذیل حوالوں پر غور کریں اَور سوالوں کے جواب دیں:

یرمیاہ ۱:۵ آیت ۔کیا یرمیاہ کی پیدائش سے پیشتر خُدا اُسے جانتا تھا؟

کِیا یرمیاہ کے لِئے خُدا کے پاس خاص مقصد تھا؟ وہ کیا تھا؟

خُدا یرمیاہ کو پیدائش سے پیشتر جانتا تھا اَور نبی ہونے کے لِئے خُدا نے اُسے خاص مقصد دیا۔ خُدا آپکو بھی آپ کی پیدائش پہلے جانتا تھا۔ خُدا جانتا ہے کہ آپ سر پر کِتنے بال ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ آپ کب اَور کہاں پیدا ہونگے اَور آپ کے والدین کون ہوں گے۔ اُس نے آپ کو ایک مقصد کے لِئے پیدا کِیا۔ آپ ایک خاص مقصد کے لِئے پیدا کِئے گئے تھے۔ اپنے خاص مقصد کو جاننے کے لِئے، آپ کو اپنے خالق سے پُوچھنے کی ضرُورت ہے۔

مندرجہ ذیل حوالے کو پڑھیں اَور سوال کا جواب دیں:

اِفسیوں ۲:۱۰ آیت ۔ آپ کیا کرنے کے لِئے خلق گئے تھے؟

آپ خُدا کی کاریگری ہیں۔ اِس زمین پر پُورا کرنے کے لِئے آپ کے پاس عام مقصد ہے اَور ایک خاص مقصد ہے۔ ہم مسیح یسُوع میں نیک کاموں کے لِئے خلق ہوئے تھے۔ جتنی جلدی آپ نے مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبُول کِیا، آپ نے اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھ دیا۔ آپ کو نیک کام کرنے کا حُکم دِیا گیا تھا۔ نیک اعمال ابدی اہمیت کے اعمال ہیں۔ ہم اپنا عام مقصد کیسے سرانجام دیں جو ہم سے ہر ایک کے لِئے فرق ہے۔ خُدا نے ہمارے کرنے کے لِئے نیک اعمال (ابدی اہمیت کے اعمال) کو پہلے سے تیار کِیا تھا۔ اُس کام میں ہم سب کا ایک خاص مقام ہے جو ہماری بُلاہٹ، قُدرتی اہلیت اَور صلاحیتوں کو اِستعمال کرتا ہے۔ مسیح کے بدن میں ہماری خاص جگہ کو کوئی اَور پُر نہیں کرسکتا جیسے ہم کر سکتے ہیں۔

جب اکثر لوگ مقصد کے بارے سوچتے ہیں، وہ اِسے مُستقبل کے واقعات کے تناظر میں سوچتے ہیں۔ ہمارا مقصد ہر لمحے اَور ہر تامل میں بستا ہے جِس کا سامنا ہم دِن کے دوران کرتے ہیں۔ اُس لمحے کے لِئے جِس میں ہم اِس وقت ہیں اپنے مقصد کو معلوم کرنے کیلِئے ہمارے پاس متواتر مواقع ہیں۔ آپ کا مقصد اب ہے نہ کہ مُستقبل میں کِسی وقت پر۔ اپنی شبیہ اَور ہمارے مقصد کو ظاہر کرنے کے لِئے وہ ہماری صلاحیتوں، مُنفرد قابلیتوں اَور تامُلات کو اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔

شاگرد بننا رُوحانی طور پر مسلسل بڑھنا ہے — اُس میں اپنے مقصد کو دریافت کرنے کے لِئے اَور اُسے اِس طرح انجام دینے کے لِئے جیسے کہ وہ خُود کر رہا تھا۔ جبکہ ہم اِس زمین پر ہیں شاگرد بننے کا عمل کبھی بھی مُکمل نہیں ہوتا۔ اِس مُطالعہ کا مقصد آپ کو
ایک تاحیات شاگرد یا یسُوع کے پیروکار بننے کے لِئے تیار کرنا ہے — اپنے مقصد کے سفر کو شروع کرنے کیلِئے۔
رُوحانی طور پر بڑھنے اَور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دینے کے لِئے ہم آپ علم اَور ہتھیار دونوں دینا چاہتے ہیں:

۱۔ مَیں کیسے خُدا کے قریب رہ سکتا ہوں؟
۲۔ مَیں کیسے جان سکتا ہوں جب خُدا مُجھ سے کلام کرتا ہے؟
۳۔ مَیں ایسی زِندگی کیسے بسر کرسکتا ہُوں جو خُدا کو پسند ہے؟
۴۔ مَیں ایک مضبُوط یا مُکمل مسیحی کیسے بن سکتا ہُوں؟

اِن سوالات کے جواب دینے کے لِئے، ہمیں بائبل کی بُنیادی تعلیمات کی بہتر سمجھ ہونی چاہیئے، جِس میں یہ شامل ہے:

۱۔ یہ سمجھنا کہ خُدا نے مُجھے کیسے بنایا؟
۲۔ جب مَیں مسیحی بنا تو کیا ہُوا
۳۔ ایک بار جب مَیں مسیحی بن گیا تو رُوح اُلقدس میری زِندگی میں کیا کرنا چاہتا ہے؟
۴۔ میری زِندگی میں خُدا کے کلام کی کیا اہمیت ہے؟
۵۔ میں بائبل کو کیسے پڑھتا اَور اُس کا مُطالعہ کرتا ہوں؟
۶۔ اِیمان کی زِندگی گُزارنا اِس کا کیا مطلب ہے؟
۷۔ مقامی کلِیسیا کیسے خُدا کے منصُوبے کا حِصّہ ہے؟ مقامی کلِیسیا میں مُجھے کیا حِصّہ ادا کرنا چاہیئے؟
۸۔ مَیں خُدا اَور دُوسرے لوگوں کے ساتھ کیسے رفاقت میں رہتا ہوں؟
۹۔ مَیں اپنی زِندگی کے لِئے خُدا کے منصُوبے کو کیسے دریافت کرتا ہوں؟

کیا آپ سوالات کے جواب دینے اَور شاگردیت کے سفر کا آغاز کرنے کے لِئے تیار ہیں؟ واقعی یہ ایک تاحیات محبت کا سفر ہے۔

شاگرد کیا یقین رکھتا ہے؟

مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں اَور اپنے الفاظ میں لکھیں بائبل کیا بیان کرتی ہے کہ شاگرد یقین رکھتا ہے:

متّی ۲۸:۲۰ آیت ۔ ---

یُوحنّا ۸:۳۱ آیت ۔ ---

شاگرد بائبل پر یقین کرتا ہے۔ ایک شاگرد بائبل کی فرمانبرداری کرتا یا اُس پر عمل کرتا ہے۔ ایک شاگرد خُدا کی باتوں کو جیتا ہے۔ ایک بُنیادی سچائی جِسے ہر شاگرد کو اپنی زِندگی میں پہلے درجہ کے طور رکھنا چاہیئے وہ خُدا کا کلام ہے۔

آپ کِسی شے کا یقین نہیں کر سکتے جِسے آپ جانتے نہیں۔ آپ کِسی بات پر عمل نہیں کر سکتے جو آپ نے کبھی دیکھی یا سُنی نہ ہو۔ بائبل کا یقین کرنے کے لِئے آپ کو جاننا چاہیئے وہ کیا بیان کرتی ہے۔

ایک شاگرد کا مسلسل سچائی سے سامنا ہونا چاہیئے۔ اِس بات کو یقینی بنانے کے لِئے آپ اپنی زِندگی میں مسلسل سچائی کا سامنا کرتے ہیں ذیل میں کچھ بُنیادی طریقے ہیں:

☆ روزانہ بائبل پڑھیں (یشوع ۱:۶۔۸ آیت)

☆ مسیحی معاشرہ (چرچ جانا اَور دُوسرے لوگوں سے مِلنا جُلنا)

جیسے آپ سچائی کے اِن مقابلوں سے اپنے اندر مسلسل سچائی کو حاصِل کرتے ہیں، آپ اندر اَور باہر سے تبدیل ہو جائیں گے۔ آپ کے اعمال پیروی کریں گے۔ راست ایمان رکھنا راست زِندگی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ یسُوع کے پیروکار کی حیثیت سے اپنی زِندگی میں حالات کا سامنا کرنے کے لِئے آپ کے پاس عِلم اَور ہتھیار ہونگے جِن کی آپ کو ضرُورت ہوگی (یعقوب ۲:۲۰ آیت)۔

شاگرد اپنی ذاتی زِندگی میں کیا کرتے ہیں؟

بطورِ شاگرد ہم خُدا کے کلام پر اِیمان رکھتے ہیں اَور اِسے اپنی زِندگی میں پہلا درجہ دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں ایسا کرنے کے لِئے ہمیں مسلسل سچائی کا سامنا کرنے کی ضرُورت ہے۔ شاگرد کی حیثیت سے خُدا ہم سے زیادہ چاہتا ہے۔

مندرجہ ذیل حوالوں کو پڑھیں اَور سوالوں کے جواب دیں:

یسعیاہ ۵۴:۱۳ آیت ۔ کون ہمیں تعلیم دے گا؟

---

۲ کُرنتھیوں ۱۳:۱۴ آیت ۔ پولُس نے کُرنتھس کے اِیمانداروں کے لِئے کیا چاہا؟

اِن حوالوں سے ہم دیکھ سکتے ہیں اُصولوں پر عمل کرنے کی بہ نسبت شاگرد ہونے میں بہت زیادہ کچھ ہے۔ ایک شاگرد خُدا کے ساتھ راز و نیاز کرتا یا رفاقت رکھتا ہے۔ راز و نیاز کا مطلب ہے ''بانٹنا۔'' جب آپ خُدا کے ساتھ رفاقت میں ہیں، آپ اُس کے ساتھ بانٹتے ہیں اَور وہ آپ کے ساتھ بانٹتا ہے۔ ایک شاگرد کی روزانہ کی بُنیاد پر خُداوند کے ساتھ رفاقت ہوتی ہے۔ رفاقت کے اِن اوقات کے دوران ہم خُداوند کے ساتھ بانٹ سکتے ہیں اَور وہ ہمارے ساتھ بانٹ سکتا ہے۔ یہ یِسُوع کے ساتھ ایک ذاتی تعلق کو فرض کرتی ہے جو اُس کے ساتھ ذاتی رفاقت رکھنے سے یہ عمل میں آیا ہے۔

تعلق وقت کی پابندی، اُس کے ساتھ ایک تبادلہ دونوں کا تقاضا کرتا ہے۔ خُدا کے ساتھ تعلق کے لِئے، اِس تعلق پر مرکوز ہونے کے لِئے آپ کو دانستہ طور وقت نکالنا ہے۔

ہم نے مندرجہ ذیل طریقے پہلے سے بیان کِئے ہیں اِس بات کو یقینی بنانے کے لِئے کہ آپ کی زِندگی میں آپ کو سچائی کے سامنے حاصل ہوتے رہیں:

- روزانہ بائبل پڑھیں (**یشوع ۱:۶۔۸ آیت**)
- مسیحی معاشرہ کا حِصّہ ہونا (چرچ جانا اَور دُوسرے لوگوں سے مِلنا جُلنا)

خُداوند کے ساتھ راز و نیاز کرنے کے لِئے، ہمیں اُس کے ساتھ وقت گزارنا چاہیئے۔ دیگر کام جو ایک شاگرد کو اپنی زِندگی میں کرنے چاہیئں وہ یہ ہیں:

- دُعا (اِتھسلنیکیوں ۵:۱۸ آیت، اِفسیوں ۳:۱۸ آیت)
- عبادت اُور حمد و ثنا (عِبرانیوں ۱۳:۱۵ آیت)
- خُدا کے کلام پر دھیان یا غور کرنا (یشوع ۱:۶۔۸ آیت)

مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کرُوں گا کہ کلام پڑھنے، دُعا کرنے، اُور حمد و ثنا کے ذریعے خُدا کے ساتھ وقت گزارنے کیلِئے ایک وقت مقرّر کریں۔ اپنی زِندگی اُور شیڈول میں اِس وقت کو محفوظ کرنے کے لِئے جگہ پیدا کریں۔ اِسے ایک ذمہ داری نہیں بلکہ شرف کے طور پر دیکھیں۔ آپ جِتنا زیادہ وقت اُس کے ساتھ گزاریں گے، آپ اُسے اُتنا ہی زیادہ سمجھیں گے۔ تعلقات رفاقت کے ذریعے بڑھتے ہیں۔ دِن کے کِسی بھی وقت سے اُور وقت کی مقدار سے شروع کریں جو آپ کے لِئے کارآمد ہو — جو قابلِ تکمیل ہو۔ مثال کے طور پر، اگر فی الحال آپ ہر روز بائبل پڑھنے، دُعا کرنے، حمد و ثنا اُور عِبادت کرنے کی باقاعدہ کوئی معمول نہیں ہے، دو گھنٹے کی پابندی تو زبردست ہوگی۔ مثال کے طور پر، ہر روز ۱۵ سے ۳۰ منٹ کے ساتھ شروع کرنے کے بارے غور کریں۔ ہم میں زیادہ تر اپنے دِن میں سے ۱۵ سے ۳۰ منٹ نکال سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ کے ساتھ شروع کریں۔ جیسے ہی آپ بائبل پڑھنے اُور دُعا کے ذریعہ خُدا کے ساتھ اپنے تعلق میں گہرائی میں جاتے ہیں۔ آپ اُس پر اُس کے کلام پر اپنے اِعتماد پر حیران ہونگے۔ اِسے نظرانداز مت کریں، آج ہی آغاز کریں! مَیں نے ضمیمہ نمبر ۳ میں عزم کا ایک بیان شامل کِیا تاکہ آپ کے روزمرہ کلام پڑھنے اُور دُعا کرنے کا منصوبہ بنانے میں آپ کی مدد ہو۔ اگر کوئی دِن چھوٹ جائے تو خُود کو الزام نہ دیں، صرف اگلے دِن اپنی راہ پر واپس آ جائیں!

جیسے آپ روزانہ کلامِ مُقدس پڑھتے، دُعا کرتے اُور اُسکی حمد و ثنا اُور عِبادت کرتے ہیں، خاموشی اُور اِس کے ساتھ اُس کو سُننے میں کچھ وقت گزاریں۔ تعلق یک طرفہ نہیں ہوتا۔ دُعا کرنا اُس سے ہمکلام ہونا اُور اُس کے جواب کو سُنتا ہے۔ ہم اگلے کِسی سبق میں خاص طور پر دُعا کے بارے سیکھنے میں زیادہ وقت صرف کریں گے، مگر یہ اَب کے لِئے ہے اُس کے ساتھ گفتگو کا آغاز کریں۔

یُوحنّا ۱۰:۳ آیت پڑھیں ۔ کون چرواہے کی آواز سُنتا ہے؟

یہ بات یسُوع کر رہا ہے۔ وہ چرواہا ہے اُور ہم بھیڑیں ہیں۔ ہم اُس کے ہیں۔ ہم اُس کی آواز سُنتے ہیں۔ بعض اوقات ہمیں صِرف اُس کی آواز سُننے کی ضرُورت ہوتی ہے۔ آپ خاموش رہنے سے شروع کر سکتے ہیں، آپ اُسے بتائیں کہ آپ اُس سے پیار کرتے ہیں اُور اُس محبت کی پھر سے یقین دہانی کے لِئے اُس کو سُننا چاہتے ہیں۔ اُس کی آواز زِندگی میں اِطمینان، تسلی لائے گی۔

اپنے الفاظ اُور آوازوں کو اُسکی ستائش کیلِئے اِستعمال کرنا اُسکی عِبادت اُور حمد و ثنا ہے، اُور اُسے بتانا کہ وہ کِتنا حیرت انگیز ہے۔ ہر کام جو اُس نے آپ کے لِئے کِیا اُس کا شُکر ادا کریں۔ اُس کی حمد و ثنا اُور شُکر کریں خاص طور پر اُن کاموں کے لِئے جو اُس نے آپ کے لِئے کِئے۔ اُس نے آپ کو کِس سے بچایا؟ اُس نے آپ کو کِس سے مخلصی دِلائی؟ اُس نے آپ کو کِس لِئے مخلصی دِلائی؟ اِس کے لِئے اُس عِبادت اُور حمد و ستائش کریں!

یشوع ۱:۸ آیت پڑھیں ۔ یہ شریعت کی کِتاب پر کب دھیان کرنے کو کہتی ہے (یا کلامِ مُقدس):

شاگرد اپنی رفاقت کو ایک دِن میں ۱۵ سے ۳۰ منٹوں میں الگ الگ مُمیّز حِصّوں میں تقسیم نہیں کرتے۔ خاص دھیان و گیان کے لِئے ہم اوقات رکھ سکتے ہیں، لیکن ہم دُعا کرنے کے ذریعے اُس کے ساتھ دِن بھر رفاقت کر سکتے ہیں اَور جیسے ہی کوئی بات ذہن میں آتی ہے، اَور دِن بھر اُس کے کلام پر غور و خوض کر سکتے ہیں۔ دھیان کا مطلب ہے کہ کِسی کے خیالات پر توجہ مرکوز کرنا یا گُنگُنانا ہے۔ آپ اپنے دِن بھر کلام مُقدس کو گُنگُنا سکتے ہیں۔

مِشن فیلڈ کی میں تیاری کے لِئے، ہسپانوی زُبان سیکھنے لِئے ہم نے لینگوج سکول جانے کا فیصلہ کِیا۔ اپنے سکول کے پہلے ہفتے کے دوران، میرے دماغ نے محُسُوس کِیا کہ یہ ہسپانوی کے ساتھ پھٹ جائے گا۔ اپنی پانچ گھنٹے کی کلاس کے بعد، مَیں تو ہسپانوی زُبان کے بارے مزید سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ مَیں بس تھک گیا تھا۔ دُوسرا ہفتہ کچھ بہتر ہو گیا تھا۔ تیسرے ہفتے تک، مَیں کُچھ ہسپانوی جُملے بنانے کے لائق ہو گیا تھا، اَور لوگوں کے ساتھ تھوڑی گُفتگو کر سکتا تھا۔ چوتھے ہفتے تک، مَیں نے خُود کو اپنے ذہن میں منظر نامے اَور جُملے بنانے اَور دُرست زمانوں اَور جوڑوں کے بارے سوچتے پایا۔ مَیں انگریزی میں ایک خیال کو سوچتا، اَور اُسے ہسپانوی کے ساتھ بدل دیتا۔ جب مَیں گلیوں میں چلتا تھا۔ میرا دھیان ہسپانوی الفاظ اَور جُملوں پر ہوتا اَور اپنے مُنہ میں بُڑبُڑاتا رہتا۔ آخر کار، آٹھویں ہفتے کے اِختتام تک، تھوڑی کوشش سے ہسپانوی فقرے میرے مُنہ سے ادا ہو رہے تھے۔ مَیں نے ہفتے بھر کے دِنوں میں مسلسل ہسپانوی زُبان کی مشق کی اَور بُڑبُڑاتا تھا۔ آخر کار، میری محنت رنگ لائی۔ مُجھے یاد ہے ایک دِن جب مَیں اپنی ٹیچر کے ساتھ یِسُوع بارے بات کر رہا تھا، مَیں اُسے خُدا اَور اُس کی بھلائی کے بارے بتانے کے قابل تھا۔ یہ بہت مُشکل ہوتا اگر نہیں تو نا مُمکن ہوتا اگر میں زُبان نہ جانتا ہوتا۔

ہم خُدا کے کلام کے ساتھ بھی ایسا کرتے ہیں۔ جیسے ہی ہم خُدا کے الفاظ پر دھیان کرتے اَور گُنگُناتے ہیں، وہ ہمارا ایک حِصّہ بن جاتے ہیں۔ خُدا کے کلام پر دھیان کرنا شروع کر دیں۔ آغاز کرنے کے لِئے چند حوالوں کا اِنتخاب کریں۔ بار بار اُن کو بولیں۔

مَیں آپکی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ آج ہی سے خُدا کی وفاداری پر دھیان کا آغاز کریں۔ اُس کی وفاداری کے متعلق اُس کے کلام پر، اُس کی وفاداری کے لِئے اُس کی عِبادت کرنے، اُس کی حمد و ثنا کرنے پر دھیان کریں۔ ہم اُس کی وفاداری میں ایک پُر اِعتماد توقع کر سکتے ہیں کہ وہ بالُکل ویسا ہی کریگا جو اُس نے کہا ہے کہ وہ کریگا۔ جب ہم کوئی گڑبڑ کرتے ہیں یا کِسی صورتِ حال میں کم اِیمان ہوتے ہیں پھر بھی خُدا وفادار ہے۔ وہ کبھی بھی نہیں بدلتا۔ آپ کو شروع کروانے کے لِئے، حوالوں کی فہرست کے لِئے ضمیمہ نمبر ۴ سے رجوع کریں۔

ایک شاگرد دُنیا میں کیا کرتا ہے؟

ہم پہلے طے کر چکے ہیں شاگرد کا ایک الٰہی مقصد ہے۔ ہمارے تعلقات کے لِئے ایک اِلٰہی مقصد ہے۔ ہمیں لوگوں کی زِندگیوں میں اِلٰہی مقصد کے لِئے رکھا ہے۔ ہمیں دُنیا میں ایک ابدی میراث چھوڑنی ہے۔

خُدا ہم سے کہتا ہے کہ ہمیں محبت کرنا ہے کیونکہ **خُدا محبت ہے** اَور ہمیں اُس کی شبیہ کے، اُسکی سیرت کے، اُس کے مقصد کے اَور اُسکی مرضی کے علمبردار ہونا ہے۔ ہمیں اُس کے شاگرد ہونا ہے۔ ہمارا اُس کے حُکموں پر عمل کرنا یہ ثابت کرنے کیلئے نہیں کہ ہم اُس سے محبت کرتے ہیں، بلکہ اُس کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرنا ہے اَور اُس کی محبت کی شبیہ کا اپنے گرد دُنیا سے اِظہار کرنا ہے! یِسُوع کی خواہش تھی کہ وہ اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرے — اُس نے اِس زمین پر وفاداری سے اپنے باپ کی شبیہ کو ظاہر کِیا۔

مندرجہ ذیل حوالوں پرغور کریں:

یُوحنّا ۱۴:۱۰ آیت ۔ کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ مَیں باپ میں ہُوں اَور باپ مُجھ میں ہے؟ یہ باتیں جومَیں تُم سے کہتا ہُوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مُجھ میں رہ کراپنے کام کرتا ہے۔

ایوحنّا ۴:۱۷ آیت ۔ اِسی سبب سے مُحبت ہم میں کامِل ہوگئی ہے تاکہ ہمیں عدالت کے دِن دِلیری ہو؛ کیونکہ جیسا وہ ہے وَیسے ہی دُنیا میں ہم بھی ہیں۔

زبُور ۳۲:۸ آیت ۔ وہ ہماری زِندگی کے لِئے ہماری بہترین راہ پر رہنمائی کریگا۔ اَور جیسے ہم یہ کرتے ہیں، اِس کا ہمارے اِرد گِرد والوں پر بہترین اثر کریگا۔

اگر ہم اُس سے محبت کرتے ہیں، ہمیں وہی خواہش کرنی چاہیئے جوخُدا خواہش کرتا ہے اَور اُسکے کام کریں۔ اگر ہم یِسُوع کے پیروکار ہیں، تو ہم اِس دُنیا میں اُسکے باپ کا کام کرنا چاہتے ہیں اَور وفاداری سے دُنیا کو اُس کا پیغام دیں گے۔

یوحنّا ۱۵:۸ آیت پڑھیں ۔ یہ کیا بیان کرتی ہے کہ شاگردوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

اِفسیوں ۵:۱ آیت پڑھیں ۔ پولُس اِفسیوں کو کیا کرنے کو کہتا ہے؟

پولُس اِفسُس کے مسیحیوں کو اُس کی مانند بننے کو کہتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر وہ اُس کی مانند ہونگے، وہ یہ پھل لائیں گے جو فطرتی نہیں بلکہ ابدی ہے۔ وہ نیک کام اِس تناسب سے کریں گے کہ وہ اُس پر اِنحصار کرتے اَور اُس کی طرف دیکھتے ہیں۔

اگر شاخیں تنے سے جُدا کردی جائے تو وہ مُرجھاتی اَور مرجاتی ہیں: مسیحی کچھ نہیں کرسکتے اگر مسیح سے جُدا ہیں۔

خُدا کی عطا کردہ زِندگی میں آپ کِس قِسم کا بیج بورہے ہیں؟ جب آپ مرجائیں گے تو آپ کو کِس لِئے یاد کِیا جائے گا؟ میراث کا موضوع ساری بائبل میں بُنا ہُوا ہے۔ قدیم آبائی بزرگ میراث کے بارے باشعور تھے جو وہ پیچھے چھوڑیں گے اَور خُدا کے وعدوں کے تحفے کو اپنی آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے میں کوشاں تھے۔ اِضحاق اَور یعقوب دونوں نے اپنی اولاد کو اپنے پاس اکٹھا کِیا اَور اُن پر خُدا کی برکت کی دُعا کی، پیشنگوئیاں کیں اَور اُنھیں انفرادی طور پر وراثت دی۔

یِسُوع کی ساری زِندگی اَور خدمت ایسی میراث چھوڑنے پر مرکوز تھی جو کبھی نہ دی گئی ہو، یعنی ابدی زِندگی کا اِنعام۔ یِسُوع کے پیروروں کی حیثیت سے جو پھل ہم لاتے ہیں اَبدی ہونا چاہیئے۔ میراث جو ہم چھوڑتے ہیں اُس کا مطلب ہے، کچھ ایسا جس کی قدر پائیدار ہے — ایک رُوحانی میراث۔ اِس میراث میں اَبدی کے برکت ہونے کا امکان ہے۔ یہ سب سے قیمتی میراث ہے جو کوئی اپنے پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔ یِسُوع مسیح کے پیروکاروں کیلئے، ہماری رُوحانی میراث ہے نجات اَور قیامت کی زِندگی ہے، جو ہم نے اُس نے پائی ہے۔ یہ میراث اُس کی بے گُناہ زِندگی اَور تمام بنی نوع اِنسان کے لِئے اُسکی موت سے محفُوظ کی گئی ہے۔

ایسی رُوحانی میراث ایک بہت ہی بیمثال تحفہ ہے کیونکہ یہ اُن کے ساتھ ہمارے تعلق کے تسلسل کا وعدہ کرتی ہے جنہیں ہم اِس زِندگی سے آگے اَبدیت میں محبت کرتے ہیں۔ یہ ایک دِن آسمان پر مسیح کے ساتھ اُن سب کے ساتھ دُوبارہ مِلاپ کی ضمانت دیتی ہے جو اُس میں اُسی ایمان کی زِندگی کو بانٹتے ہیں۔ اِس یقین دہانی سے بڑھ کر کوئی کیا بڑا اِنعام دے سکتا ہے کہ وہ آسمان پر اُن کا اِنتظار کر رہے ہونگے جنہیں وہ پیار کرتے ہیں؟ کہ اُن کا یہ اِلوداع ''ہمیشہ کیلئے اِلوداع'' نہیں ہے مگر ''اِلوداع جب تک ہم دُوبارہ نہیں مِلتے۔''

اعمال ۱۷:۶ آیت پڑھیں ۔ یہ کیا بیان کرتی ہے کہ یِسُوع کے پیروکاروں نے کیا کِیا؟

یہ یِسُوع کی میراث ہے۔ اُس نے کام کرنے والے بنائے جنھوں نے اپنی تعلیمات کے ساتھ دُنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیا کیونکہ وہ **زِندگی تبدیل کرنے والی تھیں**!!! ہم یہ اِس طرح کرتے ہیں:

۱۔ اِنجیل (خُوشخبری) کو بانٹنا (رومیوں ۱:۱۶ آیت)
۲۔ مسیحی مُعاشرے میں رہنا (عِبرانیوں ۱۰:۲۵ آیت)
۳۔ دُوسروں سے محبت کرنا (یوحنّا ۱۳:۳۵، ایوحنّا ۴:۹، اکُرنتھیوں ۱۳ باب)
۴۔ نمُونہ ہوں — اُس سچائی پر چلیں جو آپ جانتے ہیں (۳ یُوحنّا ۱:۴ آیت، فِلپیوں ۳:۱۶ آیت)

اِن موضوعات پر ہم آنے والے اسباق میں آپ کے ساتھ مزید شیئر کریں گے، تاکہ آپ اپنے شاگردیت کے سفر میں پُر اِعتماد ہوں۔ آپ ایک شاگرد کی طرح عمل کریں گے اَور پُوری دُنیا کو متاثر کریں گے — آپ کی دُنیا یِسُوع کے لِئے۔

خُدائی میراث مسیح کی پیروی اَور ایک مثالی مسیحی زِندگی بسر کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر آج، آپ اِسی وقت مرنے والے ہوتے، آپ کی کیا خواہش ہوتی کہ لوگ آپ کی میراث کے کِن پہلوؤں کی قدر کرتے اَور وراثت میں لیتے؟ وہ آپ کی میراث کے بارے کیا کہتے اَور وہ اُسکے ساتھ کیا کرتے؟ اگر یہ نہیں ہے جو آپ چاہتے ہیں، پھر اُسے بدلنے کے لِئے اَب اِنتخاب کریں۔

جو مقبرے کبھی بنے، تاج محل اُن میں ایک بہت ہی خُوبصُورت اَور مہنگا ترین مقبرہ ہے، لیکن اِس کی شروعات کے بارے ایک دِلچسپ بات ہے۔ ۱۶۲۹ء میں،

ہندوستان کے بادشاہ شاہ جہان کی پسندیدہ ملکہ فوت ہوگئی، اُس نے حُکم دیا کہ اُس کی یادگار کے طور پر ایک عظیم اُلشان مقبرہ تعمیر کِیا جائے۔ بادشاہ نے اپنے بیوی کے تابُوت کو زمین کے ایک پلاٹ کے درمیان دفن کِیا، اِس کے گِرد مقبرے کی تعمیر بالُکل شروع ہوگئی۔ مگر مَنصُوبے کے کئی سالوں بعد، اُس کی بیوی کے غم نے بادشاہ کے دِل میں اِس مَنصُوبے کے لِئے جوش وجذبہ پیدا کِیا۔ ایک دِن سائٹ کا مشاہدہ کرر ہا تھا، خبر کے مطابق یہ ہے کہ وہ ایک لکڑی کے صندُوق سے ٹکرایا، اُس کے کچھ کارندے جِنھوں نے اُس صندُوق کو اُٹھا کر باہر پھینک دیا۔ مہینوں گذر گئے تھے جب اُسے احساس ہُوا کہ اُسکی بیوی کا تابُوت تباہ ہوگیا ہے۔ یادگار کا اصل مقصد تعمیر کے کاموں کی تفصیلات میں کھو گیا۔ اپنے مقصد کی مرکزِ نگاہ کو کبھی نہ کھوئیں، تا کہ آپ اُس کے جلال کے لِئے بہت سا پھل لائیں۔

ہماری بائبل مُقدس

ہیلن کیلر۔ وہ ایک بیماری کے بعد اندھی اور بہری ہوگئی جس نے اٹھارہ ماہ کی عمر میں تو اُس کی تقریباً جان ہی لے لی۔ اِس کے بعد، وہ ایک تاریک اور بے معنی دُنیا میں رہی جب تک وہ سات برس کی نہ ہوئی۔ اُس وقت ایک نوجوان ٹیچر اُس کی دہلیز پر آئی۔ اُس کے والدین نے این سلیوان نامی خاتون کو اِس ناراض چھوٹی بچّی کو قابو کرنے کیلئے کام پر رکھا تھا، جو اپنے اردگرد کی دُنیا سے بات چیت کرنے کی صلاحیت سے محرُوم ہوگئی تھی۔ اُس کی نے ٹیچر وقت بعد از وقت، اُسے مختلف اشیاء دکھائیں۔ پھر اُس نے اُس کے ہاتھ پر نام کے دستخط کِئے۔ وقت بعد از وقت، چھوٹی ہیلن اِن عجیب قسم کے اِشاروں کو سمجھنے میں ناکام رہی۔ کئی ہفتوں کے لِئے یہ کام جاری رہا۔ ہر روز، این نے اُس کے ہاتھ پر اِشارے بنائے۔ دِن بدن، چھوٹی لڑکی اِن اِشاروں کو بھی سمجھنے میں ناکام ہوگئی۔ ایک دِن جیسے وہ ایک دِن پانی کے کنویں پاس بیٹھی تھیں، کوئی چیز چٹخی۔ ٹیچر کے طریقوں میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ اُس نے اُسے کئی ہفتوں تک مسلسل اُسے وہی چیزیں دکھائیں۔ مگر آج، جیسے ہی اُسکی ٹیچر نے اُس کے ہاتھ پر آہستہ سے ٹھنڈا پانی ڈالا اور پانی ''WATER, '' کے حروف ہاتھ پر بنائے، آخر کار وہ سمجھ گئی! چیزوں کے نام ہیں۔ اِس دِن، پانی اُس کے لِئے زیادہ حقیقی بن گیا بجائے کہ اِس پہلے کبھی تھا۔ وہ تاریکی جس نے کبھی اُسکی زِندگی کو بند کر رکھا تھا، وہ روشنی بن گئی۔ پانی نہیں بدلا تھا، نہ ہی پانی کا لفظ بدلا تھا، مگر اچانک، اُسکی زِندگی میں لفظ کے معنی تھے۔

خُدا کے کلام کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ جیسے پانی نہیں بدلتا، خُدا کا کلام کبھی نہیں بدلتا۔ اور جس طرح چھوٹی لڑکی کے ہاتھ پر پانی کے اِطلاق نے لفظ پانی کو اُس کے لِئے حقیقی بنا دیا، جیسے ہی ہم اپنی زِندگیوں پر خُدا کے کلام کا اِطلاق کرتے ہیں، یہ ہماری زِندگیوں میں معنی خیز مواد بن جاتا ہے۔ یہ ہماری زِندگیوں میں حقیقت بن جاتا ہے۔ ہماری زِندگی کا حِصّہ جو کبھی تاریک تھا روشن ہو جاتا ہے۔ سب سے اہم کاموں میں سے ایک کام جو آپ یہ جاننے کے لِئے کریں گے کہ کلام آپ کی زندگی کی صورتِ حال یا حِصّے کے بارے کیا بیان کرتا ہے اور خُدا کے کلام کے اُس حِصّے کو اپنی زِندگی کے اُس حِصّے پر لاگو کریں۔ اِس کے مُتعلق بعد میں ہم مزید بات کریں گے، لیکن یاد رکھیں کہ خُدا کا کلام آپ کا ایک سب سے اہم اور موئثر ہتھیار ہے۔ باقی مذاہب کے پاس شاید کوئی دستاویزات یا کِتابیں ہوں جن کی وہ پیروی کرتے ہوں۔ لیکن کِسی دُوسرے مذہب کے پاس نہ کوئی ایسی دستاویز یا کِتاب ہے جو زندہ ہے اور زِندگی بدلنے والے اثرات ہیں۔

یُوحنّا 1: آیت پڑھیں

ہسپانوی بائبل ''کلام'' کے لِئے لفظ ''فعل'' (el verbo) کا اِستعمال کرتی ہے بجائے کہ (''la palabra'' یعنی ''لفظ''۔ یہ بیان کر رہی ہے کہ ابتدا میں فعل تھا۔ فعل خُدا کے ساتھ تھا اور فعل خُدا تھا۔ فعل چیزوں کو انجام دیتے ہیں۔ فعل چیزوں کو بدل دیتے ہیں۔ یہ کہنا نامعقول لگتا ہے، ''مَیں نے اپنا گھر سبز۔'' لیکن جب فعل کو شامل کرتے ہیں تو چیزیں بدل جاتی ہیں۔ چیزیں انجام پاتی ہیں۔ ''مَیں نے اپنے گھر کو سبز پینٹ کِیا۔'' فعل چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ فعل کے بغیر کُچھ نہیں بدلتا، اور نہ ہی ہماری زِندگی میں کُچھ ہوتا ہے۔ خُدا کا کلام ہماری زِندگیوں میں ''فعل'' ہے (el verbo)۔ اُس کا کلام ہماری زِندگی کو بدلتا ہے۔

بطورِ شاگرد بائبل ہمارے سب سے اہم ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔ اِس لِئے ہمیں سمجھنے کی ضرُورت ہے کہ بائبل کِس سے بنتی ہے، یہ کِس طرح لِکھی گئی، اپنا

موجودہ ترجمہ ہم نے کیسے حاصل کِیا۔تاریخ میں بائبل سب زیادہ متاثر کرنے والی ایک کِتاب ہے اَور بہت سے لوگوں کو حیران کُن کام کرنے کے لِئے تحریک دی۔دُنیا میں فروخت ہونے والی سب سے بہترین کِتاب ہے۔بائبل مُقدس کا ترجمہ کم از کم ۲۰۱۸ (دو ہزار اٹھارہ) زُبانوں میں کِیا گیا ہے، ساتھ میں بے حِساب جُزوی ترجمے، اَور آڈیو ترجمے (غیر تحریری زُبانیں)۔یہ ترجموں کی بہت زیادہ تعداد ہے۔اِس کے مقابلے میں، شیکسپیئر، جِسے بہت سے لوگ انگریزی کا ماسٹر مُصنِف سمجھتے ہیں، اُس کا صرف پچاس زُبانوں میں ترجمہ کِیا گیا ہے۔

بائبل مُقدس میں کِتنی کِتابیں ہیں؟

بائبل مُقدس میں ۶۶ (چھیاسٹھ) کتابیں ہیں، جو عہدِ قدیم (پُرانا عہد نامہ) اَور عہدِ عتیق (نیا عہد نامہ) میں تقسیم ہیں۔پُرانے عہد نامہ میں ۳۹ (اُنتالیس) کِتابیں ہیں۔نئے عہد نامہ میں ۲۷ (ستائیس) کِتابیں ہیں۔ذیل میں ہر عہد نامے یا بائبل مُقدس کے حِصّے کے بارے کچھ حقائق ہیں۔

نیا عہد نامہ	پُرانا عہد نامہ
• ۲۷ کِتابیں • پہلی چار کِتابیں اَناجیل کہلاتی ہیں جِس کا مطلب ہے "خُوشخبری"۔ • پہلی ۳ اَناجیل (متّی، مرقس، لُوقا) نحوی اَناجیل کہلاتی ہیں کیونکہ اِن میں ایک جیسی کہانیاں، اکثر اُسی ترتیب میں یا اُن ہی الفاظ میں۔ • لُوقا کی انجیل اَور اعمال کی کِتاب لُوقا سے منسُوب کی ہیں۔ • پولُس رسول نے ۱۳ خطوط لکھے ہیں (تقریباً نئے نامے کا آدھا حِصّہ)۔ • ۱، ۲ تیمُتھِیس پاسبانہ خط کہلاتے ہیں۔ • یُوحنّا رسُول نے یُوحنّا کے ۳ خطُوط اَور مُکاشفہ کِتاب لکھے ہیں۔ • عِبرانیوں کا مُصنِف نامعلُوم ہے (کُچھ لوگ اِسے پولُس سے منسُوب کرتے ہیں)۔	• ۳۹ کِتابیں • پہلی پانچ کِتابیں (پیدائش سے اِستثنا) مُوسیٰ نے تحریر کیں جو شریعت، مُوسیٰ کی کِتاب، توریت کہلاتی ہیں۔ • سب سے پُرانی ایوب کی کِتاب ہے۔ • ۱۷ تاریخ کی کِتابیں (پیدائش سے آستر)۔ • ۵ شاعری کی کِتابیں (ایوب سے غزل اُلغزات تک)۔ • ۱۷ کِتابیں نبوّت کی (یسعیاہ سے ملاکی تک)۔ • ۳ بڑے اَنبیاء (یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل)۔ • ۱۴ چھوٹے اَنبیاء • کُچھ لوگ دانی ایل اَور نوحہ کو بھی بڑے اَنبیاء سمجھتے ہیں۔ • زیادہ تر مزامیر داؤد سے منسُوب ہیں۔ • سُلیمان بادشاہ نے اِمثال، غزل اُلغزلات اَور واعِظ کی کِتابیں تحریر کی ہیں۔

عہد نامے

بائبل مُقدس کو حِصّوں میں تقسیم کِیا گیا ہے: عہدِ قدیم اَور عہدِ جدید۔عہد کا مطلب ہے "معاہدہ" یا "اقرار نامہ۔"

بائبل کی کہانی یہ ہے کہ خُدا اِنسان کے ساتھ خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ **خُون کے عہد** میں شامل ہُوا ہے۔اُس کا پُرانا عہد "منزل" کی جانب رہنما نشان ہے جو وہ اپنے لوگوں اَور بنی نوع اِنسان کے لِئے منصُوبہ بندی کر رہا تھا۔یہ منزل تو نہ تھی، مگر یہ سایہ تھا یا یہ منزل کی طرف اشارہ کرتا تھا۔پُرانا عہد رُوحانی طور پر مُردہ لوگوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اُس کا ایک طریقہ تھا کیونکہ وہ اُس کے ساتھ قریبی رفاقت نہیں کر سکتے تھے۔وہ پُرانے عہد نامہ کے ذریعے ایک سایہ، اِک تصویر، ایک نشان

دِکھارہا تھا، راستہ کی طرف رہنمائی کرنے کے لِئے تاکہ جب وہ منظرِ عام پر ظاہر ہوتو ہر ایک اُسے پہچان سکے۔

اُس وقت سے جب باغِ عدن میں آدم نے خُدا کی نافرمانی کی اَور سارے پُرانے عہد نامے میں بائبل مُقدس یِسُوع اَور نجات کے مَنصُوبے کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو خُدا بےنقاب کر رہا تھا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ابتدا ہی سے دو طریقے ہیں، کہ شیطان خُدا کے مقصد کی راہ میں کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے:

- زمین پر خُدا کے عِلم کو برباد کردے۔
- راستباز نسل کو تباہ کردے۔

پُرانا عہد نامہ یہ ہے کہ خُدا اپنے عہد کے فرزندوں کے ساتھ اپنے نجات کے منصُوبے کو بانٹتا ہے۔ اپنی وفاداری، شدید محبت، رحم، ہمدردی، تحمل اَور اپنی ثابت قدمی ظاہر کرنے کے لِئے وہ عہد میں شامل ہُوا۔ پُرانے عہد نامے کے عہد نئے اَور بہتر عہد کی جانب بڑھنے کے لِئے قدم رکھنے کے پتھر ہیں۔ وہ تدریجی طور پر اپنے لوگوں کو آزاد کرانے کے منصُوبے کو اُن پر عیاں کر رہا تھا جتنی جلدی آدم نے نئے عہد کی ضرورت کا ''آغاز'' کِیا (عہد)۔

اُن کی زِندگیوں اَور دُنیاؤں میں خُدا کے اثر ورسوخ کے بغیر، لوگوں میں اچھے بُرے کی سمجھ نہ تھی۔ اُس نے اُنھیں ایک قوم بھی بنایا اَور اُنھیں وعدہ کِئے ہُوئے مُلک میں منتقل کِیا۔ یہاں پر یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ پُرانا عہد نامہ خُدا کو اپنی راستباز نسل، اَور اِس کے ساتھ ساتھ اِس گروہ کے لوگوں میں اپنے عِلم کو محفوظ کرنے کیلئے آگے بڑھتے ہُوئے دِکھاتا ہے۔

آخر کار، اسرائیل کے مُلکِ موعود میں داخل ہونے کے بعد، ایک بادشاہی نظام قائم کِیا گیا تھا۔ اِس قوم کے عظیم بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ داؤد تھا۔ خُدا اِس سے بہت خُوش تھا، خُدا نے اُسے اپنے دِل کے موافق آدمی کہا (''مُجھے ایک شخص یسّی کا بیٹا داؤد میرے دِل کے مُوافق مِل گیا۔ وہی میری تمام مرضی کو پُورا کرے گا۔'' اعمال ۱۳:۲۲ آیت)۔ خُدا کو ایک شخص مِل گیا ہے کہ وہ راست باز نسل کو محفوظ کر سکے گا اَور اُن میں اپنے علم کو محفوظ کریگا۔ خُدا نے اُس سے وعدہ کِیا۔

زبُور ۸۹: ۳۔۴ آیت ۔ مَیں نے اپنے برگزیدہ کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ مَیں نے اپنے بندہ داؤد سے قسم کھائی ہے۔ مَیں تیری نسل کو ہمیشہ کے لِئے قائم کرُوں گا اَور تیرے تخت کو پُشت در پُشت بنائے رکھّوں گا۔

یہ کلامِ مسیح کی نسل کا حوالہ دیتا ہے، یا نجات دہندہ کا جو آخر کار ٹوٹے ہُوئے تعلق کو دوبارہ قائم کرتا ہے۔ متّی ایک باب تحریر کرتا ہے کہ یوسف داؤد کی اولاد میں سے ہے۔ لوقا ۳ باب تحریر کرتا ہے کہ مریم داؤد کی اُلاد میں ہے۔ یہی مریم اَور یوسف ہمارے درمیان خُدا کے زمینی والدین ہونگے——خُدا جسم میں۔ سارے پُرانے عہد نامے میں ایک موضوع پایا جاتا ہے، جِس میں خُدا مُسلسل اُس رشتے اَور رفاقت کو بحال کرنے کے لِئے کام کر رہا ہے جو زوال میں المناک طور پر کھو گیا تھا۔ وہ وفاداری کے ساتھ عہد کو اپنے چُنیدہ لوگوں کے ذریعے مسلسل نافذ کرتا ہے تاکہ وہ سب کیلئے دستیاب ہو سکے۔ یِسُوع کے وقت کے دوران یہودیوں کو جب وہ چھوٹے بچّے تھے یِسُوع کے بارے پرانے عہدنامے کی پیشنگوئی کی تعلیم دی گئی تھی۔ اُنھوں نے اپنے ذہنوں میں مسیح کے آنے کے متعلق توقعات پیدا کر لیں تھیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو کیسا نظر آئے گا۔ بہت سے لوگ سوچتے تھے کہ مسیح ایک سیاسی شخصیت کے طرح آئے گا اَور اپنی مادی باشاہی قائم کریگا اَور اُنھیں رومی سلطنت کی آمریت سے چُھٹکارا دِلائے گا۔

نئے عہد نامہ کی کہانی یہ ہے کہ خُداوند یِسُوع مسیح کے ذریعے خُدا اِنسان کے ساتھ خُون کے عہد میں شامل ہو گیا ہے۔ وہ سب جو اُس کا چناؤ کرتے ہیں اُس کے ساتھ عہد میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جب میرے بچّے چھوٹے تھے،بعض اوقات ہم اُنھیں مُووی دِکھانے لے جاتے تھے۔مَیں اپنے بچّوں کو ایک خاص مُووی کیلئے لیجانے کو بہت بیتاب تھی، جیسے کہ یہ تھری ڈی (3D) مُووی ہونے والی تھی۔ جیسے ہی مُووی شروع ہُوئی ،مَیں نے اپنے چھوٹے بیٹے کو سِیٹ پر بے چین دیکھا اَور زمین پر پاؤں گھِسٹنے کی آواز سُنی۔ مَیں خاموشی سے اُسکی طرف جُھکی اَور پُوچھا،''کیا ہُوا؟''

اُس نے کہا،''ممّی مُووی کے ساتھ کُچھ خرابی ہے، یہ دُھندلی ہے۔'' جیسے ہی مَیں نے قریب سے دیکھا،مَیں نے دیکھا کہ اُس نے اپنا تھری ڈی (3D) چشمہ نہیں لگایا۔اِس خاص چشمے یا لنز کے بغیر پَردے پر ساری شکلیں غیر واضع اَور دُھندلی نظر آتی ہیں۔ہم اُس کے چہرے پر وہ چشمہ ٹھیک کِیا اُس نے باقی مُووی بڑی خُوشی سے دیکھی— آخرکار چیزوں کو واضع طور پر دیکھا جیسے اُسے چاہیئے تھا۔

بالکل اُسی طرح جیسے اُس نے اِس چشمے یا لنزز کے ذریعے مُووی کو واضع طور پر دیکھا،خُدا چاہتا ہے کہ ہم بھی اُس کے کلام اَور اُسکے ساتھ اپنے رشتے کو عہد کے ''فِلٹر'' یا ''لنز'' کے ذریعے دیکھیں۔جب ہم یہ کرتے ہیں،سب چیزیں واضع یا صاف ہوجاتی ہیں۔پُرانے عہدنامہ کے ذریعے وہ ایک سایہ یا تصویر دِکھارہا تھا تا کہ جب وہ منظر پر آئے تو سب اُسے پہچان سکیں:

یُوحنا ۵:۳۹۔۴۰ آیت ۔ تُم کِتابِ مُقدّس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زِندگی تُمھیں مِلتی ہے اَور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔پھر بھی تُم زِندگی پانے کے لِئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔

لُوقا ۲۴:۴۴۔۴۶ آیت ۔ پھر اُس نے اُن سے کہا،''یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں نے تُم سے اُس وقت کہی تھیں جب تُمہارے ساتھ تھا کہ ضرُور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی تَوریت اَور نبیوں کے صحِیفوں اَور زبُور میں میرے بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔'' پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تا کہ کِتابِ مُقدّس کو سمجھیں۔اَور اُن سے کہا یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اَور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔

متّی ۵:۱۷ آیت ۔ یہ نہ سمجھو کہ مَیں تَوریت یا نبیوں کی کِتابوں کو منسُوخ کرن آیا ہُوں۔منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔

لُوقا ۲۴:۲۵۔۲۷ آیت ۔ اُس نے اُن سے کہا اے نادانو اَور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سُست اِعتقادو! کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخِل ہونا ضرُور نہ تھا؟ پھر مُوسیٰ سے اَور سب نبیوں سے شروع کرکے سب نوِشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں۔

یسُوع اِس دُنیا میں پُرانے عہد کو پُورا کرنے اَور بہتر وعدوں کی بُنیاد پر نیا عہد قائم کرنے آیا۔ نیا عہد یا نیا عہدنامہ بہتر وعدوں کی بُنیاد پر بہتر عہد ہے۔اِن بہتر وعدوں میں اُس کے ساتھ رشتہ اَور بہت بڑی وراثت تک رسائی شامِل ہے۔جیسے ہم دُعا اَور اُس کے کلام میں اُس کے ساتھ وقت گُزارتے ہیں، وہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم کون ہیں اَور ہمارے پاس کیا ہے:

زبُور ۲۵:۱۴ آیت ۔ خُداوند کے راز کو وُہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں اَور وہ اپنا عہد اُن کو بتائے گا۔

نیا عہدنامہ ظاہر کرتا ہے کہ نہ صرف ہمارے گُناہ معاف ہُوئے ہیں لیکن یہ کہ ہم مسیح میں راستباز بن گئے ہیں۔گُناہ کا اَب ہم پر کوئی اِختیار نہیں رہا۔اگر ہم صرف یقین کریں کہ ہمارے پاس گُناہوں کی معافی ہے،پھر گُناہ ہم پر حُکمرانی کرنا جاری رکھتا ہے کیونکہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم خُدا کے ساتھ عہد کے رشتے میں شامِل ہوگئے ہیں

اَور یہ اب جواُس کے پاس ہے وہ ہمارا ہے!!! یہ صرف ایک باپ کے معاف کرنے کے متعلق نہیں ہے لیکن اُس کے بارے جو سب ہمارے اِختیار میں فراہم کرتا ہے جواُس کا ہے!

رومیوں ۱۶:۸۔۱۷ آیت ۔ رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مِل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔ اَور اگر فرزند ہیں تو وارِث بھی ہیں یعنی خُدا کے وارِث اَور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تا کہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔

خُدا نے گُناہوں کی معافی کے ذریعے نہ صرف رشتے کے ساتھ ہمارے قانونی حقوق ہی نہیں بحال کِئے ، بلکہ اُس نے رفاقت، حیثیت، اِختیار اَور فرزندیت کو بحال کِیا ہے۔ اُس نے ہمیں اُس سب کی وراثت فراہم کی جو اُس کے پاس ہے۔ معافی ہمیں اُس کے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت دیتی ہے لیکن عہد میں شامِل ہونا اُس سب کو ہمارے اختیار کر دیتا ہے جو سب اُس کے پاس ہے۔

جب ہم یسُوع کو اپنے نجات دہندہ اَور خُداوند کے طور پر قبُول کر لیتے ہیں، ہمیں مسیح کے ہم میراث ہونے کی حیثیت سے فوراً اُس میراث تک ہمیں رسائی مِل جاتی ہے۔ پُرانا عہد نامہ اَور نیا عہد نامہ بنی نوع اِنسان کے لِئے خُدا کے نجات کے منصُوبے کی مسلسل اَور آگے بڑھنے والی کہانی کو تشکیل دیتے ہیں۔

بائبل کو کِس نے تحریر کِیا؟

بائبل مُقدّس کو زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پچاس (۵۰) مُختلف مُصنفین نے رُوح اُلقدس کی تحریک سے لِکھا: چرواہوں، کِسانوں، خیمے بنانے والوں، طبیب، ماہی گیر، کاہنوں، فلسفی اَور بادشاہوں۔ پیشوں میں اِن اِختلافات اَور اسے لِکھنے میں لگنے والے عرصے کے باجُود بائبل مُقدّس ایک نہایت ہی مربوط اَور متحد کِتاب ہے۔

پرانے عہد نامہ کی کِتابوں میں سب سے زیادہ حِصّہ مُوسیٰ کا ہے۔ اُس نے بائبل کی پہلی پانچ کِتابیں لِکھیں، جن کا حوالہ خمسہ مُوسیٰ (Pentateuch) کے طور پر دیا جاتا ہے: بائبل کی بُنیاد۔ پُولُس رسُول نے نئے عہد نامہ کی چودہ (۱۴) (آدھے سے زیادہ) کتابیں لِکھیں۔ بائبل مُقدّس تین زُبانوں میں (عبرانی، ارامی، یونانی) تین بِراعظموں میں (افریقہ، یورپ، ایشیا) لِکھی گئی۔

بائبل مُقدّس کب لِکھی گئی؟

بائبل مُقدّس تقریباً ایک ہزار پانچ سو سالوں (۱۵۰۰) سے زائد عرصہ میں تحریر کی گئی، ۱۴۵۰ قبل از مسیح سے (مُوسیٰ کا دَور) تقریباً ۱۰۰ عیسوی (A.D.) تک (یسُوع مسیح کی موت اَور جی اُٹھنے کے بعد)۔ ایک ہزار نو سو سال (۱۹۰۰) سے زائد سال ہُوئے کہ بائبل کے آخری مُصنِف کا اِنتقال ہو گیا۔

بہت سے سکالرز اِتفاق کرتے ہیں کہ بائبل کی سب سے قدیم ایوب کِتاب ہے، جو کسی نامعلوم اِسرائیلی نے ۱۵۰۰ ق م میں لِکھی دُوسرے یہ خیال کرتے ہیں کہ خمسہ مُوسیٰ (بائبل کی پہلی پانچ کِتابیں) بائبل میں سب سے قدیم کِتابیں ہیں، جو ۱۴۴۶ سے ۱۴۰۶ ق م کے درمیاں لِکھی گئیں۔ عمر کے لحاظ سے ملاکی کی کِتاب سب سے چھوٹی ہے جو ۴۰۰ ق م میں لِکھی گئی۔ نئے عہد نامہ کی سب سے قدیم کِتاب شاید یعقوب کی کِتاب ہے جو ۴۵ عیسوی کی ابتدا میں لِکھی گئی۔ نئے عہد نامہ کی سب سے چھوٹی کِتاب مُکاشفہ کی کِتاب ہے جو ۹۵ عیسوی میں لِکھی گئی۔

بائبل مُقدّس کا سب سے قدیم اَور تقریباً مُکمل مسودہ جواب وجُود میں ہے وہ دی کوڈکس ویٹی کینس (The Codex Vaticanus) ہے۔ یہ مسودہ ویٹی کَن (Vatican) کی لائبریری روم میں ہے۔ بائبل کے کچھ اَور پُرانے ٹکُڑے آج بھی محفوظ ہیں—سب سے قدیم یُوحنّا کی اِنجیل کا ایک ٹکُڑا ہے۔ یہ مصر میں پایا گیا تھا، اِس کی تاریخیں دُوسری صدی کی ابتدا کی ہیں۔ (یہ اِس وقت رے لینڈ کی لائبریری مانچسٹر اِنگلینڈ میں رکھا ہے)۔

بائبل مُقدّس جو آج ہم جانتے ہیں

سارا نیا عہدنامہ، جیسے آج ہم جانتے ہیں، سال ۳۷۵ء سے پہلے مُقدّس کر دیا گیا تھا۔ پُرانا عہدنامہ مسیح کی آمد سے بہت پہلے ہی مُقدّس کر دیا گیا تھا۔ ''کینن'' یونانی کے لفظ ''کینن'' ("Kanon,") سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے ماپنے کی چھڑی۔ لہٰذا، بائبل کو مُقدّس کرنے کا مطلب تھا کہ اِسے ایک معیار سے یا اِلٰہی وحی کے اِمتحان اَور اِختیار سے ناپا گیا ہے۔ یہ کتابوں کا یا تحریروں کا مجموعہ بن گئی اَور رسولوں اَور ابتدائی مسیحی کلِیسیا کی قیادت نے اِسے مسیحی عقائد کی بُنیاد کے طور پر قبُول کر لیا۔ یہ وہ معیار ہے جس کے ذریعے تمام مسیحی زمانوں سے رہتے اَور عبادت کرتے ہیں۔

بائبل کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ ۱۳۸۲ء میں جان وِکلف نے مُکمل کِیا تھا۔ یوہانس گٹنبرگ نے ۱۴۵۴ء میں بائبل کو چھاپا تھا، جس نے چھاپا خانہ کا ''ٹائپ مولڈ'' ایجاد کِیا تھا۔ یہ پہلی کِتاب تھی جو کبھی چھپی تھی۔

خُدا کا کلام سچائی ہے

یِسُوع اَور خُدا کی سچائی لازم وملزوم ہیں۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ یِسُوع ہے ''کلام مُجسّم ہُوا اَور فضل اَور سچائی سے معمُور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔۔۔۔'' (یُوحنّا ۱:۱۴ آیت)۔

یُوحنّا ۱۴:۶ آیت پڑھیں ۔ یِسُوع خُود کو کیا کہلاتا ہے؟

یُوحنّا ۱:۱ آیت پڑھیں ۔ یہ آیت یِسُوع اَور کلام کے بارے کیا بیان کرتی ہے؟

یُوحنّا ۸:۳۱،۳۲ آیت پڑھیں ۔ یہ یِسُوع اَور کلام کے بارے کیا بیان کرتی ہے؟

دیگر الفاظ میں یہ ہے کہ یِسُوع چلتا پھرتا، بولتا، زِندہ، سانس لیتا ہُوا مُجسّم کلام تھا۔ وہ خُدا کی سچائی کے پُورے جسم کا اِنسانی اوتار تھا جو ایک اِنسانی جسم میں سمایا تھا۔

اگر ہم اُس میں جئیں اَور اُسکے کلام میں قائم رہیں، ہم نہ صرف اُس کے شاگرد ہیں، بلکہ ہم سچائی کو جانتے ہیں۔ خُدا کا کلام خالص سچائی یا حقیقت ہے۔ اُس کے کلام کو رد کرنا خُود یِسُوع کو رد کرنا ہے۔

عِبرانیوں ۴:۱۲۔۱۳ آیت پڑھیں ۔ یہ بائبل کے بارے کیا بیان کرتی ہے؟

بائبل مُقدّس فقط زِندہ، لکھی ہُوئی، خالِص سچائی اَور خُدا کا کلام ہے۔

بائبل کی تشریح کے اُصول i

بائبل کے کچھ اِقتباسات کی واضع تشریح کرنے کی ضرُورت ہے کیونکہ جِس طرح ہم سوچتے اَور الفاظ کا اَستعمال کرتے ہیں اَور بائبل کے مُصنّفین کے سوچنے اَور الفاظ کے اِستعمال کرنے کے طریقے میں جو اُنہوں نے ہزاروں سال پہلے کِیا فرق ہے۔ بائبل کے عالموں نے نشاندہی کی ہے کہ زُبان میں فرق ہے—الفاظ کا اِختلاف ہے جو ہم اِستعمال کرتے ہیں—اِس میں ثقافتی فرق ہیں—اُس وقت مختلف رسم ورواج رائج تھے—یہاں کچھ جُغرافیائی اِختلافات تھے—چند دریا جن کا ذکر بائبل کرتی ہے وہ بہت سال پہلے خُشک ہو گئے۔ کچھ جگہیں ہیں جن کا ذِکر بائبل میں اکثر ہوتا ہے، ہمارے ماڈرن نقشہ پر نہیں ہیں۔ اَور پھر یہاں تاریخی اِختلافات ہیں—بائبل بادشاہوں اَور سلطنتوں کا ذِکر کرتی ہے جو سالوں سال ہُوئے وجُود میں تھے۔

اِس لِئے بائبل کی تشریح کی ضرُورت ہے۔ یہاں بائبل کی تشریح یا تفسیر کے صرف چند اُصول ہیں جو آپ کو غلطی سے محفوظ رکھیں گے اَور خُدا کے کلام کو سمجھنے میں مددگار ہونگے۔

۱۔ یاد رکھیں کہ بائبل خُدا کا بےخطا اَور پاک کلام ہے۔ بائبل میں کوئی غلطیاں نہیں ہیں۔ خُدا نے بائبل میں ہر بات کو شامل کِیا ہے جو وہ چاہتا ہے کہ آپ جانیں اَور آپ کو اپنی نجات اَور مسیحی زندگی کی بارے جاننا ضرُوری ہے۔

۲۔ تشریح کا دُوسرا اُصول ہے کہ بائبل کی تشریح اُس کے تاریخی پس منظر کی روشنی میں کی جائے۔ اِس کے تین پہلو ہیں:

- مُصنِّف کے ذاتی حالات کا مُطالعہ کریں۔ مُکاشفہ کی کِتاب کا مطالعہ کرتے ہُوئے، یہ سمجھنا بہت اہم ہے، یُوحنّا کہاں پر تھا اَور وہ کیا کر رہا تھا جب خُدا نے اُسے نہایت عمدہ مکاشفہ دیا۔ دیکھیں **مکاشفہ ۱:۱۔۱۰ آیت**۔
- اِس اُصول کا دُوسرا پہلو یہ ہے اُس مُلک کی اُس وقت کی ثقافت اَور رسم ورواج کا مطالعہ کریں جِس وقت یہ لکھی گئی یا واقع ہُوئی تھی۔ مِثال کے طور پر رُوت کی کِتاب کو سمجھنے کے لِئے، بیوہ اَور جائیداد کو واپس لینے کے بارے دستور یا رواج کا مُطالعہ کرنا جیسے احبار ۲۵ باب اَور اِستثنا ۲۵ باب میں وضاحت کی گئی ہے۔
- اِس اُصول کا تیسرا پہلو ہے کہ بائبل کا مُطالعہ اَور تشریح اُس وقت کی اصل تاریخی صورتِ حال اَور واقعات کی روشنی میں کی جائے جب یہ کہانی واقع ہوئی تھی۔ مثال کے طور پر انا جیل کا مُطالعہ کرنے میں یہ سمجھنا اہم ہے کہ اُس وقت فلسطین کی ساری سرزمین پر اَور یہودیوں پر رومی سلطنت حکومت کرتی تھی اَور اُن پر ظُلم کِیا جا رہا تھا۔

۳۔ بائبل کی تشریح ہر کِتاب کے مقصد اَور منصوبے کے مُطابق کریں۔ بائبل کی ہر کِتاب کا اپنا خاص مقصد ہے جو رُوح اُلقدس کے اِرادے سے ہے کہ اِنسان کو ایک خاص پیغام پہنچایا جائے۔ مِثال کے طور پر، یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ یُوحنّا کا پہلا خط (دیکھیں ایوحنّا ۵:۱۳ آیت) مسیحیوں کو لِکھا گیا تھا۔ اِس لِئے ایُوحنّا ۱:۹ آیت میں وعدے کا خاص طور پر مسیحیوں پر اِطلاق ہوتا ہے۔

۴۔ تشریح کرنے کے اُصولوں میں سے ایک سب سے اہم ہے کہ تشریح ہمیشہ آیت کے سِیاق وسباق کے مُطابق ہونی چاہیئے۔

- جِس آیت کا آپ مطالعہ کرتے ہیں اُس سے فوری طور پر سابقہ اَور اُس کے فوراً بعد والی آیات ''سِیاق وسباق'' میں شامل ہوتی ہیں۔ اگر آپ سِیاق وسباق کے مطابق آیت کی تشریح کرنے میں محتاط نہ ہوں، آپ بائبل کو الحاد سِکھانے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بائبل خُود بیان کرتی ہے، ''کوئی خُدا نہیں ہے'' (زبُور ۱۴:۱)۔ لیکن سِیاق وسباق اِسے واضح کرتا کہ اِس آیت کا کیا مطلب ہے: سارا جُملہ بیان کرتا ہے، ''احمق نے اپنے دِل میں کہا ہے کہ کوئی خُدا نہیں۔''
- ہمیشہ کِسی اقتباس کے فوری طور پر پہلے اَور فوری طور پر بعد والی کِسی آیت، لفظ یا موضوع کا مُطالعہ یہ یقینی بنانے کے لِئے کریں کہ آپ سچائی کو دیکھیں جو خُدا چاہتا ہے۔

۵۔ ہمیشہ الفاظ کے صحیح معنوں کے ساتھ تشریح کریں۔ آپ کئی طریقوں سے صحیح معنی تلاش کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے بائبل کے دُوسرے حِصّوں میں اس لفظ کے اِستعمال کو دیکھیں یہ جاننے کے لِئے کہ اُس نسل میں کیسے اِستعمال ہُوا تھا۔ دُوسرا یہ کہ اُس لفظ کے پس منظر یا اُس کی بُنیاد کو دیکھیں۔ یہ آپ لغت (ڈکشنری) کو اِستعمال کر کے کر سکتے ہیں۔ پھر بھی ایک اَور طریقہ ہے اُس لفظ کے مترادفات کو دیکھیں—الفاظ جو معنوں میں ایک جیسے ہیں مگر ذرا سا فرق ہے: مثال کے طور پر دُعا، شفاعت اَور مُناجات۔

۶۔ بائبل کی تشریح متوازی اِقتباسات کے مطابق کریں جو موضوع سے متعلقہ ہوں اَور ساری بائبل کے پیغام کے مُطابق کریں۔

جِتنا زیادہ آپ بائبل کو پڑھتے اَور اُس کا مُطالعہ کرتے ہیں، آپ اُتنا زیادہ سمجھیں گے کہ اِبتدا سے آخر تک اِنسان کیلِئے خُدا نجات کے اپنے طریقے ظاہر کرتا ہے (بائبل کے مطالعہ کے بارے مزید معلُومات کے کیلِئے دیکھیں ضمیمہ نمبر ۶)۔ اَور جب آپ کِسی

مُشکل اِقتباس پر آئیں، بائبل کے مجموعی مقصد کی روشنی میں اِس پر غور کریں۔ مِثال کے طور پر، پُرانے عہد نامے کی جانوروں کی قُربانیوں کا مطلب یِسُوع کی صلیب پر کامل قُربانی کی تصویر ہونا تھا۔

اگر آپ اِن سادہ اُصول کی پیروی کریں گے، آپ غلطی اَور اِنتہا سے محفوظ رہیں گے، خُدا کے کلام اَور مُشکل اِقتباسات کی تعلیمات کو سمجھنے میں مدد کی جائے گی۔

ہم کیا یقین رکھتے ہیں

’’میرا خیال ہے ہمیں بائیں ہاتھ جانا چاہیئے۔‘‘ میری امّی راستہ کی غلط رہنمائی کے لِئے مشہور ہیں۔ کِسی خاص موقع پر، ہم کِسی کے لِئے شام کا کھانا لے کر جا رہے تھیں جو ابھی ہسپتال سے گھر آیا تھا۔ میری امّی نے سوچا کہ وہ جانتی ہیں کہ وہ کہاں جا رہی تھیں۔ مَیں جانتی تھی کہ وہ نہیں جانتیں۔ پس، جب اُنہوں نے کہا، ’’ہمیں بائیں جانا چاہیئے‘‘ مَیں دائیں چلی گئی۔ چند موڑ مُڑنے کے بعد، ہم اُس گھر کے سامنے پہنچ گئے۔ کھانا دینے سے پہلے ہم دُونوں چند منٹوں تک ہنسیں۔ لیکن صرف اِس وجہ سے کہ ہمیں کچھ بتایا جاتا ہے یا کچھ سوچنے کو کہا جاتا ہے، مطلب یہ نہیں کہ یہ سچ ہے۔ میری امّی کے معاملے میں، یہ اُلٹ بالکُل سچ تھا۔ گھر ڈھونڈنے میں ہم بڑے خُوش قسمت ٹھہرے۔ غور کریں اگر ہمارے پاس نقشہ ہوتا یا ہم اپنے فون پر جی پی ایس آن کر لیتے؟ اگر ہم بالکُل صحیح نقشے کا اپنے رہنما کے طور پر اِستعمال کرتے، ہم بغیر ناکام ہُوئے دُرست موڑ مُڑتے۔

کیا آپ نے کبھی اِس بارے سوچا کہ جب ہم نقشے کا اِستعمال کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ نقشے ایک عقیدے کی نمائندگی کرتے ہیں کہ دُنیا ایک حِصّہ کیسا ہے۔ یہ دیکھنے کے لِئے کہ یہ عقیدہ ٹھیک ہے اِسے آزمانے ایک آسان طریقہ ہے۔ ہم نقشہ پر اپنا صحیح مقام ڈھونڈ لیتے ہیں، منصُوبہ بنائیں اَور چل پڑیں۔ اگر ہمارے عقیدے سچے ہیں (اگر نقشہ ٹھیک ہے) ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں جانا چاہتے ہیں۔

اگر ہمارے عقیدے دُرست نہیں ہیں، بہت جلد ہم جان جائیں گے۔ کبھی کبھار ہم اِسے غلط سمجھتے ہیں، لیکن پھر بھی، ہم جانتے ہیں کہ غلط ہیں، نئی اَور دُرست معلُومات کی وجہ سے جو ہمیں ہماری غلطی دکھاتی ہے۔ جِس حقیقت میں ہم جی رہے ہیں اُسے سمجھنے میں ہماری رہنمائی کے لِئے ہمارے پاس بھی ایک ’’نقشہ‘‘ ہے۔ یہ ’’نقشہ‘‘ بائبل ہے۔ جب ہم بائبل میں موجُود بُنیادی عقائد کو سمجھ جاتے ہیں، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ہمارے عقائد سچائی پر مبنی ہیں۔

عقیدے کا آسان مطلب ہے ’’تعلیم۔‘‘ اِس سبق کا مقصد بائبل کے بُنیادی عقائد کو سمجھنے میں آپکی مدد کرنا ہے۔ جب ہم عقیدے کے بارے بات کرتے ہیں، ہم اُن اہم بُنیادی تعلیمات کی بات کر رہے ہیں جو بائبل ہمیں سِکھاتی ہے۔

اگر ہم ابتدائی تعلیم اَور الف، ب، پ کو سیکھنے میں ناکام ہو جائیں، آپ کے لِئے اعلیٰ تعلیم کے درجہ تک آگے بڑھنا نامُمکن ہو جائے گا۔ اِسی طرح، اگر ہم بائبل کے بُنیادی عقائد کو نہیں سیکھیں گے، ہمارے لِئے اپنی مسیحی زِندگی میں آگے بڑھنا نامُمکن ہو جائے گا۔

عِبرانیوں ۶:۱-۳ آیت ۔ اِس آیت میں مذکورہ بُنیادی عقائد کی فہرست تیار کریں:

۱۔ --

۲۔ --

۳۔ --

۴۔ ---

۵۔ ---

۶۔ ---

عِبرانیوں کامُصنّف تسلیم کرتا ہے کہ کچھ بُنیادی سچائیاں یا عقائد ہیں جو ہر مسیحی کو جاننا چاہئیں۔

بُنیادی سچائیاں

کچھ سچائیاں ہیں جو مسیحی زِندگی کی بُنیاد ہیں۔ چند چیزیں ہیں جو مسیحی ایمان کے بارے ہر مسیحی کو جاننی چاہئیں ـــ ہم جو یقین کرتے ہیں کیوں یقین کرتے ہیں۔ بطورِ مسیحی، ہمیں جاننا چاہیئے کہ ہم کیا ایمان رکھتے ہیں اَور کیوں یقین کرتے ہیں۔

لُوقا ۱:۴ آیت پڑھیں

یہ آیت خُلاصہ بیان کرتی ہے کہ یہ سبق کیوں ضرُوری ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے ہم آپ کو سِکھا ئیں جو بائبل اہم مذہبی مسائل کے بارے بیان کرتی ہے۔ کہ آپ یقین کے ساتھ جانیں گے اَور سب سے زیادہ اہم یہ کہ آپ کیا یقین کرتے ہیں اَور کیوں کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالوں کو پڑھیں:

یُوحنّا ۷:۱۶۔۱۷ آیت ۔ یِسُوع نے لوگوں کو کیا بتایا جب اُنہوں نے اُس کی تعلیم پر سوال اُٹھایا؟

متّی ۱۶:۱۲ ۔ لوگوں کو کِس سے خبردار رہنا چاہیئے تھا؟

۱-تیمتُھِیس ۱:۱۰ آیت ۔ کیا پولُس نے یہ سوچا کہ صحیح تعلیم کے ساتھ اُس کے خِلاف بھی سِکھایا جا سکتا ہے؟

۱-تیمتُھِیس ۴:۶ آیت ۔ پولُس نے تیمتُھِیس کو کیا بتایا کہ یِسُوع مسیح کا اچھا خادم ہونے کیلِئے اُسے کیا کرنا چاہیئے؟

ہمیں کیوں بائبل کے اہم عقائد کا مُطالعہ کرنے اَور سمجھنے کی ضرُورت ہے؟ اگر اچھی اَور پختہ تعلیم ہے، تو اِس کا مُتضاد مُمکن ہے۔
بائبل کے کِسی مضمون کے ساتھ، اِلٰہی سچائی کا راستہ ہے جو خُدا کے متوازن نقطہء نظر کو پیش کرتا ہے۔ ہر راستے کی دو اطراف ہوتی ہیں (بعض اوقات ہم اُنھیں گڑھے کہتے ہیں)۔ راستے کے درمیان میں رہنے کے لِئے مہارت اَور کوشش کی ضرُورت ہوتی ہے۔

راستے کی ایک جانب، قانون پرستی کا گڑھا ہے۔ قانون پرستی خُدا اور اُسکی فطرت کے بارے تنگ، غیر لچکدر تفصیل کی نمائندگی کرتی ہے۔ قانون پرستی میں نہ مُسرت، نہ خُوشی اَور نہ آزادی ہے۔ یہ عام طور پر خوف اَور غُلامی پیدا کرتی ہے۔ راستے کی دُوسرے جانب اِنتہائی تعصّب (جنونیت) کا گھڑا ہے۔ جنونیت قانون پرستی کا مُتضاد ہے — نہ کوئی اُصول، نہ غُلامی، مُکمل آزادی بغیر کسی پابندیوں کے۔ بائبل کے ہر عقیدے کے ساتھ، سچائی قانون پرستی اَور جنونیت کے گھڑوں کے درمیان راستے کے بیچ میں ہے۔ یہ کرنے کے لِئے، ہمیں خُدا کے نقطِہ نظر سے اِن عقائد تک رسائی کرنا ہوگی۔ بائبل کیا فرماتی ہے؟

متّی ۱۵:۸۔۹ آیت پڑھیں ۔ یہ لوگ کیا کر رہے تھے؟

یسُوع کیا کہہ رہا ہے؟ کہ یہ لوگ خُدا کے الٰہی اِختیار پر اِنسانی خیالات یا تعلیم کو ترجیح دے رہے تھے۔ اُنہوں نے یہ تاثر قائم کِیا کہ اِنسان کی بنائی ہوئی تعلیمات اِلہامی ہیں۔ ہمیں محتاط رہنا چاہیئے کہ ہم اَیسا نہ کریں۔

اِفسیوں ۴:۱۴۔۱۵ آیت پڑھیں ۔ پُولُس کیا فرماتا ہے کہ رُوحانی بچّے تعلیم کے سلسلے میں کیا کرتے ہیں؟

پُولُس بالغ مسیحیوں سے کیا توقع کرتا ہے کہ وہ کریں؟

بائبل رُوحانی ترقی اَور بڑھوتری کی مثال دینے کے لِئے اکثر جسمانی بڑھوتری اَور ترقی کی اِصطلاح اِستعمال کرتی ہے۔ اِن آیات میں پُولُس مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ بچپنے سے آگے بڑھیں۔ رُوحانی بچّوں کی خصُوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ آسانی سے مُتاثر ہو جاتے ہیں۔ بچّے کی یہ فطرت ہے کہ وہ کچھ بھی یقین کر لیتا ہے۔ جو چیز مِلے بچّے وہ بھی مُنہ میں ڈال لیتے ہیں" ......تعلیم کا ہر جھونکا........." پُولُس خواہش کرتا ہے کہ ہم مزید چھوٹے بچّے نہ رہیں گے، جو ہر طرح کی تعلیمات سے اُچھلتے اَور بہہ جاتے ہیں جو ہَوا کی طرح بدلتی ہیں۔ ہم مزید لوگوں سے متاثر نہیں ہونگے جو ہمیں گُمراہ کرنے کیلِئے مکّاری اَور چالاکی کے منصُوبے بناتے ہیں۔ یہ کرنے کے کا ایک طریقہ ہے کہ ہم اچھے پختہ خُدائی عقائد کی سمجھ میں رُوحانی طور پر بڑھتے جائیں۔

ذیل میں بُنیادی عقائد ہیں جو ہر مسیحی کو جاننا چاہیئے۔ ہر خُلاصے کو پڑھیں اَور اپنے طور پر حوالوں پر بھی غور کریں۔ ہر حوالے میں سے کلیدی الفاظ اَور فقرے لکھیں جو ہر عقیدے کو سمجھنے میں آپکی مدد کریں۔

صحائف

بائبل خُدا کا اِلہامی کلام ہے، یہ قدیم کے مُقدس آدمیوں کا تیار کردہ ہے، اُنہوں نے ویسے ہی بولا اَور لکھا جیسے رُوح القدّس نے تحریک دی تھی۔ نیا عہد جیسے عہدِ جدید میں درج ہے، ہم اُسے اِصلاح اَور تعلیم کے معاملوں میں اپنا بے خطار ہنما قبول کرتے ہیں۔

۲ تیمُتھِیس ۳:۱۶ آیت ۔ --

اِتھسلُنیکیوں ۲:۱۳ آیت ۔ --

۲ پطرس ۱:۲۱ آیت ۔ --

خُدا

ہمارا خُدا ایک ہے، مگر تین اشخاص میں ظاہر ہوتا ہے — باپ، بیٹا، اَور رُوح القدس۔

اِستثنا ۶:۴ آیت --

فِلپیوں ۲:۶ آیت --

خُدا باپ سب سے عظیم ہے؛ کلام کا بھیجنے والا (اِلٰہی کلام) اَور اَبّا۔

یُوحنا ۱۴:۲۸ آیت ۔ --

یُوحنّا ۱۶:۲۸ آیت ۔ --

اِیُوحنّا ۱:۱۴ آیت ۔ --

بیٹا مُجسم کلام ہے، اِکلوتا، اَور وہ باپ کے ساتھ ابتدا سے موجود ہے۔

یُوحنّا ۱:۱ آیت --

اِیُوحنّا ۱:۱۸ آیت --

یُوحنّا ۱:۱۴ آیت --

رُوح القدس باپ اَور بیٹا دونوں میں سے نِکلا ہے اَور ابدی ہے!

یُوحنّا ۱۴:۱۶ آیت --

یُوحنّا ۱۵:۲۶ آیت --

اِنسان، اُسکا زوال اَور نجات

اِنسان ایک مخلُوق ہے، خُدا کی مانند اَور اُسکی شبیہ پر بنا ہے، آدم کی حُکم عدُولی اَور زوال کی وجہ سے گُناہ دُنیا میں آیا۔ بائبل بیان کرتی ہے، ''.....سب نے گناہ کِیا اَور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں؛'' اَور ''......کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔''

رومیوں ۳:۱۰ آیت ---

رومیوں ۳:۲۳ آیت ---

یِسُوع مسیح، خُدا کا بیٹا ہے، اِس لِئے ظاہر ہُوا تھا کہ اِبلیس کے کاموں کو مِٹائے، اپنی جان دے، اپنا لہو بہائے اِنسان کو بچائے اَور اُسے خُدا کے ساتھ واپس بحال کرے۔

رومیوں ۵:۱۲۔۱۵ ---

اِیُوحنّا ۳:۸ آیت ---

ابدی زِندگی اَور نئی پیدائش

نجات یِسُوع مسیح پر اِیمان کے وسیلے اِنسان کے لِئے خُدا کی بخشش ہے۔ یہ اعمال اَور شریعت سے الگ ہے، اَور یہ یِسُوع مسیح پر اِیمان کے ذریعے فضل سے عمل میں آئی ہے، ایسے کام پیدا کرتی ہے جو خُدا کو قابلِ قبُول ہوں۔

اِفسیوں ۲:۸۔۱۰ آیت ---

نئی پیدائش تمام اِنسانوں کے لِئے ضرُوری ہے، جب تجربہ ہوتا ہے تو اَبدی زِندگی پیدا ہوتی ہے۔ نجات کی جانب اِنسان کا پہلا قدم خُدا پرستی کا غم ہے جو توبہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۲ کُرنتھیوں ۷:۱۰ آیت ---

یُوحنّا ۳:۳۔۵ آیت ---

اِیُوحنّا ۵:۱۲ آیت ---

پانی کا بپتسمہ

پانی کا بپتسمہ غوطہ کے ذریعے ہوتا ہے، ہمارے خُداوند کی طرف سے براہِ راست حُکم ہے جو ایمانداروں کے لِئے ہے۔ یہ رسم مسیح یِسُوع کی مَوت، دفن ہونے اَور

جی اُٹھنے میں مسیحیوں کی شناخت کی ایک علامت ہے۔

متّی ۲۸: ۱۹ آیت ---

رومیوں ۶: ۴ آیت ---

کُلسیوں ۲: ۱۲ آیت ---

اعمال ۸: ۳۶۔۳۹ ---

پانی کے بپتسمہ کے فارمولا کے بارے مندرجہ ذیل سفارشات کو اپنایا گیا ہے: ''خُدا کے بیٹے یِسُوع مسیح پر ایمان لانے اَور اُس کے اِختیار کا اِقرار کرنے پر، مَیں آپ کو باپ، بیٹے اَور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دیتا ہُوں۔ آمین۔''

رُوح القدس میں بپتسمہ

رُوحُ القُدس کا بپتسمہ ایک نعمت ہے اَور غیر زُبانیں بولنے کے ابتدائی ثبوت کے ساتھ ہے۔ رُوحُ القدس اَور آگ کا بپتسمہ خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہے جِس کا وعدہ خُداوند یسُوع مسیح نے کِیا اَور تمام ایمانداروں نے نئی پیدائش کے بعد وصول کِیا۔ یہ تجربہ غیر زُبانوں میں بولنے کے ابتدائی ثبوت کے ساتھ مُنسلک ہے جیسے رُوحُ القُدس بولنے کی توفیق دیتا ہے۔

متّی ۳: ۱۱ آیت ---

یُوحنّا ۱۴: ۱۶۔۱۷ آیت ---

اعمال ۱: ۸ آیت ---

اعمال ۲: ۳۸۔۳۹ آیت ---

اعمال ۱۹: ۱۔۷ آیت ---

اعمال ۲: ۱۔۴ آیت ---

تقدیس

تقدیس پاکیزہ زِندگی گزارنا ہے۔ بائبل سِکھاتی ہے کہ پاکیزگی کے بغیر کوئی اِنسان خُداوند کو دیکھ نہیں سکتا۔ ہم تقدیس کے عقیدے پر یقینی طور پر یقین رکھتے ہیں، پھر بھی فضل کا جاری کام جو نئی پیدائش سے شروع ہوتا ہے، اَور جب تک یِسُوع واپس نہ آئے نجات کی تکمیل تک جاری رہتا ہے۔

عِبرانیوں ۱۲: ۱۴ آیت ---

اِتھِسّلُنیکیوں۵:۲۳آیت--------------------

۲پطرس۳:۱۸آیت--------------------

۲کُرنتھیوں۳:۱۸--------------------

فِلپیوں۳:۱۲۔۱۴--------------------

اکرنتھیوں۱:۳۰--------------------

دہ یکی(دسواں حِصّہ)

اپنی آمدنی کا دسواں حِصّہ خُدا کے کام کے لِئے دینا دہ یکی ہے۔خُدا اپنے لوگوں کے لِئے اپنے لوگوں کے وسیلے مہیا کرتا ہے۔سب جو ہمارے پاس ہے یہ خُدا کی طرف سے ایک نعمت(بخشش،انعام) ہے:لہٰذا،دہ یکی محض ایک حِصّہ ہے جو خُدا نے پہلے ہی ہمیں دیا ہُوا ہے۔جب ہم اپنی دہ یکی دیتے ہیں،ہم اُس کے کام کے لِئے فراہم کرتے ہیں،اُس کی وفاداری کو ثابت کرتے ہیں،اُس کے احترام میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اِس سب کا منبع ہے اَور وہی ایک ہماری عِبادت کے لائق ہے۔ہم اپنے مال ومتاع اَور حمد وثنا کی قربانیاں اُسے نذر کرتے ہیں۔

ملاکی۳:۱۰آیت--------------------

فِلپیوں۴:۱۹آیت--------------------

۲کُرنتھیوں۹:۶آیت--------------------

لُوقا۶:۳۸آیت--------------------

اِلٰہی شفا

آج اِلٰہی شفا کلیسیا کے ہر رُکن کا حق ہے جو صلیب پر یِسُوع کی موت کے وسیلہ سے فراہم کِیا گیا ہے۔شفا انسانی بدن کی جسمانی بیماریوں کے لِئے ہے اَور خُدا کی قُدرت سے،اِیمان کے ساتھ دُعا اَور ہاتھ رکھنے سے ہوتی ہے۔یہ مسیح کے کفّارہ میں فراہم کی گئی ہے اَور آج کی کلِیسیا کے ہر رُکن کا حق ہے۔

یعقوب۵:۱۴۔۱۵آیت--------------------

مرقس۱۶:۱۸آیت--------------------

یسعیاہ۵۳:۴۔۵آیت--------------------

تّی ۸:۱۷آیت--------------------

م اپطرس۲:۲۴آیت--------------------

دوزخ (جہنّم) اَورابدی سزا

ایک شخص جوتوبہ کئے بغیراَوریسُوع مسیح کوقبُول کئے بغیر اپنے گناہوں میں جسمانی طور پرمرجاتا ہے، نااُمیدی اَورآگ کی جھیل میں کھوجاتا ہے،اَورلہٰذا، اُس کے پاس مزید انجیل کوسُننے یاتوبہ کرنے کاکوئی موقع نہیں ہوتا۔آگ کی جھیل حقیقت ہے۔ ''ابدی''اَور ''ہمیشہ'' کی اِصطلاح کوجھیل کی آگ کی سزا کے دورانیہ کوبیان کرنے کے لِئے اِستعمال کِیا گیاہے،ابدی وجود وہی خیال اَورمعنی رکھتے ہیں،جیسے خُدا کی حضُوری میں مُقدّسین کی خُوشی اَوربے خُودی کے دورانیے کیلِئے استعمال ہُوا ہے۔

عِبرانیوں ۹:۲۷ آیت --

مُکاشفہ ۱۹:۲۰ --

راسبازوں کی قیامت اَورہمارے خُداوندکی واپسی

یِسُوع واپس آئیں گے،اَور ''......پہلے مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے ۔ پِھر ہم جوباقی زِندہ ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پراُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوامیں خداوندکااِستقبال کریں.....۔''

اتھِسّلُنیکیوں ۴:۱۶۔۱۷ آیت --

فرشتوں نے یِسُوع کے شاگردوں سے کہا، ''.....یہی یِسُوع جوتُمہارے پاس سے آسمان پراُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پِھر آئے گا،جِس طرح تُم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔''اُس کی آمدقریب ہے۔جب وہ آئے گا،'' .....پہلے مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے ۔ پِھر ہم جوباقی زِندہ ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوامیں خداوندکااِستقبال کریں.....۔''

اعمال ۱:۱۱ --

مُصیبت کے بعد،وہ بادشاہوں کے بادشاہ،خُداوندوں کے خُداوندکی حیثیت سے زمین پرلوٹے گا،اَوراپنے مُقدّسین کے ساتھ،جوبادشاہ اَورکاہن ہونگے،وہ ایک ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔

مکاشفہ ۵:۱۰ آیت --

مکاشفہ ۲۰:۶ آیت --

صحیح عقیدے کا تعین کرنے کے لِئے ہدایات

ہم نے بُنیادی عقائد بیان کِئے ہیں۔البتہ، جو عقائد اِس سبق میں بیان کِئے گئے وہ مُکمل اَور جامع نہیں ہیں۔آپ کو بتایا گیا ہے کہ جو عقائد آپ کو بتائے گئے ہیں اُنکی مسلسل جانچ پڑتال کریں۔جیسے پُولس نے کہا، تاکہ آپ تعلیم کے ہر جھونکے کا یقین نہ کریں، بلکہ یقین دہانی کریں یہ پاکیزہ، مفید اَور (خُدائی) خُدا کی طرف سے ہے۔

صحیح تعلیم کا تعین کرنے کے لِئے ذیل میں تین ہدایات ہیں:

۱۔ کیا یہ صحائف کے ساتھ متفق ہے؟

بائبل ہمارا معیار ہے جس پر ہمارے اِیمان کی بُنیاد ہے۔البتہ، کِسی الگ تھلگ صحیفہ پر عقیدے کو قائم نہ کریں۔خُدا کے کلام سے متفق تعلیم کو قائم کریں۔کم از کم دو سے تین حوالے ڈھونڈیں جو اس بات کو یقینی بنانے کے لِئے متفق ہیں کہ یہ تعلیم خُدا کے کلام پر قائم ہے۔

۲ تیمتھِیُس ۳:۱۶ آیت پڑھیں۔ ---

یُوحنّا ۸:۳۱۔۳۲ آیت پڑھیں۔---

یِسُوع نے مرقس ۱۲:۲۴ آیت میں کہا، ''کیا تُم اِس سبب سے گُمراہ نہیں ہو کہ نہ کِتابِ مُقدّس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قُدرت کو'' زیادہ تر لوگ گُمراہ ہیں یا گُمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کلامِ مُقدّس کیا کہتا ہے۔یہ غلطی نہ کریں۔جب پُولس اَور سِیلاس نے بِیریہ میں عبادت خانہ میں خدمت کی، یہ بیان کرتا ہے کہ بِیریہ کے یہُودی ''.....روز بروز کِتابِ مُقدّس میں تحقیق کرتے تھے کہ یہ باتیں اِسی طرح ہیں'' (اعمال ۱۷:۱۱ آیت)۔یہ ہی ہمیں بھی یہ ہی کرنا چاہیئے۔

متّی ۴:۳۔۷ آیت پڑھیں

غور کریں کہ شیطان کے پاس بھی عقیدہ ہے۔یہاں تک کہ وہ اپنی تعلیم کو ثابت کرنے کے لِئے بائبل اِستعمال کرنے کی کوشش کریگا۔یِسُوع نے صحیفے کی تشریح صحیفے سے کی۔ہمیں بھی صحیفے کی تشریح صحیفے سے کرنی چاہیئے۔بائبل کی اِس طرح کی تشریح ہی محفوظ ہے۔

۲۔ کیا یہ رُوحُ القدس سے اِتفاق کرتی ہے؟

کلام اَور رُوح القُدّس ہمیشہ اِتفاق کریں گے۔

یُوحنّا ۱۶:۱۳ آیت پڑھیں

رُوح القُدّس خُدا کے کلام کی سچائی میں مسیحیوں کی رہنمائی کرنے کے لِئے آیا۔یہ رہنمائی تعلیم (عقیدے) پر لاگو ہوتی ہے۔

اِیوُحنّا ۲: ۲۷ آیت یہ بیان کرتی ہے ''.......تُم اِس کے محتاج نہیں کوئی (اِنسان) تُمھیں سِکھائے.....'' یُوحنا یہ نہیں کہتا کہ مسیح کے بدن میں ہمارے پاس اُستاد (ٹیچر) نہیں ہونے چاہیئں۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ رہا اگر کوئی کلام میں ہمیں سکھائے تو ہمیں اُس کو سُننا نہیں چاہیئے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ رُوح القُدس تُمھاری روح کے ساتھ گواہی دیگا تا کہ آپ جانیں کہ آیا جو کچھ آپ کو سِکھایا گیا ہے کیا وہ عقیدے کے لحاظ سے اَور کلامِ مُقدّس کے مطابق دُرست ہے۔ اُلٹ (مُتضاد) بھی سچ ہے۔ چونکہ رُوح القُدّس آپ تمام سچائی میں رہنمائی کریگا، وہ اُس میں رہنمائی کریگا جو سچ نہیں ہے۔ جب آپ کو عقیدہ یا تعلیم سُنتے ہیں تو اپنی روح میں اُس ہلکے سے جھٹکے کو محسوس کریں۔ رُوح القُدس ہر وقت اَور ہمیشہ کامل سچائی میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔

کیا یہ آپکی رُوح کے ساتھ اِتفاق کرتی ہے؟

یہ قُطب نما ہے جِس کو ہمیں احتیاط سے اِستعمال کرنے کی ضرُورت ہے۔ جب کوئی شخص مسیحی بنتا ہے، وہ رُوحانی بچّوں کے طور پر نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی طے کِیا ہے کہ رُوحانی بچّوں کو بڑھنے اَور ترقی کرنے کی ضرُورت ہے۔ یہ بڑھوتری اُس وقت ہوتی ہے جب ہم خُدا کے کلام سے خُوراک حاصل کرتے ہیں اَور اپنے آپکو رُوح القُدّس کے حوالے کرتے ہیں۔ آپ جِتنا زیادہ اپنی رُوح کو فروغ دیں گے ـــــ اپنی رُوح کی تربیت کریں گے اَور تعلیم دیں گے ـــــ یہ اُتنا ہی زیادہ محفوظ رہنما بن جائے گا۔

۲ تیمُتھِیُس ۳: ۱۶ آیت ۔ صحِیفہ (کلامِ مُقدّس) کیوں دیا گیا ہے؟

اُ کرنتھیوں ۲: ۱۰۔۱۱ آیت ۔ کون ہم پر سچائی کو ظاہر کرتا ہے؟ ---

جیسے ہم خُدا کے کلام کو خُوراک بنا کر اپنی رُوح کی تربیت کرتے اَور فروغ دیتے ہیں، اَور رُوح القُدّس کے سپُرد کرتے ہیں یا اُس کے لِئے زیادہ حساس بن جاتے ہیں، ہماری رُوح ہماری مدد کریگی اَور اِس کے ساتھ ہماری رہنمائی بھی کریگی۔

۲ کرنتھیوں ۱۱: ۴ آیت پڑھیں۔

اِس آیت میں پوُلُس کُرنتھیوں کو جھوٹے خادموں کے بارے خبردار کرتا ہے جو اُنھیں دھوکا دے رہے ہیں۔ پوُلُس دھوکا دہی کے تین حلقوں کا ذِکر کرتا ہے:

- کِسی اَور یِسُوع کی منادی کرنا (دُنیا میں ہر مذہب اُسی یِسُوع کی منادی نہیں کرتا جیسے ہم کرتے ہیں)
- دُوسری خُوشخبری
- کوئی اَور رُوح (یہ دِل کے رویے کے متعلق بات کر رہا ہے ـــــ رُوحانی رویہ جو کِسی شخص کی اندرونی حالت کو منعکس کرتا ہے)۔

مَیں ایسی میٹنگ میں رہی ہوں جہاں ظاہرہ شکل سے ہر چیز ٹھیک لگتی ہے۔ مگر کِسی وجہ سے مَیں نے اندر سے ٹھیک محسوس نہیں کِیا۔ مَیں اِس حلقہ میں اِس حد تک اِنتہا پسند بننے کے لِئے وکالت نہیں کر رہی جہاں آپ ہر شخص کے رویے پر تنقید کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر جُھوٹی تعلیم کے سلسلے میں، کیا یہ آپ کی رُوح کے ساتھ اِتفاق کرتی ہے یا اُسکی گواہی دیتی ہے؟ البتہ، یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ خُدا کا کلام ہمیشہ سے پاکیزہ عقیدے کے حوالے کا اہم ذریعہ رہا ہے۔

رُوح، جان اَور بدن

چٹخانا، گھومانا، چھیلنا۔ مَیں ناشتے کے لِئے سخت اُبلا ہُوا انڈہ کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔ جب مَیں چھوٹی تھی تو میرے ڈیڈ نے مُجھے اُبلا انڈہ چھیلنا سِکھایا۔ پہلے اُسے چٹخائیں، اُسے گھومائیں، پھر باہر والے خول کو چھیلیں۔ میرا مقصد تھا کہ انڈے کے درمیانی اَور مزیدار حصّے تک پہنچوں اَور بڑا لُقمہ لے لُوں۔ جیسے ہی مَیں لُقمہ لینے کو تھی، میرے سامنے یہ بات آئی کہ ایک انڈے کے تین حصّے ہیں۔ پھر بھی تینوں حصّے ایک انڈہ ہے، لیکن وہ تین الگ اَور مُختلف حصّے ہیں — خول، سفیدی، اَور زردی۔

بالکل اِسی طرح، ہم بھی اپنی فطرت کے ساتھ تین حِصّوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ بائبل مُقدّس کو سمجھنے کے لِئے ہم کیسے خلق کِئے گئے ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ ہمیں کیسے خلق کِیا گیا ہے کہ ہم حقیقی شاگرد بن سکیں — اپنے بارے میں بالکل دُرست معلُومات کو مدِنظر رکھتے ہُوئے یِسُوع کے پیروکار کی حیثیت سے اپنے کِردار کا تعین کرتے ہیں۔

۱تھسلُنیکیوں ۵:۲۳ آیت پڑھیں ۔ پولُس کیا کہتا ہے، کیا چیز ہمارے خُداوند کے آنے تک بے عَیب اَور محفُوظ رکھا جائے؟

اِس حوالے سے، ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اپنی فطرت میں ہم تین حِصّوں کے ساتھ خلق کِئے گئے ہیں — رُوح، جان اَور بدن۔

رُوح — ہم ایک رُوح ہیں

اِنسان ایک رُوح ہے، اُس کے پاس ایک جان ہے، وہ ایک جسمانی بدن میں رہتی ہے۔ آپ کی رُوح والا حِصّہ خُدا کی شبیہ پر بنا ہے۔ اِنسان کا یہ حِصّہ ہے جو خُدا سے باخبر یا آگاہ ہوتا ہے۔

پیدائش ۲:۷ آیت پڑھیں۔

تخلیق کے وقت خُدا نے اِنسان میں زِندگی یا رُوح پھُونکا۔ اِنسان کو خلق کِیا گیا تھا کہ اُس کی وہی فطرت ہو جیسی خُدا کی ہے۔ اگر ہم نے یِسُوع مسیح کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبُول کِیا ہے، ہماری ویسی فطرت ہے جیسی خُدا کی ہے۔

پیدائش ۱:۲۷ آیت پڑھیں۔

خُدا کو ہمیں رُوحانی مخلُوق بنانا تھا۔خُدا نے ہمیں اپنی صُورت اَور شبیہ کی مانند بنایا۔پس،خُدا کی صُورت کیا ہے؟

یُوحنّا ۴:۲۴ آیت پڑھیں ۔ خُدا کیا فرماتا ہے کہ وہ ہے؟---

ہاں،وہ فرماتا ہے کہ وہ رُوح ہے۔وہ جو اُس کی پرستش کرتے ہیں وہ رُوح اَور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔اپنی رُوح کے ساتھ آپ:

۱۔ خُدا سے رابطہ کرتے ہیں
۲۔ خُدا کی آواز سُنتے ہیں
۳۔ خُدا سے رفاقت رکھتے اَور خُدا کی عِبادت (پرستش) کرتے ہیں
۴۔ رُوح کا پھل پیدا کرتے ہیں
۵۔ آپ گناہ کے مُجرم ہیں
۶۔ صحائف (کلامِ مُقدّس) کی سمجھ حاصل کی ہے

ضمیر آپ کی رُوح کی آواز ہے۔

جان — ہمارے پاس جان ہے(ذہن،مرضی اَور جذبات)
آپ جان سے سوچتے،دلیل دیتے،اَور جذبات کا تجربہ کرتے ہیں۔آپ کا یہ حِصّہ آپ کو خُود سے آگاہ رکھتا ہے۔

عِبرانیوں ۴:۱۲ آیت پڑھیں ۔ خُدا کا کلام کیا جانچتا ہے؟

خُدا کا کلام کِسی شخص کے اَرادوں اَور خیالوں کو جانچتا ہے۔اپنی رُوح کے ساتھ آپ:

۱۔ دلیل کا اِستعمال کرتے ہیں
۲۔ خیالات کا اِستعمال کرتے ہیں
۳۔ یاداشت رکھتے ہیں

۴۔ جذبات رکھتے ہیں

۵۔ مرضی رکھتے ہیں

دلیل اُور جذبات آپکی جان کی صدائیں ہیں۔

بدن ۔ ہم ایک بدن میں رہتے ہیں (جسمانی بدن)

یہ بدن ایک گھر ہے جس میں آپکی رُوح رہتی ہے۔آپ کی یہ بناوٹ عارضی ہے۔ یہ ہمیشہ تک نہیں رہے گی۔

۲ کُرنتھیوں ۴:۱۶ آیت پڑھیں

ہمارا جسمانی وجُود بتدریج زائل ہورہا ہے، پھر بھی ہمارا رُوحانی وجُود روز بروز نیا ہوتا جاتا ہے۔ ہمارا جسمانی بدن وقت پر محدُود ہے،لیکن ہماری رُوح ہمیشہ تک رہے گی۔اپنے بدن کے ساتھ آپ:

۱۔ اپنے جسمانی حواسِ خمسہ (دیکھنا،سونگھنا،چھونا،محسُوس کرنا،اُور چکھنا) کے ذریعے معلُومات حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ اپنے گرد کی جسمانی دُنیا سے رابطہ رکھتے ہیں۔

احساس بدن کی آواز ہے

جب آپ ایک مسیحی بنے تھے تو کیا ہُوا تھا؟

یِسُوع یہُودی مذہبی رہنماؤں سے بات کررہا تھا جب اُس نے بیان کیا کہ جب ہم مسیحی بنتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔

یُوحنّا ۳:۳۔۷ پڑھیں

یِسُوع نے جواب دِیا،"مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی نئے سِرے سے پَیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔" نِیکُدِیمُس نے اُس سے کہا،" کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہوکر پَیدا ہوسکتا ہے؟" یِسُوع نے جواب دیا:" کہ مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہُوں جب تک کوئی آدمی پانی اُور رُوح سے پَیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا۔" اِنسان اپنے بچوں کو زِندگی دیتے ہیں۔اب تک،صرف خُدا کا رُوح آپ کو خُدا کے بچے میں تبدیل کرسکتا ہے۔تعجب نہ کر جب مَیں کہتا ہوں کہ تُجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرُور ہے۔"

تُمھیں دوبارہ یا اُوپر سے پیدا ہونا ضرُور ہے۔ یہ کیسے مُمکن ہے؟ یِسُوع جسمانی پَیدائش کا حوالہ نہیں دے رہا تھا مگر رُوحانی پیدائش ۔ نِیکُدِیمُس جسمانی پیدائش کی

سمجھ کو بُنیا د بنا کر اپنے ذہن سے جواب دے رہا تھا۔لیکن یسُوع رُوحانی اِنسان کی بات کر رہا تھا۔وہ اِنسان کی رُوح کے بارے رُوحانی سچائی بیان رہا تھا۔

۲ کرنتھیوں ۵:۱۷ آیت پڑھیں ۔ یہ سمجھتے ہُوئے کہ ہم رُوحانی ہستیاں ہیں، اِنسان کا کونسا حِصّہ نئی مخلُوق بن جاتا ہے؟

جب ہم نئے سِرے سے پیدا ہوتے ہیں، ہمارا جِسمانی بدن تبدیل نہیں ہوتا۔اگر ہم گنجے تھے، اب بھی گنجے ہی ہیں۔ہماری جان دوبارہ خلق نہیں ہوتی۔ہماری کچھ ابھی بھی وہی سوچ ہے جو نئے سِرے سے پیدا ہونے سے پہلے تھی۔تو، کیا چیز دوبارہ خلق کی گئی ہے؟ ہماری رُوح۔

حزقی ایل ۳۶:۲۶ آیت پڑھیں۔

یہ حوالہ خُدا کے نجات کے منصوبے کا وعدہ ہے۔رُوح اَور دِل بائبل میں باری باری سے اِستعمال ہُوئے ہیں۔خُدا نے وعدہ کِیا کہ وہ ہمیں نیا دِل اَور نئی رُوح بخشے گا۔وہ نئی پیدائش کی بات کر رہا ہے۔جب کوئی شخص مسیحی بن جاتا ہے، وہ فطرت کی تبدیلی کا تجربہ کرتے ہیں۔گُناہ کی فطرت لے لی جاتی ہے اَور ہم خُدا کی فطرت کے ساتھ دوبارہ خلق ہوتے ہیں۔فطرت کی تبدیلی کے بغیر، اُس اِنسان میں پُرانی فطرت ہے (گناہ کی فطرت) جو اُن پر حُکمرانی کرتی ہے۔مسیحیت میں خُدا ہمیں اندر سے باہر تک تبدیل کرتا ہے۔

جب آپ مسیح بن جاتے ہیں، خُدا آپ کی رُوح میں رہنے کو آتا ہے۔مندرجہ ذیل حوالوں پر غور کریں:

اُکرنتھیوں ۳:۱۶ آیت ۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مَقدِس ہو اَور خُدا کا رُوح تُم میں بسا ہُوا ہے؟

اُکرنتھیوں ۶:۱۹ آیت۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا بدن رُوحُ القُدس کا مَقدِس ہے جو تُم میں بسا ہُوا ہے اَور تُم کو خُدا کی طرف سے مِلا ہے؟ اَور تُم اپنے نہیں۔کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔پس اپنے بدن سے خُدا کا جلال ظاہر کرو۔

اِیُوحنّا ۴:۱۵ آیت ۔ جو کوئی اِقرار کرتا ہے کہ یسُوع خُدا کا بیٹا ہے خُدا اُس میں رہتا ہے اَور وہ خُدا میں۔

جب خُدا آپ کی رُوح میں رہنے آتا ہے، آپ خُدا کی فطرت کو حاصل کرتے ہیں۔خُدا کی فطرت محبت ہے۔

رومیوں ۵:۵ ۔ اَور اُمید سے شرمندگی حاصِل نہیں ہوتی کیونکہ رُوح القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خُدا کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔

ہمیں کیا کرنے کی ضرُورت ہے؟

ایک مسیحی کی حیثیت سے، ہمیں یہ سمجھنا لازم ہے کہ ہماری دو فطرتیں ہیں جن پر غور کرنا ہے۔ ہماری ایک رُوحانی فطرت ہے جو ہماری رُوح ہے۔ رُوحانی فطرت دُوبارہ خلق کی گئی ہے۔ اب ہماری رُوح میں زِندگی اَور خُدا کی فطرت ہے۔ ہماری اِنسانی فطرت بھی جسے مدِنظر رکھنا ہے۔ ہماری انسانی فطرت جان اَور بدن سے بنی ہے۔ ہماری اِنسانی فطرت دوبارہ خلق نہیں ہوئی تھی جب ہم نئے سِرے سے پیدا ہُوئے تھے۔ ہماری رُوح میں پہلے سے جو ہو چُکا ہے، ہمیں اپنی جان (دماغ، مرضی، اَور جذبات) کو اُس کے ساتھ ہم آہنگی میں لا نا ضرُوری ہے۔

جب ہم نئے سِرے سے پَیدا ہوتے ہیں، ہم پر گُناہ کا اِختیار نہیں رہتا، ہم میں پھر بھی گناہ کرنے کی قابلِیت ہے، اگر ہم اپنے بدنوں اَور رُوحوں کو اپنی رُوح سے الگ ہوکر کام کرنے کی اجازت دیں گے۔ ہمارے ذہن (جان) ہمارے جِسمانی بدن سے مُتاثر ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنے اِرد گرد دُنیا میں جو کُچھ دیکھتے، سُنتے اَور چھوتے ہیں اِن کی بُنیاد پر ہم حالات کو اپنے خیالات کو مُتاثر کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہمیں جسموں کو اپنی رُوحوں کو مُتاثر نہیں کرنے دینا ہے۔

بطورِ مسیحی ہماری جان (ذہن) خُدا سے مُتاثر ہوسکتی ہے۔ کیسے؟ جب ہم مسیحی بنتے ہیں، رُوح القُدس ہم میں رہتا ہے۔

یُوحنّا ۱۶:۱۳ آیت پڑھیں ۔ رُوح القُدس کیا کرتا ہے جب وہ سُنتا ہے؟

---

۲ کُرنتھیوں ۲:۱۰-۱۲ آیت پڑھیں ۔ ہماری فطرت کے کِس حصّے کے ساتھ رُوح القُدس بات چیت کرتا ہے؟

خُدا رُوح القُدس کے ذریعے ہماری رُوح سے کلام (بات) کرتا ہے۔ پھر، آپکی رُوح کا آپکی سمجھ پر براہِ راست اثر ورسوخ ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے، متعدد بار، ہم نے اپنی رُوح کو فروغ نہیں دیا ہوتا یا تربیت نہیں کی ہوتی، کہ وہ خُدا کی آواز سُننے کے لِئے حساس ہو۔ مسیحی ہوتے ہُوئے ہمیں اپنی رُوح کو اجازت دینی چاہیئے کہ وہ کنٹرول کرے کہ ہم کیسے رہتے، بولتے، سوچتے اَور عمل کرتے ہیں۔

مسیحیت باطن سے باہر زِندگی بسر کرنا ہے۔ جِس طرح ہم بائبل پڑھتے، رُوح میں دُعا کرتے (یا غیر زُبانوں)، خُدا کے کلام پر دھیان کرتے، اَور اپنی زِندگی میں خُدا کے کلام پر عمل کرتے ہیں، ہماری رُوحیں مستحکم ہوتی ہیں، ہماری سوچیں نئی ہو جاتی ہیں۔ ہماری سوچ بدل جاتی ہے۔ ہم آنے والے اِسباق میں کچھ موضوعات پر زیادہ وقت صرف کریں گے جیسے کہ اپنی سوچ کے طریقے کو تبدیل کرنا، زُبانوں میں دُعا کرنا، اَور رُوح القُدس کی رہنمائی۔ پھر بھی خُدا چاہتا ہے ہم اپنی نئی سوچوں کے ذریعے اپنی روحوں کو اجازت دیں ک ہمارے طرزِ زِندگی کو تبدیل کریں۔ اگر ہم اپنی رُوحوں کو مستحکم کرنے اَور سوچوں کو نیا کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں، ہماری اِنسانی فطرت اَور پُرانی سوچ ہمیں اپنے قابُو میں کرلے گی۔

رومیوں ۵:۵ آیت پڑھیں

یہ حوالہ بیان کرتا ہے کہ ہم نے خُدا کی محبت کو اپنے دِلوں میں (رُوح) حاصل کِیا ہے۔ایک مسیحی کی حیثیت سے ہم مسائل کو یا لوگوں کو اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہمیں غُصّہ دِلانے کا سبب بنیں۔ہم اپنے جذبات کو اَور اُن کے اعمال کو اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہمیں اِس حد تک مُتاثر کریں کہ ہم غلط باتیں کریں یا کہیں۔ہم معاف نہ کرنے کے عمل کو تھامے رہ سکتے ہیں۔مگر ہمارے دِل (رُوح) میں خُدا کی محبت ہے۔اگر ہم اپنے دِل کی سُنیں، ہم خُدا کی محبت سے کنٹرول کِئے جائیں گے۔ہم وہ بات یا کام نہیں کریں گے جو غلط ہے۔

اگر ہم اپنے دِل کی نہیں سُنیں گے، ہم اپنے غیر تجدید شدہ ذہن کی سُنیں یا اپنی جسمانی حِسوں کی سُنیں جو وہ ہمیں بتاتی ہیں۔پھر ہم ٹھیک کام نہیں کریں گے۔ہمیں اپنے دِل کو اجازت دینی چاہیئے کہ ہمیں کنٹرول کرے۔ہمیں خُدا کی زندگی کو اجازت دینی چاہیئے کہ ہمیں کنٹرول کرے۔

افسیوں ۴:۲۲-۲۹ آیت پڑھیں

۲۲-۲۴ آیت میں، پولُس مسیحیوں کو لکھ رہا ہے۔ہمیں کپڑے بدلنا چاہیئے، کچھ اُتارنا چاہیئے۔ہمیں پُرانی اِنسانیت کو اُتارنا اَور نئی انسانیت کو پہننا ہے۔اصل موضوع تو آپ ہیں۔آپ پُرانی زندگی کو خُود کو کنٹرول نہ کرنے دیں۔آپ اپنی نئی زندگی کو خود کو کنٹرول کرنے کی اجازت دیں۔خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی رُوحانی فطرت کو ہماری اِنسانی فطرت کو کنٹرول کرنے دیں۔

رومیوں ۸:۹ آیت ۔ مگر آپ اُس طرح نہیں جیتے جیسے آپ کی انسانی فطرت آپ کو بتاتی ہے؛ اُس کی بجائے آپ اُس طرح جیتے ہیں جیسے رُوح آپ کو بتاتا ہے—بشرطیکہ خُدا کا رُوح تُم میں بسا ہُوا ہے۔جِس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں۔

۲۵-۲۹ آیت میں، پولُس اِفِسُس کے ایمانداروں سے کہتا ہے کہ وہ نہ جُھوٹ بولیں اَور نہ غُصّہ کریں۔پھر، اصل موضوع آپ ہیں۔آپ جُھوٹ نہ بولیں، اَور آپ نہ ہی تکلیف دہ الفاظ کا اِستعمال کریں۔اِس کا مطلب ہے کہ مسیحی کے لِئے یہ کرنا ممکن ہے۔اگر ہمارے دِلوں میں خُدا کی محبت ہے، ہم (مسیحی) ایسا کیوں کریں؟ پولُس اِفِسُس کے مسیحیوں کو اِس بارے کیوں لِکھ رہا ہے؟ کیونکہ اُنہوں نے اپنی سوچ کی تجدید نہیں کی۔اُنہوں نے خُدا کے کلام کے ذریعہ اپنی رُوحوں کو مضبُوط نہیں بنایا۔لہٰذا، اُنکی فطری خواہشات (اِنسانی فطرت) اُنھیں کنٹرول کر رہی ہیں۔خُدا چاہتا ہے ہماری رُوحانی فطرت ہمیں کنٹرول کرے۔

ہم یہ کیسے کریں؟

۱۔ ہم سوچ کے انداز کو بدلیں—اپنی رُوح کی خُدا کے کلام پر پرورش کریں۔اپنے ذہن کو خُدا کے کلام سے نیا کریں۔اپنے خیالات کو خُدا کے خیالات سے تبدیل کریں۔ہم اِس کے بارے مزید ''اپنی سوچ کے انداز کو بدلیں'' کے سبق میں سیکھیں گے۔

۲۔ جو آپ جانتے ہیں اُس پر عمل کریں — ہمیں اپنی رُوح کیلِئے خُدا کے کلام سے محض خوراک ہی حاصل نہیں کرنی، ہمیں خُدا کے کلام پر عمل بھی

کرنے کی ضرُورت ہے۔اِس کے متعلق ہم مزید ''اپنے آپ کو الگ کرنے'' کے سبق میں سیکھیں گے۔

۳۔ رُوح میں دُعا کریں— اِس پر ہم مزید گفتگو ''رُوح القدس کے بپتسمہ'' کے سبق میں کریں گے۔غیر زُبانوں میں دُعا کرنے کا ایک فائدہ اپنی رُوح کو مضبُوط بنانا یا تعمیر کرنا اَور رُوح القدس کے لِئے مزید حساس بنانا ہے۔

یِسُوع کے پیروکار ہوتے ہُوئے، ہمیں اپنے دِل کی آواز کو سُننے یا اپنے دِل آواز کو سمجھنے کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔

رُوح کے پھل کو فروغ دینا

رُوح کا پھل کیا ہے؟ درخت پر کونسا پھل ہے؟ پھل درخت کی فطرت کی ضمنی پیداوار ہے۔ہم کینو کے درخت سے توقع نہیں کریں گے کہ وہ سیب پیدا کرے۔ہم توقع کریں گے کہ کینو کا درخت کینو ہی پیدا کرے۔پھل سے آپ جانتے ہیں کہ یہ کِس قِسم کا درخت ہے۔پھل کی زِندگی درخت میں ہے۔پھل اُس زِندگی کی ضمنی پیداوار ہے جو درخت میں ہے۔

بطورِ مسیحی، رُوح کا پھل خُدا کی زِندگی اَور فطرت کی پیداوار ہے جو ہم میں ہے۔ہماری رُوحوں میں کِس کی زِندگی ہے؟ خُدا کی زِندگی۔ہم اپنی زِندگیوں میں رُوح کا پھل پیدا کرتے ہیں کیونکہ خُدا کی زِندگی ہماری رُوحوں میں ہے۔لِہٰذا، یہ پھل کِس طرح کا نظر آتا ہے؟

گلتیوں ۵:۲۲۔۲۵ آیت پڑھیں

ہمارے نئی رُوحانی اَور دوبارہ سے خلق کردہ فطرت مُحبت۔خُوشی۔اِطمینان۔تحمّل۔مہربانی۔نیکی۔اِیمانداری۔حلم اَور پرہیزگاری پیدا کرتی ہے۔ایسے کاموں کی کوئی شریعت مُخالِف نہیں ہے۔یہ حوالہ بیان کرتا ہے کہ وہ جو مسیح یِسُوع کے ہیں، اُنہوں نے اپنی خراب فطرت کو اُس کی خواہشوں اَور رَغبتوں سمیت موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔اگر ہم اپنی رُوحانی فطرت کے ذریعے جیتے ہیں، پھر، ہماری زِندگیوں کو اپنی رُوحانی فطرت کی تصدیق کرنے کی ضرُورت ہے۔

یُوحنا ۱۵:۵ آیت ''مَیں اَنگور کا درخت ہُوں، تُم ڈالیاں ہو۔جو مُجھ میں قائم رہتا ہے اَور مَیں اُس میں وُہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مُجھ سے جُدا ہو کر تُم کُچھ نہیں کر سکتے۔''

یُوحنّا ۱۴:۱۶۔۱۷ آیت ''اَور مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تُمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تُمہارے ساتھ رہے۔یعنی رُوحِ حق جِسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اَور نہ جانتی ہے۔تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اَور تُمہارے اندر ہوگا۔''

اُس رُوحانی فطرت کا پھل ثبُوت ہوگا کہ ہم کیسے کلام کرتے اَور عمل کرتے ہیں۔آپ درخت کے اندر دیکھ نہیں سکتے، مگر آپ ہمیشہ اُس کا پھل دیکھ سکتے ہیں۔اگر ہم دوبارہ سے خلق کردہ فطرت کے ماتحت زِندگی بسر کرتے ہیں، یہ ہمارے اِردگِرد والوں کے لِئے ثبُوت ہوگا—اُسی طرح جیسے ہم کینو کے درخت پر کینو ہی دیکھ سکتے ہیں۔

پھل یا خصوصیات جو لوگوں کو ہماری زِندگیوں میں دیکھنے اَور تجربہ کرنے کے لائق ہونا چاہیئے وہ ہیں محبت، خُوشی، اِطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، اِیمانداری، حِلم اَور پرہیزگاری۔ یہ وہ خُوبیاں ہیں جنہیں ہماری زِندگیوں کو کنٹرول کرنا ہے۔ جب دُوسرے لوگ اِس قِسم کا پھل یا طرزِ زِندگی دیکھتے ہیں، وہ جانیں گے کہ ہم فرق ہیں۔

یہ شاید ایک بہت ہی مشکل کام لگے، مگر ہم اکیلے نہیں ہیں۔ یُوحنّا ۱۴ باب میں ہمیں یقین دِلایا گیا ہے کہ رُوح القُدس ہمارا
مددگار ہے۔ اگر ہم اُسکی سُنیں وہ ہمیں ہلکا سا جھٹکا دے گا اَور ہماری رہنمائی کریگا۔ وہ اِن اعمال کے بارے ہماری رُوح سے کلام کرتا ہے۔ ہمیں صرف اُس کی سُننے اَور پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔

خُدا آپ کو کیسے دیکھتا ہے

لائن ہال کے اِرد گرد سانپ کی طرح گھوم گئی جیسے مَیں بچّوں کے چرچ سے اپنے بچّوں کو لینے کا صبر سے اِنتظار کر رہی تھی۔ یہ ماؤں (مدرز ڈے) کا دِن تھا اَور ہم نے دوپہر کے کھانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ بیشک میں کھانا پکانے سے لُطف اندوز ہوتی ہوں اَور اپنے خاندان کے لِئے گھر کے کھانے پکانا پسند کرتی ہوں، آج امّی کے لِئے پکانے کا کوئی کام نہیں ہوگا۔ جیسے ہی مَیں اُس دروازے پر پہنچی جہاں سے بچّوں کو لینا تھا مَیں نے اپنے سامنے دیکھا کہ بچّے اپنی ماؤں کو سجے ہُوئے گرم برتنوں کو پکڑنے والے پیڈ زدے رہے تھے۔ کِتنا پیارا ہے! بچّوں نے ماؤں کے دِن کے لِئے دستکاری بنائی۔ آج مَیں اپنے پاٹ ہولڈرز کی کولیکشن میں اضافہ کروں گی۔ جیسے میرے ہر بچّے نے خوبصورت سجایا ہُوا پاٹ ہولڈر مُجھے تھمایا، میرے آنکھیں نم ہوگئیں جیسے ہی مَیں پڑھا ''ماں مَیں آپ سے پیار کرتا ہوں'' یا، ''بہترین ماں'' پاٹ ہولڈرز دِلوں اَور ہاتھ کے چھاپوں سے سجے ہُوئے تھے۔ پھر مَیں اپنے بیٹے کے پاٹ ہولڈر کے پاس آئی، جو چھوٹی براؤن ڈِسکس سے ڈھکا ہُوا تھا جِس میں ہر ایک سے بھاپ کی لکیریں نکل رہی تھیں۔ بڑے واضح الفاظ میں اُس نے لِکھا، ''مَیں اپنی ماں کی چکن پیٹیز پسند کرتا ہو۔'' ٹھہرو، کیا؟ اُن تمام چیزوں میں سے جو میرا بیٹا پاٹ ہولڈر پر کہہ سکتا تھا، اُس نے اِنتخاب کِیا کہ وہ اِسے کِتنا پسند کرتا تھا، جب میں ایک بکس میں سے منجمد چکن پیٹیز بنائے؟ اُس نے مُجھے بہترین منجمد چکن پیٹیز گرم کرنے والے کے طور پر دیکھا....او۔ وہ میرے گھر کے بنے پین کیکس، گھر کی بنی مزیدار مرچیں نہیں چُن سکتا تھا؟ چکن پیٹیز؟ ہر بار جب مَیں اپنے چکن پیٹیز والے پاٹ ہولڈر کو استعمال کرتی ہوں تو مُسکراتی ہوں۔ لیکن یہ مُجھے یاد بھی دِلاتا ہے کہ شاید لوگ ہمارے متعلق یا ہمارے حالات کے بارے کوئی بات کہیں؛ شاید ہم اپنے یا اپنے حالات کے بارے کُچھ اَور کہیں، لیکن جو بات اصل میں معنی رکھتی ہے وہ ہے کہ خُدا ہمارے یا ہمارے حالات کے متعلق کیا کہتا ہے۔

یہ اُس پر یقین کرنا اَور عمل کرنا ہے جو خُدا ہمارے یا ہمارے حالات کے بارے کہتا ہے کہ ہم کون ہیں اَور یہ کیسے ہمارے حالات کو متاثر کرتا ہے۔ کیا ہم اُس کا یقین کرتے ہیں یا صرف اُس پر یقین رکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنی شناخت اَور توقعات اُس پر قائم کرتے ہیں جو لوگ ہمارے بارے کہتے ہیں یا اُس پر جو ہم اپنے بارے کہتے ہیں؟ یا کیا ہم اپنی شناخت یا توقعات اُس پر قائم کرتے ہیں جو بائبل مُقدس بیان کرتی ہے؟ اِس سچائی کو عملی طور پر اپنی زِندگیوں میں لاگو کرنا ہے:

- **یہ کہنا کہ خُدا ہمارے متعلق کیا فرماتا ہے:** مسیح کے ساتھ اپنی شناخت کرنا اَور ہر کام جو اُس نے اپنے مرنے، دفن ہونے اَور جی اُٹھنے سے مُکمل کیا۔
- **توقع کرنا کہ خُدا ہمارے حالات کے متعلق کیا فرماتا ہے:** یقین کرنے یا ایمان رکھنے کا مطلب ہے کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو ہمارے پاس اَور ہم کر سکتے ہیں جو خُدا فرماتا ہے ہمارے پاس ہو سکتا یا ہم کر سکتے ہیں۔

جِس طرح مَیں اچھی (یہاں تک شاید میرے بیٹے کے مطابق میں بہترین ہوں) چکن پیٹی گرم کرنے والے سے بڑھ کر ہوں، جو وہ سوچتا ہے، میری وضاحت نہیں کرتا۔ ہماری زِندگیوں کے لِئے خُدا کے پاس ہمارے لِئے بہتر اَور بڑا منصوبہ ہے۔ اگر یہ سچ ہے، پھر خُدا ہماری کیسے تعریف کرتا ہے۔

نئی تخلیق کی سچائیاں

جب آپ مسیحی بن جاتے ہیں، خُدا آپ کی رُوح میں رہنے کے لِئے آتا ہے۔

۱کُرنتھیوں ۳:۱۶آیت پڑھیں

جب خُدا آپکی رُوح میں رہنے کے آتا ہے، آپ خُدا کی فطرت حاصل کرتے ہیں۔خُدا کی فطرت کو بیان کرنے کیلئے ایک ہی لفظ ہے اَور وہ ہے محبت۔ہم میں خُدا کی محبت (فطرت) ہے اَور ہم اُس کی محبت (اُسکے بیٹے اَور بیٹیاں) ہیں۔

رومیوں ۵:۵ آیت پڑھیں۔

اُسکی محبت صرف ہماری طرف نہیں، مگر وہ ہمارے اندر ہے۔اُسکی محبت ہمارے دِلوں (ہماری رُوح) میں بستی ہے۔وہ ہمیں اپنے پیاروں کی طرح دیکھتا ہے۔وہ آپ کو تمام صلاحیت کے ساتھ دیکھتا ہے، جو اُس نے آپ کے لِئے بنائی ہے۔وہ آپکی حدبندیوں کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ آپ کو اِس طرح دیکھتا ہے جیسے آپ اُسکی قابلیت کے ساتھ بنائے گئے تھے جو پُورے طور پر آپ میں اَور آپکی ذریعے کام کرتی ہے۔

خُدا آپکو راستباز کے طور پر بھی دیکھتا ہے۔صلیب کا مقصد راستبازی ہے۔راستبازی باپ کے سامنے **بغیر احساسِ (یا آگاہی)** جُرم، ملامت یا کمتری کے کھڑے ہونے کی صلاحیت ہے — گویا کہ جیسے گناہ کبھی موجود ہی نہ تھا۔یہ خُدا کے ساتھ ایک اچھا مقام ہے۔

۲کُرنتھیوں ۵:۲۱ آیت پڑھیں

آپ مسیح میں شرعی طور پر خُدا کی راستبازی بنائے گئے ہیں۔آپ اُس حیثیت کے لحاظ سے راستباز ہیں اُس لمحہ سے جب آپ نے یِسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبول کِیا۔وہ آپ کو آپ کے مسیح کے ساتھ اِتحاد کے مُطابق دیکھتا ہے۔وہ آپ کو اُسی لمحے سے راستباز کے طور پر **دیکھتا** جب آپ یِسُوع کو اپنی زِندگی میں قبُول کرتے ہیں۔**آپ مسیح** یِسُوع میں خُدا کی راستبازی ہیں۔یِسُوع صلِیب پر آپ کے لِئے نہیں گیا بلکہ **آپ جیسا ہیں**۔

مُجھے یاد ہے جب میری بات ایک مِشنری سے ہُوئی جو حال ہی میں ہونڈوراس سے امریکہ اپنی پوتی کو دیکھنے آئے تھی۔اُس نے اپنے ایک سُپر مارکیٹ کے ٹرِپ کے بارے بتایا۔مُجھے ہونڈراس کے سُپر مارکیٹوں کی حالت وضاحت سے شروع کرنے دیں۔وہاں اِشیاء غیر متوقع ہوتی ہیں، بہت سے ٹوٹی پھُوٹی، سبزیاں گلی سڑی، پھل داغدار ہوتے ہیں اَور اُن میں سے آپ کو چُننا پڑتا ہے۔آپ اُن کو اُنھیں اُلٹ پلٹ کر صاف سُتھری سبزیاں اَور موزوں پھل ڈھونڈنے پڑتے ہیں کہ خرید سکیں۔وہ مُجھے ایک سُپر مارکیٹ جانے کے بارے بتا رہی تھی۔جب وہ اشیاء والے حصّے میں گئی، اُس نے ایک ہری (سبز) مِرچ اُٹھائی اَور سوچا کہ وہ کِتنی خُوش

قِسمت ہے کہ پہلی کوشش میں بالکل صحیح مرچ مل گئی۔پھر اُس نے دُوسری، تیسری.......وہ سب بالکل مُکمل دکھائی دیتی تھیں۔اُن میں سے کِسی پر کوئی کٹ تھا، نہ کوئی نرم ہو رہی تھی، اَور نہ ہی کِسی پر کوئی دراڑ آنا شروع ہوئی تھی......اُس نے کہا کہ وہ بہت حیران تھی کہ وہ چند لمحوں کے لِئے وہاں کھڑی رہی۔

اِس نے مجھے یاد دِلایا کہ خُدا ہمیں کیسے دیکھتا ہے ۔ جب ہم یسُوع کو اپنی زِندگی میں آنے کا کہتے ہیں۔یسُوع کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبُول کرنے سے پہلے ہم تمام زخموں، رگڑوں، اَور دراڑوں کے ساتھ ہونڈوراس کی ہری (سبز) مرچوں کی طرح ہیں۔لیکن جب ہم یسُوع کو اَور اُس سب کو جو اُس نے ہمارے خاطر کیا اپنی زِندگی میں قبُول کرتے ہیں، خُدا ہمیں اُن کامل ہری مرچوں کی طرح دیکھتا ہے، بغیر کِسی داغ، دھبے اَور دراڑ کے۔وہ ہمیں بغیر کِسی داغ یا دھبے کے کامل دیکھتا ہے۔ہم اپنے طور پر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔اِس کے مُستحق ہونے کیلئے ایسا کچھ نہیں جو ہم کر سکیں لیکن خُدا نے اپنے بیٹے کو ہماری خاطر مرنے کے لِئے بھیجنے کے وسیلہ یہ مُفت مہیا کر دیا۔بائبل بیان کرتی ہے، سب نے گناہ کِیا اَور خُدا کے جلال سے محروم ہیں (رومیوں ۳:۲۳ آیت) بلکہ اُس نے اپنے بیٹے کو گُناہ ہونے کے لِئے بھیجا جو گناہ سے واقف نہ تھا کہ جو مسیح نے ہماری خاطر کِیا اُسکے ذریعے خُدا کے ساتھ ہماری حیثیت راست ہوگئی (۲ کرنتھیوں ۵:۲۱ آیت)۔وہ فرماتا ہے "مَیں ہی وہ ہُوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہوں کو مِٹا تا ہُوں اَور مَیں تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھّوں گا" (یسعیاہ ۴۳:۲۵ آیت)۔اَور ہمیں صرف یہ کرنا ہے کہ یقین کریں اَور اُس سے مانگیں....." کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا....(رومیوں ۱۰:۱۳ آیت)۔"

آپ کو معاف کر دیا گیا ہے۔خُدا نے آپ کو کیسے معاف کِیا؟ مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں:

میکاہ ۷:۱۹ آیت ۔ وہ پھر ہم پر رحم فرمائے گا۔وہی ہماری بدکرداری کو پایمال کرے گا اَور اُن کے سب گُناہ سمُندر کی تہ میں ڈال دیگا۔

زبُور ۱۰۳:۱۲ آیت ۔ جیسے پُورب سے پچھّم دُور ہے وَیسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں۔

عبرانیوں ۱۰:۱۷ آیت ۔ پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اُن کے گُناہوں اَور بے دِینیوں کو پھر کبھی یاد نہ کرُوں گا۔

خُدا ہمارے گُناہوں کو مُکمل طور پر مِٹا تا یا صاف کر دیتا ہے۔پھر اُن کی یاد نہیں ہوتی۔
اگر ہم مضبُوط رُوحانی زِندگی، طاقتور دُعائیہ زِندگی، اَور مسیح کے لِئے نڈر گواہی چاہتے ہیں، ہمیں خُدا کی دی ہُوئی معافی کو قبُول کرنا سیکھنا چاہیئے اَور اپنے آپ کو معاف کرنا چاہیئے۔ہم اپنی حیثیت (مسیح میں) کے طور پر راستباز ہیں، لیکن ہمیں اِس راستبازی کا احساس اَور آگاہی کی بھی ضرورت ہے۔

ذہنیت کی راستبازی

ایک مسیحی کی حیثیت سے ہمیں ذہنیت کی راستبازی کو فروغ دینا اَور برقرار رکھنا چاہیئے۔آپ خُدا کی راستبازی کے معیار کو بہتر نہیں کر سکتے۔آپ نے اِسے اِنعام کے طور پر حاصل کِیا ہے۔آپ نے اِسے کمایا نہیں۔آپ نے اس کے لِئے کام نہیں کِیا۔آپ اِس کی ادائیگی نہیں کر سکتے۔خُدا نے یسُوع کے ذریعے قیمت ادا کی ہے۔

آپ صرف یقین کر سکتے ہیں۔جب آپ یسُوع کو اپنے دِل میں قبُول کرتے ہیں، آپ فوراً راستباز بنا دیئے جاتے ہیں۔جیسے آپ آج ہیں، آپ کل، اگلے ہفتے، اگلے مہینے، یا اگلے سال بھی ایسے ہی راستباز ہونگے۔آپ خُدا کے معیار کو بہتر نہیں کر سکتے۔جو خُدا نے آپ کیلئے کِیا ہے اُسکے لِئے صرف آپکی سمجھ بڑھ سکتی ہے۔

رومیوں ۵:۱۷ آیت پڑھیں

خُدا کیوں چاہتا ہے کہ ہم راستبازی کو سمجھیں؟ کیونکہ ہم اپنی مکمل صلاحیت میں اِس میں قدم نہیں رکھ سکتے جب تک ہمیں اپنی راستبازی کا احساس یا آگاہی نہ ہو۔ مَیں چاہتا ہوں آپ غور کریں کہ زِندگی میں حُکمرانی کرنا (زِندگی میں حکومت کرنا) ہماری راستبازی کی سمجھ سے جُڑا ہُوا ہے۔ایک سب سے بڑی بات جو ایک مسیحی جان سکتا ہے وہ ایک حقیقت ہے کہ وہ مسیح کے وسیلے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

راستبازی کا مُتضاد ہے جُرم، اَور سزا کا حُکم۔راستبازی کی تعریف یوُں کی گئی ہے کہ راستبازی خُدا کے حضُور احساسِ جُرم یا ملامت کے بغیر کھڑے ہونے کی قابلیت ہے۔اِس کا متضاد احساسِ جُرم یا ملامت کی وجہ سے خُدا کے حضُور کھڑے ہونے کے قابل ہونا نہیں ہے۔بعض اوقات ہم خُدا سے معافی مانگ لینے کے بعد بھی بُری باتوں کو یاد کرتے ہیں جو ہم نے کی ہوتی ہیں۔ اِس کے نتیجے میں، ہم شرمندگی، جُرم اَور ملامت کے ساتھ جِد وجہد کرتے ہیں۔

شیطان ہمارے احساسِ جُرم کا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔وہ اُن کاموں کی تصویریں یا خیالات ہمارے دماغ میں لاتا ہے جو ہم نے ماضی میں کِئے ہوتے ہیں۔مگر یہ محض تصویریں یا خیالات ہیں، یہ حقیقت نہیں ہیں۔خُدا سے اپنے گُناہوں کی معافی مانگ لینے کے بعد ہمیں خُود کو معاف کر دینا چاہیئے۔

احساس جُرم اَور ملامت آپ کو رُوحانی طور بڑھنے اَور رُوحانی میراث کا تجربہ کرنے سے روک دیں گے۔یہ خُدا کے ساتھ آپ کی رفاقت میں رُکاوٹ ڈالیں گے۔ایک مُجرم شخص خُدا کے قریب نہیں ہوسکتا۔یہ آپ کی دُعائیہ زِندگی میں رُکاوٹ ڈالیں گے۔آپ کے اِیمان، اِعتماد اَور دِلیری میں رُکاوٹ ڈالیں گے۔یہ دُوسروں کے ساتھ آپ کے رشتے میں رُکاوٹ ڈالیں گے۔آپ خُود سے محبت نہیں کر سکتے اَور نہ دُوسروں سے محبت کر سکتے ہیں جیسے یِسُوع کرتا ہے (بطورِ ایک سچے شاگرد کے)۔ آپ خُود کو کیسے دیکھتے ہیں کہ آپ دُوسروں کے ساتھ اپنے تعلق کو کیسے متاثر کریں گے۔

چونکہ راستبازی جُرم اَور ملامت کا مُتضاد ہے، ہمارا راستبازی کا احساس، جُرم اَور ملامت کے احساس کو نیست کر دیتا ہے جو ہمارے غیر تجدید شدہ ذہن شاید تھامنے رکھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔یہ راستبازی کی سمجھ مسیحی زندگی پر جو ہم بسر کرتے ہیں زبردست اثر کرے گی۔ایک مُکمل بھرپُور زِندگی میں اَور خُوشی، شادمانی اَور اِطمینان سے خالی زِندگی کے درمیان یہ اہم فرق ہے۔آخر کار جب ہم سمجھ جاتے ہیں کہ ہم راستباز ہیں، جُرم اَور ملامت ہماری زِندگیوں کو اب کنٹرول نہیں کریں گے۔

مَیں ایک راستباز ذہنیت کیسے حاصل کروں؟

ہم ایک راستباز ضمیر کو کیسے فروغ دیں کہ ہم جُرم اَور ملامت سے آزاد رہ سکیں؟ آپ کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ راستبازی ایک نعمت ہے۔جب آپ خُدا کے بچّے بن گئے تو آپ راستباز ٹھہرائے گئے۔مندرجہ ذیل حوالاجات کو پھر سے پڑھیں:

رومیوں ۵:۱۷-۱۸ آیت ۔ کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے مَوت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اَور راستبازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی میں ضرُور ہی بادشاہی کریں گے۔غرض جَیسا ایک گُناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہُوا جِس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حُکم تھا وَیسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وَسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے

راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں۔

۲ کُرنتھیوں ۵:۲۱ آیت ۔ جو گُناہ سے واقِف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں۔

جِس لمحے آپ مسیحی بنے، خُدا نے آپ کو راستباز ٹھہرا دیا، اَور آپکو اپنے خاندان میں قبُول کر لیا۔ وہ آپ کو اَیسے ہی دیکھتا ہے کہ جیسے آپ نے کبھی گُناہ نہیں کِیا۔ اُس نے آپکو خُدا کا فرزند کہلانے کے لائق بنایا۔

آپ مُعاف کر دیئے گیے ۔مُعافی مسیحیوں کے لِئے ہے۔ آپ کو خُود کو مُعاف کر دینا چاہیئے ۔اگر خُدا آپ کو مُعاف کر سکتا ہے، تو آپ کو مُعافی کو قبُول کرنا چاہیئے، اَور اپنے آپ کو مُعاف شدہ کے طور پر دیکھیں۔

رومیوں ۱۴:۱۷ آیت پڑھیں۔

راستباز ذہنیت ہمیں خُوشی اَور اِطمینان والی زِندگی میں لے آتی ہے۔ جب آپ راستباز ذہنیت کو برقرار رکھتے ہیں، آپ کی دُعائیہ زِندگی مزید طاقتور بن جاتی ہے۔ خُدا کے ساتھ اَور دُوسروں کے ساتھ آپکا رشتہ بہتر ہوتا ہے۔ آپ رُوحانی طور پر بڑھنا شروع کر دیں گے۔ آپ کو معلُوم ہو جائے گا کہ زِندگی میں حُکومت کرنے کا کیا مطلب ہے۔

دیکھیں بائبل کیا بیان کرتی ہے

راستباز ذہنیت حاصل کرنے میں ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہماری بائبل ہے۔ خُدا کی باتیں ہمارے لِئے دستیاب ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ اِس کا فائدہ حاصل کرنے کے لِئے بائبل کیا فرماتی ہے۔

ایک دِن مَیں اپنی ماں سے فون پر بات کر رہی تھی۔ وہ اچانک بہت مشتعل ہو گئیں اَور مَیں اُن کو چیزیں اِدھر اُدھر کرتے ہُوئے سُن سکتی تھی۔ اُس کی سانس پھولنا شروع ہو گئی جیسے ہی میں نے اُنھیں دیوانہ وار کِسی چیز کو ڈھونڈتے سُنا۔ مَیں اُسے یہ کہتے سُنا، ''یہ کہاں ہے؟'' اَور ''مُجھے مِل نہیں رہی۔'' آخر کار مَیں کہا، ''امّی، امّی، آپ کیا ڈھونڈ رہی ہیں؟'' اُس نے کہا، ''مُجھے ایک مُلاقات کے لِئے جانا ہے، اَور مُجھے میرا فون نہیں مِل رہا۔'' مَیں نے کہا، ''امّی آپ اپنے فون پر مُجھ سے بات کر رہی ہیں۔'' ہم دونوں ہنسنے لگیں، لیکن صرف اِس لئے کہ آپ کے پاس کوئی موجود ہے اِس مطلب یہ نہیں کہ آپ اُس سے آگاہ ہیں۔

راستبازی ہماری ہے۔ یہ ہے کہ ہم کون ہیں۔ البتہ، ہم اُس سچائی پر عمل نہیں کر سکتے، جِس سے ہم آگاہ نہیں ہیں۔ جیسے ہی ہم بائبل پڑھتے اَور اُن آیات پر دھیان کرتے ہیں جو راستبازی کے متعلق بیان کرتی ہیں، مندرجہ ذیل واقع ہوگا:

۱۔ آپکی سمجھ بڑھے گی

۲۔ آپکا اِیمان بڑھے گا

۳۔ آپکی سوچ بدلے گی
۴۔ آپکی زِندگی تبدیل ہوگی

ہمیں خُدا کے کلام کو پڑھنے، اور جو یہ ہمارے متعلق بیان کرتا ہے اُس پر غور خوض کرنے کے لِئے وقت گزارنا چاہیئے۔ہمیں اُس سے قائل ہونے کی ضرُورت ہے جو یہ ہمارے بارے جو بیان کرتا ہے۔ہمیں خُود کو دیکھنا ہے جیسے وہ ہمیں دیکھتا ہے۔ایسا کرنے کا ایک ہی واحد طریقہ ہے، ہمیں اپنے متعلق اپنی سوچ کے اَنداز کو بدلیں اَور اپنی سوچ کو خُدا کی سوچ کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔اپنی سوچ کے انداز کو بدلنے کی اہمیت پر کِسی آنے والے سبق میں مزید تفصیل سے بات کی جائے گی۔اب کے لِئے، ہم بات کریں گے کہ اپنی سوچ کے انداز کو بدلنا، خُدا کے کلام کو اپنے اَندر داخل کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ذیل میں بائبل کی آیات کی مثالیں ہیں جو آپ کو روزانہ کہنی (بولنی) چاہیئں۔اِنھیں اپنی زندگی میں روزانہ بولیں۔اِنھیں باآوازِ بُلند کہیں کہ آپ اُنھیں سُن سکیں۔مَیں حوصلہ افزائی کروں گا کہ اِنھیں بائبل کے سامنے لِکھیں (مزید حوالوں کے لِئے ضمیمہ نمبر ۵ سے رجُوع کریں)۔

۲ تیمُتھیس ۱:۷ آیت ۔ کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قُدرت اَور محبت اَور تربیت کی رُوح دی ہے۔

زبُور ۲۷:۱ آیت ۔ خُداوند میری رَوشنی اَور میری نجات ہے؛ مُجھے کِس کی دہشت؟ خُداوند میری زِندگی کا پُشتہ ہے؛ مُجھے کِس کی ہَیبت؟

فِلپیوں ۴:۱۹ آیت ۔ میرا خُدا اپنی دَولت کے مُوافِق جلال سے مسیح یِسُوع میں تُمہاری ہر ایک اِحتیاج رَفع کریگا۔

۱ یُوحنا ۴:۴ آیت ۔ اَے بچّو! تُم خُدا سے ہو اَور اُن پر غالِب آ گئے ہو کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔

رومیوں ۸:۳۱ آیت ۔ پس ہم اِن باتوں کی بابت کیا کہیں؟ اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مُخالِف ہے؟

رومیوں ۸:۳۵ آیت ۔ کَون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کریگا؟ مُصیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟

رومیوں ۸:۳۷ آیت ۔ جِس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

زبُور ۳۴:۱۹ آیت ۔ صادِق کی مُصیبتیں بُہت ہیں۔لیکن خُداوند اُس کو اُن سب سے رہائی بخشتا ہے۔

زبُور ۳۴:۱۷ آیت ۔ صادِق چِلّائے اَور خُداوند نے سُنا اَور اُن کو اُن کے سب دُکھوں سے چُھڑایا۔

زبُور ۱۰۳:۱۔۵ آیت ۔ اَے میری جان! خُداوند کو مُبارک کہہ اَور جو کُچھ مُجھ میں ہے اُس کے قدّوس نام کو مُبارک کہے۔اَے میری جان! خُداوند کو

مُبارک کہہ اَور اُس کی کِسی نعمت کوفراموش نہ کر۔وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔وہ تُجھے تمام بیماریوں سے شفادیتا ہے۔وہ تیری جان کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔وہ تیرے سر پر شفقت ورحمت کا تاج رکھتا ہے۔وہ تُجھے عُمر بھراچّھی اچھی چیزوں سے آسُودہ کرتا ہے۔تُو عُقاب کی مانِند ازسرِنَو جوان ہوتا ہے۔

ذیل میں اضافی حوالے ہیں جو خُدا آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔ہرایک حوالے کا جائزہ لیں اور لکھیں کہ آپ کے لِئے اِس کے کیا معنی ہیں۔اگرکوئی ایک آپ کے لئےمعنی خیز ہے،روزانہ کہنے کے لِئے اپنی بائبل کے سامنے اِسے شامِل کرلیں:

حوالہ	سچائی	میرے لِئے اِس کے کیا معنی ہیں
اِستثنا۲۸:۱۳آیت	مَیں سر ہُوں،دُم نہیں	
متّی ۵:۱۳آیت	مَیں زمین کا نمک اَور دُنیا نُور رہُوں	
یُوحنّا۱:۱۲آیت	مَیں خُدا کا فرزند ہُوں	
یُوحنّا ۱۵:۱۵آیت	مَیں مسیح کا دُوست ہُوں	
رومیوں۵:۱آیت	مَیں راستباز قرار دیا گیا ہُوں (راستباز ٹھہرایا جانا یا اعلان کرنا، یاخُدا کے ساتھ صُلح ہونا)	
رومیوں۸:۱۔۲آیت	مَیں سزا سے آزاد ہُوں (احساسِ جُرم، شرمندگی یا کمتری؛سزا کے مُستحق یا نامنظوری)	
رومیوں۸:۲۸آیت	مُجھے یقین ہوگیا ہے کہ سب چیزیں مِل کر میرے لِئے بھلائی پیدا کرتی ہیں	
رومیوں۸:۳۵۔۳۹آیت	مَیں خُدا کی محبت سے جُدا نہیں ہوسکتا	
ا کُرنتھیوں۶:۱۷آیت	مَیں خُدا کیساتھ متّحد ہُوں اَور اُس کیساتھ رُوح میں ایک ہُوں	
اُکرنتھیوں۶:۲۰آیت	مَیں قیمت سے خریدا گیا ہُوں — مَیں خُدا کا ہُوں	
۲کُرنتھیوں۱:۲۱۔۲۲آیت	مَیں قائم، مسح کِیا گیا اَور خُدا کی طرف سے مہر کی گئی ہے	
۲کُرنتھیوں۵:۱۷آیت	مَیں مسیح میں نیا مخلُوق ہُوں	
اِفسیوں۱:۱آیت	مَیں مُقدس ہُوں	
اِفسیوں۱:۵آیت	مَیں خُدا کا لے پالک بیٹا ہُوں	
اِفسیوں۲:۶آیت	مَیں مسیح کے ساتھ آسمانی مقاموں پر بیٹھا ہوں	

اِفسیوں ۲:۱۰ آیت	مَیں خُدا کی کاریگری ہُوں	
اِفسیوں ۲:۱۸ آیت	رُوح القدس کے وسیلہ میری خُدا تک براہِ راست رسائی ہے	
اِفسیوں ۳:۱۲ آیت	مَیں آزادی اَور بھروسہ کی ساتھ خُدا تک رسائی کرسکتا ہوں۔	
کُلسیوں ۱:۱۴ آیت	مُجھے مخلصی مِل گئی ہے اَور میرے گُناہوں کو معاف کردیا گیا ہے	
کُلسیوں ۲:۱۰ آیت	مَیں مسیح میں مُکمل ہُوں	
کُلسیوں ۳:۲۰ آیت	مَیں مسیح کے ساتھ خُدا میں چھُپ گیا ہُوں	
فِلپیوں ۳:۲۰ آیت	مَیں آسمان کا شہری ہُوں	
فِلپیوں ۴:۱۳ آیت	مَیں مسیح کے وسیلہ سب کرسکتا ہوں جو مُجھے قوت بخشتا ہے	
عبرانیوں ۴:۱۶	مَیں اپنی ضرُورت کے وقت رحم اَور فضل حاصل کر سکتا ہُوں	
ایُوحنّا ۵:۱۸ آیت	مَیں خُدا سے پیدا ہُوا ہوں اَور بدکار مُجھے چھُو نہیں سکتا	
ایُوحنّا ۵:۴۔۵ آیت	مَیں دُنیا پر غالِب آیا ہُوں کیونکہ یِسُوع نے اُسے میرے لِئے فتح کِیا ہے	
یُوحنّا ۱۰:۲۷ آیت	مَیں اُسکی آواز سُنتا ہُوں	

سالم رفاقت کو برقرار رکھیں

راستبازی کے احساس کو برقرار رکھنے کے لِئے، آپ کو سالم رفاقت کو برقرار رکھنے کی ضرُورت ہے۔ آپ رشتہ نہیں توڑ سکتے لیکن آپ رفاقت توڑ سکتے ہیں۔ اگر آپ بِگاڑ لیتے ہیں تو کیا ہوگا؟ اگر آپ غلطی کرتے ہیں تو کیا ہوگا؟ اگر آپ ایک بارگُناہ کرتے ہیں، آپ نہ صرف اپنی رفاقت کو توڑتے ہیں بلکہ آپ اپنے احساسِ راستبازی کا سمجھوتہ کرتے ہیں۔ جب یہ ہوجائے، آپ فوراً خُدا سے مُعافی مانگیں کہ وہ آپ کو مُعاف کردے۔

ایُوحنّا ۱:۹ آیت پڑھیں

ایک بار جب ہم اپنے گُناہوں کا اِقرار کرتے ہیں، خُدا مکمل طور پر اُس گُناہ کو مِٹا دیتا ہے اَور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرتا ہے۔ خُدا نے آپ کو مُعاف کر دِیا ہے۔ اب اُس کی کوئی یاد نہیں ہے۔ خُدا ہم سے اَیسا ہی کرنے کی توقع کرتا ہے، ایک بار جب ہم نے اپنے گُناہ کا اِقرار کر لیا ہے — اِسے اپنی پُشت پیچھے ڈال دیں اَور بھُول جائیں۔ آپ کو خُود کو مُعاف کرنا چاہیئے اَور اپنے دماغ سے منفی خیال کو نِکال دیں جو اِس آیت کے برعکس ہے جو ہم نے ابھی پڑھی ہے۔

خُدا محبت کی قِسم

سٹور چمکتے ہُوئے ہیروں سے بھرا ہُوا تھا۔ایک جوڑا بڑی خُوشی سے اُنگوٹھیوں کو دیکھ رہا تھا تا کہ ایک دُوسرے کیساتھ اپنے عزم اَور شادی کرنے کے منصُوبہ کو ظاہر کرنے کے لِئے ایک کامِل ہیرے کی اُنگوٹھی کا چناؤ کر سکے۔مغربی تہذیب میں، عام طور پر مرد اُس عورت کو اُنگوٹھی پیش کرتا ہیں جِس سے وہ شادی کرنا چاہتے ہیں۔اِس مُعاملے میں، کاؤنٹر کے پیچھے سیلز مین اِس سٹور میں سب سے زیادہ ماہر تھا۔سٹور میں موجُود ہر ہیرے کے بارے تمام تفصیل اَور حقائق جانتا تھا۔اُس نے باقاعدہ طریقہ سے ہر ہیرے کی اُنگوٹھی کے حقائق اُنھیں بتائے جو وہ دیکھتے ہیں۔مگر جیسے جوڑا بغیر اُنگوٹھی خریدے سٹور سے جانے کے لِئے مُڑا، سٹور کا مالِک اُن کے پاس آیا۔اُس نے اُن سے پُوچھا کیا وہ دُوبارہ اُن کے ساتھ کچھ وقت گزار سکتا ہے جیسے اُنہوں نے اُنگوٹھیوں کو دیکھا۔جوڑا نا چاہتے ہُوئے مُڑا اَور واپس سٹور کے اندر چلا گیا۔آدھے گھنٹے کے بعد، خُوش جوڑا ہیرے کی نئی اُنگوٹھی کے مالِک بن کر چلے گئے۔مُلازموں میں سے ایک اُدھر آیا اَور مالِک سے پوچھا کہ اُس نے ایسا کیا کِیا کہ جوڑے نے ہیرا خرید لیا۔مالِک نے جواب دیا،''سیلز مین ہیروں کے بارے بہت عِلم رکھتا ہے اَور تمام حقائق جانتا ہے۔مگر، مَیں ہیروں سے محبت کرتاہُوں۔محبت ہے جِس نے فرق پیدا کِیا۔

ہم ہیروں کی محبت کا خُدا کی محبت سے موازنہ کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔مگر یہ کہانی ہمیں دکھاتی ہے کہ محبت فرق پیدا کرتی ہے۔محبت ہی وہ چیز ہے جو ہمارے شاگردیت کے سفر میں بھی فرق پیدا کرتی ہے۔

یُوحنّا ۱۳:۳۵ آیت پڑھیں ۔ لوگ کیسے جانیں گے کہ ہم یِسُوع کے شاگرد ہیں؟

اگر یہ حوالہ سچ ہے (ہم جانتے ہیں کہ یہ ہے)، تو یہ چیز جو محبت کہلاتی ہے شاگرد بننے کے لِئے ایک اِنتہائی اہم حِصّہ ہے۔یہ چیز جو محبت کہلاتی ہے ہماری تعریف کرتی ہے اَور دُوسروں کو یہ جاننے میں مدد کرتی ہے کہ ہم شاگرد ہیں۔

اِس سبق میں ہم سیکھیں گے کہ خُدا کی محبت (یا خُدا محبت کی قِسم) محض کوئی چیز ہی نہیں جو یِسُوع کے شاگرد کے طور پر ہماری تعریف (وضاحت) کرتی ہے، مگر یہ ہماری مسیحی زِندگی کی اہم بُنیاد بھی ہے۔کیوں؟ کیونکہ خُدا محبت ہے۔وہ صرف محبت ہی نہیں کرتا، بلکہ یہ ہے جو وہ ہے۔اِس کے نتیجے میں ہر چیز جو وہ کرتا اَور کہتا ہے، جو وہ ہے کی رُوح سے پھُوٹتا ہے۔اگر ہمیں یِسُوع کے پیروکار ہونا ہے، تو اِسے بھی وہی چیز ہونا چاہیئے ہر بات جو ہم کرتے یا کہتے اُس کے لِئے آمادہ کرتی یا تحریک دیتی ہے۔

خُدا محبت ہے

پُرانے عہدنامے میں، خُدا خُود کو موسیٰ پر ایک حتمی بیان کے ساتھ ظاہر کِیا،''مَیں ہُوں'' (خروج ۳:۱۴ آیت)۔سارے پُرانے عہدنامے میں، اُس نے اپنے نام

کے ساتھ ''مَیں ہوں'' شامل کِیا—جس کا ترجمہ یاوے(Yahweh) یا یہوواہ یا خُداوند کِیا گیا ہے—اُس کے معجزات اَور مہیا کرنے کی بُنیاد پر نام دینے کے وسیلہ سے اُسکے کردار کی وضاحت ہوتی ہے۔پُرانے عہد میں خُدا نے خُود کو بطور اِلوہیم (Elohim)، الشدائی (El Shaddai)،اَور یہوواہ ظاہر کِیا ہے ۔صحیفہ خُدا کے ناموں کا بیان کرتا ہے جیسے کہ یہوواہ یری (خُداوند، میرا مُہیا کرنے والا)، یہوواہ رافا (خُداوند شفا دیتا ہے)، یہوواہ نسّی (خُداوند، میرا جھنڈا ہے)، یہوواہ شالوم (خُداوند، ہماری سلامتی)، یہوواہ را (خُداوند، میرا چوپان)، اور بہت زیادہ ہیں۔اُنہوں نے اُس کی ایک جسمانی تصویر بنائی کہ وہ کِس طرح اپنے لوگوں کے ساتھ تعامل (گُفت وشنید) کرتا ہے۔

نئے عہد میں، وہ ظاہر کرنا جاری رکھتا ہے کہ وہ رشتہ میں ہمارے ساتھ کون ہے۔وہ خُود کو کیسے ظاہر کرتا ہے؟

۲ کُرنتھیوں ۶:۱۸ آیت پڑھیں
گلتیوں ۴:۶ آیت پڑھیں

وہ اپنے آپ کو آسمانی باپ کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔اِن حوالوں کے ذریعہ وہ ہمارے ساتھ اپنا تعلق قائم کرتا ہے۔اُس کے باہمی عمل کے لِئے اُس کا مقصد ظاہر کِیا گیا ہے۔وہ ہمارا آسمانی باپ ہے اَور ہمیں اپنے بیٹے اَور بیٹیوں کے طور پر دیکھتا ہے۔

لیکن وہ ہمارا کِس قِسم کا باپ ہے؟ کیا وہ غافل، ناراض، یا بعید باپ ہے؟ اُس کا مقصد کیا ہے؟ خُدا کون ہے اِس کے متعلق ایک اِنتہائی قوی وضاحت آپ کو یُوحنّا اَور ایوحنّا کی کِتابوں میں مِل سکتی ہے۔یِسُوع نے ہمیں ایک باپ سے متعارف کروایا جو محبت کا خُدا ہے۔وہ ہمیں باپ کی محبت سے پیار کرتا ہے۔وہ قابلِ رسائی ہے اَور ہماری بہتری چاہتا ہے۔

مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں

ایُوحنّا ۴:۸ آیت ۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا محبت ہے۔

ایُوحنّا ۴:۱۶ آیت ۔ جو محبت خُدا کو ہم سے ہے اُس کو ہم جان گئے اَور ہمیں اُس کا یقین ہے۔خُدا محبت ہے اَور جو محبت میں قائم رہتا ہے وہ خُدا میں قائم رہتا ہے اَور خُدا اُس میں قائم رہتا ہے۔

یُوحنّا ۳:۱۶ آیت ۔ کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔

خدا محبت ہے۔محبت خُدا ہے بے نقاب ہُوئی۔محبت محض یہ نہیں کہ وہ کیا کرتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ کون ہے۔اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر کام جو وہ کرتا اَور کہتا ہے یہ اِس محبت کا اِظہار ہے۔محبت دیتی ہے۔تخلیق سے لیکر صلیب تک، ہمارے آسمانی باپ نے دِیا ہے کیونکہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔لیکن محبت کا حتمی اِظہار اُس وقت واقع

ہُوا جب خُدا نے دُنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ وہ اپنا اکلوتا بیٹا دینے کو رضامند تھا تا کہ ہم اُس کے ساتھ رفاقت میں بحال ہو سکیں۔ محبت کی اِسی فطرت کی شبیہ کے حامل ہونے کے اصل مقصد کے لِئے۔

اِن اسباق میں میری آپ کے لِئے دُعا ہے کہ خُدا اپنے نجات کے منصوبے کو آپ پر ظاہر کرے اَور آپ اُس کی محبت کا تجربہ کر سکیں جو عِلم سے بالاتر ہے۔

اِفسیوں ۳:۱۴-۲۱ آیت پڑھیں

کیا ہی خُوبصورت دُعا ہے جو پولُس نے اِفسُس میں ایمانداروں کے لِئے کی۔ اُس نے دُعا کی کہ وہ اُس کی محبت میں جڑ پکڑ کے اَور بُنیاد قائم کر سکیں۔ کیا عِلم سے بالاتر ہے؟ تجربہ۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ خُدا کی محبت کو اپنائیں اَور تجربہ کریں جو حیرت انگیز قابلیت کے طور پر اُن میں کام کرتی ہے۔

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبت رکھی کہ دُنیا کا اپنے آپ سے میل مِلاپ کرانے کے لِئے مسیح کو دے دِیا۔ دُنیا سے مصالحت کرانے میں وہ مسیح میں تھا، تُمہیں اپنے ساتھ۔ اُس نے آپ کو راستبازی سے ملبُوس کِیا یا اپنے ساتھ راست ٹھہرایا ہے۔ جِس کے نتیجے میں آپ دِلیری سے اَور بغیر احساسِ جُرم یا کمتری کے اُس کے پاس آ سکتے ہیں۔ وہ آپ کو اپنا دُوست یا مسیح میں عہد کا حِصّہ دار کہتا ہے۔ خُدا آپ کو ویسے ہی دیکھتا ہے جیسے مسیح کو دیکھتا ہے۔ وہ آپکو ہر کام کی روشنی میں دیکھتا جو مسیح نے اپنی مَوت، دفن ہونے، اَور جی اُٹھنے سے پُورا کِیا۔ وہ آپ کے خِلاف آپکے گُناہوں کو قائم نہیں رکھتا، وہ آپ کو ایک راستباز کے طور پر دیکھتا
ہے (یا جیسے آپ اُس کے سامنے بغیر کِسی اِلزام، داغ دھبے کے کھڑے ہیں)۔ وہ آپ کو مسیح کے ساتھ ہم میراث کے طور پر دیکھتا ہے اَور مُکمل میراث مہیا کی ہے کہ جِس پر آپ کو مسیح کے ذریعے اَور مسیح میں رسائی حاصل ہے۔ وہ سب جو مسیح کے پاس ہے اَور اُس نے حاصل کِیا ہے وہ آپ کا بھی ہے۔ یہ صرف خُوش آئند ہی نہیں بلکہ بااختیار بنانے کی خبر ہے۔

وہ ہمیں اپنے عزیز بیٹے اَور بیٹیوں کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ وہ آپ کو اپنے بیٹے یا بیٹی کے طور پر دیکھتا ہے۔ کوئی چیز نہیں جو آپ کو اُس کی محبت سے جُدا کر سکے سوائے اُس سب کو قبول کرنے کے اِنکار کے جو کچھ اُس نے آپ کو فراہم کِیا ہے۔ یہ نہ صرف اچھی خبر ہے بلکہ خُوشخبری ہے جو ساری بائبل کے ہر باب اَور کِتاب میں بُنی ہُوئی ہے۔ مَیں آپکی حوصلہ اَفزائی کرونگی کہ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں وہ الفاظ کہیں کہ خُدا آپ کو کیسے دیکھتا ہے جب تک وہ آپ کا ایک حِصّہ نہ بن جائیں کہ آپ خُود اُس کی نسبت فرق نہ دیکھ سکیں جیسے وہ دیکھتا ہے۔ آپ مسیح میں تھے جب وہ صلیب پر مُوا۔ آپ مسیح کے ساتھ تھے جب وہ دُوبارہ جی اُٹھا۔ آپ مسیح کے ساتھ اُس کی وراثت میں ہم میراث ہیں۔ آپ کے اَندر مسیح کی قابلیت ہے۔ آپ سب چیزوں میں مسیح کے ساتھ ایک ہیں۔ اگر آپ اپنے دماغ کو اِن سچائیوں کے گرد لپیٹ سکیں، یہ خُدا کے ساتھ آپ کے رِشتے اَور دُنیا پر اثر میں بُنیادی تبدیلی لائے گا۔

اُس کے ہمارے ساتھ یکساں ہونے کا مطلب ہے کہ ہماری رُوحیں اُس کی محبت کے ساتھ دُوبارہ خلق ہُوئی ہیں۔

رومیوں ۵:۵ آیت پڑھیں ۔ ہماری رُوح کِس سے دُوبارہ خلق ہُوئی ہے؟ کِس نے ہمارے دِلوں کو بھر دیا ہے جب ہم نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبُول کِیا؟

ہم مسیح میں کون ہے اِس کو بے نقاب کرنے کا ہمارے دِلوں اَور ذہنوں پر ہی نہیں بلکہ ہر اُس شخص پر جو ہمارے رابطے میں آتا ہے بڑا زبردست اثر ہوگا۔ ہم مسیح میں کون ہیں اِس کو بے نِقاب کرنا اپنے لِئے اُس کی محبت کو سمجھنے اَور اِس کے ساتھ ساتھ دُوسروں کے ساتھ اُس کی محبت کو بانٹنے کی صِلاحیت کو سمجھنے کی بُنیاد ہے۔

خُدا کی اچھائی

خُدا اپنی محبت کا کیسے اِظہار کرتا ہے اِس ہرغور وخوض کرنے کیلئے ہم کچھ وقت صرف کریں گے۔ اَیسا کرنے کے لِئے ہمیں واپس بائبل کی پہلی کِتاب کی طرف جانا چاہیئے — پَیدائش کی کِتاب۔ خُدا نے آسمان وزمین کو کہنے کے ذریعے بنایا اَور وہ وجُود میں آ گئے۔

پَیدائش ۱ باب پڑھیں ۔ تخلیق کے ہر دِن کے بعد خُدا نے کیا کہا؟

ہر چیز جو خُدا نے بنائی اُسے اچھا کہا۔ پھر، اُس نے اپنی تخلیق کا ''شاہکار'' بنایا — آدم یا اِنسان۔ خُدا نے ساری زمین اَور اپنی تخلیق پر اُسے سارا اِختیار دِیا۔ اُس نے آدم کو تمام جانوروں کے نام رکھنے کا اِختیار دِیا۔ یہ شخص، آدم، اُس کی صُورت پر بنا تھا تاکہ وہ اُس کے ساتھ تعلق اَور رفاقت (یا وقت گزارے) رکھ سکے۔ کہ زمین پر کوئی ہو جو اِنسان کی مدد کر سکے، خُدا نے حوّا کو یا عورت کو بنایا۔ آدم اَور حوّا نے دُنیا کے خُوبصُورت باغ میں بابرکت زِندگی بسر کی جو گُناہ اَور موت سے مُبرا تھا۔ واحد قانُون یا شریعت جو خُدا نے قائم کی یہ تھا کہ وہ نیک وبد کی پہچان کے درخت کا پھل کھا نہیں سکتے تھے یا کہ وہ یقیناً مریں گے۔

پَیدائش ۲ اَور ۳ باب پڑھیں

شیطان سانپ کے بھیس میں، حوّا کے پاس آیا اَور کہا:

تُم ہرگز نہ مَرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جِس دِن تُم اُسے کھاؤ گے تُمہاری آنکھیں کُھل جائیں گی اَور تُم خُدا کی مانند نیک وبد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔

حوّا فریب میں آ گئی اَور پھل کھایا۔ پھر درخت سے پھل لے کر آدم کو دِیا اَور اُس نے بھی کھایا۔ بنی نوع اِنسان کے لِئے کیا ہی غمناک دِن تھا۔ اُسی لمحہ نافرمانی کی وجہ سے اِنسان رُوحانی طور پر مَر گیا اَور خُدا سے جُدا ہو گیا تھا۔ پَیدائش ۲:۱۷ آیت میں جب خُدا نے آدم سے کہا کہ وہ مَرے گا، وہ فطری یا جسمانی مَوت کے بارے ذِکر نہیں کر رہا تھا۔ چونکہ خُدا رُوح ہے (یُوحنّا ۴:۲۴ آیت)، اُس مطلب تھا کہ آدم اَور حوّا خُدا کے ساتھ مزید رفاقت نہیں رکھ سکیں گے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں آدم اَور حوّا کے پھل کھانے کے بعد جسمانی طور پر ابھی بھی زِندہ ہیں، کیونکہ خُدا اُن کی تلاش میں باغ میں آتا ہے (پَیدائش ۳:۸ آیت)۔

اب مَیں چاہتی ہوں کہ آپ اِس اقتباس کے متعلق کچھ اہم باتوں پر غور کریں۔ خُدا خُود کو اپنے نام کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ پُرانے عہد نامے میں، ہم دیکھ سکتے ہیں خُدا اپنے کردار کے مُختلف پہلوؤں کو اپنے نام کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ پَیدائش ۱:۱ آیت سے ۲:۳ آیت تک، خُدا کا بطور ایلوہیم حوالہ دِیا گیا ہے، جو اُسے خالق، حُکمران، بادشاہ اَور عادِل ظاہر کرتا ہے۔ ایلوہیم اُس کے اِختیار، قوت کا حوالہ دیتا ہے، مگر رِشتے کا اِظہار نہیں کرتا۔ اِس کا مطلب سمجھ آتا ہے جیسے ہی وہ پَیدائش

۲:۳ آیت میں زمین اَور آسمان کی تخلیق کی کہانی کو مکمل کرتا ہے۔ البتہ پیدائش ۲:۴ آیت سے، وہ یاوے ایلوہیم (YHWH Elohim) یا (خُداوند خُدا) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے وہ جو تحریک دیتا ہے ''وہ جو ہے'' ہونا یا ''مَیں جو ہُوں سو مَیں ہُوں'' بعد میں صحیفے میں، اِس نام کی تصدیق ایک شخصی عہد کے خُدا کے طور پر ہوتی ہے۔iii غور کریں کہ عبرانیوں کا مُصنِف عبرانیوں ۱۱:۶ آیت میں خُدا کے بارے کیا بیان کرتا ہے–

مگر بغیر اِیمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لِئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو اِیمان لانا چاہیئے کہ وہ مَوجُود ہے اَور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔

اِس آیت کے دُوسرے نِصف حِصّے میں لفظ ''ہے'' کا مطلب ہے ''ہونے کا سبب بننا۔'' پس آپ اِس آیت کو کہنے کے لِئے اِس طرح پڑھ سکتے ہیں:

مگر بغیر اِیمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لِئے خُدا کے پاس آنے والوں کو اِیمان لانا چاہیئے کہ وہ مَوجُود ہے اَور جو مُستقل مزاجی سے اُسکے طالب ہوتے ہیں بدلہ دینے کا سبب بنتا ہے۔

اِس کا مطلب صرف ایک اعلیٰ خُدا کا نہیں ہے کہ وہ مخلوق کو بنائے اَور پیچھے ہٹ جائے کہ چیزوں کو اپنا راستہ بنانے کیلئے چھوڑ دے، مگر ایک خُدا جو اپنے لوگوں کے ساتھ اپنے تعلّق کا خواہاں ہے اَور اُن کی زندگیوں میں اجر (اچھی چیزیں) ''دینے کا سبب'' ہونا چاہتا ہے جو اُس کے ساتھ مُستقل مزاجی سے اُس کے تعلّق کے طالِب ہیں۔ اِس کا مطلب ہے رشتہ — جاری رہنے والا رشتہ! وہ خُدا ہے جو اپنے بیٹے اَور بیٹیوں کی زندگیوں میں اچھی چیزوں کو ہونے دیتا ہے۔

اَب آیئے ہم باغِ عدن میں اپنی کہانی طرف واپس چلتے ہیں جب آدم اَور حوّا کو دھوکا دِیا گیا تھا۔ خُدا نے اپنے آپ کو پیدائش ۲:۴ آیت میں بطورِ ''خُداوند خُدا'' یا یاوے ایلوہیم ظاہر کِیا۔ پھر اگلی آیت میں، وہ اِنسان کی تخلیق کی مزید تفصیل بیان کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیات میں، صحیفے ظاہر کرتے ہیں خُدا نے اِنسان کو کیسے زِندگی دی....کہ اُس نے اپنی زِندگی اِنسان میں پھونکی اَور اُسے جیتی جان بنایا۔ اُس نے اِنسان میں رُوح پھونکی! یُوں وہ خُود کو تعلّق کے خُدا کے طور پر ظاہر کرتا ہے، پھر وہ اُس ہستی کو متعارف کروانے کے لِئے آگے بڑھتا ہے جس کے ساتھ وہ رشتہ رکھنے کی جِد وجہد کرتا ہے — اِنسان۔ پیدائش ۳ باب میں شیطان حوّا سے ہم کلام ہُوا، وہ خُدا کے نام کے رشتہ والے حِصّے کو چھوڑ دیتا ہے اَور اُس کا فقط ایلوہیم کے طور پر حوالہ دیتا ہے۔ پھر حوّا نے بھی یاوے ایلوہیم کے بجائے ایلوہیم کو اِستعمال کرتے ہُوئے اُسے جواب دِیا۔ کیا آپ یہاں مفہوم کو سمجھتے ہیں؟ شیطان کے دھوکے کا ایک حِصّہ یہ تھا کہ خُدا ایک اعلیٰ بعید ہستی ہے جو اصل میں اپنی مخلُوق بارے فکر نہیں کرتا۔ حوّا ٹھیک دھوکے میں آ گئی جب اُس خُدا کے لِئے وہی اصطلاح اِستعمال کرتے ہُوئے واپس جواب دیا۔ جب خُدا باغِ عدن میں نافرمانی کے بعد آدم اَور حوّا کو تلاش کر رہا تھا اَور مخاطب کرتے ہُوئے، وہ خُود کے لِئے یاوے ایلوہیم کے طور پر حوالہ دینا جاری رکھتا ہے۔ وہ ابھی بھی وہی رشتے کا خواہاں خُدا ہے جو پیدائش ۲:۴ آیت میں خُود کو ہونا کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے آدم اَور حوّا نے اپنی نافرمانی سے رفاقت اَور رشتے کو توڑا۔ خُدا کبھی نہیں بدلا۔ اُس نے تقریباً نافرمانی کے عمل کے فوری بعد شیطان کو یہ کہنے سے یہ ثابت کِیا:

اَور مَیں تیرے اَور عورت کے درمیان اَور تیری نسل اَور عورت کی نسل درمیان عداوت ڈالُوں گا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اَور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔ (پیدائش ۳:۱۵ آیت)

اُس نے فوری کھوئے ہُوئی رفاقت کو بحال کرنے کے لِئے منصوبہ بنانا شروع کِیا۔ یہاں جس نسل کی طرف وہ اشارہ کر رہا ہے وہ یِسُوع ہے۔ بائبل میں یہ یِسُوع کے متعلق پہلی پیشنگوئی ہے، جو بعد میں ہم نئے عہد نامے میں پُوری ہوتی دیکھتے ہیں!

پس، اگر خُدا ہمارے رشتے کے بارے فِکر مند ہے، ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیئے —— رشتہ کیا ہے؟ بانٹنا یا تبادلہ کرنا رشتہ کہلاتا ہے۔ یہ اِکٹھے وقت گزارنا اَور ایک دُوسرے کو جاننا اَور ایک دُوسرے کی زِندگی کا مُسلسل حِصّہ رہنا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت پر غور کریں:

اَور خُدا کے مَقدِس کو بُتوں سے کیا مُناسبت ہے؟ کیونکہ ہم زِندہ خُدا کا مَقدِس ہیں۔ چُنانچہ خُدا نے فرمایا ہے کہ ''مَیں اُن میں بسُوں گا اَور اُن میں چلُوں پھرُوں گا اَور مَیں **اُن** کا خُدا ہُوں گا اَور وہ **میری** اُمّت ہوں گے۔'' (۲ کُرنتھیوں ۶:۱۶ آیت)۔

غور کریں کہ یہ آیت نہیں کہتی کہ ''ال'' خُدا لیکن ''**اُن**'' کا خُدا۔ وہ ہمارا خُدا بننا چاہتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ایک رشتہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے رشتے کو رفاقت کے ذریعے بڑھنا بھی چاہیئے (یا اُس شخص کے ساتھ وقت گزارنا)۔

خُدا نے صحائف کے آغاز ہی سے اپنے آپ کی بطورِ رشتہ کا خواہاں خُدا کے تعریف (وضاحت) کی ہے جو ہمارے ساتھ رشتہ چاہتا ہے۔ اُس اپنی تخلیق کو اچھا کہا۔ جب آدم اَور حوا نے اپنی نافرمانی کے عمل سے خُدا کے ساتھ اِنسان کی رفاقت کو ختم کر دیا، خُدا نے اِنسان کے ساتھ اپنی رفاقت اَور رشتے کو بحال کرنے کیلِئے ایک منصُوبہ تیار کِیا۔ یِسُوع کے وسِیلے، خُدا نے ہماری رفاقت اَور رشتہ کو اپنے ساتھ بحال کِیا۔ یِسُوع نے نئے عہد کو قائم کرنے میں کیا کِیا بہتر وعدوں کی بُنیاد پر اُس نے ہمارے لِئے تمام ذرائع کو مُکمل کِیا تاکہ آخرکار خُدا ہمارے باپ کے ساتھ ہماری حیثیت، رشتہ اَور رفاقت کی ہو۔ اِس نئے عہد میں وہ اپنے آپ کو ہمارے آسمانی باپ کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ ہم اُس کے بیٹے اَور بیٹیاں ہیں۔

مَیں کچھ وقت لفظ رشتے یا تعلق پر صرف کرنا چاہوں گی جِس کا پرانے عہد نامہ میں بطورِ محبت کرنیوالی مہربانی، رحم یا اِستقامت ترجمہ کِیا گیا ہے۔ یہ عبرانی لفظ chesed. ہے۔ (جِس کے معنی ہیں مہربانی یا لوگوں مابین محبت) مَیں اِس کے معنی میں تھوڑا گہرائی میں جانا چاہتی ہوں کیونکہ اِس لفظ کے اصل معنی ہمارے لِئے خُدا کی محبت کی تشریح کرتے ہیں۔ راستبازی کے لِئے خُدا کا تقاضا توجہ طلب ہے۔ یہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ شدت پر ہوتا ہے۔ خُدا کی محبت کرنیوالی مہربانی کا مطلب ہے کہ رحم بہت زیادہ ہے۔ یہ لفظ اپنی پسند کے لوگوں کے لِئے اُسکی لازوال محبت کی حیرت کا اظہار کرتا ہے، اَور اپنی راستبازی اَور محبت کرنے والی مہربانی کے درمیان مسئلے کو حل کرتا ہے۔ یہ محبت اَور وفاداری کے خیالات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ اِستحکام اَور اپنے عہد کے لوگوں کے لِئے خُدا کی یقینی محبت کی ثابت قدمی کے خیالات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اِس لفظ کو صحیفوں میں استعمال کرنے والے معرُوف حوالوں میں سے ایک زبور ۲۳ ہے:

خُداوند میرا چَوپان ہے۔ مُجھے کمی نہ ہوگی۔ وہ مُجھے ہری ہری چراگاہوں میں بِٹھاتا ہے۔ وہ مُجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔ وہ مُجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے۔ بلکہ خواہ مَوت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گُذر ہو مَیں کِسی بلا سے نہیں ڈرُوں گا کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرے عصا اَور تیری لاٹھی سے مُجھے تسلّی ہے۔ تُو میرے دُشمنوں کے رُوبرُو میرے آگے دسترخوان بِچھاتا ہے۔ تُو نے میرے سر پر تیل ملا ہے۔ میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔ یقیناً بھلائی اَور **رحمت** عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی اَور مَیں ہمیشہ خُداوند کے گھر میں سکُونت کرُوں گا۔

آج اِس دَور میں ہم زبُور ۲۳ کو جی رہے ہیں! ہمارے ساتھ خُدا کے رشتے کا کیا ہی خُوبصُورت پیغام ہے! اُس کی محبت اَور رشتہ ہماری جانب غیر مُتزلزل، وفادار، شدت سے محبت کرنے والے، لازوال مہربانی، رحیم ہیں۔ اِسے مدنظر رکھتے ہُوئے، آپ اِس زبُور کو یُوں پڑھ سکتے ہیں:

خُداوند میرا چَوپان ہے۔ مُجھے کمی نہ ہوگی۔ وہ مُجھے ہری ہری چراگاہوں میں بِٹھاتا ہے۔ وہ مُجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔ وہ مُجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے۔ بلکہ خواہ مَوت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گُذر رہو مَیں کِسی بلا سے نہیں ڈرُوں گا کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرے عصا اَور تیری لاٹھی سے مُجھے تسلّی ہے۔ تُو میرے دُشمنوں کے رُوبرُو میرے آگے دستر خوان بِچھاتا ہے۔ تُو نے میرے سر پر تیل ملا ہے۔ میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔ یقیناً بھلائی، اَور **<u>اُسکی وفاداری، شدید محبت، لازوال مہربانی، ترس، رحمت، میرے لِئے اُسکی ثابت قدمی</u>** عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی اَور مَیں ہمیشہ خُداوند کے گھر میں سکُونت کرُوں گا۔

یہ طاقتور ہے! یہ ہماری لِئے اُس کی اِنتہائی عظیم محبت کی ایک تصویر ہے جو وفاداری سے ہمارے ساتھ ثابت قدمی میں رشتہ کا خواہاں ہوگا۔ اُس کی بھلائی ہمارے تعاقب میں رہتی ہے۔ اِسی وجہ سے اُس نے عہد کو پُورا کِیا اَور اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں اِنسان کے طور پر رہنے کیلِئے بھیج کر اِس کا اِنتظام کِیا، صلیب پر مرنے سے اُسے پہلے گُناہ بنا دیا تھا اَور اُس رشتے کو بحال کرنے کے لِئے پھر جی اُٹھا جو آدم نے دُشمن کے حوالے کردیا تھا— عادل اَور پاک خُدا نے ہمارے ساتھ رشتہ اَور رفاقت رکھنے کیلِئے ہمیں راستباز بنانے کے ذریعے <u>شرعی</u> طور ایک راستہ بنایا۔ کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اِتنی محبت رکھی اُن نے اپنا بیٹا بخش دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہمارے لِئے اَور ہمارے ذریعے اپنی محبت کا پُورے طور پر اِظہار کرنے کا یہ ہی ایک واحد ذریعہ تھا۔

خُدا کِس قِسم کی محبت ہے؟

اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس زِندگی کے چند دِن باقی ہیں آپ اپنے خاندان کے ساتھ کیا باتیں کرنا چاہیں گے؟ کیا آپ معمولی چیزوں کے بارے بات کریں گے؟ یا آپ اُن کے ساتھ سب سے اہم چیزوں کے بارے بات کرنا چاہیں گے جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ جانیں؟ میرا یقین ہے کہ مَیں اُن کے ساتھ سب سے اہم باتیں کروں گی جو مَیں سمجھتی ہوں کہ اُن کے لِئے جاننا ضرُوری ہیں۔ میرا یقین ہے کہ یِسُوع نے اَیسا ہی کِیا۔ وہ جانتا تھا کہ دُنیا میں اُس کا وقت ختم ہونے والا تھا۔ جیسے ہی اُس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا آخری کھانا کھایا، اُس نے دو اہم موضوعات پر توجہ مرکوز کی — محبت اَور رُوح القدس۔ اُس کی باتیں یُوحنّا ۱۳ سے ۱۷ اباب میں درج ہیں۔ مَیں آپکی حوصلہ اَفزائی کرُونگی کہ آپ اِن ابواب کو شروع سے آخر تک بِنا رُکے پڑھیں۔ یہ بہت طاقتور اَور حوصلہ اَفزا ہیں۔ یِسُوع نے اِن موضوعات پر کیوں توجہ مرکُوز رکھی؟ کیونکہ یِسُوع جانتا تھا کہ اُس کے جانے کے بعد اُس کے شاگردوں کے لِئے دُنیا میں اُس کے کام کو جاری رکھنے کیلِئے اُن کے جاننے کے لِئے یہ دونوں موضوع بہت اہم تھے۔ اِس سبق میں ہم پہلے موضوع پر توجہ مرکُوز رکھیں گے— یعنی محبت۔ دُوسرے موضوع پر توجہ ہم آنے والے سبق میں کریں گے۔

صرف یُوحنّا ۱۳ سے ۱۷ اباب میں لفظ محبت اُنتیس (۲۹) بار پایا گیا ہے۔ اِن ابواب میں ''محبت'' کیلِئے جو لفظ اِستعمال کِیا گیا وہ ہے ''اگاپے''۔ بائبل میں لفظ ''اگاپے'' مختلف شکلوں میں کوئی تین سو سے زائد بار پایا گیا ہے۔

ایک آدمی اپنی بیوی کو قابُو کرنے کی کوشش کرتا ہے اَور کہتا ہے کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ دیتی ہے کیونکہ وہ کہتی ہے کہ وہ اب اُس سے بالکُل محبت نہیں کرتی۔ یہ کِس قِسم کی محبت ہے؟ اگر خُدا کے پاس ہمارے لِئے اِس قِسم کی محبت ہے، اِس کا مطلب ہے کہ ہم اِسے کِسی وقت بھی کھو سکتے ہیں۔ مگر یہ

وہ محبت یا اگاپے نہیں جس کا بائبل میں ذِکر کیا گیا ہے، جب خُدا محبت کی قسم کا حوالہ دِیا جاتا ہے۔ اِس قسم کی محبت فِلیو (چاہنا یا چاہت) ہے۔ اِس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لِئے، آیئے یونانی کے نئے عہد نامہ میں محبت کے لِئے اِستعمال ہونے والے دو مختلف الفاظ کو دیکھتے ہیں۔

اگاپے بمقابلہ فِلیو

ذیل میں اگاپے اَور فِلیو کی تعریفوں کی نظرثانی کریں۔

اگاپے— اگاپے ظاہرہ صورت، جذبات، احساس، یا فرض (خاندانی بندھن) سے آمادہ نہیں ہوتی۔ یہ حتمی ہے۔ یہ ایک اِنتخاب ہے۔ یہ دیتی ہے اَور اُس کے فائدے کی خواہاں ہوتی ہے جس سے محبت ہوتی ہے۔ ہم اپنی صلاحیت میں اِسے آگے نہیں بڑھا سکتے، لیکن اُس میں اِس کو مُمکن بناتی ہے، کیونکہ اُس کی محبت ہماری دوبارہ سے خلق کردہ رُوحوں میں ڈالی گئی ہے۔ یہ پابندی سے آزاد، یہ غیر مشرُوط، اَور نڈر رہے۔ خُدا رُوح ہے (یُوحنا ۴:۲۴ آیت)۔ اگر خُدا محبت ہے، پھر خُدا کی محبت کی قسم فطری نہیں ہے، بلکہ رُوحانی ہے۔ یہ ایک مافوق الفطرت محبت ہے۔

فِلیو (چاہنا، چاہت) Phileo

یہ مشرُوط، جذباتی، فطری، اَور احساسِ فرض ہے یا جِسمانی بندھن ہے۔ یہ اپنا مفاد چاہتی ہے۔ جب کوئی سمجھا جانے والا فائدہ نہ ہو، مزید محبت لوٹائی نہیں جاتی یا دی نہیں جاتی۔

ذیل میں دونوں الفاظ کا موازنہ ہے:

اگاپے	فِلیو
• دُنیاوی یونان میں بہت کم اِستعمال ہُوا ہے، مگر نئے عہد نامہ میں عام ہے۔ • غیر مشرُوط • دیتا ہے • خدمت کرتا ہے • بے غرض • دانستہ • رُوحانی • چناؤ • یک طرفہ بہاؤ جو حاصل کرنے والے پر اِنحصار نہیں کرتا	• دُنیاوی یونان میں اکثر اِستعمال ہوتا ہے۔ • لیتا ہے • کِسی چیز کا جذباتی ردِعمل جو دِلکش لگے • دوطرفہ بہاؤ جو فطری طور پر کِسی اُس شخص کی طرف جُھکاؤ رکھتا ہے جو ویسے جذبات کو لوٹاتا ہے۔

رومیوں ۸:۳۸-۳۹ آیت پڑھیں

کوئی نہیں کا مطلب کوئی نہیں۔ اگاپے یک طرفہ بہاؤ ہے — یہاں تک کہ کسی ایسے شخص کے لِئے جو اِس کا مُستحق نہ ہو یا لوٹا تا نہیں۔ لہٰذا، کوئی بھی ہمیں خُدا کی محبت (اگاپے) سے جُدا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا ہم پر کوئی اِنحصار نہیں ہے۔ اِن دو اِقسام کی محبت کے موازنہ کی خوبصُورت مثال یُوحنّا کی کِتاب میں پائی جاتی ہے۔

یُوحنّا ۲۱: ۱۵۔ ۱۷ آیت پڑھیں

یِسُوع نے پطرس سے پوچھا کیا وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ پطرس جواب دیتا ہے کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن بہت سے ترجموں میں محبت کے لِئے اِن دو مختلف لفظوں کی اہمیت کھو گئی ہے۔ یِسُوع نے پطرس سے پوچھا، کیا تُو مُجھ سے اگاپے کرتا ہے؟ پطرس جواب دیتا ہے، ہاں، وہ اُس سے فِلیوس (PHILEOS) کرتا ہے۔ یِسُوع پھر پوچھتا ہے کیا پطرس اُس سے اگاپے کرتا ہے۔

پطرس پھر جواب دیتا ہے کہ وہ اُس فِلیوس (PHILEOS) کرتا ہے۔ آخرکار، یِسُوع پطرس کی سطح پر نیچے آتا ہے اور اُس سے پوچھتا ہے کیا وہ سے فِلیوس (PHILEOS) کرتا ہے۔ پطرس جواب دیتا ہے کہ ہاں۔ پطرس نے یِسُوع کا تین بار اِنکار کِیا۔ یِسُوع پطرس کو بحال کر رہا تھا، وہ اگاپے کا مظاہرہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پطرس نے اپنے جذبہ کی بُنیاد پر فطری ردِعمل کے ساتھ جواب دیا۔ پطرس اپنی ناکامی سے بہت عاجز ہو گیا، اِس ڈر سے کہ اُس نے مزید خدمت کا کوئی موقع ضائع کر دیا ہے۔ یِسُوع اُس کی سطح پر نیچے آیا اور وہیں سے شروع کِیا۔ ایک چاپلوس شاگرد جو یِسُوع کے لِئے صرف دُوستانہ محبت کا دعویٰ ہی کر سکتا ہے جو بعد میں رُوح القُدس کے وسیلہ تبدیل ہو کر خُداوند سے مُخلص محبت کرنے والا بن جائے گا۔

جیسے ہی ہم اپنے آپ کو رُوح القدس کی قابل بنانے والی قوت کے سپُرد کرتے ہیں، ہم اگاپے کر سکتے ہیں۔ لیکن اگاپے میں ہمیشہ عمل کا شامل ہونا ضرُوری ہے۔

محبت میں چلنا

میرے دانت پِس رہے تھے اور مَیں اپنے کمرے میں صوفے پر گھٹنے ٹیک رہی تھی۔ مَیں نے طے کر لیا کہ جو بائبل کہتی ہے وہی کروں گی۔ لیکن یقیناً یہ ٹھیک ہوا گر مَیں صرف یہ ایک کام نہ کرتی۔

متّی ۵: ۴۴ آیت پڑھیں ۔ یہ آیت کِس کے لِئے دُعا کرنے اور برکت دینے کا کہتی ہے؟

خُدا جانتا تھا کہ مُجھے کِتنا دُکھ پہنچا تھا۔ یقیناً میرے لِئے اُس کا یہ مطلب نہیں کہ مَیں اُس شخص کے برکت کی دُعا کروں جس نے میرے اِعتماد کو توڑا اور مُجھے گہرا صدمہ دیا ہے۔ لیکن یہی ہے جو اس نے کہا ہے۔ یقین دہانی کرنے کیلئے مَیں نے اِسے کئی بار پڑھا کہ مَیں نے غلط تو نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ مَیں نے اِس کی سابقہ آیت اور اِس سے آگے والی آیت کو بھی پڑھا کہ مَیں آیت کو سِیاق وسَباق سے ہٹ کر تو نہیں لے رہی۔ مَیں اپنی زندگی میں اس حوالے کے اِطلاق سے گُریز کرنے کی

بے تحاشہ کوشش کر رہی تھی۔ ہر طریقے سے تھک جانے کے بعد، مَیں اپنے گھٹنوں پر اُس کے لِئے جس نے مُجھے گہرا دُکھ دیا برکت کی دُعا کرنے کو تیار تھی۔ اِس پہلے کہ میرے ہونٹ وہ الفاظ ادا کرتے مَیں نے دانت پیستے ہُوئے اُن الفاظ کو اپنے ذہن میں سوچا۔ آخرکار، بند مُٹھیوں کے ساتھ رُک رُک کر بولنے میں کامیاب

ہُوئی......’’اے خُدا اُسے برکت دے اَور اُسکی زِندگی کو برکت دے۔‘‘وہاں مَیں نے یہ کہہ دیا۔پہلی بار یہ بہت مُشکل ترین تھا۔لیکن جب یہ باہر نکل گیا تھا،اگلی بار بہت آسانی سے ہوگیا۔مَیں نے پہلے یہ دُعا دسمبر میں کی،لیکن مَیں جانتی تھی کہ جب مَیں نے یہ دُعا پہلی بار کی تو میرا یہ مطلب نہیں تھا۔البتہ،بائبل نے مُجھے یہ کرنے کو کہا۔یُوں مَیں نے اِس معاملے میں فرمانبردار ہونے کا فیصلہ کرلیا تھا اِس سے قطعِ نظر کہ مَیں نے کیسا محسُوس کیا۔

مُجھے وہ دِن واضح طور پر یاد ہے۔مغربی پنسلوانیا میں فروری کا ابرآلُود،سُرمئی ایک عام دِن تھا۔مَیں دُعا کررہی تھی۔مَیں نے دُعا کرنا شروع کی اُسی طرح جیسے مَیں گذشتہ ڈھائی ماہ سے کررہی تھی،مَیں نے بہت دفعہ دُعا کی اَور وہی الفاظ کہے’’خُدا اُسے برکت دے اور اُسکی زِندگی کو برکت دے۔‘‘ مگر مَیں حیران تھی جیسے ہی مَیں نے محسوس کِیا کہ اِس بار کچھ فرق تھا.....میرا مطلب تھا۔مَیں نے حقیقی طور پر چاہا کہ خُدا اُسے اَور اُسکی زِندگی کو برکت دے۔مہینوں کی دُعاؤں اَور اُس کے لِئے دُعا کرنے سے خُدا نے میرے دِل کو بدل دیا تھا۔مَیں اُس کے لِئے بہترین چاہتی تھی۔

نئے عہد کا نیا حُکم ہے **محبت**۔پُرانے عہدنامے کے تمام قوانین کو اِس نئے کے ساتھ بدل دِیا گیا تھا۔**محبت** شریعت کی تکمیل ہے۔

عِبرانیوں ۱۰-۹:۱۰ آیت پڑھیں

اُس نے پُرانے کو ختم کردیا تا کہ نیا قائم کرسکے۔یِسُوع سب سے بڑا حُکم مندرجہ ذیل حوالوں میں متعارف کرواتا ہے:

متّی ۲۲: ۳۶-۴۰ آیت پڑھیں

یِسُوع ہمیں نہ صرف حُکم سے بلکہ مقصد سے بھی متعارف کرواتا ہے۔یہ نئی قِسم کی محبت رُوحانی ہے۔یہ مافوق الفطرت ہے۔اپنی صلاحیت میں اسے آگے بڑھانا ناممکن ہے۔لیکن اُس میں اِسے مُمکن بنایا گیا ہے کیونکہ وہ ہم میں ہے۔خُدا محبت کی قِسم اگاپے ہے۔یہ غیر مشرُوط،یک طرفہ،قُربانی سے متعلق،خدمت کرنے والی اَور دینے والی محبت ہے۔

خُدا محبت ہے۔وہ ہمارے اندر رہتا ہے۔ہم میں خُدا کی فطرت ہے اَور ہم اُس کی صُورت پر بنے ہیں۔محبت وہ ہے جو ہم ہیں—ہماری رُوح—یُوں محبت یہ ہے کہ ہمیں کیا ہونا یا کرنا چاہیئے۔چونکہ محبت رُوحانی ہے،اِس کا مطلب ہے کہ یہ ہماری اِنسانی فطرت کو قابو میں رکھ سکتی ہے کیونکہ ہم رُوح ہیں۔جب ہم نجات پاتے ہیں،خُدا کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈالی جاتی ہے تا کہ اصل فطرت محبت ہو۔

اِیُوحنّا ۴:۱۹ آیت ۔ ہم محبت کرتے ہیں کیونکہ اُس نے ہم سے پہلے محبت کی ہے۔
رومیوں ۵:۵ آیت ۔ خُدا کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔

عِبرانیوں ۸:۱۰ آیت ۔ وہ اپنے قانُون ہمارے ذہین اَور دلوں میں ڈالتا ہے۔

کیونکہ خُدا نے ہم سے پہلے محبت کی، وہ اپنی فطرت کے لِئے راہ بناتا ہے تاکہ ہمیں عطا کرے۔ وہ ہمیں صلاحیت بخشتا ہے کہ ہم اُس کی محبت کی قِسم سے محبت کریں۔ فطرتی محبت نہیں بلکہ مافوق الفطرت محبت۔ وہ نہ ہمیں صرف محبت کرنے کا حُکم دیتا ہے بلکہ ہمیں وہ محبت فراہم کرتا ہے جِس پر وہ ہمیں عمل کرنے کا حُکم دیتا ہے۔ اُس نے محبت کے آئین کو ہمارے دِلوں اور ذہن میں ڈالا ہے۔ اُس نے ہمارے دِلوں میں ہر طرف اپنی محبت ڈال دی ہے۔ اگاپے کو ممکن بنایا گیا ہے کیونکہ ہم اُس کی محبت کی فطرت کے ساتھ دُوبارہ خلق کِئے گئے ہیں۔ یہ پہلے سے ہی ہمارے اندر ہے، مگر ہمیں اِس پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک خُدا کی محبت کا مُنفرد اور خاص طریقے سے اِظہار کرنے کے لِئے خلق کِیا گیا ہے۔

یُوحنّا ۱۵:۱۲ آیت پڑھیں ۔ ہمیں کیا کرنا ہے ’’یہاں تک کہ جیسے‘‘ اُس نے کِیا؟

یُوحنّا ۱۶:۱۳ آیت پڑھیں ۔ رُوح القدس ہماری کِس میں رہنمائی کریگا؟

اِفسیوں ۵:۲ آیت پڑھیں ۔ ہمیں کِس میں چلنا ہے؟

چلنے سے مُراد ہمارا روزمرہ کا چال چلن ہے۔ یہاں دُنیا میں ہمیں اُسکی جگہ لینی ہے جیسے وہ ہمارے روزمرہ کے چال چلن میں کریگا۔ مُجھے وہ ہی الفاظ بولنے ہیں جو وہ بولیگا اور اُس قِسم کے کام کرُوں گا جو وہ کریگا۔ وہ نہ صرف ہمیں محبت فراہم کرتا ہے، بلکہ اِس محبت پر عمل کرنے کیلِئے اُس نے رُوح القدس کو ہمیں قوت دینے کیلِئے بھیجا۔ اِس پر عمل کرنے کیلِئے، ہمیں یہ جاننے کی ضرُورت ہے کہ وہ کیسی نظر آتی ہے۔ اگاپے کِس طرح کی نظر آتی ہے؟

اُکرنتھیوں ۱۳:۴۔۸ آیت پڑھیں

اِفسیوں ۴:۳۲ آیت پڑھیں

گلتیوں ۵:۲۲۔۲۵ آیت پڑھیں

یہ ہے جو محبت ظاہری طور پر نظر آتی ہے۔ جب ہم اپنی محبت والی فطرت کو خُود کا اظہار کرنے دیتے ہیں، ہم محبت کا پھل دیکھتے ہیں۔ صحیفے ہماری تحریک کو ظاہر کرتے ہیں۔ محبت کو بڑا محرک ہونا چاہیئے۔ محبت ہمارے اندرونی اعمال کو تحریک دیتی ہے۔ محبت کے اعمال کچھ ثابت کرنے یا اپنی حیثیت بنانے کے لِئے نہیں ہوتے، مگر محبت کے اعمال ہماری فطرت کا مظاہرہ ہیں۔ ہم محبت کے ذریعے متحرک ہوتے ہیں کیونکہ اب ہم وہی ہیں۔ جب ہم محبت سے متحرک ہوتے ہیں، ہمارے محبت کے اعمال کی ابدی اہمیت ہوتی ہے۔ جب ہم محبت سے باہر قدم رکھتے ہیں، ہم خُدا کی کامِل مرضی سے باہر نکل جاتے ہیں۔

یُوحنّا ۱۵:۸ آیت پڑھیں ۔ ہم کیسے ثابت کرتے ہیں کہ ہم اُسکے شاگرد ہیں؟

مقصد کیا ہے؟ مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

یُوحنّا ۱۳:۳۴۔۳۵ آیت

متّی ۲۲:۳۷۔۴۰ آیت

ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ **خُدا سے محبت اَور لوگوں سے محبت کریں۔**

جب ہم یہ کرتے ہیں، ہم پھل لاتے ہیں — محبت کا پھل۔ وہ پھل جو ابدی اہمیت کے حامل ہیں۔ اُس حد تک کہ ہم محبت کے قانون پر عمل کرتے ہیں جو ہم میں مسیح کی مشابہت کا برائے راست عکس ہے۔ ہماری محبت کا پھل ہم میں محبت کی فطرت کے قیام کا نتیجہ ہے اپنے گِرد دُنیا میں اعمال کے ذریعہ اِس کا اظہار کرنا — صورتِ حال، حالات اَور تعلقات میں۔

اِس محبت میں ہم کیسے نظر آتے ہیں؟ آ گاپے میں کامیابی سے چلنے کے لِئے ذیل میں کلیدی اِقدامات ہیں (یا خُدا محبت کی قسم)۔

۱۔ خُدا کی محبت بھری باتیں اپنے اندر لینا۔ ہم محبت کا سوچتے ہیں، پھر ہم محبت کرتے ہیں۔ (''اپنی سوچ کے انداز کو بدلنا'' کے سبق سے رجُوع کریں)۔

۲۔ اُس کے ساتھ عبادت اَور دُعا میں وقت گزارنا۔

۳۔ اُس سچائی پر عمل کرنا جو ہم جانتے ہیں باوجود اِس کے کہ ہم کیسا محسوس کرتے ہیں جیسے مَیں نے مُعافی کے بارے کلام پر عمل کرنے کا چناؤ کِیا اگرچہ مَیں نے اِسے محسوس نہیں کِیا۔ کیوں؟ آ گاپے رُوحانی ہے۔ یہ جذبات پر مبنی نہیں ہے۔ یہ سچائی پر عمل کرنے پر مبنی ہے۔ (سبق ''رُوح، جان، اَور بدن'' سے رجُوع کریں)

۴۔ رُوح القدس کے حوالے کرنا۔ ہمارے پاس رُوح القدس ہے جو تمام سچائی میں ہماری رہنمائی کریگا۔ رُوح القدس ہمیشہ محبت کی راہ میں ہماری رہنمائی کریگا۔ اپنے محبت کے حُکم کو پُورا کرنے کیلئے وہ ہمیں مدد اَور صلاحیت دونوں فراہم کرتا ہے۔

خُدا کی باتیں محبت ہیں۔ اُس کے حُکم محبت سے سیر شُدہ ہیں۔ ہم اُس کے کلام پر عمل کرتے ہیں، ہم اُس کی محبت میں چلتے ہیں۔ جب ہم خُود کو رُوح القدس کے سپُرد کر دیتے ہیں، وہ ہمیشہ اِتحاد کے ساتھ محبت میں رہنمائی کریگا، ہم وفاداری کے ساتھ نہ صرف اُس کی صُورت کو ظاہر کریں گے، بلکہ ہم محبت کا ابدی پھل پیدا کریں گے۔ سب سے حیران کُن بات یہ ہے کہ وہ ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ اُس کی محبت کبھی ناکام نہیں ہوگی!

اُکرنتھیوں ۱۳:۸ آیت پڑھیں

کبھی نہیں کا مطلب کبھی نہیں ہے۔ جب ہم اپنی رُوح کو اپنے فطری خیالات، احساسات، جذبات اَور اعمال پر غالب ہونے دیتے ہیں، ہم اپنی محبت والی فطرت کو

چمکنے دیتے ہیں۔ہم ہر تاریک صورتِ حال کے لِئے نُور ہونگے جِس سے ہمارا مقابلہ ہوگا۔محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی۔جب کِسی بھی صورتِ حال میں خُدا کی محبت کا اِطلاق ہوتا ہے،وہ اُس مقصد کو حاصل کر لے گی جِس کے لِئے اُسے بھیجا ہے۔لیکن، چونکہ یہ محبت احساسات اَور جذبات پر مبنی نہیں ہے،ہمیں اِس پر عمل کرنا ہے اِس کے باوجُود کہ جب اِسے محسوس نہ بھی کریں۔اگاپے ایک چناؤ ہے۔یہ کِسی دُوسرے شخص کے اعمال یا احساسات پر اِنحصار نہیں ہے۔یہ صرف کلام پر عمل کرنے کا چناؤ ہے۔

شاگرد ہوتے ہُوئے ہمیں محبت کے ماہرین ہونا ہے۔ہم اُسکے شاگردوں کے طور پر جانے جاتے ہیں کیونکہ ہم اپنی زِندگیوں میں اگاپے پر عمل کرتے اَور اِس کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔اگاپے کے بغیر ہمارے اعمال کی کوئی ابدی اہمیت نہیں ہے۔مگر اگاپے کبھی نہیں،کبھی نہیں،کبھی بھی ناکام نہیں ہوتی۔

مَیں نے ضمیمہ نمبر ے میں نے محبت کا ایک شخصی اعتراف شامِل کِیا ہے۔مَیں آپکی حوصلہ افزائی کرُوں گی کہ آپ یہ اعتراف خُود سے کہیں۔

اپنی سوچ کے انداز کو بدلیں

مَیں اَور میرے خاوند ہنڈوراس میں ایک مشنری دورے پر تھے۔ ہم وہاں پر ایک سال کے لِئے منتقل ہونے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ جب ہم وہاں پر تھے، ایک مشنری کی بیٹیوں میں سے ایک نے ہمیں اپنا مُردہ ''کیڑوں'' کا مجموعہ دِکھایا۔ یہ بہت متاثر کُن تھا.....ٹارنٹو کی مکڑیاں، بھونرے، پروانے اَور ہر سائز کی تتلیاں۔ اُس کے پاس کیڑوں کا ایک بہت ہی اچھا مجموعہ تھا...بہت بڑے کیڑے۔ مَیں نے جب اُنھیں دیکھا کانپ جانا میرا پہلا فطری عمل تھا۔ میرے ذہن میں خیال آیا.....''کیا آپ کو یقین کہ آپ مشن فیلڈ میں ایک سال کے لِئے منتقل ہونا چاہتی ہیں؟ آپ کو لمبی ٹانگ والی مکڑیوں سے ٹکرانا پسند نہیں۔ کیا ہوا اگر آپ لمبی ٹانگ والی مکڑی کے کنگ کانگ سے ٹکرا جائیں جِس طرح اِس کے کیڑوں کے مجموعے میں ہیں؟ مَیں تو اُن کے زندہ رشتہ داروں میں کِسی ایک ٹکرانے سے ڈرتی تھی۔ مَیں اپنے منصوبے پر سوال کر رہی تھی جو خُدا نے میرے دِل میں ڈالا تھا۔

کئی بار ہم اپنے زِندگی میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کے اپنے مُردہ کیڑے ہیں جن سے ہم نمٹتے ہیں چاہے وہ خوف ہو یا ناکامی، غلط فیصلہ، یا کوئی ناکام رشتہ۔ ہم اِن تجربات، خوف، اَور ماضی کی ناکامیاں پر توجہ مرکُوز رکھتے ہیں۔ یہ ہمیں اپنے میں آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ خُدا کے پاس ہمارے لِئے بہت سی حیران کُن چیزیں ہیں، لیکن ہمیں اپنے خوف اَور ماضی کی ناکامیوں کی بجائے اپنے خُوبصورت مُستقبل پر توجہ دینے کی ضرُورت ہے۔ وہ کیڑے مکوڑے جنہیں سٹروفوم پر پِن کِیا گیا تھا وہ مجُھے نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ ہماری زِندگی میں ماضی کی ناکامیاں ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتیں جب تک ہم اُن پر توجہ مرکوز نہ رکھیں اَور اُنھیں اپنے آپ کو روکنے کی اِجازت نہ دیں۔ ویسے، ہنڈوراس میں اپنے قیام کے دوران مَیں اِن کیڑوں میں کِسی کے ساتھ کبھی نہیں ٹکرائی (اگرچہ مَیں مچھّروں کے بارے ایسا نہیں کہہ سکتی)۔ بعض اوقات ہم ضد پر ڈٹے رہتے یا اِن باتوں پر توجہ مرکُوز رکھتے ہیں — گھبراہٹ، عدم تحفظ، بُری عادات، کڑواہٹ۔ مگر خُدا کے پاس ہمارے لِئے حیرت انگیز منصوبے ہیں۔ اُس کے پاس ہمارے لِئے خاص مقصد ہے۔

یرمیاہ ۲۹:۱۱ آیت پڑھیں

بائبل بیان کرتی ہے، ''وہ تُمھارے حق میں اپنے خیالات اَور منصوبوں کو جانتا ہے جو اُس کے پاس ہیں۔ سلامتی کے خیالات۔ بُرائی کے نہیں کہ تُم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں۔'' یہ آیت ایک نمونہ ہے کہ خُدا کیسے سوچتا ہے اَور اُسکے خیالات کیسے ہیں۔ وہ نہیں چاہتا ہم اپنے آپ کو بیکار، غیر محفوظ، ناخُوش، بے یارو مددگار، ناراض، بے قابُو یا فائدہ لِئے ہوئے محسوس نہ کریں۔

ہمیں خُدا کے خیال کہاں سے مِلتے ہیں؟

خُدا کے خیالات کو دریافت کرنے کی بُنیادی (اصل) جگہ خُدا کا کلام یا بائبل مُقدس ہے۔ اُس کا کلام (بائبل) اُس کے خیالات پر مُشتمل ہے۔ وہ اپنے پیروکاروں

سے اِطمینان، خوشحالی، خُوشی اَور ایک مُکمل زِندگی کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ مُردہ کیڑوں کے بارے بھُول جائیں اَور اُس کے ساتھ اپنے شاندار مُستقبل

پرتوجہ مرکُوز کریں۔مگرشاید کچھ چیزیں ہیں جو آپ کو چھوڑنا ہونگی۔آپ اپنے پُرانے خیالات یا اپنے طرزِ زِندگی کو ''تھامے نہیں'' رہ سکتے اَور پھر بھی وہ سب حاصل کریں جو خُدا کے پاس آپ کیلئے ہے۔ہمارے لِئے اُس کے خیالات بہتر ہیں اُن کے مقابلہ میں جو خیالات ہم اپنے بارے رکھتے ہیں۔

مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں:

یُوحنّا ۱:۱۔۵ آیت ۔ اِبتدا میں کلام تھا اَور کلام خُدا کے ساتھ تھا اَور کلام خُدا تھا۔یہی اِبتدا میں خُدا کے ساتھ تھا۔سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پَیدا ہُوئیں اَور جو کُچھ پَیدا ہُوا ہے اُس میں سے کوئی بھی چیز اُس کے بغیر پَیدا نہیں ہُوئی۔اُس میں زِندگی تھی اَور وہ زِندگی آدمیوں کا نُور تھی۔اَور نُور تارِیکی میں چمکتا ہے اَور تارِیکی نے اُسے قبُول نہ کِیا۔

یُوحنّا ۱۴:۶ آیت ۔ یِسُوع نے اُس سے کہا کہ راہ اَور حق اَور زِندگی مَیں ہُوں۔کوئی میرے وسِیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔

خُدا اَور اُس کا کلام ایک ہیں۔خُدا کا کلام اُس کے خیال اَور اُسکی مرضی ہے۔خُدا کا کلام دُنیا کے لِئے اُس کے خیالات ہیں اَور اِیماندار کے طور پر اُس کے خیالات ہمارے لِئے بھی ہیں۔یِسُوع کلام ہے اَور مُجسّم ہُوا۔اُس کے کلام پر اِیمان رکھنا ویسا ہی ہے جیسے خُود یِسُوع پر اِیمان رکھنا ہے۔اِس کا کیا مطلب ہے؟ جب ہمیں کوئی مسئلہ ہو،ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمیں یہ معلُوم کرنے کی ضرُورت ہے کہ یِسُوع یا کلام اُس کے بارے کیا فرماتا ہے!

صحیح اِیمان رکھنا ہے اَور غلط اِیمان رکھنا بھی ہے۔صحیح اِیمان رکھنا زِندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اپنے خیالات اَور اعمال کو قابُو رکھنا شاگردیت کے سفر کے سب سے اہم پہلوؤں میں سے ایک ہے۔اِس عمل کو سیکھنا اَور اِسے عمل میں لانا آپ کے حالات اور جذبات دونوں سے نمٹنے میں آپ کی مدد کریگا۔''رُوح، جان، اَور بدن'' کے سبق میں ہم نے سیکھا تھا کہ ہم رُوحانی ہستیاں ہیں۔ہم نے یہ بھی سیکھا تھا کہ ہمیں اپنی دوبارہ سے خلق کردہ رُوح کو اپنی اِنسانی فطرت (خیالات اَور جِسمانی سرگرمیوں) کو قابُو میں رکھنے کی اجازت دیں۔اگر آپ اپنے خیالات کو اسیر کرنا سیکھ سکیں، تو آپ اپنی زِندگی کو تبدیل کرنے کے لائق ہو جائیں گے۔یہ ہمیشہ کے لِئے کِسی بھی صورتِ حال کو متاثر کرے گا جِس کا آپ زِندگی میں مقابلہ کرتے ہیں۔مَیں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ کے خیالات پھر سے کبھی بھی منفی یا تباہ کُن نہیں ہوں گے،لیکن یہ ایک بُنیادی بات ہے کہ اُنھیں پہچانیں کہ وہ کیا ہیں اَور اُن خیالات کو اپنی اَور اپنے اعمال کی وضاحت نہ کرنے دیں۔

ہم جو کُچھ اپنے کانوں اَور آنکھوں میں آنے دیں گے وہ ہماری سوچ کو مُتاثر کریں گے۔اگر ہم ایک پیالہ میں پانی ڈالتے ہیں، ہم اُس پیالہ میں سے دُودھ کی توقع نہیں کرسکتے۔آپ پانی حاصل کرنے کی توقع کریں گے۔جو آپ کُچھ اپنے اندر ڈالیں گے وہ ہی باہر آئے گا۔آپ کے کان اَور آنکھیں ایک اہم دروازہ ہیں جو آپ کی سوچ کو متاثر کرتے ہیں۔جو آپ دیکھتے یا سُنتے ہیں وہ آپ کی سوچ کے انداز کو متاثر کریں گے۔یہ بھی، جو ہم اپنے اندر جاری رہنے دیتے ہیں یا ہماری زِندگیاں ہماری وضاحت کا لمحہ بن جائیں گی۔ذیل میں خاکہ پرغور کریں۔

آنکھیں + کان	سوچنا	کہنا	کرنا

جو ہم اپنے اندر ڈالیں گے ہماری سوچ کے طریقے کو متاثر کریگا۔جو ہم سوچتے ہیں ہمارے اِیمان رکھنے اَور کہنے کو متاثر کرتا ہے۔

ہمارے عقائداُس کو متاثر کرتے ہیں جو ہم کرتے یا جس پرعمل کرتے ہیں۔حتمی طور پر ہم اُس پر عمل کریں گے جو مانتے ہیں یہ سچ ہے۔باقی ماندہ سبق کے لِئے اِس خاکہ کو سامنے رکھیں۔ہم جو کرتے یا کہتے ہیں یہ اچھا اشارہ ہیں جو ہم یقین کرتے یا سوچتے ہیں۔اگر ہمارا قول یا فعل خُدا کے کلام کے موافق نہیں،تو پھر ہمارے سوچنے میں مسئلہ ہے جِسے دُرست کرنے کی ضرُورت ہے۔اِس خاکے کے بارے ہم مزید بات کریں گے جب ہم اپنی سوچ کو کیسے بدلیں کے موضوع پر گُفتگو کریں گے۔مگر یہ یادرکھنا بہت اہم کہ بطورِشاگرد ہماری زِندگیوں کے ہر لمحے کی وضاحت کرنے کیلِئے خُدا کا کلام سب سے اہم ترین ہتھیار ہے۔

لمحات کا تعین کرنا

آپ کے متعین لمحات کیا ہیں؟ آپ نے اندر یا اپنی زِندگی میں کیا جاری رہنے دیتے ہیں جو اِس سے متاثر ہوتا کہ آپ حالات میں کیسے کام کرتے ہیں؟ آپ کے ماضی میں کیا ہُوا کہ آپ اپنے حال اَور مُستقبل کو ترتیب دینے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ کیا دیکھتے یا سُنتے ہیں جو خُدا کی سچائی کے مطابق نہیں ہے؟ کیا آپ اُن خیالات اَور نظریات کو اپنی زِندگی میں جاری رہنے کیا جازت دے رہے ہیں؟ آپ کیسے دیکھتے اَور عمل کرتے ہیں یہ اُس سے کیسے مُتاثر کرتا ہے؟

ہنڈوراس میں دُبلے پتلے اَور بھُو کے کُتوں کے بارے مَیں ایک مشنری سے بات کر رہی تھی۔وہ ایک بچّے کے طور پر ایک فارم رہتی تھی جہاں اُس نے پرورش پائی تھی اَور اُس نے مُجھے بتایا کہ ہنڈوراس میں بھُو کے کُتے کیسے مُرغیوں پر کبھی حملہ نہیں کرتے۔اپنے فارم بڑھتے ہُوئے،اُنھیں مرغیوں کو بھُو کے کُتوں اَور لومڑیوں سے محفوظ رکھنا پڑتا تھا۔یہ کافی عجیب لگا۔آخر کُتے تو گوشت خور ہوتے ہیں۔مَیں نے سوال کیا،چیزیں فرق کیوں ہوسکتی ہیں۔اُس نے مُجھے بتایا کہ اُسکی ایک ہنڈوران پڑوسیوں کے پاس اُس کے لِئے جواب تھا۔جب کُتے کے بچّے چھوٹے ہوتے ہیں،مُرغی ماں اُنھیں مارتی اَور خوفزدہ کرتی ہیں۔جب وہ بڑے ہوجاتے ہیں،وہ مُرغیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کا سوچتے بھی نہیں۔اگر چہ اُن میں مرغیوں کو کُچلنے کی قوت اَور قابلیت ہے،اَور وہ بھُو کے اَور فاقے سے مر رہے ہوتے ہیں،وہ بھُو کے رہتے ہیں کیونکہ اُنھیں ''سِکھایا'' یا سوچ میں دھوکا دیا گیا ہے کہ وہ یہ نہیں کرسکتے۔اُنہوں نے اِن خیالات کو اپنے اندر برقرار رہنے کی اجازت دی،اگر چہ اُنہوں مرغیوں پر غالب آنے کی صلاحیت حاصل کر لی تھی جیسے وہ بڑے ہوگئے۔اپنے مسیحی سفر میں ہم کِتنی بار ایسا ہی کرتے ہیں۔

بالکُل بھُو کے کُتوں کی طرح،جِس طرح سے ہم سوچتے ہیں(یا ہماری سوچ کی زِندگی)یہ بتاتا ہے کہ ہم کِس چیز کو اپنے متعین لمحات بننے دیتے ہیں یا کِسی صورتِ حال میں ہم کیسے کام کرتے ہیں۔ایک غلط خیال کِسی صورتِ حال میں خُدا کے مقصد سے محروم کرسکتا ہے۔غلط خیالات خُدا کے منصُوبے پر عمل کرنے سے ہمیں روک سکتے ہیں۔اپنے اعمال کو آپ کونسے متعین لمحات بتانا چاہتے ہیں؟

یرمیاہ ۲۹:۱۱ آیت پڑھیں ۔ خُداوند کیا فرماتا ہے کہ ہمارے لِئے اُس کے پاس کیا خیالات ہیں؟

یُوحنّا ۱۰:۱۰ آیت پڑھیں ۔یِسُوع فرماتا ہے کہ وہ کیوں آیا؟

ہمارے لِئے خُدا کے متعین لمحات حیران کُن ہیں۔وہ نیک ہیں نہ کہ بُرائی کے۔وہ سلامتی اَور اُمید سے بھرپُور ہیں۔ہمارے لِئے اُس کے خیالات ہیں کہ ہم کثرت کی

زِندگی پائیں۔اگر ہم اپنے سوچ کے انداز کو اُسکی سوچ کے انداز کے ساتھ بدل لیں تو پھر وہ ہمارے لمحات کو دِن بادِن یا منِٹ بامنِٹ متعین کرتا ہے۔ہم میں سے ہر ایک کیلئے اُس کے پاس اچھے منصوبے اور حیران کُن خیالات ہیں۔جب ہم یِسوع مسیح کو اپنا خُداوند اور نجات دہندہ قبُول کرتے ہیں، ہمیں خُدا کے منصُوبوں اور خیالات تک رسائی حاصل ہے۔

ہمارے پاس چناؤ ہے۔اپنے متعین لمحات میں (یا حالات) جو ہمارے ہیں:

- خلل کے اِمکانات
- اچھے پھل کے اِمکانات

خُدا نے ہمیں کیا چناؤ فراہم کِیا ہے؟ وہ بھلا ہے اور اپنے خیالات پر عمل کرنے اور سوچنے پر وہ ہمیں مجبُور نہیں کریگا۔ہمیں چناؤ کرنا ہے۔ہم ردِعمل ظاہر کر سکتے ہیں یا جواب دے سکتے ہیں۔

- **ردِعمل ظاہر کرنا**۔اپنے موجُودہ یا مُستقبل کے حالات کی بُنیاد پر جنہیں ہم نے ماضی میں اپنا تعین کرنے کی اجازت دی ہے۔جب ہم ردِعمل ظاہر کرتے ہیں تو ہم ماضی کے حالات یا تجربات کو اپنی وضاحت کرنے دیتے ہیں۔یہ ہمیں اپنے ماضی کے بے دین خیالات، حالات اور تجربات کا شِکار بنائے رکھتے ہیں۔
- جواب دینا۔ کیسے خُدا نے ہماری یا حالات کی وضاحت کی اِس کی بُنیاد پر ہم اپنے موجودہ یا مُستقبل کے حالات کو جواب دے سکتے ہیں۔ہم اپنے خیالات یا جذبات کی بجائے خُدا کی سوچ کے انداز کی بُنیاد پر اپنے حالات کا جواب دینے کے لِئے چناؤ کر سکتے ہیں۔یہ ہمارا چناؤ ہے!

آپ کو شاید یہ احساس نہ ہو کہ آپ اپنے خیالات کو قابو کر سکتے ہیں۔شاید آپ سوچتے ہوں کہ اگر آپ اُداس ہیں آپ کو اُداس رہنا چاہئیے جب تک اُداسی اپنے طور پر چلی نہ جائے۔مَیں جانتی ہوں کہ کچھ اِسی طرح سوچتے ہیں کیونکہ یہ ہی ہے جیسے سوچا کرتا تھا۔مُجھے ''خراب مُوڈ'' اُٹھنا اور سوچنا یاد ہے.... ہم پھر چلتے ہیں، ایک اور بُرا دِن۔غلط! یہ ہے جہاں ذمہ داری اور چناؤ تصویر میں آتے ہیں۔آپ ایک اچھے دِن کا چناؤ کر سکتے ہیں اگرچہ آپ خراب مُوڈ کے ساتھ اُٹھیں۔میرا مطلب یہ نہیں کہ اگر آپ کے خیالات بُرے ہیں تو آپ بُرے شخص ہیں، لیکن میرا مطلب ہے کہ عام طور پر خیالات اعمال کی ترجمانی کرتی ہیں۔اگر آپ خُود کو ناراض سمجھیں یا ہر وقت افسردہ خیالات رکھیں، آپ ناراض یا اُداس ہونگے۔اِس سے پہلے کہ آپ اپنے خیالات کو قابو کر سکیں، آپ کو سمجھنا ہوگا کہ خیالات کیسے آپ کی زِندگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔جب آپ خیالوں میں کھو جاتے ہیں یا اپنے دماغ کو چند خیالات پر ٹکنے دیتے ہیں، آخر کار آپ وہی بولنا چاہیں گے جو آپ کے ذہن میں ہے۔اِس کے نتیجے میں، آپ کے خیالات الفاظ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔جتنا زیادہ آپ کو بات کہتے ہیں، اُتنا ہی زیادہ آپ اُسے اپنے ذہن میں پختہ کرتے ہیں۔اگر آپ اپنے آپ کو مسلسل منفی خیالات رکھنے دیں گے، آپ منفی طور پر بولیں گے اور آخر کار منفی طور پر عمل کریں گے۔جس آپ سوچتے ہیں یہ کنٹرول کرتا ہے کہ آپ اپنی دُنیا کو کیسے دیکھتے اور مُتاثر کرتے ہیں۔

پس، ہم کیسے صحیح سوچ کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں؟ اگر ہمیں ردِعمل کو ظاہر کرنے کی بجائے جواب دینا ہے، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرُورت ہے کہ ہمارا جواب کیا ہونا

چاہیئے۔ ہمارا جواب کیسا نظر آنا اور کیسا سُنائی دینا چاہیئے؟

خُدا کے کلام پر عمل کریں

آپ کیا دیکھ رہے اور کِس پر عمل کر رہے ہیں؟ جو ہم یقین رکھتے ہیں اُسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم جس پر عمل کرتے ہیں ہمارے لِئے حقیقت بن جاتا ہے۔ آپ کہہ نہیں سکتے کہ آپ یقین رکھتے ہیں، آپ کو اپنے عقیدے پر عمل کرنا چاہیئے (اُس کے کلام کو اپناتے ہُوئے)۔ جب ہم کِسی صورتِ حال میں ہوتے ہیں، ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمیں اپنی توجہ کے مرکز کو تبدیل کرنا ہوگا، جس پر ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں حالات کو خُدا کے کلام کے فِلٹر یا اُس کے خیالات کے ذریعے دیکھنے کی ضرُورت ہے۔

متّی ۱۴:۲۲۔۳۱ آیت پڑھیں

نوٹ: آپ کو اِس کہانی کی تفصیل مرقس ۶:۴۵۔۵۲ آیت اور یُوحنا ۶:۱۵۔۲۱ آیت میں بھی مِلیگی اگر آپ اُن آیت کو بھی پڑھنا پسند کریں گے۔

لوگوں سے مُنادی کرنے کے بعد، یِسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ کشتی میں سوار ہو اور جھیل کی دُوسری طرف جاؤ۔ جب کشتی جھیل کے بیچ میں تھی، اُن پر ایک بہت بڑی آندھی آئے۔ یِسُوع پانی پر چل کر اُن کے پاس گیا۔ جب شاگردوں نے اُسے پانی پر چلتے دیکھا، اُنہوں نے سمجھا کہ کوئی بھُوت ہے اور ڈر کر چلاّ اُٹھے۔ لیکن یِسُوع نے اُن سے کہا، ''خاطر جمع رکھو! میں ہوں؛ ڈرو مت۔'' پطرس نے اُسے جواب دیا اور کہا، ''اَے خُداوند اگر تُو ہے تو مُجھے حُکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آوں۔'' یِسُوع نے اُس سے کہا، ''آ'' پطرس نے کہا مانا اور کشتی باہر نکلا! مگر جب اُس نے اپنے گِرد آندھی کو دیکھا، وہ ڈر گیا تھا اور ڈوبنے لگا۔ یِسُوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا، اور اُس سے کہا، ''اَے کم اِعتقاد تُو نے کیوں شک کِیا؟''

آپ اِس اِقتباس میں کچھ باتیں دیکھیں گے:

۱۔ جب پطرس نے کشتی سے باہر قدم رکھا، اُس کی توجہ کا مرکز یِسُوع تھا۔

۲۔ پطرس نے صرف یِسُوع بات کو سُنا ہی نہیں، یِسُوع نے جو اُس کہا اُس نے کِیا۔ یِسُوع نے اُسے کشتی سے باہر آنے کو کہا، پس اُس نے وہ کِیا۔ اُس نے گِرد طوفانی صورتِ حال پر توجہ نہیں دی۔ وہ قائل تھا کہ یِسُوع نے اُسے کچھ کرنے کو کہا ہے، یہ اُس کے لِئے خُوب کام کرتا۔ پس، جو یِسُوع نے اُس سے کہا، اُس نے اُس پر عمل کِیا۔

۳۔ جب پطرس کی نگاہ یِسُوع پر تھی:

- اُسے کوئی ڈر نہ تھا
- وہ باہر نِکلا یا اُس نے عمل کِیا
- یِسُوع نے جو کہا وہ اُس پر عمل کرنے کے قابل تھا—اپنے حالات پر غالب آیا اور پانی پر چلا۔

۴۔ جب پطرس نے اپنا مرکز کھو دیا طوفان کی طرف دیکھا (اپنے گِرد کے حالات)

- وہ خوفزدہ ہو گیا

- وہ ڈُوبنا شروع ہو گیا

ہمیں جاننا چاہیئے یِسُوع (یا کلام) ہمارے حالات کے بارے کیا فرماتا ہے۔ہمیں اُسے اپنی توجہ کا مرکز رکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ہماری مرکزِ نگاہ غلط چیزوں پر ہے (جیسے پطرس کی توجہ کا مرکز یِسُوع سے تبدیل ہو کر طوفان بن گیا)، جو ہم دیکھتے ہیں ہمیں اُسے تبدیل کرنے کی ضرُورت ہے— توجہ کے مرکز کو تبدیل کریں۔پطرس کے حالات میں سوائے اُسکی توجہ کے مرکز کے کچھ بھی نہیں بدلا تھا اور جو وہ دیکھ رہا تھا (اُس کی قابلیت نہیں بدلی، اُس کا ماحول نہیں بدلا، اور نہ یِسُوع بدلا تھا)۔جب وہ یِسُوع کو دیکھ رہا تھا/اپنے جوابات کے لِئے کلام کو دیکھ رہا تھا اور اُن پر عمل کر رہا تھا، وہ اپنے حالات پر غالِب آ رہا تھا۔جب اُس نے اپنے چوگرد آندھی اور طوفان کو دیکھنا شروع کِیا، وہ ڈُوبنے لگا!!! ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔

جِس کے متعلق ہم خُود کو سوچنے دیتے ہیں ہماری زِندگیاں وہی بن جاتی ہیں۔آپ جِس پر سوچیں (غور) گے وہ آپ کا یقین (عقیدہ) بن جائے گا، اور جو آپ یقین کریں گے وہ آپ کا عمل بن جائے گا (آپ جو کہتے یا کرتے ہیں)۔اگر یہ سچ ہے، تو پھر ہم اپنی سوچ کیسے بدلیں؟

مَیں اپنی سوچ کیسے بدلوں؟

خُدا کے خیالات اور منصُوبے بہت بڑے اور بہتر ہیں اُس کے مقابلے میں کچھ بھی جو ہم اپنے طور پر کر معلُوم کر سکتے ہیں۔ہماری زِندگیوں کے لِئے اُس (خُدا) کے پاس حیرت انگیز منصُوبے ہیں۔ہم اپنے آپ صرف اُسی طرح دیکھتے ہیں جیسے ہم ہیں یا جیسے ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں ہونا چاہیئے، مگر خُدا ہمیں تمام اِستعداد اور قُدرتی صلاحیتوں کے ساتھ دیکھتا ہے جو اُس نے ہم میں رکھیں جب اُس نے ہمیں خلق کِیا۔ہم اپنے آپ کو تمام حدوُد کے ساتھ دیکھتے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ہم جو کچھ خُدا کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں خُدا ہمیں اِس کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ہم اپنے آپ کو اپنے ماضی اور حال کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔اِس کے ساتھ ساتھ خُدا ہمیں ہمارے مُستقبل کی روشنی میں بھی دیکھتا ہے۔وہ ہمیں اُس کے طور پر دیکھتا ہے جو اُس نے ہمیں بننے کے لِئے پیدا کِیا۔ہم اپنا تعین اِس سے کرتے ہیں کہ جو ہم سمجھتے ہیں ہم کر سکتے ہیں نہ ہماری صلاحیتیں جو خُدا کے ساتھ ہیں جو ہمارے لِئے اور ہمارے ذریعے کام کرتی ہیں۔

لٰہذا، ہم اپنی سوچ کیسے بدل سکتے ہیں کہ ہم اُسی طرح سوچیں جیسے خُدا سوچتا ہے؟

اِفسیوں ۶:۱۶ آیت پڑھیں ۔ ایمان کی سِپر کِس کو بُھجاتی ہے؟

اِبلیس (شریر) کے جلتے ہُوئے تیر کیا ہیں؟ یہ وہ خیالات ہیں جو وہ ہم ڈالیں کی کوشش کرتا ہے، یہ خُدا کے خیالات کے مُتضاد یا برعکس ہیں۔اگر ہم اپنے خیالات کو قابُو میں نہیں رکھتے تو ہمارے خیالات ہمیں چلائیں (کنٹرول) گے۔اِس وجہ سے، اہم طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے کہ اِبلیس (شیطان) ہمارے خیالات کے ذریعے ہم پر حملہ کرتا ہے۔وہ ہمیشہ ہمیں خُدا کے مقصد اور سچائی کے برعکس یا خلاف خیالات فراہم کریگا۔اگر وہ ہمیں اِن خیالات میں مُتفق کر سکے، وہ اُن منصُوبوں

پر عمل کرنے کی ہماری صلاحیت میں ڈال سکتا ہے جو ہمارے لِئے خُدا کے پاس ہیں۔ہمیں اِن خیالات کو قبُول کرنے ضرُورت نہیں جو وہ ہمیں فراہم کرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ہم صرف خُدا کے خیالات کوقبُول کر سکتے ہیں۔

رومیوں ۱۲:۲ آیت پڑھیں

ایمپلی فائیڈ بائبل اِسے مزید ذاتی بناتی ہے۔اِسی آیت کو آپ ایمپلی فائیڈ ورژن میں پڑھیں۔

رومیوں ۱۲:۲ آیت (کچھ اِضافہ کے ساتھ)[ایمپلی فائیڈ۔اے ایم پی]
اِس دُنیا(اِس دَور) کے ہم شکل نہ بنو،[ظاہری طور طریقوں کو اپنانے کے بعد،اُس کے بیرونی رسم ورواج میں ڈال لیا] بلکہ عقل نئی ہو جانے سے (ساری) صُورت بدلتے (تبدیل) جاؤ۔[اِس کے نئے نظریات اَور نئے روّیوں سے]،تاکہ آپ جانچ کر سکو[اپنے لِئے] کہ خُدا کی نیک اَور پسندیدہ اَور کامِل مرضی کیا ہے،یہاں تک وہ چیز جو اچھی،کامِل اَور پسندیدہ ہے[آپکے لِئے اُس کی نظر میں]۔

اِس سے پہلے ہم مزید آگے بڑھیں،ہمیں کچھ کلیدی الفاظ کی وضاحت کرنے کی ضرُورت ہے جو اِس آیت میں اِستعمال ہُوئے ہیں:

- **ہم شکل = عام رسم ورواج اَور معیار کے مطابق عمل کرنا۔** بائبل بیان کرتی ہے،''ہم اِس دُنیا کے ڈھنگ اَور نظام کے مطابق نہ ڈھل جائیں۔'' یہ بیان کرتی ہے اُس طرح مت سوچیں جیسے دُنیا سوچتی ہے یا آپ کو سوچنے کو کہتی ہے۔
- **بدلنا = مُکمل طور پر تبدیل ہونا،شکل اِختیار کرنا،تشکیل پانا۔** بائبل فرماتی ہے بدلیں،یا اپنے سوچ کے انداز کے ذریعے مُکمل طور پر دُوبارہ سے تشکیل دیں۔
- **تجدید یا پھر سے نیا کرنا = نئے کی طرح بنانا: تازگی بحال کرنا،توانائی یا کاملیت۔بہتر کے تبدیل کرنا۔** یہ آیت آپ کے پُرانے خیالات کو نئے اَور کامِل خُیالات کے ساتھ تبدیل کرتی ہے۔
- **جانچنا = آزمانا،جانچنا یا اجازت دینا۔** یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ہمیں اپنی سوچ کے انداز کو خُدا کی سوچ کے طریقے میں بدلنے کے ذریعہ اپنے ذہن کو تبدیل ہونے دیں۔تاکہ ہم اپنی زِندگیوں میں خُدا کے بہترین کو ہونے دیں۔

یسعیاہ ۵۵:۸ آیت پڑھیں۔ خُدا کے خیالات ہمارے خیالات سے کیسے فرق ہیں؟

خُدا کے خیالات ہمارے خیالات سے بُلند اَور بہتر ہیں۔اگر مَیں اجازت دینا چاہتا جو خُدا کی نظر میں میرے لِئے نیک (اچھا) اَور پسندیدہ ہے۔مُجھے یہ دیکھنا چاہیئے کہ خُدا کیا کہتا ہے اَور وہ کہوں جو خُدا کہتا ہے۔

فِلپیوں ۲:۱۲ آیت پڑھیں۔ اِس آیت میں ہمیں کیا کرنے کو کہا گیا ہے؟

یہ اپنے لِئے کاموں (اعمال) کے ذریعے نجات حاصل کرنے کی بات نہیں کر رہی،بلکہ اپنی زِندگی میں نجات کی برکات اَور فائدوں کو اپنانے کی بات کرتی ہے۔

جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں ہماری رُوح زندہ ہو جاتی ہے،لیکن اپنی رُوح کو متوازن کرنے کے لِئے ہمیں اپنے ذہن کی تجدید کرنے کی ضرُورت ہے

۔اپنے خیالات کو خُدا کے خیالات کے ساتھ تبدیل کرنے سے ہم ایسا کرتے ہیں۔

فِلپیوں ۴:۸ آیت پڑھیں ۔ پولُس فلپی میں اِیمانداروں کے لِئے کچھ باتوں کی فہرست لِکھتا ہے۔ وہ اُنھیں اِن باتوں پر کیا کرنے کو کہتا ہے؟

یشوع ۱:۸ آیت پڑھیں ۔ ہمیں شریعت کی کِتاب (یا کلام) کے ساتھ دِن رات کیا کرنا لازمی ہے؟

اگر وہ یہ دِن رات کریں گے تو اِس کا کیا نتیجہ ہوگا؟

دونوں حوالوں میں ہمیں خُدا کے کلام پر دھیان (غور و خوض) کرنے کے لِئے کہا گیا ہے۔ ہم نے پچھلے سبق میں دھیان کرنے کا کیا مطلب ہے اِس پر گفتگو میں مختصر وقت گزارا تھا، لیکن اِس سبق میں ہم دھیان کے مطلب میں تھوڑا گہرائی میں جائیں گے۔ خُدا کے کلام پر دھیان کرنا ہمارے سوچنے کے انداز کو تبدیل کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آیئے دھیان کی تعریف سے شروع کرتے ہیں:

- **دھیان کرنا**= اپنے خیالات پر توجہ مرکوز کرنا؛ تصوّر کرنا؛ مُنہ ہی مُنہ میں بولنا، بولنا، غور کرنا، منعکس کرنا۔

جب ہم خُدا کے کلام پر دھیان کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ حوالے کے مندرجہ ذیل حصّے کو ایمپلیفائیڈ ورژن میں پڑھیں:

یشوع ۱:۸ آیت (ایمپلیفائیڈ) ''........اور پھر آپ دانائی سے غور کرو گے اور اچھی کامیابی حاصل کرو گے۔''

ایک اَور ترجمہ یُوں بیان کرتا، پس تُم ''زِندگی کے معاملات کو دانائی سے نمٹانا۔'' یہ ظاہر ہے کہ اگر ہم زِندگی کے معاملات کو دانائی سے نمٹانا سیکھ لیں تو ہم اپنی راہ خوشحال بنائیں گے۔ زِندگی کے معاملات پر دانائی سے غور کرنے کی کُنجیوں میں سے ایک اِس آیت کے ابتدائی بیان میں پائی جاتی ہے۔ غور کریں پہلی بات جس وہ ذِکر کرتا ہے کہ اِسے (خُدا کے کلام) اپنے مُنہ سے جُدا نہ ہونے دینا۔ کیوں؟ کیا آپ کبھی زیادہ مشغول یا کِسی مسئلے یا حالات سے مغلُوب ہوئے ہیں کہ آپ نے خُود کو اُس کے بارے بات کرتے پایا؟ یہ واقعی غور و فکر یا دھیان کی ایک شکل ہے۔ غور و فکر مُثبت یا منفی ہو سکتی ہے۔ فکر یا پریشانی غور و فکر کی منفی شکل ہے۔
اپنے دھیان کو مُثبت رکھنے کے لِئے آپکو چاہیئے کہ خُدا کے کلام کو اپنے مُنہ میں رکھیں۔ مَیں کوئی الفاظ کو دُہرانی کی بات نہیں کر رہی، بلکہ خاص طور پر خُدا کے کلام کی بات کر رہی ہوں۔

یسعیاہ ۵۵:۱۱ آیت پڑھیں

خُدا کے کلام کو اپنے مُنہ میں رکھنا کیوں ضرُوری ہے؟ غور کریں کہ خُدا کے کلام نے کُچھ بھی حاصل نہیں کِیا جب تک وہ اُس کے مُنہ سے باہر نہ نکلا۔ خُدا کا کلام آپ

کی زِندگی میں کچھ بھی انجام نہیں دیگا جب تک وہ آپ کے مُنہ سے باہر نہ نکلے۔

آپ کے مُنہ میں کلام آپ کے اِیمان کو پختہ کریگا۔ جب ہم خُدا کے کلام کا اعتراف کرتے ہیں، ہم صرف خُود سے اِس کی تصدیق کررہے ہیں جو ہم اِیمان رکھتے ہیں۔ ہم کِسی چیز کی تصدیق کررہے ہیں جس کے بارے ہم جانتے ہیں۔ ہم سچائی کی گواہی دے رہے ہیں جِسے ہم نے گلے لگایا ہے۔ خُدا کے کلام کو بولنا ہمارے اِیمان کو مضبُوط کرتا ہے۔ اپنے اِیمان کے الفاظ اِستعمال کرنے کے بارے ہم بعد میں آنے والے سبق میں بات کریں گے۔ اَب کے لِئے یہ جاننا اہم ہے کہ جو کلام آپ کے مُنہ میں ہے آپ کی منزل کا تعین یا تشکیل کرتا ہے کیونکہ یہ آپ کے اِیمان کو مُتاثر کرتا ہے۔ یہ یا تو خُدا کو کام کرنے کی اِجازت دیتا ہے یا شیطان کو مداخلت کرنی کی اجازت دیتا ہے۔

یُوحنّا ۶:۶۳ آیت پڑھیں

یِسُوع نے فرمایا جو الفاظ اُس نے کہے وہ رُوح اَور زِندگی ہیں۔ جو آپ کو ملا ہے اگر آپ اُس سے مُطمئین نہیں ہیں، جو آپ کہہ رہے ہیں اُس کی پڑتال کریں۔ کیونکہ وہ سب جو آپ کے پاس ہے اَور وہ سب جو آپ آج ہیں، یہ اُس کا نتیجہ ہے جو آپ نے یقین کِیا اَور جو آپ نے کل کہا۔

آیئے اُس خاکے کی طرف رجوع کریں جو ہم نے پہلے شیئر کِیا تھا۔ ہمارے سوچنا اَور کہنا گہرے طور پر منسلک ہیں۔

آنکھیں + کان	سوچنا	کہنا	کرنا

لُوقا ۶:۴۵ آیت پڑھیں ۔ اِنسان مُنہ سے کیا بولتا ہے؟

ہم جو بولتے ہیں وہ ظاہر کریگا کہ ہم کیا سوچتے ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں یہ کہ ہم جو کہتے ہیں وہ ظاہر کریگا کہ کیا سوچتے ہیں اَور جو ہمارے اندر ہے (یا ہمارے دِلوں میں)۔

رومیوں ۱۰:۱۷ آیت پڑھیں ۔ اِیمان کیسے پیدا ہوتا؟

اِیمان مانگنے سے یا زیادہ اِیمان کی اُمید کرنے سے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اِیمان خُدا کے کلام کو سُننے سے پیدا ہوتا ہے (اِیمان = عقیدہ)۔ غور کریں کہ باتیں کرنا ہمارے سوچ کو مُتاثر کرسکتا ہے۔

جو ہمارے دِل میں ہے اُس کی کثرت کے باعث ہمارا مُنہ کثرت سے بولے گا۔ چونکہ اِیمان سُننے سے پَیدا ہوتا ہے، جو ہم سوچتے یا یقین کرتے ہیں، خُدا کی باتوں

کو بُلند آواز کے ساتھ بولنے سے مُتاثر ہوسکتا ہے۔ ہم بولنے کے ذریعے خُدا کی باتوں کو جان بُوجھ کر اپنے دِل میں ڈالنے کا چناؤ کر سکتے ہیں۔ پھر، وہ باتیں جو ہمارا

مُنہ ہمارے دِل کی کثرت سے بولتا ہے خُدا کی سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہونگی۔

اب مَیں چاہتی ہوں کہ مندرجہ ذیل مشق کی کوشش کریں۔ یہ کرنے سے پہلے ہدایات کو پورے طور پر پڑھ لیں:

۱۔ آپ نے **اپنے دماغ میں** دس تک گِنتا ہے — آپ نے ہندسے بولنے نہیں، صرف اپنے دماغ میں سوچیں جیسے آپ گِنتے ہیں۔

۲۔ جب چھ کے ہندسے پر آئیں تو بُلند آواز کے ساتھ اپنا نام بولیں۔

کیا ہُوا جب آپ نے اپنا نام کہا؟ آپ کو ٹھہرنا ہے یا اپنے دماغ میں گِنتا روک دینا ہے۔ آپ ایک ساتھ دونوں نہیں کر سکتے۔

لہٰذا، اگر آپ کے دماغ میں کوئی خیال ہے اور آپ کچھ کہتے ہیں، جو آپ بولتے ہیں وہ آپ کے خیال پر غالِب آجاتا ہے۔
ہم اپنے خیالات کو خُدا کے خیالات سے تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ ایک ہی وقت میں ہم دونوں کو نہ کہہ سکتے ہیں اور نہ سوچ سکتے ہیں۔ بولنا ہمیشہ سوچنے پر غالِب آئے گا۔ آپ کے مُنہ میں خُدا کا کلام آپ کی رُوح اور جان کو متاثر کریگا۔ آپ اپنے مُنہ سے اپنے عقیدے کے متعلق جو آپ اپنے دِل میں رکھتے ہیں جو کہیں گے وہ نئی پیدائش کے وقت آپ کی رُوح کو متاثر کریگا۔ پھر خُدا کے کلام پر ایمان رکھنا اور بولنا نئی پیدائش کے بعد بھی آپ کی رُوح پر اثر کرنا جاری رکھے گا۔

یعقوب ۱:۲۱ آیت پڑھیں ۔ خُدا کے کلام میں کیا کرنے کی قوت ہے؟

جب آپ خُدا کے کلام پر دھیان کرتے ہیں، خُدا کی حقیقی فطرت آپکی رُوح کے ذریعہ آپکی جان اور بدن سے ظاہر ہوسکتی ہے۔ دُوسرے لفظوں میں یہ کہ خُدا کی باتوں پر دھیان کرنا آپ کی رُوح کو مضبُوط بنائے گا اور آپ کی جان (دماغ) اور بدن (اعمال) کو متاثر کریگا۔

بدلنا بمقابلہ مزاحمت

یہ خُوش مزاج لڑکی تقریباً پانچ سال کی تھی۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ مارکیٹ میں سامان کا بل ادا کرنے کے لِئے کاؤنٹر (چیک آوٹ اسٹینڈ) پر اِنتظار کررہی تھی۔ اُس نے گُلابی ڈبے میں نقلی موتیوں کا ایک ڈبہ دیکھا۔ ''اوہ امّی، مہربانی سے، امّی کیا مَیں وہ لے سکتی ہوں؟ مہربانی سے، امّی پلیز؟'' ماں قیمت جاننے کے لِئے چھوٹے ڈبے کی پُشت پر دیکھا۔ ''اگر تُم واقعی اُنھیں چاہتی ہو؟ مَیں تُمہارے لِئے اضافی کام کا سوچوں گی۔'' آخرکار، لڑکی نے اُن نقلی موتیوں کا ہار خریدنے کے لِئے کافی پیسے بچائے۔ لڑکی اپنے موتیوں کو بہت پیار کرتی تھی۔ اُس نے ہرجگہ اُنھیں پہنا۔

اِس چھوٹی لڑکی کا ایک پیار کرنے والا ڈیڈی تھا۔ ہررات جب وہ سونے کے لِئے تیار ہوتی تھی، وہ جو کچھ کررہا ہوتا تھا اُسے چھوڑتا اور اُسے بستر پر لٹانے کے لِئے اُوپر آتا۔

ایک رات اُس نے چھوٹی لڑکی سے پوچھا، ''کیا آپ مُجھے پیار کرتی ہو؟''

''اوہ ہاں، ڈیڈی، آپ جانتے ہیں کہ مَیں آپ سے پیار کرتی ہوں۔''

''پھر موتی مُجھے دے دو۔''

''اوہ ڈیڈی،موتی نہیں۔آپ میری گُڑیا لے لو۔''

''ٹھیک ہے، ہنی، گُڈ نائٹ۔''

تقریباًایک ہفتے بعدلڑکی کے ڈیڈی نے پھر پوچھا،''کیاتُم مجھ سے پیار کرتی ہیں؟''

''ڈیڈی، آپ جانتے ہیں کہ مَیں آپ سے پیار کرتی ہوں۔''

''پھر موتی مُجھے دے دو۔''

''اوہ ڈیڈی، میرے موتی نہیں، آپ میرے دُوسرے کھلونوں میں سے کوئی لے لو۔''

''ٹھیک ہے، اچھی طرح سونا، خُدا آپ کو برکت دے، ڈیڈی آپ سے پیار کرتے ہیں۔''

چندراتوں کے بعد جب اُس کا ڈیڈی کمرے میں آیا، چھوٹی لڑکی بیڈ کے ساتھ بیٹھی ہُوئی تھی۔ جیسے ہی وہ قریب آیا، اُس نے دیکھا آنسوُ اسکی گالوں پر سے بہہ رہے تھے۔''یہ کیا ہے؟'' کیا مسئلہ ہے؟'' چھوٹی لڑکی نے کچھ نہ کہا لیکن اپنا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ڈیڈی کی طرف بڑھایا۔ جب اُس نے اُسے کھولا، اُس کا موتیوں والا ہار اُس کی ہتھیلی پر پڑا تھا۔ آخرکاراُس نے کہا۔''ڈیڈی یہ آپ کے لِئے ہے۔'' اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ ایک ہاتھ نقلی موتیوں کا ہار لینے کے لئے بڑھایا۔ دُوسرا ہاتھ اُس نے اپنی جیب میں ڈالا اَور ایک نیلے رنگ کا مخمل کا ڈبے باہر نِکالا جس میں اصلی موتیوں کا ہار تھا جو اُسے دینے کے لِئے تھا۔ یہ ہر وقت اُس کے پاس تھا۔ وہ صرف اِنتظار کر رہا تھا کہ وہ اپنا نقلی موتیوں کا اُسے دے دے تا کہ وہ اُسے اصلی خزانہ دے سکے۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے خیالات کے لِئے اپنے خیالات کو چھوڑ دیں — یعنی اصلی خزانہ کے لِئے۔ ہمیں اپنے خیالات کو خُدا کے خیالات کے لِئے تبدیل کرنے یا بدلنے کی ضرورت ہے جیسے اُس چھوٹی لڑکی نے اپنا نقلی موتیوں کا ہار اپنے ڈیڈی کے اصلی موتیوں کے ہار کے لِئے تبدیل کر لیا۔ ہم یہ تبادلہ عملی طور پر کیسے کرتے ہیں؟

۲ کُرنتھیوں ۱۰: ۳-۶ آیت پڑھیں ۔ ہمیں ہر خیال کے ساتھ کیا کرنا ہے؟

غور کریں یہ بیان کرتا ہے کہ ہمیں ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنانے کی ضرُورت ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

ہم کِسی خیال کو کیسے قید کر سکتے ہیں؟ اپنے ذہن کی تجدید کرنے سے (یا اپنی سوچ کے انداز کو بدلنے سے)۔ اپنے خیال کو قید کرنا یہ ہے کہ آپ کِسی چیز کے بارے سوچتے ہیں اِسے سچائی کے ساتھ تبدیل کرنا ہے یا جو خُدا کِسی چیز کے بارے بیان کرتا ہے....کلام کے ساتھ۔

مَیں نے نہیں کہا کہ مزاحمت کریں، بلکہ تبدیل کریں!!! آپ صرف اپنے خیالات کو سوچنے سے روکنے کی کوشش نہیں کر سکتے۔ آپ کو اپنے خیالات کو لینا ہے اَور مکمل طور پر اِنھیں خُدا کے خیالات سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے ذہن کی تجدید کرنا ایک تبدیلی ہے۔ یہ اپنے بارے یا حالات کے بارے منفی خیالات یا

غیر صحت مندانہ خیالات کی **مزاحمت کرنا نہیں ہے بلکہ اِن کا تبادلہ خُدا کے خیالات کے ساتھ کرنا ہے**....... بار بار! جو ہم شاید خُدا کے خیالات کے مقابلہ میں رکھتے

ہیں:

ہمارے خیالات	خُدا کے خیالات
مَیں یہ نہیں کرسکتا	**فِلپیوں ۴:۱۳ آیت** ۔ مَیں مسیح میں سب کچھ کرسکتا ہوں جو مُجھے طاقت بخشتا ہے۔
مَیں خوفزدہ ہُوں.......	**۲ تیمُتھیُس ۱:۷ آیت** ۔ کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قُدرت اَور محبت اَور تربیّت کی رُوح دی ہے۔
مَیں فکرمند ہُوں....	**فِلپیوں ۴:۶ آیت** ۔ کِسی بات کی فِکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اَور مِنّت کے وسیلہ سے شُکر گذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔
مَیں نہیں جانتا کہ کیا کرُوں۔	**یعقوب ۱:۵ آیت** ۔ لیکن اگر تُم میں سے کِسی میں حِکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو بغیر ملامت کِئے سب کو فیّاضی کے ساتھ دیتا ہے۔
مَیں بہت اِکیلا محسوس کرتا ہُوں۔	**عِبرانیوں ۱۳:۵ آیت** ۔ زَر کی دوستی سے خالی رہو اَور جو تُمہارے پاس ہے اُسی پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے خُود فرمایا ہے کہ مَیں تُجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہُوں گا اَور کبھی تُجھے نہ چھوڑوں گا۔
مَیں محبت کا مستحق نہیں ہوں: مَیں نے بہت غلط کام کِئے ہیں	**رومیوں ۳:۲۳ آیت** ۔ اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا اَور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔ **رومیوں ۵:۸ آیت** ۔ لیکن خُدا اپنی محبت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔
مَیں نیک نہیں۔	**اِفسیوں ۲:۱۰ آیت** ۔ کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اَور مسیح یسُوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلُوق ہُوئے جِن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لِئے تیار کِیا تھا۔
میرے بارے کوئی فِکر نہیں کرتا	**۱ پطرس ۵:۷ آیت** ۔ اَور اپنی ساری فِکر اُس پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تُمہاری فِکر ہے۔
مَیں بہت بدقسمت ہوں۔ میرے ساتھ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔	**۱ یوحنا ۴:۴ آیت** ۔ اَے بچّو! تُم خُدا سے ہو اَور اُن پر غالِب آ گئے ہو کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔
	۱ یُوحنّا ۵:۴ آیت ۔ جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوا ہے وہ دُنیا پر غالِب آتا ہے اَور وہ غلبہ جِس سے دُنیا مغلُوب ہُوئی ہے ہمارا ایمان ہے۔

کیا آپ کی زِندگی میں ایسا حلقہِ اثر ہے جِسے ٹھیک کرنے کی ضرُورت ہے؟ دو تین حوالے تلاش کریں تاکہ آپ اپنی زندگی کے اِس حلقہِ اثر سے بات کریں۔ ہر بار جب کوئی منفی خیال آپ کے ذہن میں آنے کی کوشش کرے، اُس صُورتِ حال کے بارے خُدا کے خیال کو کہیں۔ ایمان خُدا کے کلام کو سُننے، اَور سننے سے اَور سُننے سے پیدا ہوتا ہے۔ میری زِندگی میں ایک وقت تھا کہ مَیں پریشانی اَور فکر سے تباہ ہوگیا تھا۔ لیکن، جب مَیں نے جانا کہ مَیں اپنے خیالات کو خُدا کے خیالات کے ساتھ

تبدیل کرسکتا ہُوں، اِس نے واقعی میری زِندگی تبدیل کو کردیا۔ میرے خیالات یُوں ختم ہوگئے کہ مَیں نے اپنے آپ کو قابُو سے باہر محسوس کِیا۔ لہٰذا، مَیں نے تین

حوالے ڈھونڈے جنھوں نے بیان کِیا جو خُدا نے کہا ہے۔ مَیں نے اِن حوالوں کو چھوٹے کارڈز پر لکھا جو مَیں لے جاسکتا تھا۔ جب میرے خیالات فِکر پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرتے ،مَیں اپنے کارڈز نِکالتا اَور حوالوں کو بُلند آواز میں بولنا یا پڑھنا شروع کر دیتا، تاکہ مَیں منفی خیال کو روک سکوں اَور خُدا کے خیال کے ساتھ تبدیل کرلوں۔ جب مَیں نے شروع کِیا، مُجھے اُن کارڈز کو مسلسل نِکالنا پڑتا تھا۔ اگر مَیں لوگوں میں ہوتا تھا، مَیں باتھ رُوم میں چلا جاتا تاکہ بُلند آواز میں اُنھیں خُود سے بولوں۔ ہر بار جب بھی پریشانی کا خیال مُجھے آتا، اِس خیال کو بدلنے کیلئے مَیں خُدا کے کلام کو بولتا۔ کیا یہ مشکل کام تھا؟ ہاں۔ کیا یہ کام کے قابل تھا؟ بالکل ہاں! آخر کار میری زِندگی کے اِس حلقہِ اثر میں میری فِکر کے خیالات خُودبخُود خُدا کے خیالات کے ساتھ تبدیل ہوگئے۔

مشق کامل بناتی ہے

ایک نئے شہر میں کام کے لِئے میرا اِنٹرویو تھا۔ مَیں اکثر شہر گاڑی چلا کر نہیں جاتی تھی۔ مَیں تھوڑی گھبرائی ہُوئی تھی۔ دراصل مَیں کام چاہتی تھی۔ اپنے اِنٹرویو سے پہلی رات مَیں نے اِس بات کو یقینی بنایا کہ مَیں نے اپنے ڈیڈ سے ساری ہدایات حاصل کرلی ہیں۔ مَیں نے ہدایات کو دُوبارہ چیک کرنے کے لِئے فون کِیا کہ کہیں اُن سے کوئی غلطی نہ ہوگئی ہو۔ صرف ایجنسی کے لِئے میرے پاس نقشہ بھی تھا۔ اگلی صُبح سویرے سویرے مَیں اچھی طرح تیار ہُوئی اَور شہر کیلئے نِکل پڑی۔ مَیں نے آغاز اچھا کِیا۔ مَیں نے شہر سے نِکلنے کے ٹھیک راستے اختیار کئے جب تک مَیں شہر کی حدُود میں داخل نہ ہوئی۔ جِس گلی میں ہسپتال واقع تھا وہاں جانے کے لِئے ایک پیچیدہ راستہ تھا۔ اَب کیا؟ میری ہتھیلیوں میں پسینہ آنا شروع ہوگیا اَور میرے سانس تیز ہونی لگی۔ اِنٹرویو کے لِئے دیر سے پہنچنا عام طور پر کام حاصل کرنے کا کوئی اچھا طریقہ نہیں تھا۔ بہرحال، کہانی کو مختصر کرتے ہُوئے ،مَیں ہسپتال ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچی۔ مَیں شکر گزار رہوں کہ اُنھوں نے اِس بات کو سمجھا۔ مُجھے کام مِل گیا اَور مَیں نے وہاں سات سال کام کِیا۔

کچھ سالوں بعد، جب مَیں کام پر جانے کیلئے اُسی راستے پر گاڑی چلا رہی تھی، میرا دماغ دُوسری چیزوں پر تھا۔ مَیں نے آج کیا شیڈول کِیا ہے؟ دفتر جاتے ہُوئے، کیا مَیں راستے میں رُک کر کچھ کھانے کی چیزیں لے لُوں؟ پھر ،مَیں نے اپنے اِردگرد دیکھا اَور محسُوس کِیا کہ مَیں نے اپنے کام کے لِئے آدھا راستہ طے کرلیا ہے اَور مَیں نے شعوری طور پر سوچا نہیں کہ وہاں کیسے پہنچنا ہے۔ اِنٹرویو والے دِن سے بہت مختلف جب میری ہتھیلیوں نے سارے راستے اسٹرینگ ویل کو زور سے پکڑا ہُوا تھا۔ مَیں اپنے دفتر کا راستہ اچھی طرح جانتی تھی کیونکہ مَیں اِس راستے پر بہت دفعہ گاڑی چلا چُکی تھی۔ وہاں پہنچنا میرے لِئے کوئی مشکل نہ تھا۔ یہ میرے لِئے آسان ہوگیا تھا کیونکہ مَیں نے بار بار، دِن بہ دِن اَور سال بہ سال اِس راستے پر گاڑی چلائی تھی۔

اُسی طرح جیسے اپنے اِنٹرویو والے دِن میرے لِئے اُس شہر میں جانا مشکل تھا۔ اُسی طرح ہمارے خیالات کے لِئے یہ سچ ہے۔ جب ہم پہلی بار ایک خیال یا ذہنیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ مشکل ہوسکتا ہے۔ ہمیں مدد کے لِئے مُسلسل ''نقشے'' سے رجُوع کرنے کی ضرُورت ہے۔ شاید کئی بار اپنا راستہ بھُول جائیں، مگر یہ ٹھیک ہے........ اِس کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اِسے سمجھیں اَور دُوبارہ سے راہنمائی حاصل کریں۔ آخرکار، یہ اُسی طرح بن جائے گا جِس طرح مَیں اپنے کام پر گاڑی چلا کر کام پر گئی، ایک جگہ پر سالوں کام کرنے کے بعد........... قُدرتی اَور آسان ہوگیا۔ **اِس کی کُنجی ہے دُہرانا۔**

خُون کا عہد

’’ڈاکٹر لیونگ سٹون، میرا خیال ہے۔‘‘ یہ معرُوف فِقرہ، افریقہ میں ایک لمبے، خطرناک سفر کے اِختتام کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک شخص بنام ڈیوڈ لیونگ سٹون کو ڈھونڈنے میں کِیا گیا۔ ڈیوڈ لیونگ سٹون اِنگلینڈ کا بہت معرُوف اَور محبوب مشنری تھا۔ اُسے افریقہ میں دریائے نیل کے منبع کی تلاش کے لِئے دو سال کی مہم کا چیلنج دیا گیا۔ اگست ۱۸۶۵ءتاریک براعظم کے لِئے روانہ کے چھ سال بعد، لیونگ سٹون کے بارے بہت کم سُننے کو مِلا۔ نیویارک اخبار کے ایک امیر ترین تاجر جیمس گورڈن بینیٹ جونیئر نے معرُوف لیونگ سٹون کو تلاش کرنے کی ذمہ داری مورٹن اسٹینلی کو سونپی۔ یہ کرنے کیلئے ۱۸۷۱ء میں اِسٹینلی نے زینزی بار سے تقریباً دو ہزار آدمیوں کے قافلے کی افریقہ کے اندرونی علاقوں میں رہنمائی کی۔ v یہ راستہ خطرناک اَور قبائل کے حملوں سے، کھانے کی کمی، اَور بیماریوں سے بھرپور تھا۔ اپنے سفر کے دوران اِسٹینلی کا سامنا ایک قبیلے کے خوف زدہ اَور معزز سردار بنام مِرامبو سے ہُوا۔ مِرامبو کے دورِ حکومت کے عروج کے وقت، مِرامبو کا مُلک کے نوے (۹۰) ہزار مربع میل کے رقبہ پر راج تھا۔ اُس کے زیرِ حکومت اَور اثر و رسوخ والے عِلاقوں میں اَمن، دُوستی، اَور رزق کی فراہمی کو محفوظ بنانے کے لِئے اِسٹینلی نے خُود مِرامبو کے ساتھ خون کے عہد میں شامِل ہونے کو بیان کرتا ہے:

’’منواسیرا (اِسٹینلی کا چیف کپتان) سے درخواست کی گئی کہ میرے اَور مِرامبو کے مابین دوستی کو خُونی بھائی چارے کی رسم ادا کر کے اُس پر مہر کر دے۔ ایک دُوسرے کے آمنے سامنے ہمیں بھوسے کی چٹائی پر بیٹھا دیا گیا، اُس نے ہم میں سے ہر ایک کی دائیں ٹانگ پر چیرا لگایا، جس میں سے اُس نے خُون نِکالا، اَور اُسے تبدیل کرتے ہُوئے، اُس نے بُلند آواز سے کہا: ’اگر تُم سے کوئی بھی اِس بھائی چارے کو جو اَب قائم ہُوا ہے اسے توڑے، شیر اُس کو برباد کرے، سانپ اُسے زہر دے، اُس کے کھانے میں کڑواہٹ ہو، اُس کے دوست اُسے چھوڑ جائیں، اُس کی بندُوق اُس کے ہاتھ میں پھٹ جائے اَور زخمی کر دے، اَور ہر بُری چیز اُس کے ساتھ غلط کرے۔ خُون کے آپس میں گُھل مِل جانے سے، یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب اُن کی رگوں میں ایک جیسا خُون بہہ رہا ہے اَور وہ ہمیشہ کے لِئے دوستی، اَمن، تحفظ، اَور رزق کے بندھن میں بندھے ہیں۔ اِسٹینلی ابھی خُون کے عہد میں شامِل ہُوا تھا، یا ’’مضبُوط دوستی‘‘ جسے بہت سے افریقہ قبیلوں میں دو افراد کے درمیان معاہدوں میں سب سے مُقدس سمجھا جاتا تھا۔ یہ اِتنا مُقدس تھا کہ اِس میں داخل ہونے کے بعد عہد شکنی کا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ vi

افریقہ میں اپنے سفر کے دوران، اِسٹینلی بیشُمار دیسی سرداروں کے ساتھ خُون کے عہد میں شامِل ہُوا۔ کچھ معاملات میں، کسی ایک سردار کے ساتھ خُون کے عہد میں شامِل ہونے کے کئی سالوں بعد، پھر اُس کے سفر میں اُس کا سامنا اپنے خُون کے عہد کے بھائی کے ساتھ اپنے خُون کے عہد کے رشتے کو اپنے ساتھی مُسافروں کی حفاظت اَور رزق کی فراہمی کو قائم کرنے کے لِئے عہد کو برقرار رکھے گا۔ vii افریقہ میں اپنے سفر کے دوران اِسٹینلی نے خُون کے عہد کے رشتے کی طاقت اَور پابند قوت کا تجربہ کِیا۔ مگر اُس نے فقط اِنسان کے درمیان عہد کا تجربہ کِیا۔ اگر اِنسان کے ساتھ خُون کا عہد کرنا اَمن، دوستی، تحفظ، اَور کِسی چیز کی فراہمی کر سکتا ہے، خُدا کے ساتھ خُون کے عہد میں شامِل ہونا یہ کِس طرح کا ہوگا؟

عہد کیا ہے؟

حقیقت میں عہد ہے کیا؟ پہلے سوال کا جواب دینے کیلئے، ہمیں یہ پوچھنا چاہیئے کہ عہد کے بارے بائبل میں کِتنا کچھ کہا گیا ہے۔

لفظ عہد بائبل میں تین سو سے زائد بار پایا گیا ہے۔ یُونانی لفظ ''ڈائی تھیکی'' (diatheke) کا ترجمہ 'عہد نامہ' یا 'عہد' کِیا گیا ہے۔ عہد پُوری بائبل میں ایک اہم موضوع ہے کہ ساری بائبل کو دو عہدوں میں تقسیم کِیا گیا ہے یعنی پُرانا (عہد نامہ) اور نیا

(عہد نامہ)۔ ویبسٹر ڈِکشنری عہد کی یوں تعریف کرتی ہے، ''رسمی، پختہ، اور پابند معاہدے کے طور پر کی گئی ہے۔'' viii عہد ایک طے شدہ معاہدہ ہے جس کی شرائط کا تعین شروع کرنے والا فریق کرتا ہے، جس کی مکمل طور پر تصدیق عہد میں شامل ہونے والا فریق کرتا ہے۔ ix جیمس گارلو اپنی کِتاب عہد میں، عبرانی رواج (berith) پر مبنی عہد کی تعریف فراہم کرتا ہے:

> ''یہ ایک بُنیادی لفظ سے نِکلا ہے جس کا مطلب ہے ''کاٹنا''۔ پس، آخر کار عہد کے معنی کیا ہیں؟ اپنی سادہ صورت میں، یہ دو فریقوں درمیان واضح کردہ شرائط وضوابط پر مبنی ایک جامع معاہدہ ہے۔ یہ دو اشخاص کے مابین باہمی اِفہام وتفہیم ہے جو اُنھیں خاص فرائض کو پُورا کرنے کا پابند کرتا ہے۔'' x

عہد دو فریقوں کے درمیان ایک وعدہ ہے۔ یہ محض لاپرواہی سے کِیا گیا وعدہ نہیں ہے۔ یہ دو فریقوں کے درمیان ایک سنجیدہ وعدہ ہے، یہ ہر فریق پر ذمہ داریوں اور تقاضے بھی عائد کرتا ہے کہ ہر فریق اُسے پُورا کرے، یہ وفاداری اور وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ مشرق کی متعدد تہذیبوں میں، یہ واضح ہے کہ عہد ایک اہم وعدہ ہے جو توڑا نہیں جا سکتا۔ یہ ہی ہے جہاں ہمیں ''سگے بھائی'' اور ''بھائی سے زیادہ قریبی'' کی اصلاح مِلتی ہے۔ وہ افراد جو کِسی عہد میں شریک ہوتے ہیں وہ ایسا چناؤ سے کرتے ہیں۔ اِنسان کے کِئے گئے عہد سے نِکلنے کا صرف ہی راستہ ہے اور وہ ہے مَوت۔ پھر بھی، عہد کی اولاد کا خیال کِیا جاتا ہے۔

ہمیں عہد کی کیوں ضرُورت ہے؟

ایک غیر تحریری اُصول ہے جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، ''اگر خُدا اخُدا ہے، پھر ...... (آپ خالی جگہ پُر کریں) ...... میرے شوہر نے مُجھے چھوڑا نہ ہوتا ...... میرا باپ نہ مرتا جب مَیں تین سال کی تھی ...... شرابی ڈرائیور کی وجہ سے میرے بچّے کی موت نہ ہوتی۔'' ہماری خُدا سے کچھ توقعات ہیں۔ اپنی توقعات کے لِئے ہم خُدا کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ جب وہ پُوری نہیں ہوتیں، ہم شاید مایوس ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہ ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔

بہرحال، جب ہم خُدا کے ساتھ اپنے رشتے کے ساتھ ساتھ عہد کے ذریعے واضح کردہ حیثیت دونوں کو پُورے طور پر سمجھتے ہیں، یہ ہماری توقعات کو مناسب تناظر میں رکھتا ہے۔ یہ ہمیں یقین کیساتھ جاننے کی اجازت دیتا ہے کہ خُدا اپنے عہد کے باعث ہمیں کئی طریقوں سے جواب دینے کا پابند ہے۔ آخر کار، یہ ہمارے باپ کے ساتھ رشتے کی بُنیاد فراہم کرتا ہے۔ خُدا سچا ہے جس نے اپنے بیٹے کے وسیلہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی **شراکت** کے لِئے **بُلایا** ہے (اکرنتھیوں ۱:۹ آیت)۔ خُدا نے ہمیں اُس کے ساتھ شراکت میں بُلایا ہے۔ لفظ ''**بُلایا**'' کا مطلب ہے حُکم۔ رشتہ اور شراکت خُدا کے نزدیک بہت اہم ہیں کہ وہ ہمیں حُکم دیتا ہے کہ ہم یسُوع اخُدا کے ساتھ رفاقت اور قریبی رابطہ رکھیں۔ لہٰذا، عہد کے بغیر، ہم رُوحانی طور پر خُدا سے جُدا ہیں بغیر ذرائع کے ہم اُس کے ساتھ شراکت کو اپنے تئیں بحال

کریں۔ خُدا نے عہد کے ذریعے اپنے ساتھ رشتے اور شراکت کی بحالی کے لِئے ضرُوری اِقدام کِئے ہیں۔ نجات کے کام کے دو بڑے مقاصد کو عہد کے ذریعے پُورا یا بحال کِیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

رشتہ ۔ قانونی حیثیت بحال ہُوئی۔

- اب ہم اُس کے خاندان میں لے پالک بیٹے اَور بیٹیاں ہیں۔ پہلے، ہم نوکر تھے،مگر اب، ہم دوست یا اُس کے ساتھ عہد کے شراکت دار ہیں۔
- جب ہم پوچھیں وہ کیا کر رہا ہے، وہ قانونی طور پرہمیں بتانے کا پابند ہے۔
- ہم قانونی طور پر مسیح کے ساتھ اُس کی ابدی میراث میں مشترکہ وارث ہیں۔
- اُس کے کلام کے وعدوں تک ہماری رسائی ہے۔
- وہ اِختیار جو یِسُوع نے اپنی موت، دفن ہونے اَور جی اُٹھنے سے واپس جیتا ہے وہ کلِیسیا (اِیمانداروں) کو سونپا گیا ہے۔
- ہمیں اُس کا نام اِستعمال کرنے کی قانونی رسائی دی گئی ہے۔

شراکت ۔ نِسبتی یا تعلقی حیثیت بحال ہُوئی۔

- ہماری راستبازی یا خُدا کے ساتھ ہمارے صحیح موقف کی بُنیاد کی بِنا پر جو ہمیں عہد کے وسیلہ فراہم کی گئی ،ضرورت کے مدد کرنے کیلئے رحم اَور فضل کی تلاش میں ہم خُدا کے فضل کے تخت کے سامنے دلیری کے ساتھ آ سکتے ہیں۔ ہم بغیر احساس جُرم اَور احساسِ کمتری کے خُدا تک رسائی کر سکتے ہیں۔
- اُس نے ہمیں ایک مددگار بھیجا ہے۔ رُوح القدس ہمارے اندر رہنے کیلئے آیا ہماری رُوحیں دوبارہ خلق ہوتی ہیں۔ رُوح القُدس ہمیں بھر سکتا ہے اَور بھرتا رہتا ہے (کلِیسیا کے لِئے نعمت)۔ رُوح اُلقدس ہمارے تعلق کے ذریعے (ہماری رُوح اُسکی رُوح کے ساتھ رابطہ کرتی ہے) ہم یِسُوع مسیح کے ذریعے خُدا کیساتھ اپنے جاری رشتے کا تجربہ کرتے ہیں۔

مَیں جب بائبل سکول میں تھی، مَیں بہت سے لوگوں سے ملی، جِن کے ساتھ مَیں کلاس میں دوست تھی، لیکن بہت کم تھے جِن ساتھ میرا اصل میں ایک تعلق تھا کیونکہ مَیں اُن کے ساتھ میں بہت زیادہ وقت گزارتی تھی۔ کچھ لوگ تھے جِن کو مَیں اُن کی وجہ سے نہیں جانتی تھی بلکہ اُن بارے جانتے تھی۔ وہ کیسے سوچتے اَور محسوس کرتے ہیں اَور اُن کی روزمرہ زِندگی میں کیا چل رہا تھا۔ بدقسمتی سے، اُس وقت سے، اُن میں سے کچھ لوگوں کے ساتھ اب مَیں مزید قریبی تعلق میں نہیں ہوں۔ ہم شاید مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار بات کرتے ہیں۔ اَب مَیں اُنھیں اُس طرح نہیں **جانتی** جیسے جانتی تھی۔ تعلق یا رشتے کو برقرار رکھنے کے لِئے **وقت کی وابستگی** کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی کا بھی تقاضا کرتی ہے۔ رشتے کبھی بھی یک طرفہ نہیں ہوتے لیکن دونوں فریقوں کی طرف سے شمولیت کا تقاضا کرتے ہیں۔ مسیحیت ایک مذہب نہیں ہے بلکہ یہ ایک رشتہ ہے۔ آپ نے یِسُوع مسیح کو اپنی زِندگی کا حِصّہ بنایا جب نے نجات پائی، لیکن آپ کو اُسے اپنی روزمرّہ زِندگی میں شامل کرنے چناؤ کرتا ہے۔

رشتے یا تعلق کے سے سچائی/ اِیمان پیدا ہوتا ہے، اَور اِیمان کے ساتھ توقعات جنم لیتی ہیں۔ رشتوں کا تعین توقعات سے ہوتا ہے۔ جب ہم کِسی ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہیں ہم اچھی سروس اَور اُس کھانے کی توقع کرتے ہیں جِسکا ہم نے آڈر دیا ہوتا ہے۔ جب ہم شادی کرتے ہیں، ہم توقع کرتے ہیں کہ ہماری بیوی یا ہمارا

شوہر وفادار ہونگے۔ جب ہم شادی کا عہدو پیمان کرتے ہیں، جِس رشتے میں ہم داخل ہوئے ہیں اِس کی بُنیاد پر ہماری کچھ توقعات ہوتی ہیں۔ اگر میرے ڈیڈ نے مُجھ سے کہا ہے کہ وہ میرے جنم دِن کے لِئے مُجھے ایک سو (۱۰۰) ڈالرز بھیجے گا، مَیں تو پہلے ہی سے اُنھیں خرچ کر رہا ہونگا۔ اگر کوئی راہ چلتا اجنبی مُجھ سے میرا پتہ پوچھے

اُور وہی وعدہ کرے کہ وہ ایک سو(۱۰۰) ڈالرز بھیجے گا تو میرا ردِعمل بہت فرق ہوگا۔ یہ تحفہ حاصل کرنے کی میری توقعات بہت کم ہونگی،اگرنہیں تو وہ نہیں ہے۔کیوں؟ کیونکہ مَیں نے اپنے باپ کیساتھ وقت گزارا ہے اُور اُسے جانتا ہوں۔مَیں جانتا ہوں کہ وہ اپنا وعدہ پُورا کرتا ہے،اُور مَیں ایک سو(۱۰۰) ڈالرز کے آنے کی توقع رکھتا ہوں اُور اِس پیسے سے کیا خریدنا شاید اُس پر پہلے سے عمل درآمد شروع کردیا ہو۔

پس،ہمیں عہد کی کیوں ضرورت ہے؟ خُدا نے صحائف کے آغاز ہی سے، اپنی وضاحت رشتے کے خواہاں خُدا کے طور پر کرتا ہے جو ہمارے ساتھ رشتہ رکھنے کا خواہشمند ہے۔جب آدم اُور حوّا نے خُدا کے ساتھ اِنسان کی رفاقت کو اپنے نافرمانی کے عمل توڑا (واپس جائیں اُور پیدائش ۳ باب پڑھیں اگر آپ اِس کہانی سے واقف نہیں ہیں)،خُدا نے اِنسان کے ساتھ اپنی رفاقت اُور رشتے کو بحال کرنے کیلِئے ایک منصوبہ تشکیل دیا۔خُدا نے ہمارے ساتھ اپنی رفاقت اُور رشتے کو یِسُوع کے وسیلہ سے بحال کِیا۔بہتر وعدوں نے ہمارے لِئے ایسے ذرائع حاصل کِئے کہ ہمارے خُدا باپ کے ساتھ ہماری حیثیت،رفاقت اُور رشتہ دیرپا ہو اِس کی بُنیاد پر نئے عہد کو قائم کرنے کیلِئے یِسُوع نے کیا کِیا۔عہد ہمارے رشتے (فرائض اُور فائدوں دونوں کو شامل کرتا ہے)،اُور مسیح کے وسیلہ خُدا ہمارے باپ کے ساتھ ہماری حیثیت کا (زمین پر اُور آسمان پر) تعین کرتا ہے۔عہد خُدا کے ساتھ رفاقت کے لِئے ذرائع یا بُنیاد مُہیا کرتا ہے۔بغیر رفاقت یا شراکت کے حقیقی رشتہ نہیں ہوسکتا۔

عہد نے خُدا تک ہماری قانونی اُور نسبتی رسائی دونوں کو بحال کِیا۔

اِفسیوں ۲:۱۴ اُور ۱۸ آیت پڑھیں ۔ کیونکہ وہ ہماری صُلح ہے جِس نے دونوں کو ایک کرلیا اُور جُدائی کی دیوار کو جو بیچ تھی ڈھادِیا.....کیونکہ اُسی کے وسیلہ سے ہم دونوں کی ایک ہی رُوح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔

ہمیں خُدا کے ساتھ باپ کے طور پر رشتہ رکھنے کے لِئے ہمیں عہد کی ضرورت ہے،جِس کے نتیجے میں ہماری توقعات واضح سمجھ آتی ہے جیسا اُس وعدوں کے ذریعے ہمیں فراہم کِیا گیا ہے۔خُدا اپنے وعدوں کو پُورا کرنے میں وفادار (سچا) ہے۔اپنے آپ اُس کی وفاداری میں قائم کریں (اُس کی وفاداری کے بارے حوالوں پر دھیان کرنے کے لِئے ضمیمہ نمبر۴ دیکھیں)۔

عہد کی رسم

عبرانیوں میں خُون کے عہد کی ایک رسم تھی جو اُن کے گردُوسری قوموں میں ایک جیسی تھی۔تمام قوموں نے خُون کے عہد کی مشق کی کیونکہ اِنسان نے جبّلی طور پر اِس رشتے کی تلاش کی (یہ مشق عبرانیوں کے لِئے انوکھی نہ تھی)۔عہد کی رسومات اُور تعلقات قدیم افریقی اُور چینی ثقافتوں جیسی جگہوں پر ریکارڈ کِئے گئے ہیں۔xi دراصل،عہد کی سب سے پہلی رسم باغِ عدن میں آدم اُور حوّا کے گُناہ کے بعد ادا کی گئی۔خُدا نے اُنھیں ڈھانپنے کے لِئے جانور کے چمڑے کے کُرتے بنائے (پیدائش ۳:۲۱ آیت)۔اِس مطالعہ کی وجہ سے ہم عبرانی رسموں کو ایک نظر دیکھیں گے اُن کا صحیفہ میں اُن کی مطابقت دیکھیں گے۔عہد کرنے کی رسم عوامی طور پر دو فریقین کے درمیان عہد کے تعلقات کے اِعلان کرنے کا اہم حِصّہ تھا۔آیئے شروع کرتے ہیں:

فریق ۔ عہد کی تمام رسومات میں عہد کے دو فریق ہوتے ہیں جو عہد میں شریک ہوتے ہیں۔کِسی معاملے میں ایک یا دونوں فریق لوگوں کا ایک گروہ تھا،وہ اپنے

گرُوپ کے لِئے ایک نمائندے کا چناؤ کرتے تھے جو اپنے گروہ کے دِل کو مُجسم بناتا۔ اِس معاملے یوں تھا، جیسے گروپ ''میں'' یا مکمل طور پر اِس کا حِصّہ تھا یا رسم کے دوران نمائندے سے منسلک تھا۔ یہ نمائندہ عہد کی ضمانت سمجھا جائے گا۔

عہد کی شرائط ۔فریقین گواہان کے سامنے اعلان (اقرار) کریں گے کہ ''جو کچھ میرا ہے وہ تُمہارا ہے جو تُمہارا ہے وہ میرا ہے، دونوں اثاثے اَور واجبات۔'' یہ شرائط واضح طور پر تعین کریں گی کہ ہر فریق کے وعدوں، فرائض اَور ذمہ داریوں کے لحاظ سے فریقین کے مابین عہد کا اظہار کیسے کِیا جائیگا۔ عام طور پر، عہد سے جُڑی برکات اَور لعنتیں (اگر عہد کو توڑا جاتا تھا) رسم کے اِس حصّہ میں سُنائی جاتی تھیں۔ مثال کے طور پر ہم یہ عہد کی شرائط کا تبادلہ یونتن اَور داؤد کے مابین اسموئیل ۲۰ باب میں دیکھتے ہیں جب داؤد کو یونتن سے اُس کے پاس سے تحفظ کی ضرُورت تھی۔ یُونتن نے اپنے باپ کے منصُوبوں کے بارے اُسے خبر بھیجنے کا وعدہ کِیا تاکہ داؤد محفوظ رہے۔ اُس کے بدلے میں داؤد نے نہ صرف یُونتن سے بلکہ اُس کی اَولاد سے بھی مہربانی کا وعدہ کِیا۔

اہم تبادلہ ۔ اِس دور کے عہدوں میں پانچ تبادلوں تک شامل تھے: قبائیں، کمربند، ہتھیار، ناموں، اَور بیٹوں کا۔xii ہم نے عہد کی رسم میں تبادلہ کی مثال دیکھی جب یُونتن نے داؤد سے اپنی محبت کا اِظہار اپنے سارے کپڑے دینے سے کیا تھا جو اُس نے پہنے ہُوئے تھے اَور سارے ہتھیار جو وہ اُٹھائے ہُوئے تھا (اسموئیل ۱۸:۴ آیت)۔ خُلاصہ یہ ہے کہ یُونتن اپنا دِل اَور اپنا آپ سب کچھ داؤد کو دے رہا تھا۔

قبا اَور پوشاک اُتارنا ۔ اپنی پوشاک یا قبا دینے سے وہ بیان کر رہے تھے، ''مَیں آپ کو اپنا سب کچھ آپ کو دے رہا ہُوں۔ اپنے کُل وجود اَور اپنی زِندگی کا آپ سے وعدہ کرتا ہُوں۔'' یہ اپنے آپ کا سب کچھ دُوسرے شخص کو دینا ہے۔

کمربند یا ہتھیار اُتارنا ۔ اپنا کمربند اَور ہتھیار دینے سے وہ یہ کہہ رہے تھے، ''یہ میری طاقت اَور لڑنے کی صلاحیت ہے۔ اگر کوئی تُم پر کوئی حملہ کرتا ہے، وہ مُجھ پر بھی حملہ کرتا ہے۔'' ایک لحاظ سے یہ تصدیق کر رہے تھے کہ دُوسرے لوگوں کی جنگوں کو اپنی جنگیں سمجھتے ہیں اَور وہ اُنکی اپنی ساری طاقت اَور قابلیت کے ساتھ حفاظت کریں گے۔

ناموں کا تبادلہ ۔ ہر فریق دُوسرے کے نام کو اپنے نام کے حصّے کے طور پر لیتے ہیں۔ ہم اِسی طرح کے تبادلہ کے عہد سے واقف ہیں ہماری مغربی ثقافت میں شادی کی رسم کے دوران جیسے بیوی اپنے شوہر کا آخری نام لیتی ہے۔ جب خُدا ابرام کے ساتھ عہد پر مُہر کرتا ہے، وہ اُسے نیا نام دیتا ہے—ابرہام یا بہت سی قوموں کا باپ۔ خُدا نے بھی نیا نام لِیا۔ خروج ۳:۱۵ آیت میں خُدا نے اپنے آپ کو موسیٰ پر ابرہام، اِضحاق، اَور یعقوب کے خُدا کی حیثیت سے ظاہر کِیا (اُس کے عہد کے ساتھی)۔

عہد کو پر مُہر کرنا (خُون کی قُربانی) ۔ ہر قدیم عہد کی رسم میں خُون کا بہانا ضروری تھا۔ ایک جانور درمیان میں سے دو حِصّوں میں کاٹا جاتا تھا۔ جانور کے دو آدھے حِصّوں میں کاٹے جانے کے بعد، دونوں کو نیچے لٹا دیا جاتا تھے۔ پِھر، دو فریق اِن خُون آلُودہ دو حِصّوں میں سے ہو کر گزرتے آٹھ (۸) کے ہندسہ کی صُورت جو

لامحدُود دیّت کی علامت تھا۔ جیسے وہ مردہ جانور کے آدھے حِصّوں میں سے گزرتے، وہ اپنے تیئں مرنے کا اظہار کرتے تھے۔ ہم خُون کی قربانی کی ایک مثال پُرانے عہدنامہ میں دیکھتے ہیں جب خُدا نے ابرہام سے عہد باندھا (پیدائش ۱۵:۹۔۱۷ آیت)۔ یِسُوع نے قربانی کے طور پر اپنا خُون بہایا جب اُس نے نئے عہد پر مُہر کی۔

حلف یا عہد ۔ گواہوں اَور خُدا کے سامنے حلف یا وعدے بولے جائیں گے، یہ کہتے ہُوئے ،''اے خُدا میرے ساتھ ایسا ہی کرنا یا اِس زیادہ کرنا اگر مَیں کبھی عہد کو توڑنے کی کوشش کروں (مردہ جانور کا حوالہ دیتے ہُوئے۔)'' وہ خُدا سے دُعا مانگیں گے کہ وہ عہد پر قائم رہنے میں اُن کی مدد کرے۔

نشان بنانا ۔ وہ اپنی ہتھیلیوں یا کلائیوں کو کاٹیں گے اَور خُون کو مِلانے کے لِئے اُنھیں اِکٹھا دبائیں گے۔ جیسے ہی خُون آپس میں گُھل مِل جاتا ہے، وہ اِیمان رکھتے ہیں کہ اُن کی زِندگیاں ایک ہورہی ہیں۔ وہ زخم عہد کی مستقل گواہی طور پر ایک نشان بنائے گا۔ جب یِسُوع توما کے سامنے حاضر ہُوا، وہ پہلے ہی آسمان پر صعُود کر چُکا تھا، اپنے خُون کا اِطلاق آسمانی مقدس کے پاکترین مقام میں کر چُکا تھا۔ مگر اُس کے نشان اُس کے نجات کے کام کی گواہی کے طور باقی تھے۔ دراصل اُس کے نشان دیکھنے پر تُو ما چِلا اُٹھا،''اے میرے خُداوند! اے میرے خُدا!'' یِسُوع کو بطورِ مسیح تسلیم کِیا جِس کا وعدہ یہُودی لوگوں سے کِیا گیا تھا (یُوحنّا ۲۰:۲۸ آیت)۔

ایک یادگار کھانا کھانا ۔ فریقین عہد کی یاد منانے کیلئے ایک یادگار کھانا کھاتے۔ وہ خُود کو نہیں کِھلاتے تھے بلکہ ایک دُوسرے کو کھانا کِھلاتے اَور پِلاتے تھے۔ جیسے ہی وہ یہ کرتے، یہ علامت تھا کہ جِس طرح اُنھوں نے خُوراک اَور مشرُوب کو اپنے اندر سمو لیا ہے، وہ اپنے عہد کے ساتھی کو اپنی زِندگی میں لے رہے ہیں۔ کیا یہ آپ کو عِشا کے کھانے کی یاد دِلاتا ہے جو آج ہم اپنی کلیسیاؤں مناتے ہیں؟

درخت لگانا یا یادگار تعمیر کرن ۔ فریقین لگائیں گے (مثلاً درخت)، یا فریقین کو یاد دِلانے کے لِئے عہد کی یادگار تعمیر کریں۔ یاد کے طور پر یادگار پر جانور کا خُون چِھڑکا جاتا تھا۔

عہد کی رسم کے ختم ہونے کے بعد، دونوں فریقین دوست سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کے تمام بچّے بھی عہد میں شامل ہوتے تھے، جب تک وہ قبُول یا مُسترد کرنے کا فیصلہ کرنے کے لِئے کافی بڑے نہیں ہو جاتے۔

بائبل کے وقتوں میں کوئی بھی لفظ''دوست'' عام اِستعمال نہیں کرتا تھا جیسے ہم آج کل کرتے ہیں۔ آپ عہد پر مُہر کرنے بعد ہی دوست بنتے ہیں۔ عہدوں کے ساتھ ایک مخصُوص زُبان بھی وابستہ تھی۔ مشرقی یا عبرانی ثقافت میں لفظ''دوست'' کا مطلب خُون کے عہد میں ساتھی یا پارٹنر ہے۔ جیسے ہم مندرجہ ذیل حوالوں پر غور کرتے ہیں یہ سمجھنے کے لِئے عبرانی ثقافت میں لفظ''دوست'' کی اہمیت کے بارے ہم کیا جانتے ہیں، یہ حوالا جات نئے معنی رکھتے ہیں۔xiii

اِمثال ۱۸:۲۴ آیت ۔ جِس آدمی کے پاس دوست ہیں وہ بھی اپنے آپ کو دوست ظاہر کرے: پر ایسا دوست بھی ہے جو بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔

یُوحنّا ۱۵:۱۵ آیت ۔ اب سے مَیں تُمھیں نوکر نہ کہُوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالِک کیا کرتا ہے بلکہ تُمہیں مَیں نے دوست کہا ہے۔ اِس لِئے کہ جو باتیں مَیں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تُم کو بتا دِیں۔

بائبل میں''دوست'' عہد کی زُبان ہے۔ اِس کا مطلب ہے، سب سے زیادہ قریبی، وفادار اَور دو ہستیوں کے درمیان مضبوط ترین باہم اتحاد۔ جب یِسُوع نے باغِ گتسمنی میں یہُوداہ اسکریوتی کو''دوست'' کہہ کر بُلایا، یِسُوع اُسے دھوکا دینے سے خُون کے عہد کو توڑنے کی نشاندہی کر رہا تھا۔

جیسے ہی ہم عہد کی رسم سے گزر رہے تھے، شاید آپ نے پُرانے عہدنامے کے عہدوں کی مثالیں کومحسوس کِیا ہو۔ آپ نے نئے عہد کی تصویر کی جھلک بھی دیکھی ہوگی جو یِسُوع نے قائم کِیا۔ یہ عہد کی رسم یِسُوع نے ہمارے نمائندے کے طور انجام دی! ہم اُس ''میں'' ایک فریق کے طور پر تھے، جب یِسُوع نے اپنا خُون بہانے کے ذریعے یہ عہد باندھا تھا۔ کیا آپ یہ دیکھ سکتے ہیں؟ خُدا مسیح میں دُنیا کا اپنے ساتھ مِلاپ کر رہا تھا، وہ لوگوں کے گناہوں کو اُن خلاف حساب نہیں لا رہا تھا (۲ کرنتھیوں ۵:۱۹ آیت)۔ وہ صلیب کے ساتھ پہاڑی پر گیا اَور خُدا کو قُربانی کے طور دُنیا کو کے سامنے پیش کِیا۔ صلیب کو اُس کی یاد میں ایک یادگار درخت کے طور لگایا گیا تھا۔ وہ اپنے خُون کو ابدی عہد کی تکمیل کے طور پر بہانے آیا۔ یہاں تک کہ ہم اپنے نام بدل کر مسیح رکھ لیتے ہیں۔ یِسُوع ہمارا دوست اَور عہد کا شراکت دار بن گیا۔ مسیح کی راستبازی ہم سے منسوب کی گئی ہے (۲ کرنتھیوں ۵:۲۱ آیت۔ ہم مسیح میں خدا کی راستبازی ہیں)۔ ایک تبادلہ میں اُس نے ہمیں راستبازی کا لباس پہنایا ہے۔ اُس کی ہر چیز جو اُس کے پاس ہے وہ ہماری ہے۔ رُوح القدس مُہر ہے یا نشان ہے (رومیوں ۸:۱۶ آیت ۔ رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مِل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں اَور اِفسیوں ۱:۱۳ آیت ۔ ''..........تُم پر موعودہ رُوح القدس کی مُہر کی گئی۔'')۔

پُرانا عہد بمقابلہ نیا عہد

جب میرے بچّے چھوٹے تھے، مَیں اُن سے اپنا کمرہ صاف کرنے کو کہتی، وہ سامان کو الماری میں اَور بیڈ کے نیچے دھکیل دیتے۔ حقیقت میں وہ صفائی نہیں کر رہے تھے؛ وہ صرف بدنظمی کو چُھپاتے تھے یُوں مَیں عارضی طور اُسے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ پُرانا عہد ایسا تھا۔ پُرانے عہد کے تحت لوگوں کے گُناہ مِٹائے نہیں جاتے تھے، وہ صرف ڈھانپے یا ہیکل کی قُربانیوں اَور رسموں کے ذریعے عارضی طور پر چُھپائے جاتے تھے۔ یہ چھپانا کفّارہ بھی کہلاتا ہے۔ اَب، خُدا کے نئے عہد (نئے عہدنامہ) کے تحت ہمارے گُناہ نہ صرف چُھپ جاتے ہیں، بلکہ مُکمل طور پر مِٹائے جاتے ہیں۔ یہ مُعافی کہلاتا ہے۔ معافی کا مطلب ہے ''کلّی طور پر مِٹایا جانا—مزید یادگیری نہیں۔''

عِبرانیوں ۱۰:۱۶۔۱۸ آیت پڑھیں ۔ نئے عہد میں خُدا نے ہمیں کیا دینے کا وعدہ کِیا ہے؟

عِبرانیوں ۸:۱۲ آیت پڑھیں ۔ خُدا کیا کرتا ہے جب ہمارے گُناہ مُعاف کِئے جاتے ہیں؟

خُدا نے وعدہ کِیا ہے کہ نئے عہد کے ساتھ، وہ اپنے قانُون ہمارے دِلوں میں ڈالے گا اَور ہمارے گُناہوں کو معاف کریگا یا بالکل مِٹا دے گا۔ یہاں تک کہ معاف کرنے کے بعد وہ اُنھیں یاد نہیں کرتا۔ جب وہ مُعاف کر دیئے جانے کے دو سیکنڈ کے بعد واپس اُس کے پاس جائیں اَور کہیں کہ ہمیں وہ گُناہ مُعاف کر دے، وہ کہے

گا ''تُم کِس کے بارے بات کر رہے ہو؟'' کیونکہ وہاں گُناہ کا مِٹایا جانا ہے بجائے ڈھانپا جائے (یا گُناہ کا کفّارہ)۔ یہاں ہدیوں اَور قُربانیوں کے نظام کی مزید ضرُورت نہیں جو پُرانے عہدنامہ اسرائیلی اِستعمال کِیا کرتے تھے۔

پُرانے عہد کے تحت برکتیں اَور لعنتیں تھیں۔شریعت کی لعنت کا حوالہ جوگلتیوں ۳:۱۰۔۱۴آیت a بائبل کی پہلی پانچ کتابوں کا حوالہ دیتا ہے—(پَیدائش،خروج، احبار،گنتی، اِستثنا)۔بائبل کی اِن کِتابوں میں ہم تمام رُوحانی قوانین پاتے ہیں جو خُدا نے اِنسان کو دیئے۔اِن قوانین میں خُدا اپنی مرضی کو بیان کرتا ہے وہ کام جو اِنسان کو کرنے چاہئیں اَور وہ کام جِن سے اِنسان کو گریز کرنا چاہیئے۔پُرانے عہد کے تحت اگر اِنسان خُدا کے قوانین یا ہدایات کی فرمانبرداری کرے،خُدا اُن کو برکت دیگا۔اگر اِنسان خُدا کے قوانین یا ہدایات کی نافرمانی کرے،خُدا اُنھیں برکت نہیں دیگا اَور شیطان رسائی حاصل کر لیگا۔شریعت لوگوں کو اِس لِئے دی گئی تھی کہ وہ جانیں گُناہ اصل میں کیا ہے اَور گُناہ کے نتائج کیا ہیں۔جتنی دیر تک قوم اسرائیل نے خُدا کے قوانین کی پیروی کی اَور جانوروں کی قُربانیوں سے فائدہ حاصل کِیا اُن کے گُناہ معاف کِئے جاہیں گے اَور خُدا اُنھیں برکت دیگا۔

مندرجہ ذیل حوالوں کو پڑھیں جو اِس کے بارے بیان کرتے ہیں:

خروج ۱۵:۲۶آیت

احبار ۲۶:۳۔۴آیت

اِستثنا ۲۸:۱۔۴،۱۶۔۱۹آیت

اگر اسرائیل خُدا کے قوانین کا نافرمان تھا،خُدا اُنھیں مزید برکت نہیں دیگا اَور نہ اُنکی حفاظت کریگا۔خُدا کے قوانین کی نافرمانی نے شیطان کو اُن کی زِندگیوں میں بیماری،مرض اَور ہلاکت کو لانے کی اجازت دی۔اِن پانچ کِتابوں میں،ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خُدا کے قوانین کی خلاف ورزی سے مُنسلک لعنتوں کو تین اقسام میں تقسیم کِیا جاسکتا ہے:

۱۔ رُوحانی مَوت —(پَیدائش ۲:۱۷آیت)اصل عبرانی دو اَموات کا ذِکر کرتی ہے(رُوحانی مَوت اَور جسمانی مَوت)۔

۲۔ مرض اَور بیماری(اِستثنا ۲۸:۳آیت؟)

۳۔ غُربت (اِستثنا ۲۸:۲آیت؟)

اگر وہ خُدا کے قوانین کی پیروی کرتے،وہ ابرہام کی برکات کا تجربہ کرتے (جو اُس عہد کی برکات تھیں جو خُدا نے مُوسیٰ کی شریعت سے چار سو تیس(۴۳۰)سال پہلے ابرہام سے کِیا تھا)۔

ابرہام کی برکت کیا ہے؟ اِستثنا کی کِتاب میں،خُدا اُسے کُلی طور پر ظاہر کرنا شروع کرتا ہے کہ اُن برکات میں کیا شامل ہے۔اُن میں رُوحانی مَوت سے خلاصی،جسمانی بدن کے لِئے شفا اَور صحت،اَور مالی اَور مادی برکات کو(ترقی)شامل کِیا گیا ہے۔

گلتیوں ۳:۱۳۔۱۴،۲۹آیت پڑھیں

ابرہام کی تمام برکات اَور جو اِستثنا کی فہرست میں درج ہیں اب ہر ایک کیلئے ہیں جو مسیح میں ہیں موجود ہیں۔اگر آپ مسیح میں ہیں،آپ ابرہام کی رُوحانی اولاد ہیں

آ پکواُس عہد کی برکات تک رسائی حاصل ہے جوابرہام نے خُدا کے ساتھ کِیا تھا۔

عِبرانیوں ۸:۶ آیت پڑھیں

وہ عہداب بہتر وعدوں کے ساتھ بہتر عہد کہلاتا ہے۔یہ نیا عہد نہ صرف قُدرتی اَور مادی برکات مُہیا کرتا ہے، بلکہ اب ہمیں رُوحانی برکات تک رسائی حاصل ہے۔ ہمیں شریعت کی لعنت سے رہائی دلائی گئی ہے یا اُن لعنتوں سے جوخُدا کے قوانین کونہ ماننے سے وابستہ ہیں۔کِس نے ہمیں رہائی دی؟ مسیح یِسُوع نے۔ یِسُوع نے قوانین کوتوڑنے کا جُرمانہ ادا کِیا۔ یِسُوع ہمارے لِئے لعنت بن گیا،تاکہ ہم برکات حاصل کریں۔

رُوحانی مَوت کی بجائے رُوحانی زِندگی

مندرجہ ذیل حوالوں کی نظرِثانی کریں،جوہمیں اِس وعدے کی یقین دہانی کرواتے ہیں۔ہماری رُوحانی زِندگی کے وعدے کے بارے یہ جو بیان کرتے ہیں اُس کا مختصر خلاصہ لِکھیں:

رومیوں ۵:۱۵۔۱۶ آیت ---

یُوحنّا ۱۰:۱۰ آیت ---

ایُوحنّا ۳:۱۴ آیت ---

رومیوں ۱۰:۹۔۱۰ آیت ---

۲ کرنتھیوں ۵:۱۷ آیت ---

بیماری اَور مرض کی بجائے صحت اَور شفا

مندرجہ ذیل حوالوں کی نظرِثانی کریں،جوہمیں اِس وعدے کی یقین دہانی کرواتے ہیں۔ہماری صحت اَور شفا کے وعدے کے بارے یہ جو بیان کرتے ہیں اُس کا مختصر خلاصہ لِکھیں:

یسعیاہ ۵۳:۴،۵ آیت ---

متّی ۸:۱۶۔۱۷ آیت ---

ا پطرس ۲:۲۴ آیت ---

غُربت کی بجائے مالی اَور مادی برکات

مندرجہ ذیل حوالوں کی نظرِثانی کریں،جوہمیں اِس وعدے کی یقین دہانی کرواتے ہیں۔ہماری خُوشحالی (مالی اَور مادی برکات) کے وعدے کے بارے یہ جو بیان کرتے ہیں اُس کا مختصر خلاصہ لِکھیں:

یشوع ۱:۸ آیت --

زبُور ۱:۱۔۳ آیت --

۲ کُرنتھیوں ۸:۹ آیت --

۲ کُرنتھیوں ۹:۸ آیت --

رومیوں ۸:۳۲ آیت --

ہم خُدا کی برکات کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں اَور لعنتوں سے بچ سکتے ہیں جو گُناہ کی وجہ سے آتی ہیں؟ ہمیں سچائی کا علم ہونا ضرُوری ہے۔ ہمیں جاننا چاہیئے کہ ہم نجات پا چکے ہیں اَور خُدا کے وعدوں مشق کریں۔

گلتیوں ۴:۱ اَور ۴:۷ آیت پڑھیں ۔ یہاں کونسا وعدہ بیان کِیا گیا ہے؟

----

۱ کُرنتھیوں ۱۱:۳۱ آیت پڑھیں ۔ کیا نئے عہد میں ہمیں اپنے آپ کو اَور اپنے اعمال کو جانچنے کا اِختیار ہے؟

رومیوں ۸:۱۳ آیت پڑھیں ۔ کیا نئے عہد میں ہمیں شریعت یا حُکموں کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے؟

نئے عہد میں، ہر مسِیحی کو اپنے آپ کو جانچنے کا اِختیار دِیا گیا ہے۔ ہم خُود کو جانچ سکتے ہیں کیونکہ ہماری رُوحیں دوبارہ سے خلق کی گئی ہیں۔ ہم میں خُدا کی زِندگی ہے۔ ہمارے پاس خُدا کا کلام اَور رُوح القدس ہے۔ ہم جان سکتے ہیں کہ کیا ٹھیک ہے اَور کیا غلط ہے۔ ہمیں نئے عہد کے حُکم کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے ۔

عہد کا اِطلاق کرنا

بائبل کی کہانی یہ ہے کہ خُداوند یِسُوع مسیح کے وسیلہ خُدا اِنسان کے ساتھ خُون کے عہد میں شریک ہوگیا ہے۔ سب جو چناؤ کرتے ہیں وہ اُس کے ساتھ عہد میں شریک ہوسکتے ہیں۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم عہد کے ''آلہ'' کے ذریعے اُس کے کلام اَور اُس کے ساتھ اپنے رشتہ کو دیکھیں۔ پُرانے عہد نامہ کے ذریعے وہ ہمیں ایک سایہ یا تصویر دکھا رہا تھا تاکہ جب وہ منظرِ عام پر آئے تو ہر شخص اُسے پہچان سکے:

یُوحنّا ۵:۳۹۔۴۰ آیت ۔ تُم کِتابِ مُقدّس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں تُمہیں ہمیشہ کی زِندگی مِلتی ہے اَور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ پِھر بھی تُم زِندگی پانے کے لِئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔

لُوقا ۲۴:۴۴۔۴۶ آیت ۔ پِھر اُس نے اُن سے کہا ''یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں نے تُم سے اُس وقت کہی تھیں جب تُمہارے ساتھ تھا کہ ضرُور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی تورَیت اَور نبیوں کے صحِیفوں اَور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔'' پِھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تاکہ کِتابِ مُقدّس کو

سمجھیں۔اَوراُن سے کہایُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اَور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔

متّی ۵:۱۷ آیت ۔ یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کِتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہُوں۔منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔

لُوقا ۲۴:۲۵۔۲۷ آیت ۔ اُس نے اُن سے کہا اَے نادانو اَور نبیون کی سب باتوں کے ماننے میں سُست اعتقادو! کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخِل ہونا ضرُور نہ تھا؟ پھر مُوسیٰ سے اَور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوِشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دِیں۔

یِسُوع دُنیا میں پُرانے عہد کو پُورا کرنے اَور بہتر وعدوں کی بُنیاد پر نیا عہد قائم کرنے آیا۔بہتر وعدوں میں اُس کے ساتھ ایک رشتے اَور وِراثت تک رسائی شامل ہیں۔جیسے ہی ہم اُس کے کلام میں اَور دُعا میں اُسکے ساتھ وقت گزارتے ہیں، وہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم کون ہیں اَور ہمارے پاس کیا ہے:

زبُور ۲۵:۱۴ آیت (ایمپلی فائیڈ) خُداوند اُن پر بھروسہ کرتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں؛ وہ اپنا عہد اُن کو بتاتا ہے۔خُداوند کے راز (دانش مندانہ صلاح) اُن کے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں۔وہ اپنا عہد اُنھیں بتائے گا اَور اُن پر اُس کے [گہرے معنیٰ] [اپنے کلام کے ذریعے] ظاہر کریگا۔

جب ہم سمجھ جاتے ہیں کہ ہمارے نہ صرف گُناہ معاف ہُوئے ہیں لیکن یہ کہ ہم **مسیح میں خُدا کے راستباز** بن گئے ہیں، پھر ہم پر گُناہ کا کوئی اِختیار نہیں رہتا۔اگر ہم صرف یہی اِیمان رکھیں کہ ہمیں گُناہوں کی مُعافی مِل گئی ہے، تو پھر گُناہ ہم حُکمرانی جاری رکھے گا کیونکہ ہم سمجھتے نہیں کہ ہم خُدا کے ساتھ عہد کے رشتے میں شامل ہوگئے ہیں اَور سب جو اُس کے پاس ہے وہ ہمارا ہے!!!

یہ محض ایک باپ کے متعلق نہیں جو ہمیں مُعاف کرتا ہے، مگر اُس کے متعلق جو ہمارے اِختیار پر ہمیں مہیا کرتا ہے **سب جو اُسکے پاس ہے!**

رومیوں ۸:۱۶۔۱۷ آیت ۔ رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مِل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔اَور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خُدا کے وارث اَور مسیح کے ہم میراث.........

اُس نے گُناہ کی مُعافی کے ذریعے نہ صرف رشتے کیساتھ ہمارے قانونی حقوق کو بحال کِیا بلکہ اُس نے رفاقت، حیثیت، اِختیار، اَور فرزندیت کو بحال کِیا ہے۔سب جو اُس کے پاس ہے اُس نے ہمیں اُسکی وراثت فراہم کی ہے۔<u>مُعافی ہمیں خُدا کے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت دیتی ہے، بلکہ عہد میں شریک ہونا وہ سب جو اُس کے پاس ہے ہمارے اِختیار میں کردیتا ہے۔</u> جب ہم یِسُوع کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ قبُول کرتے ہیں، ہمیں بطورِ مسیح کے ہم میراث فوراً اِس میراث کی رسائی حاصل ہوجاتی ہے۔ہم دُنیا میں **اُس** کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اپنے آپ کو الگ کرنا

میرا بیٹا چُنیدہ کھانے والا ہے۔ مَیں ایک ڈِش بناتی ہوں جو بھری مرچیں کہلاتی ہے۔ اگر آپ نے ڈِش کبھی نہیں کھائی، یہ یُوں ہے کہ مرچ چاول اَور گوشت سے بھری جاتی ہے۔ پھر آپ اِسے ٹماٹر کی چٹنی سے ڈھانپ کر بیک کریں۔ میرا بیٹا پسند نہیں کرتا کہ اُس کا کھانا مِکس ہو۔ یُوں، ہم شام کے کھانے پر بیٹھے، مَیں نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا، وہ اپنے کھانے میں سے چاول اَور گوشت کو بڑے احتیاط سے الگ کر رہا تھا۔ اُس کے اپنے لِئے چاولوں اَور گوشت کا علیحدہ علیحدہ انبار تھا۔ جب ہم میں سے بہت سے لوگ کھانا کھا چُکے تھے، آخر کار اُس نے اپنا کھانا تیار کر لِیا اَور وہ کھانے کو تیار تھا۔ اُس نے بہت سا وقت گوشت اَور چاول الگ کرنے میں صرف کِیا، لیکن آخر کار اُسے اجر مِل گیا۔

اِس تجربے نے مُجھے بائبل میں استعمال ہونے والا ایک لفظ یاد دِلایا— تقدیس۔ تقدیس کا مطلب ہے ''الگ یا علیحدہ'' یا الگ کِیا جانا (عام طور پر خاص مقصد کے لِئے)۔ جِس طرح میرے بیٹے نے احتیاط سے گوشت کو چاولوں سے الگ کِیا، اُسی طرح خُدا نے ہمیں گُناہ سے علیحدہ کِیا ہے، اَور ہمیں اپنے مقصد کے لِئے الگ کر لیا ہے۔ گوشت مزید چاولوں کا حِصّہ نہیں تھے۔ اُسی طرح، جتنی جلدی ہم یِسُوع کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ قبُول کرتے ہیں گُناہ ہماری فطرت کا حِصّہ نہیں رہتا۔ اِس کے نتیجے میں، ہمیں اپنے آپ کو خُدا کے پاک اِستعمال اَور اُس کے مقصد کے لِئے خُود کو الگ کرنا ہماری ذمہ داری بن جاتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو دُنیاوی چیزوں سے الگ کرتے ہیں اَور اپنے آپ کو الگ کر کے خُدا کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہم میں اَور ہمارے ذریعے کام کرے۔

تقدیس کیا ہے؟

تقدیس کا مطلب گُناہ سے الگ ہونا ہے۔ لیکن، تقدیس کی مُکمل سمجھ کے لِئے ہمیں تقدیس کے تین مراحل کو سمجھنے کی ضرُورت ہے جِن کا حوالہ بائبل میں دیا گیا ہے۔ ہمیں کچھ عام الفاظ پر غور کرنے کی ضرُورت ہے جو ہماری بائبل میں پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں جدول کی نظرِ ثانی کریں اَور حوالوں کی تلاش کریں جِن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ معلومات تقدیس کے سبق کے لِئے بُنیاد قائم کریں گی۔

بائبل کی اصطلاح	اِس کے کیا معنی ہیں	حوالے
خلاصی یا رہائی	بچانے کا عمل یا گُناہ، غلطی یا بدی سے بچائے گئے۔ دوبارہ حاصل کرنے کا عمل یا کِسی چیز کا ادائیگی یا قرض کی ادائیگی کے بعد قبضہ حاصل کرنا۔ یِسُوع نے ہمیں بچایا ہے یا اپنی موت، دفن ہونے، اَور جی اُٹھنے کے ذریعے ہمارے گُناہ کے قرض کی قیمت ادا کی ہے۔جس کے نتیجے میں ہمارے گُناہ مُکمل طور پر مُعاف کردیئے گئے ہیں اَور خُدا کے ساتھ ہماری رشتہ داری بحال ہوگئی ہے۔	رومیوں ۵:۸۔۱۱ آیت رومیوں ۴:۲۵ آیت ۲ کُرنتھیوں ۵:۱۸۔۱۹ آیت

راستباز ٹھہرائے جانا	**حیثیتی تقدیس** راستباز ٹھہرانا خُدا کا ایک عمل جس کے تحت وہ گُنہگار کو مسیح پر اُس کی ایمان کی وجہ سے راستباز قرار دیتا ہے۔یہ ایک قانونی اِصطلاح ہے جو اِس معاملے میں حتمی فیصلہ کا اعلان کرتی ہے۔اِنسان کو راست بنایا جاتا ہے کہ جیسے اُس نے کبھی گُناہ نہیں کِیا۔خُدا اِنسان کو مُجرم نہیں ٹھہراتا اُسے پاک سمجھتاہے۔جو یِسُوع نے ہمارے لِئے کِیا اُس کی بُنیاد پر خُدا نے قانونی طور پر ہمیں اپنی راستبازی عطا کی۔یہ تقدیس کا نقطہء آغاز ہے۔ حیثیتی تقدیس رُوح القدس کا گُناہ سے نجات کے لِئے بے ایمان لوگوں کے دِلوں پر ایک بار کا عمل ہے۔نجات کے وقت،ایماندار اپنی گُناہ کی حالت، اپنے کاموں کے ذریعے اپنے آپ کو بچانے کی ناقابلیت، اپنی نجات کی ضرُورت، اپنے گُناہوں کے لِئے ادائیگی کے طور پر مسیح کی صلیب پر قُربانی قبول کرنے،اَور یِسُوع کے جی اُٹھنے پر اپنے اِیمان کو قبُول کرنے اَور تسلیم کرنے کو سمجھتے ہیں۔اُس وقت اِیمانداروں کو تاریکی سے نِکال کر روشنی میں لایا جاتا ہے۔خُدا کے سامنے ہماری حیثیت ہمیشہ کے لِئے تبدیل ہو جاتی ہے۔اب گُناہوں میں مُردہ نہیں،ہم مسیح کے ساتھ زِندہ کِئے گئے ہیں۔اُس می ہمارے حیثیت بدل جاتی ہے، ہم اُس کامل بادشاہت کے شہری بن گئے ہیں۔	کُلسیوں۱:۱۳آیت طِطُس۳:۷آیت رومیوں۳:۲۸آیت رومیوں۵:۹آیت رومیوں۶:۱۱آیت رومیوں۶:۱۴آیت اُکرنتھیوں۱:۳۰آیت

تقدیس	**<u>بڑھتی ہوئی یا تجرباتی تقدیس</u>** اگرچہ اِیمانداروں کو مُقدس کر دیا گیا، نئ پَیدائش کے موقع پر فوری طور پر خُدا کے پاک کِئے گئے اَور خُدا کے الگ کر دیئے ہیں، جیسے ہم اپنے ذہنوں کو خُدا کے کلام کی سچائیوں وسیلہ تجدید کرتے ہیں، پھر بھی مُقدس کِئے جاتے ہیں، ہم تبدیل ہوتے ہیں، مسیح کی مانند بنتے ہیں، رُوح القدس کے طرزِ عمل سے ہماری سوچ، کردار، طرزِ زندگی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پاک اِستعمال اَور پاکیزگی زِندگی گزارنے کے لِئے جِسم میں گُناہ سے الگ کِئے گئے ہیں۔ بائبل سِکھاتی ہے کہ پاکیزگی کے بغیر کوئی اِنسان خُداوند کو دیکھ نہیں سکتا۔ ہم حیثیت کے طور پر پاک ہیں، یِسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اَور خُداوند قبول کرنے کے بعد پاک زِندگی پیروی ہماری ذمہ داری ہے۔ بڑھتی ہوئی تقدیس فضل کا جاری رہنے والا عمل ہے جِسے مُکمل کرنے کے لِئے زِندگی بھر کا وقت درکار ہے۔ یہ شاگردوں کو دُنیا سے الگ کرنے اَور اُنھیں مسیح کی مانند بنانے کا تدریجی کام ہے۔	اِفسیوں ۲:۵ آیت کُلسیوں ۳:۱۰ آیت فِلپیوں ۳:۱۲-۱۴ آیت ۲ کُرنتھیوں ۳:۱۸ آیت عِبرانیوں ۱۲:۱۴ آیت ۱ تِھسّلُنیکیوں ۵:۲۳ آیت ۲ پطرس ۳:۱۸ آیت

عزّت	**حتمی تقدیس** عزّت یا وقار خُدا کی طرف سے پر اُس شخص کی زندگی سے گُناہ کو حتمی طور مِٹانا ہے جو ابدی حالت میں نجات پاچُکا ہے۔ مسیح کی آمد پر خُدا کا جلال ہم میں حقیقت بن جائے گا۔عزّت تقدیس کا اختتام ہے۔ جب ایماندار مرتا ہے رُوحیں مسیح کے ساتھ آسمان پر جاتی ہیں۔مُکمل شخص کی تقدیس ـــ رُوح، جان اَور بدن ـــ آخرکار مُکمل ہوگی جب خُداوند یسُوع واپس آئے گا اَور ہم اپنے جلالی بدن حاصل کریں گے۔	۲ کُرنتھیوں۵:۶۔۸آیت فلپیوں۳:۲۱آیت ۱کُرنتھیوں۱۵:۳۵۔۴۹آیت

اِس سبق میں، ہم اپنا زیادہ وقت حیثیتی اَور بڑھتی ہوئی/ تجرباتی تقدیس پر صرف کریں گے۔شاگرد کی حیثیت سے ہم اِس دُنیا میں تقدیس کے یہ تین مراحل بسر کرتے ہیں۔یہ اب کے لِئے ہیں۔شاگرد ہونے کی حیثیت سے آپ کو تقدیس کے اِن تین مراحل کو سمجھنا ہے تاکہ آپ خُدا کی سچائیوں پر مناسب طریقے سے عمل کرسکیں۔

حیثیتی تقدیس

جب ہم یسُوع مسیح کو اپنی زِندگی میں قبُول کرلیتے ہیں، وہ سب جو اُس کے پاس ہے وہ ہمارا ہے۔گُناہ کا ہم پر کوئی اِختیار نہیں ہے۔ہمارے گُناہ میں واپس نہ جانے کے لِئے ہمارے پاس قابلیت اَور اِختیار دونوں ہیں۔

عبرانیوں۱۰:۱۴آیت پڑھیں ۔ کِس کو خُدا نے ہمیشہ کے لِئے کامِل کردیا ہے؟

یسُوع نے نئے عہد کے ذریعے ہمیں گُناہ سے مُعافی بخشی اَور ہماری زِندگیوں پر سے شیطان کے اِختیار کو نیست کِیا۔جب اُس نے خُود کو قُربان کِیا، اُس نے اِنسان کو شیطان کے اِختیار سے الگ کردیا۔

۲ کُرنتھیوں۵:۲۱آیت پڑھیں ۔ کِس کو گُناہ ٹھہرایا گیا تھا؟

وہ کیوں گُناہ ٹھہرایا گیا تھا؟

یِسُوع کو گُناہ ٹھہرایا گیا تھا تا کہ خُدا اپنی راستبازی ہمیں مُہیا کر سکے۔ اُس نے ہمیں راستباز ٹھہرایا اَور ہمیں ایسا بنا دِیا کہ جیسے ہم نے کبھی گُناہ نہیں کِیا۔ اُس نے ہمیں حیثیتی راستبازی عطا کی۔ یِسُوع کے مُکمل کردہ کام کے باعث آپ قانونی طور پر خُدا کے نظر میں نہ زیادہ یا کم راستباز ہیں۔ آپ مسیح میں خُدا کی راستبازی ہیں۔ یہ فوری طور پر ہوتا ہے جب آپ یسُوع کو خُداوند اَور نجات دہندہ قبُول کرتے ہیں۔ آپ ایک مقصد کے لِئے الگ کِئے گئے ہیں۔ آپ نے اُس کی خصُوصیات خُود پر لے لی ہیں جس نے آپ کو الگ کِیا ہے۔

ہم نے ایک سابقہ سبق میں راستبازی کے نظریے کو پہلے ہی مُکمل کر لیا ہے۔ ذیل میں ہماری حیثیتی یا قانونی تقدیس بُنیادی پہلو ہیں:

۱۔ **حیثیت** ۔ آپ یِسُوع مسیح کے ساتھ اِکٹھے بیٹھے ہیں۔ آپ مسیح کے ساتھ ایک ہیں۔ خُدا آپ کو اُسی لمحے سے راستباز کے طور پر دیکھتا ہے جب آپ نے یِسُوع کو اپنی زِندگی میں قبُول کِیا۔ آپ مسیح یِسُوع میں خُدا کی راستبازی ہیں۔ یِسُوع صلیب پر آپ کے لِئے بلکہ آپ کی طرح گیا۔ آپ اُس لمحے سے کوئی کم یا زیادہ راستباز نہیں ہو سکتے جب آپ یِسُوع کو قبُول کرتے ہیں۔
۲۔ **ایمان** ۔ آپ یہ رُتبہ اُس پر ایمان لانے سے حاصل کرتے ہیں جو یِسُوع نے آپ کے لِئے اپنی موت، دفن ہونے اَور جی اُٹھنے کے ذریعے کِیا۔ یہ فضل سے ہے کہ آپ کو اِیمان کے ذریعے نجات ملی ہے۔
۳۔ **رشتہ** ۔ خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ بحال ہو گیا ہے، جو ہمارے آسمانی باپ تک رسائی مُہیا کرتا ہے۔
۴۔ **زمانہ ماضی** ۔ یہ پہلے سے مُکمل ہو گیا ہے۔

ہم قانونی اَور حیثیت کے طور پر راستباز ہیں، لیکن تقدیس کا ایک اَور مرحلہ ہے۔ ہمیں اُس کے تخت کے سامنے دلیری اَور راستبازی کے **احساس** کے ساتھ آنے کی ضرُورت ہے۔ اگر وہ ہم سے کہتا ہے کہ کمرۂ تخت میں **دلیری** کے ساتھ آئیں، پھر اِس کا مطلب ہونا چاہیئے کہ آپ کمرۂ تخت میں **دلیری سے نہیں** آ سکتے۔ آپ پھر بھی کمرۂ تخت تک رسائی کر سکتے ہیں، مگر آپ **کیسے** کمرۂ تخت تک رسائی کر رہے ہیں؟ اِس کا بہت زیادہ اِنحصار تقدیس کے دُوسرے مرحلے کو سمجھنے پر ہو گا۔

تجرباتی تقدیس

ہم دونوں اپنے آسمانی باپ اَور اِس کے ساتھ ساتھ اپنے شاگردیت کے سفر تک کیسے رسائی کرتے ہیں جِن کا انحصار تجرباتی یا راستبازی کے زِندہ پہلو پر ہے۔ اَور یہ ہمارے احساسِ راستبازی کے ساتھ بہت قریبی طور پر مُنسلِک ہے۔ ای۔ ڈبلیو۔ کینیون راستبازی کو بغیر احساس (آگاہی)، شرمندگی، جُرم اَور کمتری باپ کے سامنے کھڑے ہونے کی قابلیت کے طور پر بیان کِیا ہے۔[xiv] ہم خُدا تک رسائی کر سکتے جیسے کبھی گُناہ کا وجود ہی نہ تھا۔ خُدا کے نزدیک یہ ایک اچھی حیثیت ہے۔ یہ ہمیں مسیح کے ذریعے خُدا کی قابلِیت اَور وعدوں تک بھی رسائی عطا کرتی ہے۔

یہ تعریف راستبازی کے منفی پہلو کی نشاندہی کرتی ہے۔ ہمیں احساسِ کمتری یا جُرم رکھنے کی ضرُورت نہیں ہے۔ اِس منفی کا مُتضاد مُثبت ہے۔ ہمیں اُس کے ساتھ اپنے

صحیح موقف کے احساس کے ساتھ رسائی کرنی چاہیئے ۔گُناہ یا ناراستی کا احساس خُدا کے ساتھ ہمارے رشتے میں رُکاوٹ بنتا ہے ۔ یہ دِلیری کے ساتھ اُس تک رسائی سے روکتا ہے۔

مندرجہ ذیل حوالاجات پڑھیں:

۱پطرس ۱:۱۶ آیت

۱تھسلنیکیوں ۴:۲۔۳ آیت

۱تھسلنیکیوں ۵:۲۲۔۲۳ آیت

یہ حوالے اِیمانداروں کی زِندگی، کردار اور رویے کے سلسلے میں نئے عہدنامے کی سچائی تقدیس پر زور دیتے ہیں۔ جب ہم اپنی راستبازی میں قائم ہوتے ہیں، پھر ہم خُدا کے ساتھ اپنے موقف کو سمجھتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اُس نے ہمیں مُقدس قرار دیا ہے۔ اُس نے ہماری زِندگیوں پر سے شیطان کے زور کو توڑا ہے، اور ہمیں مُقدس کام کرنے صلاحیت عطا کی ہے۔ ہمیں اپنے خیالات اور اعمال (مثلاً بدن) اُس کے ساتھ سیدھے کرنے ہیں جس کے ساتھ ہونے کے لئے ہمارا پہلے ہی اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہمیں گُناہ اور اُس کے زور سے آزاد کیا گیا ہے۔ ہمیں گُناہ کی خدمت نہیں کرنے چاہیئے کیونکہ یہ وہ نہیں ہے کہ ہم کون ہیں۔ ہم گُناہ کی موجودگی اور اُس کے زور میں مُردہ نہیں ہیں، لیکن ہم گُناہ کو قابو کرنے والی قوت کے ساتھ مر چکے ہیں۔ ہمیں اِیمان میں خُدا کے ساتھ ایک معاہدے کرنا ہے کہ وہ کام جو یِسُوع نے اپنے موت، دفن ہونے اور جی اُٹھنے کے ذریعے کیا وہ ہماری زِندگیوں میں حقیقی اور موثر ہے۔

ذیل میں ہماری **تجرباتی تقدیس** کے بُنیادی پہلو ہیں:

۱۔ فرمانبرداری ۔ ہم خُدا کے حُکموں اور اُس کے کلام پر مُکمل معاہدے یا رضامندی کی وجہ سے عمل کرتے ہیں نہ کہ ذمہ داری۔ فرمانبرداری رضامندی کا قُدرتی نتیجہ ہے۔

۲۔ رفاقت ۔ رشتہ ایک حیثیت ہے مگر رفاقت کِسی کے ساتھ وقت گزارنے پر مبنی ہے۔ آپ کا رفاقت کے بغیر رشتہ ہو سکتا ہے لیکن رشتے کے بغیر رفاقت نہیں ہو سکتی۔ خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ بحال ہو گیا ہے جو ہمیں اُس کیساتھ رفاقت رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

۳۔ رُوح القدس ۔ جب یِسُوع آسمان پر گیا، اُس نے وعدہ کیا کہ وہ دُوسرا مددگار بھیجے گا۔ یہ مددگار رُوح القدس ہے۔ خُدا ہمیں گُناہ کی بالادستی اور قوت سے رہائی دلانے کے بعد، وہ یہیں رُک نہیں گیا۔ اُس نے ہماری مدد کیلئے ہمیں رُوح القدس بخشا ہے کہ ہم نئے عہدنامہ کے محبت کے حُکم کو تجرباتی طور پر اپنی زِندگیوں میں پُورا کریں۔

۴۔ زمانہ حال ۔ یہ اب عمل ہو رہا ہے۔ یہ منٹ بامنٹ خُدا کے کلام پر عمل ہو رہا ہے۔ یِسُوع کے پیروکار ہوتے ہُوئے یہ ہماری روزمرہ زِندگیوں میں خُدا کے کلام کی تابعدار کا جاری رہنے والا عمل ہے۔

ہرعمل جوہم خُدا کے کلام کے مطابق کرتے ہیں وہ ایسا عمل ہے جو ہمیں گُناہ سے الگ کرتا ہے تا کہ ہم خُدا کے لِئے جی سکیں۔ہم یہ کر سکتے ہیں کیونکہ ہم گُناہ سے الگ کر دیئے گئے ہیں اَور اَب گُناہ کا ہم پر کوئی اِختیار نہیں ہے۔ہم یہ کر سکتے ہیں کیونکہ خُدا کا رُوح ہمارے اندر ڈالا گیا ہے۔خُدا ترسی کا ہر عمل جو ہم اُس کی سچائی سے مُتفق ہو کرتے ہیں ہمارے راستبازی کے احساس کو مضبُوط کرتا ہے۔شا گردیت کے اپنے سفر میں تقدیس کی پیروی کرنا ہے کہ ہم کِس طرح یقینی بناتے ہیں کہ ہمارا راستبازی کا احساس برقرار ہے۔

ہمیں تقدیس کی پیروی کرنے کی کیوں ضرُوری ہے؟

''کیوں'' کو جاننے کا سادہ مطلب ہے یہ سمجھنا کہ آپ کچھ کرنے سے پہلے یہ کیوں کر رہے ہیں۔کچھ لوگ ''کیوں'' کا حوالہ بطورِ ''رہنما اُصول'' یا ''بُنیادی مقصد'' دیں گے۔اِس سب کا مقصد ایک جیسا ہے—سرگرمی کے مقصد کو سمجھنا۔تحریک تعین کرتا ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔رویہ تعین کرتا ہے کہ آپ کِتنا اچھا کرتے ہیں۔کیوں تحریک اَور رویہ فراہم کرتا ہے جو تعین کرتے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں اَور کِتنا اچھا کرتے ہیں۔اَب ہم غور کریں گے کہ شا گردیت کے سفر میں تقدیس کی پیروی کیوں اِتنی اہم ہے۔

جب ہم اپنی راستبازی کو برقرار رکھتے ہیں، ہم اپنی پوری صلاحیت اَور اثر سے کام کر سکتے ہیں۔آپ یسُوع کے ساتھ رفاقت کو اِس حد تک توڑ دیتے ہیں کہ آپ خُدا کے کلام کی سچائی کے ساتھ سیدھ میں نہیں ہیں۔اِس حد تک آپ ادنیٰ معیار کی زِندگی بسر کرتے ہیں اَور آپ میں اَور آپ کے ذریعے اُس کے کام کرنے کی صلاحیت کو کم کرتے ہیں۔اپنے آپ کو گُناہ سے الگ کرنے اَور خُدا کی سچائی کی مشق کرنے کے موضوع کے بارے بیان کرنے کے لِئے خُدا کے کلام میں بہت کچھ ہے۔ذیل میں کے حوالوں میں مرکزی فقروں کی نظرثانی کریں۔مَیں آپکی حوصلہ افزائی بھی کرُوں گا کہ اپنی بائبل میں پُورے حوالوں کو پڑھیں:

اِفسیوں ۴:۱ آیت ۔ ''جِس بُلاوے سے تُم بُلائے گئے تھے اُس کے لائق چال چلو۔''

کُلسیوں ۱:۹۔۱۰ آیت ۔ ''کہ تُم کمال رُوحانی حِکمت اَور سمجھ کے ساتھ اُس کی مرضی کے علم سے معمُور ہو جاوٴ۔تا کہ تُمہارا چال چلن خُداوند کے لائق ہو اَور اُس کو ہر طرح سے پسند آئے، اَور ہر طرح کے نیک کام کا پھل لگے.........''

اِتھِسلُنیکیوں ۲:۱۱۔۱۲ آیت ۔ ''تا کہ تُمہارا چال چلن خُدا کے لائق.............''

رومیوں ۱۲:۱۔۲ آیت ۔ ''کہ اپنے بدن اَیسی قُربانی ہونے کیلئے نذر کرو جو زِندہ اَور پاک اَور خُدا کو پسندیدہ ہو۔یہی تُمہاری معقول عِبادت ہے۔اَور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاوٴ تا کہ خُدا کی نیک اَور پسندیدہ اَور کامل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔''

اُکرنتھیوں ۱۵:۳۴ آیت ۔ ''راستباز ہونے کیلئے ہوش میں آوٴ اَور گُناہ نہ کرو''

یسعیاہ ۵۴:۱۴ آیت ۔ ''تُو راستبازی میں پایدار ہو جائے گی۔''

ایُوحنّا ا ۔ ''راستبازی کو عمل میں لاؤ۔''

بہت سے معاملات میں، یہ حوالا جات میں حُکموں کے طور پر لکھا گیا ہے۔ ہمیں راستباز ہونے کیلئے ہوش میں آنا ہے تا کہ گُناہ نہ کریں۔ یہ بھی واضح ہے کہ اُسکی مرضی کا علم تقدیس کے اِس عمل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمیں راستبازی کو عمل میں لانے کا کیوں کہا گیا ہے اور اُس کے لائق چلو جیسے کہ ہم پہلے ہی راستباز ہیں؟ ہمیں اپنے بُلاوے کے لائق چلنا ہے۔ یہ اپنی نجات کمانا نہیں ہے بلکہ اپنے رُتبے کی عزّت کرنا ہے۔

اپنے رُتبے کی عزت کرنا جو ہمیں پہلے ہی دیا گیا ہے ہر شاگرد کی ذمہ داری ہے۔ آج کلِیسیا کی سب سے بڑی ضرورت اپنے رُتبے کی تقدیس اور اس ساتھ ساتھ تقدیس کے کام آہستہ آہستہ کرنے کی اپنی ذمہ داری کو سمجھنا ہے۔

''رُوح، جان اور بدن'' کے سبق میں ہم نے سیکھا تھا کہ نئی پیدائش کے وقت ہماری رُوحیں دوبارہ سے خلق کی جاتی ہیں۔ جب ہمیں راستبازی دی جاتی ہے تو ہماری حیثیت محفوظ ہو جاتی ہے۔ پھر، ہمیں جان اور بدن کو حق (یا راستبازی) کے ساتھ سیدھ میں لانا چاہیئے جو پہلے ہی دی گئی ہے۔ اگر ہم نہیں کرتے، پھر، اگرچہ ہم راستباز بنائے گئے ہیں، ہم ناراستی پر عمل جاری رکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم بائبل میں ناراستی کو دیکھیں، ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اِسے اِن الفاظ کے ساتھ اِستعمال کِیا گیا ہے جیسے کہ ''بے دینی'' اور ''گُناہ۔''

مندرجہ ذیل حوالا جات پڑھیں:

۲ تیمُتھیس ۲:۱۹ آیت

طِطس ۲:۱۲ آیت

ایُوحنّا ۵:۱۷ آیت

رومیوں ۲:۸ آیت

ا کرنتھیوں ۶:۹۔۱۱ آیت

رومیوں کے خط میں پولُس بھی ہمیں بتاتا ہے کہ انجیل (یا اُس کا کلام) خُدا کی راستبازی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ بھی بتاتا ہے کہ ناراستی (یا گُناہ) حق کو کُچل دیتی ہے۔ اگر آپ راستبازی کو جاری نہیں رکھتے، آپ راستبازی کو کُچل رہے ہیں۔

رومیوں ۱۶:۱۔۲۰ آیت پڑھیں

جیسے آپ اِس حوالے کو پڑھتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ حق کو دبانے کے نتیجہ میں ایسے اعمال یا سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں جو خُدا کو ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔ جب ہم راستبازی کی پیروی نہیں کرتے وہاں منفی اثرات ہوتے ہیں۔ جب ہم راستبازی کی پیروی کرتے ہیں تو وہاں مُثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اثر (منفی یا مُثبت) نہ صرف ہمارے زِندگیوں کو بلکہ ہمارے گرد دُنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں اُور اُن لوگوں بھی متاثر کرتا ہے جن سے ہمارا آمنا سامنا ہوتا ہے۔ آپ کے غور کرنے کے لِئے ذیل میں مَیں نے کچھ منفی اُور مُثبت اثرات کی فہرست دی ہے:

تقدیس کی پیروی نہ کرنے کے منفی اثرات

- اگر آپ گُناہ یا ٹوٹی رفاقت کی حالت میں ہیں، راستبازی پر عمل کرنا شارٹ سرکٹ بن جائے گا۔
- آپ ادنیٰ معیار اُور اثر کی زِندگی بسر کرینگے۔
- آپ کا اِختیار کمزور ہوگا۔
- آپ برکت اُور نعمت کو روک سکتے ہیں جو خُدا چاہتا ہے کہ آپ کے پاس ہوں اُور جو وہ پہلے ہی آپ کو مہیا کر چُکا ہے۔
- آپ کو راستبازی کا کھویا ہُوا احساس ہوگا۔
- آپ جُرم اُور شرمندگی کا تجربہ کریں گے۔ (دیکھیں پیدائش ۳:۹۔۱۲ آیت)
- آپ اپنی زیادہ فکر کرنے اُور خُدا کی کم فکر کرنے والے بن جائیں گے۔
- مندرجہ ذیل کے باعث آپ کی دُعاؤں میں رُکاوٹ بن سکتی ہے (دیکھیں یسعیاہ ۵۹:۱۱ آیت):
  - ☆ خُود غرض مقاصد یا غلط چیزوں کے لِئے مانگنا۔ (دیکھیں یعقوب ۴:۳ آیت)
  - ☆ ایمان سے عمل کرنے کی قابلیت میں کمی یا خُدا کی سچائی سے اِتفاق کی کمی (دیکھیں یعقوب ۱:۶۔۸ آیت)
  - ☆ معاف نہ کرنا (دیکھیں متّی ۵:۲۳۔۲۴ آیت)

تقدیس کی پیروی کرنے کے مُثبت اثرات

- آپ اپنے آسمانی باپ کو ظاہر کریں گے اُور اپنی حیثیت کا احترام کریں گے۔
- آپ کثرت کی زِندگی بسر کرنے کے لِئے اپنے آپ کو عیاں کریں گے، بشمول سلامتی، رفاقت، عِلم، زِندگی میں حکومت کرنا، اِختیار، اُور اُسکی نعمتیں۔ (دیکھیں زبُور ۸۴:۱۱ آیت)
- آپ اُس مقصد کو پُورا کر سکتے ہیں جسکے لِئے خلق ہُوئے تھے۔ آپ اُس کے ساتھ ایک مُتفق زِندگی بسر کریں گے (مثلاً اُس میں قائم رہنا) بہت سا پھل لائیں گے۔ (دیکھیں یُوحنّا ۱۵:۷۔۸ آیت)
- آپکی دُعائیں حالات اُور واقعات کے لِئے زبردست قوت فراہم کریں گی۔ (دیکھیں ایوحنا ۵:۱۴ آیت، یعقوب ۳:۱۔۴ آیت)

- دُوسرے مانیں گے کہ آپ شاگرد ہیں کیونکہ آپ نے یسُوع کے ساتھ رفاقت رکھی ہے یاوقت گزارا ہے۔ (اعمال ۴:۱۳)

جب ہم راستبازی کی پیروی کرتے یا اُسے برقرار رکھتے ہیں، ہم بطورِ شاگرد اپنی پوری صلاحیت اَور اثر سے کام کر سکتے ہیں۔ جب ہم جانتے نہیں یا کچھ کام کرتے ہیں، اپنے مقصد کو پُورا کرنے کے لِئے ہماری صلاحیت میں رُکاوٹ پَیدا ہوتی ہے۔ اگر ترقی کرتی تقدیس یا راستبازی کی مشق کرنا اتنا اہم ہے، ہم یہ کیسے کرتے ہیں؟ ہم اپنی روزمرہ زِندگیوں راستبازی کی کیسے مشق کرتے ہیں تاکہ ہم مسلسل طور پر مسیح کی مانند بنتے جاتے ہیں؟

اُتارنا اَور پہننا

جو آپ کرنے کے اہل ہوتے ہیں یہ قابلِیت ہے۔ آپ کی حیثیت قابلیت فراہم کرتی ہے۔ صرف اِس لِئے کہ آپ میں قابلِیت ہے، مطلب یہ نہیں کہ اپنی قابلِیت پر پُوری طرح عمل کر رہے ہیں۔ تقدیس بائبل میں ایک بہت بڑا لفظ ہے، مگر یسُوع کے بہت سے شاگرد اپنی روزمرّہ زِندگی میں اِطلاق کی حقیقی اہمیت کو سمجھتے نہیں۔

اِفسیوں ۴:۲۲ آیت پڑھیں

یہ آیت ہمیں پُرانی اِنسانیت کو اُتارنے کا کہتی ہے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ ہماری پُرانی انسانیت کے کاموں میں غُصّہ، حسد، اَور گندی باتیں وغیرہ شامل ہیں۔ البتہ، یہ چیزیں ہمارے نئی شناخت کا حِصّہ نہیں ہیں۔ ہمیں یہ چیزیں اُتارنی ہیں کیونکہ یہ اب ہماری نہیں رہی ہیں۔ ہم خُدا سے دُعا نہیں کرتے کہ ہمیں اِن سے چھڑا لیکن خُدا کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اِن سے پہلے ہی آزاد کر دیا ہے۔ ہم غُصّے سے آزاد ہیں اِس لِئے مَیں اِس اُتار رہا ہوں۔

مَیں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہُوا تھا اَور یہ چیز اُس پُرانے اِنسان کے ساتھ دفن ہوگئی تھی۔ میرے لِئے زندہ رہنا مسیح ہے۔ وہ چیز اب میری نہیں رہی۔ آپ بہتر ہونے کیلِئے یہ نہیں کرتے، آپ تو پہلے سے وہاں ہیں۔ وہ باتیں جو خُدا کے کلام سے اِتفاق نہیں کرتیں وہ آپ کی نہیں ہیں۔ کوئی بھی آپ کے لِئے یہ نہیں کر سکتا۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے جو چیزیں آپ کی نہیں اُنھیں اُتار دیں۔ مندرجہ ذیل حوالوں کو پڑھیں:

رومیوں ۱۲:۱-۲ آیت ۔ ہم حق (سچائی) کے ساتھ برابر ہونے کیلِئے اپنے عقائید کو تبدیل کرتے ہیں، پھر فطرتی نتیجہ فرمانبرداری ہے۔ خُدا کے کلام سے فرمانبرداری ایسا ہی ہے جیسے راستبازی میں جینا۔

رومیوں ۶:۵-۱۴ آیت ۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم اپنے بدن راستبازی کے ہتھیاروں کے طور پر پیش کریں۔

پولُس نے رومیوں کا خط روم کی کلیسیا کے مسیحیوں کو لِکھا۔ یہ حوالے اِیمانداروں کو لِکھے گئے تھے۔ اگر بائبل ہمیں اپنی سوچ بدلنے کو کہتی ہے تاکہ ہم اپنے بدن راستبازی کے ہتھیاروں کے طور پر پیش کریں، پھر مُتضاد بھی ممکن ہے۔ ہم اپنی سوچ کو نہیں بھی بدل سکتے، جس کا نتیجہ ہم میں یہ ہوگا کہ ہم اپنے بدنوں (یا ہمارے اعمال) کو راستبازی کے ہتھیار ہونے کیلِئے پیش نہیں کرینگے۔

کُلسیوں ۳:۱۔۱۷ آیت پڑھیں

یہ آیت ہمیں پاک، صاف کرنے، مرنے (مرنے دینا)، پہننے اَور اُتارنے کو کہتی ہے۔ کیسے؟ اپنے ذہن کو عالمِ بالا کی چیزوں (یا خُدا کی باتوں) کی طرف لگانا ہے اَور زمین کی چیزوں کی طرف نہیں۔ ہمیں نئی اِنسانیت کو پہننا ہے۔ ہمیں پُرانی اِنسانیت کو اُتارنا ہے۔ خُدا نے آپ کے لِئے نیا لباس فراہم کِیا ہے۔ یہ فطرت میں اَبدی اَور محبت میں بُنا ہے۔ حقیقت میں آپ کون ہیں سچائی کو دیکھتے ہُوئے اُس کو پہن لیں بجائے کہ آپ اُس پر بھروسہ کریں کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ مسیح کو پہن لیں۔ یہ سوچ کے انداز کو بدلنے کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ (جیسے ہم نے گذشتہ سبق میں غور کِیا تھا)۔

اگر آپ اپنی عادات اَور رویوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، جیسے کہ وہ آپ کا حِصّہ ہیں، آپ کا بدن مزاحمت کرے گا۔ مگر جتنی جلدی آپ کو احساس ہوتا ہے کہ وہ نہیں رہے آپ کون ہیں، اب آپ خُود سے نہیں لڑ رہے ہیں۔ اِنسان اِسی طرح بنائے گئے تھے۔ رُوحانی اِنسان جس میں خُدا کی فطرت ہے۔

اِفسیوں ۴:۱۳ آیت پڑھیں

یہ حوالہ تقدیس کے مقصد کو بیان کرتا ہے۔ ایک شاگرد کے طور پر، ہمیں اِیمان کے اِتحاد اَور خُدا کے بیٹے کے علم میں ایک ہونا ہے۔ ہمیں رُوحانی طور پر بڑھنا ہے اَور مسیح کی مانند بننا ہے۔

فِلپیوں ۲:۱۲ آیت پڑھیں

جیسے ہم نے پچھلے سبق میں سیکھا تھا، یہ خُود کیلِئے اپنی نجات کو حاصل کرنے بارے بات نہیں کر رہا، بلکہ اپنی زِندگی میں نجات کی برکات اَور فوائد کے اپنانے کی بات کر رہا ہے۔ اب آپ راستباز ہیں اَور اُس کے مطابق عمل کریں۔

ذیل میں کچھ باتیں جو آپ شاگرد کی حیثیت سے مسیح کی مُشابہت کی پیروی کرنے کیلِئے کر سکتے ہیں۔ جیسے ہی ہم اپنی سوچ کے انداز کو بدلتے ہیں اَور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں، ہم مُسلسل مسیح کی مانند بڑھتے جائیں گے۔ ہم تقدیس کے اِس کام کو جاری رکھیں گے۔ ہم اُس رُتبے کا احترام کرنے کا چناؤ کرتے جو ہمیں پہلے ہی مہیا کِیا گیا ہے۔

سچائی کا سامنا

آپ سچائی پر عمل نہیں کر سکتے جو آپ جانتے نہیں۔ اِس وجہ سے، سچائی کا باقاعدہ آمنا سامنا ہونا اہم ہے۔ ذیل میں کچھ طریقے بیان کِئے گئے ہیں اِس بات کو یقینی بنانے کے لِئے آپ کا باقاعدہ سچائی سے آمنا سامنا ہوتا ہے:

- بائبل پڑھیں اَور خُدا کے کلام کو اپنی زِندگی میں پہلا درجہ دیں۔
- اپنی رُوح میں اَور سمجھ بُوجھ سے باقائدہ دُعا کریں۔
- چرچ جائیں جہاں تعلیم بائبل پر مبنی ہے۔

بہرحال ایک بات ذہن میں رکھیں، سچائی سے آمنا سامنا کرنے کا سب اہم طریقہ بائبل پڑھنا ہے۔کلامِ مُقدس میں سچائی کا علم لائق چلنے سے جُڑا ہے۔

یُوحنّا ۱۷:۱۷ آیت پڑھیں

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ آپ اُس کے کلام سے مُقدّس کِئے گئے ہیں کیونکہ اُس کا کلام سچائی ہے۔

مقصد کی طرف بڑھنا

مَیں نے ابھی کام کے لِئے ایک اِجلاس ختم کِیا تھا۔کچھ دِنوں سے مَیں مصرُوف رہا تھا۔مَیں بہت سے نئے لوگوں سے مِلا تھا اَور مَیں نے بہت سیکھا تھا۔اب گھر واپس جانے کا وقت آ گیا تھا،مَیں نے اپنے بیگ پیک کِئے اَور ٹیکسی لینے کے لِئے لابی کی طرف بڑھ رہا تھا۔جیسے مَیں جا رہا تھا،مَیں نے لوگوں کا ایک گروہ لابی میں بیٹھا دیکھا اِجلاس کے دوران جِن کے ساتھ میرا رابطہ تھا۔یقیناً مَیں بد اخلاق نہیں ہونا چاہتا تھا،یُوں مَیں خُدا حافظ کہنے کیلِئے پیچھے مُڑا،جیسے میں ٹیکسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جیسے مَیں آگے چلا جا رہا تھا اَور پیچھے دیکھا......دھڑم!مَیں ایک ستُون سے جا ٹکرایا۔یہ میرا بہترین لمحہ نہیں بلکہ شرمناک تھا۔مَیں پیچھے دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ مَیں نے دیکھا ہی نہیں کہ بالکُل میرے سامنے ایک ستُون تھا۔مُجھے حقیقی طور پر اُس سے ٹکرانا پڑا اِس سے پہلے کہ مُجھے احساس ہوتا کہ یہ وہاں تھا!بہت دفعہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ہم پیچھے دیکھتے رہتے ہیں اَور کِسی دیوار میں جا ٹکراتے ہیں۔کیونکہ ہم دیکھ نہیں سکتے کہ ہمارے سامنے کیا ہے۔مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں:

فِلپیوں ۳:۱۲۔۱۴ آیت پڑھیں

ہم نے پہلے ہی حاصل نہیں کِیا ہے۔یہ زِندگی بھر کا عمل ہے۔لیکن یہ آیات ہمیں سچائی میں چلنے (یا کرنے) کو کہتے ہیں جو ہم جانتے ہیں۔آگے دیکھیں۔ماضی کی طرف دیکھتے نہ رہیں اپنی غلطیوں کو دُہراتے نہ رہیں۔نشان کی طرف بڑھتے جائیں۔اگر آپ پیچھے دیکھتے رہیں گے،آپ شاگردی کے سفر میں بہت سی دیواروں سے ٹکراتے رہیں گے۔شرمندگی اَور احساسِ جُرم آپکو راستبازی کے احساس سے محروم کر دیں گے۔یہ لمحہ بالمحہ فیصلہ ہے کہ جو سچائی بیان کرتی ہے آپ اُس پر عمل کرتے ہیں باوجود کہ آپ کیا محسوس کرتے ہیں۔

- آپ اپنی سوچ کے انداز کو بدلیں (اِس موضوع پر سبق سے رجوع کریں)۔
- خُود کو معاف کریں ۔ پیچھے نہ دیکھیں بلکہ اب اَور مُستقبل پر نظر رکھیں۔آپ کو کبھی بھی راستبازی کا احساس نہیں ہوگا جب تک آپ اُن باتوں کے لِئے مُعاف نہیں کرتے جِن کے لِئے یِسُوع نے آپ کو پہلے مُعاف کر دیا ہے۔
- اپنی شناخت کو جانیں اَور اُس پر عمل کریں۔ندامت اَور احساسِ جُرم کے بغیر اُس کے تخت کے سامنے دِلیری سے آئیں۔اُس اِختیار میں کھڑے رہیں جیسے مسیح نے مہیا کِیا ہے۔جب آپ جانتے ہیں کہ مسیح آپ میں رہتا ہے اَور خُدا کے ساتھ آپ کی حیثیت اچھی ہے،آپ اُسے اپنے ذریعے کام کرنے دیتے ہیں۔آپ اُس اِختیار پر قائم رہ سکتے اَور عمل کر سکتے ہیں۔

پُرانی اِنسانیت کو اُتارنا اَور نئی کو پہننا،سچائی کے مقابلوں میں ظاہر ہونے والی سچائی پر عمل کرنے کے لِئے دِن بھر فیصلہ کرنے کا ایک حِصّہ ہے۔اِس سچائی پر عمل کرنا ہمارا فیصلہ ہے۔

رُوح القدس کے حوالے کرنا

رُوح القدس کے کاموں میں سے ایک تقدیس کا کام ہے۔

ا پطرس ۱:۲ آیت پڑھیں

ہم یہاں دیکھتے ہیں رُوح القدس دو طریقوں سے پاک کرتا ہے۔ پہلا، وہ مسیح میں ہمیں الگ کرتا ہے تاکہ ہم مسیح کے خُون سے پاک ہو جائیں۔ ہم سیکھا تھا کہ نئی پیدائش کے وقت رُوح القدس ہماری رُوح کو دُوبارہ خلق کرتا ہے اَور گُناہ سے الگ کرتا اَور ہم میں خُدا کی فطرت کو رکھتا ہے۔ دُوسرا، وہ ہم میں کام کرتا ہے تاکہ ہم یسُوع مسیح کے ساتھ فرمانبردار ہوں۔ رُوح القدس کی تقدیس کے ذریعے، ہمیں ایک نیا رُتبہ دیا جاتا ہے اَور نئی قوت ہم ڈالی جاتی ہے۔ خُدا کے لِئے جینے میں رُوح القدس ہماری مدد کرتا ہے۔ تقدیس کے کام میں ہمارا حِصّہ فرمانبرداری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ تقدیس لمحہ بالمحہ کا عمل ہے جس کے ذریعہ ہم رُوح القدس کی مدد سے اپنے آپ کو یسُوع کی پیروی کے لِئے سپُرد کرتے ہیں۔

یُوحنّا ۱۶:۱۳ آیت پڑھیں

رُوح القدس ہمیشہ تمام سچائی میں ہماری رہنمائی کریگا۔ خُدا کے رُوح کی رہنمائی کیسے حاصل کریں اِس کے بارے آنے والے سبق میں مزید سیکھیں گے۔ بہرحال، اگر رُوح القدس کا ایک کام تقدیس ہے، تو پھر ہمیں فوراً رُوح القدس کی آواز کی فرمانبرداری کرنا ہوگی۔ دُعا کریں اَور وہ کریں جو وہ کہتا ہے۔

مسیحی معاشرہ

تقدیس کی پیروی کی حمایت میں ایک اہم سرگرمی ہے مسیحی معاشرے میں رہنا۔ اِس میں یہ شامل ہے:

- اپنی مقامی کلیسیا میں فعال طور پر خدمت کریں۔
- دُوسرے مسیحیوں کے ساتھ وقت گزاریں۔ مسیحی دوست یا اُستاد تلاش کریں یہ آپ کو جوابدہ رکھے گا۔

درج ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا کرنتھیوں ۱۵:۳۳ آیت

عبرانیوں ۱۰:۲۲-۲۴ آیت

بائبل کہتی ہے کہ جب ہم مسیحی معاشرے میں رہتے ہیں، تو ہم ایک دوسرے کو اچھے کاموں کی ترغیب (یا حوصلہ افزائی) کرتے ہیں۔ ہم دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں (یعنی اُنہیں مشورہ دیتے ہیں یا تاکید کرتے ہیں) کہ وہ بہتر انداز سے زندگی بسر کریں اَور ہم دوسروں سے بھی یہی ترغیب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بنیادی طور پر،

جب آپ مسیحی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں تو آپ ایسے لوگوں کی رفاقت چاہتے ہیں جو آپ کی شاگردیت کے سفر میں حوصلہ افزائی کریں —اور یوں آپ دوسروں کے لیے بھی ایسا ہی کریں گے۔

فوری طور پر ٹوٹی ہوئی رفاقت کو بحال کریں

جب آپ راستبازی کو عمل لاتے ہیں، تو یہ آپ کو مضبوط رفاقت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ آپ کسی کے ساتھ اپنا رشتہ توڑ نہیں سکتے، لیکن آپ کے پاس اپنی رفاقت کو توڑنے یا قائم رکھنے کا انتخاب ہوتا ہے۔ جب آپ مضبوط رفاقت برقرار رکھتے ہیں، تو آپ ایک ایسا ماحول قائم کرتے ہیں جو خُدا کو آپ سے بات کرنے اور آپ کے ذریعے کام کرنے کا موقع دیتا ہے۔

لیکن اگر آپ اس میں خرابی کرتے ہیں تو کیا ہوگا؟ اگر آپ غلطی کرتے ہیں تو کیا ہوگا؟ ایک بار جب آپ گناہ کرتے ہیں، تو آپ نہ صرف اپنی رفاقت کو توڑ لیتے ہیں بلکہ آپ اپنی راستبازی کے احساس سمجھوتہ کرتے ہیں۔ جب ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو فوراً خُدا اسے معافی مانگنی چاہیے۔

ایوحنا ۱:۹ آیت پڑھیں

ایک بار جب ہم اپنے گناہ کا اِقرار کرتے ہیں، تو خُدا اُس گناہ کو مکمل طور پر مٹا دیتا ہے یا ختم کر دیتا ہے اور ہمیں تمام ناراستی سے پاک کر دیتا ہے۔ خُدا نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ پھر گناہ کی یاد جاتی رہتی ہے۔ خُدا آپ سے توقع کرتا ہے کہ ایک بار جب آپ اپنے گناہ کا اِقرار کرلیں تو اُسے چھوڑ دیں اور بُھول جائیں۔ آپ اپنے آپ کو معاف کر دیں اور اپنے ذہن سے ہر اُس منفی سوچ کو نکال دیں جو اِن آیت کے برعکس ہے جو ہم ابھی پڑھی ہیں۔

کارکردگی پر مبنی مسیحیت کے جال سے بچنا

ہم نے خُدا کے کلام پر عمل کرنے کے بارے میں بات کرنے پر بہت وقت صرف کِیا ہے۔ لیکن ہمیں کام یا کارکردگی پر مبنی سوچ سے بچاؤ کے بارے میں بھی بات کرنے کی ضرورت ہے۔

افسیوں ۲:۹ آیت پڑھیں

اس آیت کو پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنی کوشش یا اپنے اعمال سے نہیں بچ سکتے۔ ایک بار جب ہم مسیحی بن جاتے ہیں، تو ہمارے لیے یہ سوچنے کی آزمائش ہوتی ہے کہ ہماری کارکردگی، اچھے کام، یا خدمت کسی نہ کسی طرح ہمیں خدا کی نگاہ میں اچھا بناتی ہے۔

لوقا ۱۰:۳۸۔۴۲ آیت پڑھیں

یہ کہانی مریم اُور مرتھا نامی دو عورتوں کی ہے۔ یِسُوع نے مرتھا کی خدمت کی سرزنش نہیں کی۔ اُس نے اُس کی بہت زیادہ فکرمندی اور چیزوں میں مشغولیت یا خُدا کے

لیے بہت زیادہ کرنے پر سرزنش کی۔ ہماری مسیحی خدمت کو خُدا کے ساتھ تعلق سے جنم لینا چاہیے۔ہم اپنے مسیحی تجربے کو صرف کاموں تک محدُود کرتے ہیں جب ہم صرف خدمت کے ذریعے خُدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب ہم کاموں پرمبنی رشتہ استوار کرتے ہیں،تو ہم اپنی خوشی اور طاقت کھودیتے ہیں۔ہم محوِ خُدا کی بجائے محوِ بالذات بن جاتے ہیں۔خُدا کے ساتھ ہمارا تعلق کاموں پرمبنی نہیں ہونا چاہیے۔ یہ خُدا کے فضل پر قائم ہونا چاہیے۔فضل وہ چیز ہے جو ہم خُدا کے ساتھ کر سکتے ہیں جو ہم اپنے تئیں کبھی نہیں کر سکتے۔ ہمارا رشتہ اِسی کا نتیجہ ہے جو خُدا نے ہمارے لیے مسیح کے ذریعے کیا۔ہم اِس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ ایک مفت تحفہ (اِنعام) ہے۔

تاہم، خُدا کے ساتھ ہماری رفاقت اُس کام کا نتیجہ ہے جو ہم مسیحی بننے کے بعد کرتے ہیں۔حقیقی رفاقت یہ سمجھنے کا نتیجہ ہے کہ آپ کا آسمانی باپ حقیقت میں کون ہے۔ جیسا کہ پچھلے سبق میں زیرِ بحث آیا کہ اُس کا کلام پڑھنے، دُعا اور حمد وثنا، عبادت کرنے میں اُس کے ساتھ وقت گزارنے کا نام ہے۔ جب آپ جانتے ہیں کہ آپ کا باپ کون ہے، آپ اُس کے ساتھ رفاقت کی خواہش کریں گے۔ میرے بیٹے کا رشتہ اور رفاقت کاموں کی بنیاد پر نہیں ہے۔ اُسے میرے حق میں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو بطورِ بیٹا پیدا ہُوا ہے۔اُس کی رفاقت اُس کے رشتے سے ہی پھوٹتی ہے۔وہ کچھ ایسے کام بھی کر سکتا ہے جن سے مجھے خوشی نہ ہو،لیکن وہ ہمیشہ میرا بیٹا ہی رہے گا اور مَیں ہمیشہ اُس سے پیار کروں گا۔ ہم ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتے جس کی وجہ ہمارا آسمانی باپ ہم سے محبت کرنا چھوڑ دے۔اُس کی محبت حاصل کرنے کے لیے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ اب ہم سے ویسا ہی پیار کرتا ہے جیسا کہ اُس نے ہمیں یسُوع کو اپنے دلوں میں قبول کرنے سے پہلے کیا تھا۔کوئی عمل یا خدمت اِس بات کو متاثر نہیں کر سکتی کہ وہ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے۔ہم اُس کے حکموں پر عمل کر کے اُس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم کام اُس کی حمایت حاصل کرنے کے لیے نہیں کرتے، بلکہ اِس لیے کہ ہم پر پہلے ہی اُس کا فضل ہو چکا ہے۔ہم اُس کے حکموں پر عمل اس لیے نہیں کرتے ہیں کہ اُس کی نگاہ میں اچھا مقام حاصل کر سکیں، بلکہ اُس کی تعظیم کرنے اور اُس کو جلال دینے کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

اِیمان

بچے بڑے خوش تھے۔ہم اُنہیں کافی ہفتوں سے اِس کے بارے میں بتا رہے تھے۔ہم نے سرکس جانے کے لیےٹکٹ خریدے ہیں۔وہاں مسخرے،اُونٹ،بازیگر، جمنسا ٹک کے جُھولوں پر کرتب دِکھانے والے فنکار،بہت مہنگے پاپ کارن اَور وہاں ہاتھی بھی تھے۔بڑے ہاتھیوں کی تربیت کر کے سکھایا گیا تھا۔اگر آپ چاہیں تو پیسے ادا کر کے اُن پر سواری بھی کر سکتے ہیں۔تب مجھے ایک کہانی یاد آئی جس میں بتایا گیا تھا کہ سرکس کے لیے ہاتھیوں کو کس طرح تربیت دی جاتی ہے۔جب ہاتھی بچے ہوتے ہیں تو مالکان اُن کے ٹخنوں کے گرد بڑی زنجیریں باندھتے ہیں اَور اُنہیں زمین میں چوب باندھ دیتے ہیں۔یہ زنجیریں ہاتھیوں کے بچے کے لیے اتنی مضبوط اور بھاری ہوتی ہیں کہ وہ اُن سے آزاد نہیں ہو سکتے۔پہلے تو وہ زنجیروں کو کھینچتے اور زور لگاتے ہیں۔لیکن وہ زنجیریں کافی مضبوط ہوتی ہیں۔آخر کار وہ ہار مان لیتے ہیں۔زنجیر کی طاقت اور فرار ہونے کی نااُمید کوششیں ہاتھی کے دماغ میں اتنی مضبوطی سے نقش ہو جاتی ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ مالکان کے لیے ہاتھیوں کو قابُو کرنے کے لیے ایک چھوٹی رسی کا استعمال کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں اور وہ آسانی سے اُن زنجیروں کو توڑ سکتے ہیں،لیکن وہ اُس پتلی رسی کو توڑنا نہیں چاہتے کیونکہ اُن کے تجربات کی یادیں مضبوط ہوتی ہیں اور وہ آزاد ہونے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔وہ یادیں اُن ہاتھیوں کے دماغ میں رہتی ہیں۔اُن کی کمزوری اور ناکامی کی یادیں،اُن کے اعمال کی وضاحت کرتی ہیں۔

ہم بھی اِسی طرح ہو سکتے ہیں۔ہمارے متعین لمحات اِس کہانی کے ہاتھیوں سے یقیناً مختلف ہیں،لیکن ان کا اثر ایک جیسا ہے۔ہم میں سے بہت سے لوگوں کی یادیں، باتیں، یا دُوسروں کے اعمال اِس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ہمیں کیسے کچھ کرنا چاہیے یا ہم اپنے آپ کو اَور اپنے حالات کو کیسے دیکھتے ہیں۔ہمارے مُتعین لمحات طلاق، بچے کی موت، بچپن میں زیادتی، کسی کی طرف سے سخت الفاظ، یا ماضی کی ناکامی بھی ہو سکتے ہیں۔لیکن جو کچھ بھی ہے،ہم اپنے تجربات کو اپنی زندگی کا تعین کر دیتے ہیں۔سرکس کے ہاتھیوں کی طرح،ہم تجربے کی بنیاد پر اپنے اَور اپنے حالات کے بارے میں جو یقین رکھتے ہیں اُسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

اگر یہ سچ ہے،تو ہمیں اِیمانداری سے اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ ہم کیا یقین کرتے ہیں؟ ہم اپنے اعمال پر کس کو قابض ہونے دیں گے؟ کیونکہ سرکس کے ہاتھیوں کی طرح ہم بھی جو کچھ یقین رکھتے ہیں اُس پر عمل کرتے ہیں۔اگر ہم اِس پر عمل کرتے ہیں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں تو کیا ہم خُدا کے کہنے پر یقین رکھتے ہیں یا دوسروں کی باتوں پر یقین کرتے ہیں؟ کیا ہم خُدا کی باتوں پر یقین کرتے ہیں یا ہم اپنے حالات یا ماضی کے تجربات کو دیکھتے ہیں؟

اِیمان کیا ہے؟

اِیمان کے لیے یونانی لفظ کا مطلب ہے،مضبوط قائلیت ، ایسا یقین جس کی بنیاد سُننا ، بھروسہ یا یقین دہانی ہے۔بائبل کا اِیمان ایک مضبوط قائلیت ہے،مکمل طور پر قائل ہونا، یقین کرنا، بھروسہ کرنا، مکمل اعتماد کرنا، اور یقین کرنا کہ خدا کا کلام سچا ہے۔

اِیمان کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ فطری اِیمان ۔ فطری اِیمان جسمانی حواس کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔

۲۔ رُوحانی اِیمان ۔ رُوحانی اِیمان خُدا کے کہنے کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے،خواہ تحریری ہو یا لفظی۔ہم اسے بائبل کے ایمان یا خدا کی مرضی کے موافق ایمان کے طور پر بھی بیان کرتے ہیں۔

فطری اِیمان کی جگہ ہے۔فطری اِیمان اِس قدرتی دنیا میں ہمارے لیے کام کرتا ہے۔مثال کے طور پر،ہمیں یقین ہے کہ جب ہم اوپر کو چھلانگ لگائیں گے تو ہم واپس نیچے آئیں گے۔ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم آگ کو چھوتے ہیں تو ہم جل جائیں گے۔جب ہم سڑک پر چلتے ہیں تو جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اُس پر یقین کرنا چاہیے تا کہ ہم کسی کار سے ٹکرا نہ جائیں۔جب ہمارا مالک مکان ہمیں فون کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں اپنا ماہانہ کرایہ ادا کرنا ہے تو جو کچھ ہم سنتے ہیں اُس پر یقین کرنا چاہیے اور کرایہ ادا کرنا چاہیے تا کہ ہمارے پاس رہنے کی جگہ ہو۔فطری اِیمان ہمارے علم اور جسمانی دُنیا کے تجربات پر مبنی ہے جس میں ہم رہتے ہیں اور اِس جسمانی دُنیا میں کام کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

ہم یہ بھی سیکھیں گے کہ رُوحانی اِیمان ہماری جسمانی دُنیا کو متاثر کر سکتا ہے۔تاہم،فطری اِیمان رُوحانی نتائج پیدا نہیں کرے گا۔فطری ایمان خُدا کی طرف سے روحانی برکات حاصل نہیں کرتا۔رُوحانی ایمان تب ہوتا ہے جب ہم خُدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔خُدا کی بادشاہی میں صرف خدا کا ایمان ہی کام کرے گا۔خُدا کا اِیمان رُوحانی ہے۔یہ ایسی چیز ہے جو ہمارے دِلوں یا رُوحوں سے آنی چاہیے۔

بائبل مُقدس عبرانیوں کی کتاب میں رُوحانی اِیمان کی تعریف کرتی ہے۔

عِبرانیوں ۱۱:۱ آیت پڑھیں

خُدا پر اِیمان کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس پر یقین کرتے ہیں جو وہ ہمارے اور ہمارے حالات کے بارے میں کہتا ہے۔یہ اُس پر بھروسہ ہے جو ہم اپنے جسمانی حواس سے دیکھتے، چکھتے، چھوتے، محسُوس کرتے یا سونگھتے ہیں۔یہ اُس پر بھروسہ ہے،اگرچہ لوگ ہمیں بتا سکتے ہیں۔اِیمان کے بغیر خدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔کیونکہ وہ یہ کہتا ہے، وہ کرے گا اور مَیں اُس حقیقت سے اُس کے ساتھ متفق ہوں۔مجھے اب اُمید نہیں ہے،لیکن میری اُمید اب بدل گئی ہے۔اُمید ہمیشہ مستقبل سے متعلق ہوتی ہے،لیکن اِیمان حال سے متعلقہ ہوتا ہے،اِیمان توقع ہے یعنی یہ جاننے اور اِتفاق کرنے کی کہ اگر خُدا نے کہا ہے،تو وہ کرے گا،اور یہ ہوگا۔

یہ اعتماد یا قائلیت اُس چیز سے آتی ہے جو آپ جانتے ہیں۔جو کچھ آپ جانتے ہیں اُس سے آتا ہے جو آپ سُنتے ہیں۔بائبل کا اِیمان یا خُدا کی مرضی پر مبنی ایمان خُدا کے کلام کو سُننے اور اُس پر یقین کرنے سے آتا ہے۔یہ ہمارے جسمانی حواس یا حالات سے نہیں آتا ہے۔یہ کتابوں یا اُس سے نہیں آتا جو لوگ خدا کے کلام کے بارے میں کہتے ہیں۔بائبل کا اِیمان خُدا کے کلام کو سُننے اور غور کرنے سے آتا ہے۔ہمارے حالات، ہمارے ماضی کے تجربات، یا جو کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے قطع نظر اِیمان خدا کے ساتھ مکمل معاہدہ ہے۔یہ اُس کے کلام کو مکمل حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا ہے،اِس کے باوجود جو ہم اپنے جسمانی حواس کے ساتھ

تجربہ کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کہتا ہے اُس صورت حال یا حالات کے بارے میں جس کا مَیں سامنا کرتا ہوں،مَیں اُس سے اتفاق کرتا ہوں، باوجود اِس کے کہ میری آنکھیں کیا دیکھتی ہیں۔

بائبل کے اِیمان کی بہترین مثالوں میں سے ایک رومیوں کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔

رومیوں ۴: ۱۷-۲۱ آیت پڑھیں

آیئے ان آیات میں سے کچھ اہم باتیں دیکھتے ہیں:

آیت ۱۷ میں یوں لکھا ہے کہ ابرہام خُدا کی باتوں پر ایمان لایا۔

آیت ۱۸ میں لکھا ہے، ابرہام نے خود کو فطری حالات کے ماتحت نہ رہنے دیا۔ ابرہام جسمانی حالات سے زیادہ خُدا کے کلام سے متاثر ہوا۔

آیت ۲۰ کے مطابق، ابرہام نے خدا کے کلام پر شک نہ کیا۔ وہ دوہرا پن نہیں رکھتا تھا۔

آیت ۲۱ میں یوں کہا گیا ہے کہ ابرہام کو پوری طرح یقین تھا کہ خُدا وہی کرے گا جو اُس نے کہا تھا کہ وہ کرے گا۔

بائبل کے ایمان میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

۱۔ یہ خدا کے کلام پر یقین رکھتا ہے — تحریری یا زُبانی۔

۲۔ یہ مسائل یا حالات کو اِس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اُس کے ماننے والے کو تبدیل کریں۔

۳۔ یہ اُس کے ذہن نہیں بدلتا۔ یہ یقین ہے کہ خدا جو کہے گا وہی ہوگا۔

۴۔ اِیمان آپ کے تخیل کو استعمال کرتا ہے۔ رُوح القدس ہمارے تخیل کو ہمارے جسمانی حالات کے باوجود مطلق حقیقت کو دیکھنے کی تحریک دیتا ہے۔ اپنے موجودہ حالات کو دیکھیں جیسے خُدا اسے آپ کے دماغ کے تھیٹر میں دیکھتا ہے۔

ہمیں ایمان کی ضرورت کیوں ہے؟

پرندے گا رہے تھے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آہستہ سے چل رہی تھی، جب میں صبح سویرے چھٹی والے دِن اپنے کرائے کے گھر کے باہر بیٹھ کر بائبل پڑھ رہی تھی۔ میری بہترین دوست میرے پاس بیٹھی تھی اور خاموشی سے اپنی بائبل پڑھ رہی تھی۔۔۔اُس نے جنگل میں ایک بڑے جانور کی طرف اشارہ کیا۔ ہم دونوں کھڑی ہوگئیں اور جانور کا بہتر نظارہ کرنے کے لیے آنگن کے کنارے پر چلی گئیں۔ اچانک ایک بڑا کالا ریچھ جنگل سے نکلا اور تقریباً پندرہ فٹ دُور کھڑا ہوگیا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں نے اپنی زندگی میں اتنی تیزی سے کبھی حرکت کی ہوگی۔ میں نے دروازے تک جانے کے لیے کرسی کو ہٹایا اور بچاؤ کے لیے بھاگ کر اندر چلی گئی۔ میری دوست وہیں کھڑی رہی اور ریچھ کو گھورتی رہی! ریچھ مڑ کر چلا گیا۔ بعد میں، مجھے بتایا گیا کہ اگر آپ کا سامنا ریچھ سے ہوتا ہے، تو آپ خوفزدہ ہو کر کبھی بھی بھاگیں نہ۔ بظاہر، آپ کو بہت زیادہ شور مچانا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ بڑا دکھائی دینا ہے۔ چونکہ میں اِس سے بہتر نہیں جانتی تھی، میں نے جو کچھ دیکھا اُس کی بنیاد پر میں نے جواب دیا اور میں ڈر کر بھاگ گئی۔ کئی بار، ہم اپنے مسیحی سفر میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ جب ہم مشکل حالات کا سامنا کرتے ہیں، تو ہم خوفزدہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم

اِس سے بہتر کچھ نہیں جانتے۔ لیکن خُدا کے پاس ہمارے لئے ایک بہتر منصوبہ ہے اور یہ خُدا کی مرضی کے اِیمان ہماری سمجھ سے جڑا ہُوا اَور منحصر ہے۔

ایک شاگرد کے طور پر اِیمان اتنا اہم کیوں ہے؟ ہم صرف چند وجوہات پر غور کرنے جا رہے ہیں کہ ایمان کہلانے والی اِس چیز کو سمجھنا بہت ضروری ہے، جب ہم اپنا

شاگردیت کا سفر جاری رکھتے ہیں۔

عبرانیوں ۱۱:۶ آیت پڑھیں ۔ خُدا کو خوش کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

مرقس ۱۱:۲۲ آیت پڑھیں ۔ یسُوع نے ہمیں کس پر اِیمان لانے کا حکم دیا؟

رومیوں ۱:۱۷ آیت پڑھیں ۔ اِنصاف کرنے والوں یا اِیمانداروں کو کیسی زندگی گزارنی چاہیے؟

کیا آپ خُدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟ اگر جواب 'ہاں' میں ہے تو آپ کو اِس چیز کو سمجھنا ہوگا کہ ایمان کِسے کہتے ہیں۔ یسُوع نے ہمیں خدا پر یقین رکھنے کا کہا ہے۔ پولس (رومیوں کے نام خط کا مصنف) ہمیں بتا تا ہے کہ صادِق (یا اِیماندار) اِیمان سے زندہ رہیں گے۔ یہ براہ راست حکمیہ بیان ہے۔ یسُوع اَور پولس اِس کا حکم دیتے ہیں اور ہم اِس کے بغیر خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ خُدا، یسُوع اَور پولس نے ایماندار کی زندگی میں ایمان کو اتنی اہمیت کیوں دی ہے۔

ا یوحنا ۵:۴۔۵ آیت پڑھیں

بُنیادی طور پر یہ آیت یوں کہہ رہی ہے کہ ہم دُنیا پر غالب آئے یا اِس فتح میں کھڑے ہوگئے جو یسُوع نے ہمارے لیے اِیمان سے حاصل کی۔ لیکن ہمارا اِیمان کس چیز پر ہے؟ اَور دُنیا کیا ہے؟ دُنیا دراصل کیا ہے اور ہمارا دُنیا سے کیا تعلق ہے؟ یسُوع پر ہمارا اِیمان دُنیا پر غالِب آتا ہے، لیکن یہ کیسا لگتا ہے؟ اِس کو سمجھنے کے لیے ہمیں مندرجہ ذیل اہم حقائق کو سمجھنا ضروری ہے:

ا۔ یہ دُنیا جس میں ہم رہتے ہیں یہ یسُوع کی دُنیا نہیں ہے۔

یوحنا ۱۷:۵ آیت ۔ ''اَور اَب اِے باپ! تو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔'' (ایمپلی فائیڈ)

۲۔ یہ دُنیا جس میں ہم اپنے تمام مسائل اَور حالات کے ساتھ رہتے ہیں، یقیناً ''ہماری'' دُنیا نہیں ہے۔

یوحنا ۱۷:۱۶ آیت ۔ ''جس طرح میں دنیا [دُنیادار، دُنیا سے تعلق رکھنا]، [جس طرح] کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔''

۳۔ یسوع نے کہا کہ شیطان اس دنیا کا حکمران ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔

یوحنا ۱۴:۳۰ آیت ۔ اِس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار [بُری ذہنیت، حاکم] آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں [اُسکی مُجھ میں کوئی چیز مُشترک نہیں، مُجھ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو اُسکی ہو، اُس کا مُجھ پر کوئی اِختیار نہیں] ۔ (ایمپلی فائیڈ)

۴۔ یسوع نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ برائی پر قابو پانے اور اس دنیا کے حکمران کو نکالنے کے لیے آیا ہے۔

یوحنا ۱۶:۳۳ آیت ۔ ''میں نے تم سے یہ باتیں اِس لِئے کہِیں کہ تم مجھ میں اِطمینان [کامل] پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطِر جمع [ہمت رکھو، پرُ اعتماد، یقین رکھو، بے خوف] رکھو میں دنیا پر غالِب آیا ہوں۔ [مَیں نے اُسے تمُہیں نقصان پہنچانے کی طاقت سے محروم کر دیا ہے، اور تمُہارے لِئے اُسے فتح کر لیا ہے] (ایمپلی فائیڈ)

اُس نے ہمیں دُنیا سے نہیں ہٹایا بلکہ اُس کی ہمیں نقصان پہنچانے کی طاقت کو ہٹا دیا ہے۔ یسوع نے اپنا مقصد پورا کیا جب وہ صلیب پر مر گیا اور دُوبارہ جی اُٹھا۔ تو، یہ یِسُوع کی حقیقی دُنیا نہیں ہے، لیکن وہ اِس دُنیا میں آیا تھا۔ یہ ہماری حقیقی دُنیا نہیں ہے بلکہ ہم اِس دنیا میں رہتے ہیں۔ شیطان اِس دُنیا کا حکمران ہے، لیکن یِسُوع نے دو ہزار سال پہلے صلیب پر جو کچھ کیا اُس سے اُس نے شیطان کی طاقت پر قابو پا لیا۔ اُس نے اُسے ہمیں نقصان پہنچانے کی طاقت سے محروم کر دیا۔ ہماری دُنیا کیا ہے؟ اگر ہم اِس دنیا کے شہری نہیں ہیں تو ہماری شہریت کہاں کی ہے؟

فلپیوں ۳:۲۰ آیت پڑھیں۔

اس آیت میں پولس مسیحیوں سے بات کر رہا تھا۔ وہ اُنھیں بتا رہا تھا کہ اُن کی شہریت آسمان میں ہے۔ لہٰذا، ہم اپنی شہریت کا انتظار نہیں کر رہے، ہمارے پاس پہلے سے ہی شہریت موجود ہے۔ وہ جس انتظار کا ذکر کر رہا ہے وہ مسیح کی دوسری آمد ہے لیکن ہماری شہریت **ابھی** سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی شہریت سے متعلق قواعد و ضوابط کا استعمال کرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔

اعمال ۲۲:۲۲۔۲۹ آیت کو پڑھیں

اس کلام میں مندرجہ ذیل اہم نکات پر غور کریں:

- آیت ۲۵ ۔ پولس نے اپنی رومی شہریت کا دعویٰ صوبہ دار کے سامنے کیا۔
- آیت ۲۶ ۔ صوبہ دار نے فوراً کوڑے مارنا بند کر دیا۔
- آیت ۲۸ ۔ پولس کہتا ہے کہ وہ ایک شہری کے طور پر پیدا ہوا تھا۔ دوسرے الفاظ میں، وہ ایک آزاد شہری پیدا ہوا (غلام یا غیر ملکی نہیں)
- آیت ۲۹ ۔ جو لوگ اُس کی تفتیش کرنے والے اور کوڑے مارنے والے تھے وہ **فوراً** اُس سے دُور ہو گئے۔ اور **صدر بھی ڈر گیا کیونکہ اُس نے جان لیا کہ [پولس] رومی شہری ہے** اور اُس نے اُسے زنجیروں میں جکڑ دیا ہے۔

وہ اُسے چھو نہیں سکتے تھے جیسے ہی اُس نے اُنھیں بتایا کہ وہ ایک رومی شہری ہے کیونکہ اُس کی شہریت نے اُسے کچھ حقوق فراہم کِئے ہیں۔ اِس سے پہلے کہ وہ اپنی شہریت کا دعویٰ کرتا، وہ اُسے کوڑے مارنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ جب اُس نے اپنی شہریت کا دعویٰ کیا تو وہ اُسے چھونے سے ڈرتے تھے کیونکہ دُنیا پر حکومت کرنے والا رومن قیصر بہت طاقتور تھا۔ صوبے دار نے ذِکر کیا کہ اُس نے یہ شہریت قیمت پر حاصل کی، لیکن پولس کا کہنا ہے کہ وہ **آزاد پیدا ہُوا ہے**۔ اِس سب کا کیا

مطلب ہے؟ جس طرح پولس کو اپنی شہریت کی وجہ سے کچھ حقوق حاصل تھے، اُسی طرح ہم آسمان کی بادشاہی میں شہری پیدا ہوئے ہیں، جبکہ ہم اُسی کے مطابق تمام حقوق اور مراعات کے ساتھ دوبارہ پیدا ہوئے ہیں۔ جیسے ہی ہم آسمانی دُنیا کے شہری بنے تو ہم نے خُدا کے کلام کے **تمام وعدوں اور باتوں کے پیچھے موجود طاقت اور اختیار تک رسائی حاصل کر لی۔**

یسُوع کو اپنے خُداوند اور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنا، ہماری فتح کا نقطہ آغاز تھا۔ جب ہم یسُوع کو قبول کرتے ہیں تو یہ ہمیں خدا کے وعدوں پر قائم رہنے یا یقین کرنے کی **رسائی** فراہم کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہم پر لاگو ہوتے ہیں۔

لہٰذا، یہ بات ظاہر ہے کہ پولس کی شہریت نے کہیں بھی جو بھی شہریت حاصل کی تھی، اُس سے زیادہ اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ وہ اُن کی دنیا میں تھا، لیکن وہ اُن کی دنیا کا نہیں تھا۔ لیکن، جیسا کہ پولس نے کیا، ہمیں بھی اپنی شہریت کا دعویٰ کرنا چاہیے اور اُن وعدوں کا دعویٰ کرنا چاہیے جس طرح پولس کو اُس علاقے میں بااختیار لوگوں کو اپنی شہریت سے آگاہ کرنے کے لیے بات کی تھی۔

اُس نے ایسا کیوں کیا؟ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کی شہریت نے اُسے کچھ حقوق اور مراعات دی ہیں۔ اگرچہ وہ جانتا تھا کہ اِس صورت حال میں اِس کا کوئی فائدہ ہوگا، اِس کے باوجود وہ کچھ نہیں کہتا، کیا یہ ٹھیک ہے؟ اِسی طرح، آسمان میں ہماری شہریت اِس دنیا میں ہماری ''شہریت'' سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

عبرانیوں ۱۱:۳ آیت پڑھیں

مخلوق کبھی بھی خالق سے زیادہ حقیقی نہیں ہو سکتی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی دُنیا زیادہ حقیقی دُنیا ہے۔ **جو کچھ بھی خُدا سے پیدا ہُوا** ہے اُس نے دُنیا پر غلبہ پا لیا ہے۔ اگر آپ نے یسُوع کو قبول کِیا ہے تو آپ جو کچھ بھی ہیں آپ نے دُنیا پر غلبہ پا لیا ہے۔ آپ خُدا کے وعدوں پر قائم رہ سکتے ہیں اور اپنی شہریت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم آسمانی شہری کے طور پر خُدا کے وعدوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں نہ کہ قدرتی دنیا کے مطابق۔ جِس نے وعدہ کِیا وہ وفادار ہے۔ ہم اِیمان کے ذریعے اِن وعدوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ اپنی شہریت کے وعدوں اور مراعات میں پوری طرح سے قائم رہنے کے لیے، ہمیں اُن تک رسائی حاصل کرنی چاہیے کیونکہ وہ رُوحانی ہیں۔

اِیمان کیسے پیدا ہوتا ہے؟

ہم عبرانیوں ۱۱:۶ میں یوں پڑھتے ہیں کہ ''اور بغیر اِیمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لئِے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو اِیمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔'' اگر خُدا یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اُس کو خوش کرنے کے لیے اِیمان رکھیں، تو یہ خُدا کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیں ایسا راستہ دے جس سے

ہم اِیمان حاصل کر سکیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمیں اِیمان کے لیے دُعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اِیمان کے لیے روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی خُدا سے اِیمان حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ خُدا ہر اس شخص کے لیے جو اُس پر اِیمان رکھتا ہے، اِیمان کو مہیا کرتا ہے۔ جب وہ مسیحی بن جاتا ہے تو ہر شخص کو خُدا کی مرضی کے موافق اِیمان کا ایک پیمانہ یا ایک معیار مل جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

افسیوں۲:۸۔۹ آیت ۔ ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔''

رومیوں۱۰:۸۔۱۰ آیت ۔ ''بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دِل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم مُنادی کرتے ہیں۔ کہ اگر تو اپنی زبان سے یسُوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اور اپنے دِل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راست بازی کے لئے اِیمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اِقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے۔''

رومیوں۱۲:۳ آیت ۔ ''مَیں اُس توفیق کی وجہ سے جو مجھ کو ملی ہے تم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں کہ جیسا سمجھنا چاہئے اُس سے زِیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان تقسیم کیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے۔''

۲ کرنتھیوں۴:۱۳ آیت ۔ ''اور چونکہ ہم میں وہی اِیمان کی رُوح ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ مَیں ایمان لایا اور اِسی لئے بولا۔ پس ہم بھی اِیمان لائے اور اِسی لئے بولتے ہیں۔''

ہم اِیمان کے ذریعے مسیحی بنتے ہیں۔ ایک شخص کے لیے مسیحی بننے کے لیے ایمان رکھنا چاہیے یا اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اُس کا ایمان ہونا چاہیے۔ اگر آپ مسیحی ہیں تو آپ کے پاس پہلے سے ہی خُدا کی مرضی کے موافق اِیمان ہو۔ ایسا اِیمان کہاں ہے؟ یہ آپ کے دِل یا رُوح میں ہے۔

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم اُس ایمان کی پیمائش کر سکتے ہیں جو خُدا نے ہمیں دیا ہے اور ہم اُسے بڑھا سکتے ہیں۔ بائبل کمزور ایمان، مضبوط اِیمان، بے اِیمان، اور عظیم اِیمان کے بارے میں بیان کرتی ہے۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ اِیمان کی مختلف درجے ہیں۔ ہر مسیحی اپنی مسیحی زندگی کا آغاز اِیمان کے اسی درجہ سے کرتا ہے۔ اِیمان جسمانی پٹھے کی طرح ہے۔ سب کو ایک جیسا ہی اِیمان ملتا ہے۔ آپ اپنے پٹھوں کے بارے میں بھی یہی بات کرتے ہیں، اور یوں اِس بات کا تعین کیا جاسکتا ہے کہ آیا آپ مضبوط ہیں یا کمزور۔

کچھ مسیحی حسد کرتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ دُوسرے مسیحی بہتر زندگی گزار رہے ہیں اور اپنی زندگیوں میں خُدا کی برکات کا اِن سے کہیں زیادہ تجربہ کر رہے ہیں۔ ایسا اِس لیے نہیں ہوتا کہ خُدا اُن لوگوں کو آپ سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہ صرف اِس ایمان کا اِستعمال کر رہے ہیں جو خُدا نے اُنھیں دیا ہے۔

اِیمان وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں خُدا کی مرضی معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو کسی صورتِ حال میں خدا کی مرضی کا یقین نہیں ہے، تو اِیمان رکھنا مشکل ہے۔ اگر اِیمان وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں خُدا کی مرضی معلوم ہو جاتی ہے، تو ہم یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ خُدا کی مرضی کیا ہے؟

رومیوں ۱۰:۱۷ آیت پڑھیں۔

پس اِیمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اَور سُننا مسیح کے کلام سے۔ خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اُسے جاننے سے قائم ہوتا ہے۔ ہم اُسے کیسے جانتے ہیں؟ ہم اُسے دُعا اَور اُس کا کلام پڑھنے کے ذریعے جانتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اُس نے اپنے کلام کو اپنے ہر نام زیادہ فضیلت دی ہے یا وہ کون ہے (زبور ۱۳۸:۲ آیت)۔ اُس کی باتیں اُس کی تعریف کرتی ہیں اور ہمیں اُس کی فطرت کے ساتھ ساتھ اُس کے ساتھ ہمارے تعلق کے بارے میں بتاتی ہیں۔

جب ہم کہتے ہیں کہ خُدا کا کلام سُننے سے اِیمان پیدا ہوتا ہے، تو ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جب بھی آپ کلام سُنتے ہیں تو آپ کو خُدا کی طرف سے نیا اِیمان ملتا ہے۔

یِسُوع نے مرقس ۴ باب میں فرمایا کہ خُدا کا کلام بیج کی طرح ہے۔ یہ بات آپ کے اِیمان پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ جب آپ مسیحی بن جاتے ہیں تو آپ کو خُدا کی مرضی پر مبنی اِیمان کا بیج ملتا ہے۔ ہر بار جب آپ کلام سُنیں گے، اِس بیج کو پانی ملے گا اَور وہ بڑھے گا اَور پھل دینے کو تیار ہونے لگے گا۔

اِیمان دو طرح سے بڑھتا یا ترقی کرتا ہے۔ اِیمان جو ہر مسیحی حاصل کرتا ہے، یوں بڑھ سکتا ہے یا بڑھایا جا سکتا ہے:

۱۔ اِسے خُدا کے کلام سے سیراب کر کے

۲۔ اِس کی مشق کر کے یا اُسے عملی جامہ پہنا کر

دونوں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ عمل کے بغیر عِلم ذہنی رضامندی بن جاتا ہے۔ عِلم کے بغیر عمل محض گُمان ہوتا ہے۔ آپ کیا دیکھ رہے ہیں اَور کس پر عمل کر رہے ہیں؟ ہم جس چیز پر یقین رکھتے ہیں وہی ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں۔ ہم جس پر عمل کرتے ہیں وہ ہمارے لیے حقیقت بن جاتا ہے۔ آپ صرف یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ یقین رکھتے ہیں، بلکہ آپ کو اپنے اِیمان کے موافق عمل کرنا ہوگا (اُس کے کلام کا اطلاق کرتے ہوئے)۔

اِیمان کیسے صادر ہوتا ہے؟

میرے پاس دو سہارے تھے: ایک کُرسی اور کپڑے کا ایک ٹکڑا۔ جب مَیں بچوں کو چرچ میں پڑھاؤں گی، تو مَیں اِن دو سہاروں کو بچوں کو اِیمان کے بارے میں ایک تمثیل دینے کے لیے استعمال کروں گی۔ مَیں اُن کی آنکھوں پر کپڑا باندھ دُوں گی تا کہ وہ دیکھ نہ سکیں۔ پھر، مَیں اُنھیں کمرے کے چاروں طرف چلاؤں گی اَور اُنھیں ایک چکر دُوں (گھماؤں) گی۔ آخر میں، مَیں اُنھیں کُرسی کے بالکل سامنے کھڑا کر دوں گی (کرسی کو چھوئے بغیر)۔ مَیں اُنھیں بتاؤں گی کہ اُن کے پیچھے ایک کرسی تھی اور وہ بیٹھ سکتے تھے۔ کیا وہ بیٹھ گئے؟ جب مَیں نے اُنھیں بیٹھنے کو کہا تو کچھ بچے بیٹھ گئے۔ لیکن کچھ بچوں نے بیٹھنے کی کوشش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ظاہر ہے، جو بچے نہیں بیٹھے اُنھیں یقین نہیں تھا کہ اُن کے پیچھے ایک کرسی ہے، جن پر وہ بیٹھ سکتے تھے۔

آیا بچوں نے بیٹھنے کا فیصلہ کیا یا نہیں اس کا براہ راست تعلق اُس بات سے تھا کہ آیا انہوں نے مجھ پر یقین کیا، جب میں نے اُنھیں بتایا کہ ایک کرسی اُن کا انتظار کر رہی ہے۔ اگر اُن کو میری باتوں پر یقین تھا تو وہ بیٹھ گئے۔ اگر اُنھیں میری یقین دہانی پر پورا بھروسہ نہیں تھا کہ وہاں کرسی موجود ہے تو وہ بیٹھنے سے ہچکچائے۔ لیکن، کسی بھی طرح سے، بچوں نے اِس پر عمل کیا جس پر وہ یقین رکھتے تھے۔ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہم جو یقین رکھتے ہیں اُس پر عمل کریں گے۔

یعقوب ۲:۱۴-۲۶ آیت پڑھیں ۔ عمل (یا اعمال) کے بغیر کیا مردہ ہے؟

یعقوب فرماتا ہے کہ اِیمان بغیر عمل کے مردہ ہے۔ کیا ہم یہ مانتے ہیں؟ پھر، ہم وہی کرتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ شاگرد ہونے کا مطلب ہے کلام کے مطابق چلنا۔ اِیمان کلام پر عمل کرنا یا کلام کے موافق چلنا ہے۔ اِس کے نتائج پیدا کرنے کے لیے اِیمان کو متعلقہ اعمال کے ذریعے ہی عملی طور پر پورا کیا جانا چاہیے۔ جس طرح وہ بچے جنہوں نے میری باتوں پر یقین کِیا، میری بات پر عمل کِیا، اگر ہم اعتماد کے ساتھ اُس پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم خُدا کے کلام پر عمل کرتے ہیں۔

آیت ۲۶ میں، اُس نے فرمایا کہ جس طرح جسم بغیر رُوح کے مُردہ ہے، اُسی طرح ایمان بھی عمل کے بغیر مُردہ ہے۔ ''مُردہ اِیمان'' کا مطلب ''اِیمان نہ ہونا'' یا ''اِیمان کی عدم موجودگی'' نہیں ہے۔ اِیمان موجود ہے، لیکن یہ فعال یا کچھ پیدا نہیں کر رہا ہے۔ اِیمان کامل ہوتا ہے، یا تکمیل تک لایا جاتا ہے یعنی متعلقہ اعمال کے ذریعے۔

کامل یا مکمل اِیمان اُس پر عمل کرتا ہے جس پر وہ یقین رکھتا ہے۔ یقین کرنا ایک فعل ہے۔ اِیمان ایک عمل ہے۔ افعال عمل کا اظہار ہیں اور اِس کے نتیجے میں ایک عمل ہوتا ہے۔ اگر میں نے کہا کہ ''وہ گھر سبز ہے'' یہ مبہم اور بے معنی بات ہے۔ لیکن جب میں فعل ''پینٹ شدہ'' شامل کرتا ہوں تو اس سے مطلب ہی بدل جاتا ہے۔ اِس نے گھر کو سبز رنگ کِیا۔ اب ہمارے پاس فعل متحرک ہے۔ وہ کچھ کر رہا ہے اور نتائج پیدا کر رہا ہے۔ اِیمان متحرک یا حرکت میں، اِیمان ہے۔ بہت سے لوگ اِیمان رکھتے ہیں۔ وہ اپنے ذہنوں میں خُدا کے کلام میں کسی چیز کے بارے میں مضبوطی سے قائل ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی، اِن کا اِیمان کچھ پیدا نہیں کر رہا ہوگا کیونکہ اُن کا اِیمان عمل کے ساتھ نہیں ہے۔

اِیمان کے صادر ہونے کا پہلا طریقہ الفاظ سے ہے۔ وہ بولیں جو خُدا آپ کے حالات کے بارے میں کہتا ہے۔

امثال ۱۸:۲۱ آیت پڑھیں۔

جب خُدا کی طرف سے وصول کرنے کی بات آتی ہے، تو پہلا طریقہ جس پر ہم اپنے اِیمان پر عمل کرتے ہیں تو ایسا بولنا ہے جو ہم اپنے دل میں مانتے ہیں۔ آپ اپنے اندر ایسی کونسی چیز کو صادر ہونے کا موقع دے رہے ہیں جو خُدا کے کلام کے مطابق نہیں ہے؟ آپ کے ماضی میں ایسا کیا ہُوا ہے کہ آپ اپنے حال اور مستقبل کو تبدیل ہونے دیتے ہیں؟ خُدا کا کلام زِندہ ہے۔ جب ہم خدا کے کلام کو سوچتے، بولتے اور کرتے ہیں تو ہم زِندگی کو اپنے حالات اور دُوسروں کے حالات میں شامل کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنی سوچ کا اِستعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں ''اگر خُدا کا کلام میری زِندگی میں سچا ہو تو یہ کیسا لگے گا؟'' اپنے آپ کو اِس جگہ پر تصور کریں۔

خدا ہماری زندگیوں میں اپنے کلام کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے!

۲ تواریخ ۱۶:۹ ۔ آیت ''کیونکہ خُداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تا کہ وہ اُن کی اِمداد میں جن کا دِل اُس کی طرف کامِل ہے اپنے تئیں

قوی دِکھائے۔ اِس بات میں تُو نے بے وقوفی کی کیونکہ اب سے تیرے لِئے جنگ ہی جنگ ہے۔"

یسعیاہ ۱۱:۵۵ ۔ آیت "اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نِکلتا ہے ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام میں جِس کے لِئے مَیں نے اسے بھیجا مُوثر ہوگا۔"

مرقس ۳۱:۱۳ ۔ آیت "آسمان اَور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی۔"

یرمیاہ ۱۲:۱ ۔ آیت "اَور خُداوند نے مجھے فرمایا کہ تُو نے خوب دیکھا کیونکہ مَیں اپنے کلام کو پورا کرنے کے لِئے بیدار رہتا ہوں۔"

آپ جو یقین رکھتے ہیں اُس کا تعین کرے گا کہ آپ کون ہیں اور آپ کیا بنیں گے۔ آپ یا تو وہ کہنے کا اِنتخاب کر سکتے ہیں جو خدا کہتا ہے، یا دُنیا کی باتوں پر یقین کرنا۔

دُعا

ہم میز کے گرد بیٹھے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔مَیں اَور میرے شوہر تقریباً ایک سال تک وسطی امریکہ میں رہے اَور شادی کے فوراً بعد ایک مشنری ہسپتال میں خدمت کی۔ہم نے ایک مقامی خاندان کو اپنے ساتھ کھانے کے لیے مدعو کیا۔میں نے خاص طور پر اسپگیٹی اور میٹ بالز بنائے تھے تاکہ وہ بھی ایسا کھانا کھا سکیں جِسے امریکہ میں کھانے کا عام رواج پایا جاتا ہے۔مَیں اپنے ساتھ ایک آئسکریم مشین بھی لائی تھی اَور میٹھے کے لیے چاکلیٹ چپ آئس کریم بھی بنا چکی تھی۔سب سے بڑے شہر سے ڈیڑھ گھنٹہ باہر ایک چھوٹے سے گاؤں میں یہ بڑی اہم دعوت تھی۔شہر میں جو بھی آئس کریم خریدی جاتی وہ گرمی کی وجہ سے مشن ہسپتال پہنچنے تک سوپ بن جاتی۔میں نے کھانا بنانے میں سخت محنت کی اَور اِسے اپنے نئے دوستوں کے ساتھ بانٹنے کے لیے پر جوش تھی۔میز کے درمیان میں ایک بڑے پیالے میں بھاپ نکلتی ہوئی اسپگیٹی اور میٹ بالز نمایاں طور پر رکھی تھیں۔فریزر میں آئس کریم ٹھنڈی ہو رہی تھی۔لیکن کوئی بھی کھانا نہیں لے گا! ایسا لگ رہا تھا کہ ہم وہاں کسی گزشتہ بات کا ذکر کر رہے ہوں۔ہم ان سے کہتے رہے کہ کچھ کھا نا لے لیں، لیکن وہ بس اپنی گود میں ہاتھ رکھ کر ہمیں گھورتے رہے۔ہم نے اُسے ہسپانوی میں کہنے کا انداز بدل دیا کہ شاید وہ ہمیں نہیں سمجھ رہے تھے؟ وہ پھر بھی ہماری تیار کردہ ضیافت میں سے کچھ لیے بغیر ہمیں گھورتے رہے۔کیا وہ ''عجیب'' کھانا کھانے سے ڈرتے تھے؟ آخر کار اُن میں سے مرد کی بیوی نے ہمیں ہماری غلطی بتانے کی جرات کی۔بظاہر، یہ اُن کا رواج یا رسم ہے کہ میزبان ہر مہمان کو کھانا ڈال کر دیتا ہے اور ہر مہمان کو اپنی مرضی کے مطابق کچھ ڈال کر دیتا ہے۔مہمان کبھی خود کھانا نہیں ڈالتا۔یہ رسم یا رواج اُن کے لیے بڑا اہم تھا۔لیکن، چونکہ ہم نہیں سمجھتے تھے، ہم میز کے اردگرد ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے دیر تک، بے چینی سے کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ہم نے اِس دِن ہونڈوران کے سماجی آداب کے بارے میں ایک اچھا سبق سیکھا اَور ہم آخر کار وہ دعوت کھانے کے قابل ہوئے جو مَیں نے تیار کی تھی! اس سبق نے بعد میں مجھ میں اچھی طرح سے کام کیا جب ہم ہسپتال میں کام کرنے والی نرسوں میں سے ایک کے لیے بیبی شاور کر رہے تھے۔ہمیں مہمانوں میں سے ہر ایک کی خدمت بھی کرنی تھی۔ہونڈوراس میں کوئی بوفے نہیں! اُن کے رسم و رواج کو سمجھنے کے بعد، ہم اِس کے پیچھے موجود مطلب کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔

جس طرح مختلف رسومات اور رواج کو نہ سمجھنا ہمارے لیے متوقع نتائج حاصل کرنا مشکل بنا دیتا ہے، اُسی طرح دُعا کی مختلف اقسام کو نہ سمجھنا اَور کب استعمال کرنا چاہیے، بائبل کے مطابق دُعا کرنے اور متوقع نتائج حاصل کرنے کی ہماری صلاحیت کو محدود کر دے گا۔

دُعا کیوں؟

دُعا بنیادی طور پر خُدا کے ساتھ بات کرنا ہے۔بات چیت کرنے یا خُدا کے ساتھ دُعا کرنے میں وقت گزارنا ہماری روزمرہ زندگی میں اہم ہے۔دُعا کے ذریعے، خُدا ہمیں تسلی، رہنمائی، یقین دہانی، سمت، مقصد اور محبت عطا کرتا ہے۔یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم ان تمام شاندار چیزوں کے لیے اُس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اُس نے ہمارے لیے کِئے ہیں اور اپنی ضروریات اَور دُوسروں کی ضروریات کے لیے اُس سے درخواستیں کرتے ہیں۔دُعا کی وجہ سے ہم اپنے بنانے والے کے ساتھ وقت گزاریں اور اُس کی طرح بن جائیں۔دُعا کی وجہ سے خُدا ہمارے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔خُدا کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے ہر روز کچھ وقت نکالیں۔خُدا آپ سے بات کرنے کا انتظار کر رہا ہے۔دِن کا کوئی بھی وقت ہو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔وہ آپ کے لبوں سے نکلنے والے ہر لفظ کو غور سے سُن رہا ہے۔دعُا کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمیں دُعا کرنے کو کہا گیا ہے۔

لوقا ۱۱:۲۔۸ آیت پڑھیں

اِس حوالے میں، یِسُوع اپنے شاگردوں کو دُعا کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔ غور کریں کہ وہ یہ نہیں کہتا کہ ''اگر آپ دُعا کرتے ہیں'' بلکہ وہ کہتا ہے ''**جب** تُم دُعا کرو''، قیاس یہ ہے کہ ہم دُعا کریں گے اور وہ ہمیں بتا رہا ہے کہ جب ہم ایسا کریں گے تو کیسے کریں۔

ہم دُعا کے لیے مخصوص اوقات مقرر کر سکتے ہیں اَور کرنا بھی چاہیے۔ لیکن ہمیں دِن بھر مسلسل خُدا سے بات چیت کرتے رہنا چاہیے۔ خُدا ہم سے سُننا چاہتا ہے۔ ہم دانائی کے لیے اُس سے پوچھ سکتے ہیں، اُس کی تعریف اور عبادت کر سکتے ہیں، یا دُعا کے اِن اوقات میں اُس کا شکریہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی دُعاؤں کو صرف دِن کے مخصوص اوقات تک محدود کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں دُعا کرنی ہے کیونکہ اِس طرح ہم اُس کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اَور وہ بھی ہمیں جواب دیتا ہے۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں کام کرنے والی اُس کی بھلائی کے لیے اُس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمارا آسمانی باپ ہمارے ساتھ رشتہ چاہتا ہے۔ اَور دُعا اُسے جاننے اور اُس کے ساتھ مسلسل رفاقت کا کردار ادا کرتی ہے۔ آپ کو بائبل میں دُعا کے متعلق متعدد حوالہ جات بھی ملیں گے۔ ذیل میں صرف چند حوالے ہیں جو ہمیں ایسی چیزیں بتاتے ہیں جن کے لیے ہم سے دُعا کی توقع کی جاتی ہے۔ ہر حوالہ کے بعد لکھیں کہ یہ ہمیں دُعا کرنے کے لیے کیا کہہ رہا ہے:

افسیوں ۶:۱۸ آیت --

گلتیوں ۴:۱۹ آیت --

فلپیوں ۴:۶ آیت --

فلپیوں ۴:۱۹ آیت --

متی ۹:۳۶۔۳۷ آیت --

اعمال ۴:۲۹ آیت --

افسیوں ۱:۱۷ آیت --

افسیوں ۶:۱۹ آیت --

کلسیوں ۴:۳ آیت --

کلسیوں ۱:۹ آیت --

تیمتھیس ۲-۱:۲ آیت --

یعقوب ۱:۵ آیت --

یعقوب ۵:۱۵ آیت --

وہ ہمیں اپنی ضروریات یا چیزوں کے لیے دُعا کرنے کو کہتا ہے جن کی ہمیں ضرورت ہے جیسے کھانا، رہنے کی جگہ، لباس، ضروریات زندگی۔ ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خُدا کی مرضی کے موافق مانگنا چاہیے لیکن وہ ہمیں یہ نہیں کہتا کہ ہم اپنی تمام ضروریات اُس سے مانگیں۔ اگرچہ خُدا جانتا ہے کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے، وہ پھر بھی یہ چاہتا ہے کہ آپ اُس سے مانگیں۔ ہم اُن کارکنوں کے لیے دُعا کر سکتے ہیں جو دُوسروں میں انجیل کی منادی کرتے ہیں، وہ دلیری کے ساتھ، دُوسرے مسیحیوں میں منادی کرسکیں۔ بائبل کہتی ہے کہ ہم رُوحانی اَور فطری حکمت کے ساتھ ساتھ بصیرت اور اپنی زندگیوں کے لیے خدا کی مرضی کی واضح سمجھ کے لیے بھی دُعا کر سکتے ہیں۔ بائبل ہمیں ہر اس شخص کے لیے دعا کرنے کو کہتی ہے جو قیادت کے عہدے پر ہو۔ ہم اِن چند حوالہ جات سے دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا ہماری زِندگی کے صرف ایک حصے میں بلکہ ہماری زِندگی کے ہر حصّے میں دلچسپی نہیں رکھتا ۔ ہمیں دُعا کرنی ہے اَور یہ سب اُس کے ساتھ بانٹنا ہے۔ اَور پھر ہم دُوسروں کے لیے دُعا کرنے کے لیے باہر نکلتے ہیں جو ہمارے آس پاس کی دُنیا کو متاثر کرنے کے لیے اپنے لیے دُعا نہیں کرسکتے۔

آخری وجہ، جس کی وجہ سے ہمیں دُعا کرنے کی ضرورت ہے وہ آپ کو چونکا سکتی ہے۔ خُدا مکمل کنٹرول میں نہیں ہے۔ یہ بیان آپ کو حیران کرسکتا ہے لیکن یہ سچ ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ اچھے لوگوں کے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟ سب کچھ خُدا کے قابو میں نہیں ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ نہ صرف اُس نے ہمیں آزاد مرضی دی ہے، بلکہ دیگر رُوحانی مخلوقات اس دنیا میں کھیل بھی رہے ہیں۔ ہم اِس موضوع پر "ایماندار کا اختیار" کے عنوان سے سبق میں مزید سیکھیں گے۔ ابھی ہم صرف یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ دُعا کرنا کیوں ضروری ہے۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے سبق میں سیکھا ہے، رُوحانی دُنیا قدرتی دُنیا سے زیادہ حقیقی ہے (عبرانیوں ۱۱:۳ آیت کو دیکھیں)۔ اِس جسمانی دنیا میں جو چیزیں ہوتی ہیں وہ رُوحانی سے متاثر ہوتی ہیں۔

جب خُدا نے آسمان اَور زمین کو پیدا کِیا تو اُس نے آدم کو زمین پر اِختیار دیا۔

پیدائش ۳ باب پڑھیں۔

جب آدم اَور حوّا نے نافرمانی کی اَور ممنوعہ پھل کھایا تو اُنہوں نے یہ اِختیار شیطان کے حوالے کر دیا۔ اِس وجہ سے، شیطان اَور اُس کے شیاطین کو زمین کے اُس جسمانی دائرے میں کام کرنے کا قانونی حق حاصل ہوگیا۔

ا یوحنا ۵:۱۹ آیت پڑھیں۔

لوقا ۴:۶ آیت پڑھیں۔

اس دُنیا کا ایک ''خدا'' ہے جو ان چیزوں کو متاثر کرتا ہے جو ہم دیکھ سکتے ہیں، سُن سکتے ہیں، چکھ سکتے ہیں، محسوس کر سکتے ہیں اور سونگھ سکتے ہیں۔ وہ ''خدا'' شیطان ہے۔ شیطان اَور اُس کے شیاطین کو آدم نے اِس کی نافرمانی کے ذریعے اِس جسمانی دائرے کا اختیار سونپا ہے۔ نتیجے کے طور پر، وہ حالات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ وہ لوگوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ وہ بدکاروں کا باپ ہے۔ بلکہ مسیحی بھی شیطان کی تجاویز سے متاثر ہو سکتے ہیں، اگر وہ خُدا کے کلام میں مضبوط نہ ہوں۔ اِس وجہ سے بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم گوشت اَور خون کے خلاف نہیں لڑتے بلکہ اِس دُنیا کو متاثر کرنے والی رُوحانی مخلوق کے خلاف ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔

افسیوں ۱۲:۶ آیت کو پڑھیں۔ ہم کس چیز سے لڑتے ہیں؟

----

۲ کرنتھیوں ۱۰:۳۔۵ آیت کو پڑھیں۔ ہماری جنگ کے ہتھیار کیا ہیں؟

ہم رُوحانی جنگ لڑ رہے ہیں، جسمانی لڑائی نہیں۔ لیکن اچھی خبر یہ ہے کہ یِسُوع نے اپنی موت، تدفین اور جی اٹھنے کے ذریعے شیطان کو شکست دی ہے۔ اُس کے بعد وہ واپس چلا گیا اَور ہمیں یِسُوع کی جگہ اِس زمین پر کام کرنے کا اِختیار مل گیا۔

افسیوں ۱:۱۹۔۲۳ آیت کو پڑھیں

یِسُوع نے ہمیں اِختیار دیا۔ یہ نہیں کہتا کہ یِسُوع یا خُدا ایسا کرے گا۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم حالات کے مطابق اپنا اِختیار قائم رکھیں۔ ایسا کرنے کا ایک طریقہ دُعا کے ذریعے ہے۔

افسیوں ۶:۱۰۔۲۰ آیت کو پڑھیں

ہماری نجات اَور اِس کے نتیجے میں راستبازی ہمیں جنگی سامان کے اِستعمال تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ ایماندار ہی اِس روحانی جنگ کو لڑ سکتے ہیں۔ خُدا کو ہماری ضرورت ہے۔ اِس نے ہمیں اِختیار سونپا ہے اَور جو کچھ ہم زمین پر باندھیں گے وہ آسمان پر بندھے گا، جو کچھ ہم زمین پر کھولیں گے وہ آسمان پر کھول دیا جائے گا۔...کسی احساس کے لیے دُعا نہ کریں، نتیجہ حاصل کرنے کے لیے دُعا کریں۔

لہٰذا، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں خُدا سے رابطہ کرنے (یا اُس کے ساتھ وقت گزارنے) کے لیے دُعا کرنے کی ضرورت ہے، اپنے آپ کو اُس کے منصوبوں کے لیے وقف کرنے، اُس کی عبادت کرنے، اور اِس زمین پر اُس کے منصوبوں کو ظاہر کرنے کے لیے۔ لیکن ہمارے مقصد کی بُنیاد پر دُعا کی مختلف اقسام ہیں۔ ہونڈوراس میں اپنے دوستوں کے ساتھ رات کے کھانے کی طرح، جب ہمیں وہاں کے رسم ورواج کا عِلم نہیں تھا، تو ہمیں مشکل وقت کا سامنا کرنا پڑا یا یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا مسئلہ ہے۔ لہٰذا، مختلف قسم کی دُعاؤں کو سمجھنا بھی ضروری ہے تاکہ ہم اُس قسم کی دُعا پر مناسب احکام لاگو کر سکیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم مسیح کے شاگردوں کے طور پر اپنی دُعائیہ زندگی میں موثر ثابت ہوں گے۔

دُعا کی مختلف اقسام

آپ یہ جان کر حیران ہو سکتے ہیں کہ دُعا کی مختلف اقسام ہیں جو مختلف وجوہات کی بِنا پر اِستعمال ہوتی ہیں۔ اگر ہم کسی صورتِ حال کے لیے غلط قسم کی دُعا اِستعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم اتنے موثر نہیں ہوں گے یا ہماری دُعائیں بالکل کام نہیں کر سکتیں۔

ہم مختلف قسم کی دُعاؤں کا جائزہ لیں گے جن کا بائبل میں ذِکر کیا گیا ہے اور اُن اصولوں کا جائزہ لیں گے جو اِن دُعاؤں کو کنٹرول کرتے ہیں یا اِن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہماری بائبل میں کم از کم نو مختلف قسم کی دُعائیں بیان کی گئی ہیں۔ ہر قسم کی دُعا کے اپنے اُصول یا شرائط ہیں جو اِس قسم کی دُعا کو موثر کرتے ہیں۔ یہ کوئی فارمولا نہیں ہے، بلکہ جب ہم مسیح میں اپنی حیثیت اور ہر قسم کی دُعا کے ساتھ منسلک بائبل مُقدّس کے اُصولوں یا شرائط کو سمجھ لیتے ہیں تو دُعا موثر ہو جاتی ہے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اِن میں سے بہت سی دُعائیں ایک ساتھ کام کرتی ہیں اور ایک دُوسرے سے الگ موثر نہیں رہتیں۔

۱۔ اِیمان کی دُعا/درخواست

اِیمان کی دُعا/درخواست شاید وہ دُعا ہے جسکے بارے میں ہم میں سے اکثر سوچتے ہیں، جب ہم دُعا کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ اِس میں خُدا سے اِن چیزوں کی درخواست کی جاتی ہے جن کا آپ سے بائبل میں وعدہ کِیا گیا ہے یا جو مسیح کی موت، تدفین اور جی اُٹھنے کی وجہ سے آپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ سب سے عام دُعا ہے جو مسیحی دُعا کرتے ہیں۔ جب ہم اِس قسم کی دُعا مانگتے ہیں تو ہمیں اُن ہدایات یا قواعد کو سمجھنا چاہیے جو اِس قسم کی دُعا سے وابستہ ہیں۔ اگر ہم چیزیں مانگیں تو کِس قسم کی چیزیں؟ ہمیں خُدا کی مرضی کے مطابق مانگنا چاہیے۔

یوحنا ۱۵:۷ آیت کو پڑھیں۔

سب سے پہلے، خُدا کی مرضی خُدا کے کلام میں ظاہر ہوتی ہے۔ جب ہم اِیمان سے دُعا کرتے ہیں تو ہم اِن چیزوں کے لیے دُعا گو ہوتے ہیں جن کا بائبل میں وعدہ کِیا گیا ہے۔ اگر آپ کسی چیز کے بارے میں دُعا کر رہے ہیں یا کچھ مانگ رہے ہیں اور آپ اُس میں بائبل مقدس کا کوئی حوالہ استعمال نہیں کرتے تو آپ اِیمان کے ساتھ دعا نہیں مانگ سکتے۔

اِیمان وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں خُدا کی مرضی معلوم ہو جاتی ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اِیمان اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ کے پاس اُس موضوع پر خُدا کا کلام ہوتا ہے۔ اِیمان کا انحصار کلام پر ہونا چاہیے، ہماری خواہشات اور مرضی پر نہیں۔ خُدا کا کلام خُدا کی نازل کردہ مرضی ہے۔ جب ہم کلام کی دُعا کرتے ہیں تو

ہم جانتے ہیں کہ ہم خُدا کی مرضی سے دُعا کرتے ہیں۔ اگر ہم جانتے ہیں کہ ہم خُدا کی مرضی سے دُعا کر رہے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ درخواستیں ہیں جو ہم مانگتے ہیں۔ خُدا کا کلام خالق کی طرف سے ہے اَور جسمانی دُنیا سے زیادہ حقیقی دُنیا پرمبنی ہے۔ ہماری دُنیا خالق کے قوانین اَور وعدوں پر مبنی ہے۔ اِس کے پاس ہدایت نامہ ہے اَور اُس نے بائبل کے ذریعے ہمیں دیا ہے۔ ایمان کی دُعا تب ہی موثر ہوگی جب ہمارے پاس بائبل مقدس کا حوالہ ہوگا۔ اگر آپ کو یقین نہیں ہے کہ آیا آپ کی دُعا بائبل مقدس پر مبنی ہے، تو بائبل مُقدس کے ایسے دو یا تین حوالے تلاش کریں جن پر آپ دُعا کرتے وقت قائم ہو سکیں۔

دُوسرا، اِس سے پہلے کہ ہم اِیمان کی دُعا مانگ سکیں، دُعا کرنے سے پہلے ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ ہم اِیمان میں ہیں۔ آپ نہ مانگتے ہیں اور نہ ہی دُعا کرتے ہیں اَور پھر اِیمان حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دُعا کرنے سے پہلے آپ کو اِیمان پر قائم ہونا چاہیے۔

یعقوب ۱:۵ آیت پڑھیں۔

اِس میں کہا گیا ہے کہ آپ اِیمان کے بغیر بھی مانگ یا دُعا کر سکتے ہیں۔ کیا ہم جس کے بارے میں بات کر رہے ہیں اُس کی بنیاد بائبل مُقدس پر مبنی ہے؟

مرقس ۱۱:۲۴ آیت پڑھیں۔

اِس حوالے میں کہا گیا ہے کہ ''جو کچھ تم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مِل گیا اَور وہ تم کو مِل جائے گا۔'' غور کریں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ **''وہ تُم کو مِل جائے گا''**، اِس بات پر منحصر ہے کہ آپ **اِن کو حاصل کر لیں** گے۔ آپ کو صرف وہی ملے گا جو آپ کو یقین تھا کہ آپ نے دُعا میں مانگا تھا۔ دُوسرے لفظوں میں، آپ کو پہلے ہی جان لینا چاہیے کہ آپ جس چیز کے لیے دُعا کر رہے ہیں وہ آپ کا ہے اَور آپ اُسے حاصل کرنے والے ہیں۔ اِیمان میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ دُعا کرنے سے **پہلے** اِن سب کو جان لیں۔

متی ۲۱:۲۲ آیت پڑھیں۔

جب آپ اِس حوالے کو پڑھتے ہیں تو آپ لفظ ''یقین'' کو نہیں چھوڑ سکتے! یہ صرف دُعا میں مانگنا نہیں ہے جس سے فائدہ ہو۔ اگر آپ مانگنے کے بعد یقین کرنے کی کوشش کریں تو اِس سے فائدہ نہیں ہوگا۔

آپ پوچھ سکتے ہیں کہ میں اِیمان کیسے حاصل کروں؟ یا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں ایمان میں ہوں؟ ہم پہلے ہی طے کر چکے ہیں کہ خُدا کی مرضی خُدا کے کلام میں ظاہر ہوتی ہے۔ جب آپ خُدا کے کلام کو جانتے ہیں تو آپ خُدا کی مرضی کو جانتے ہیں۔ ہم خُدا کے کلام میں داخل ہونے سے، بائبل مُقدس کی تلاش کرنے اَور غور کرنے اَور اُن کو اپنے باطنی شعور میں تعمیر کرنے سے اِیمان میں آتے ہیں... پھر دُعا کریں۔ ہم بعض اوقات بائبل مُقدس کے وعدے کے بغیر ہی دُعا کرنے میں جلدی کرنے کی غلطی کر سکتے ہیں۔ پھر، ہم دُعا کے بعد ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایمان پر مبنی دُعا کیسے کام کرتی ہے؟

۱۔ فیصلہ کریں کہ آپ خُدا سے کیا چاہتے ہیں اور بائبل مُقدّس سے میں اِس کی تلاش کریں جہاں آپ سے اِن چیزوں کا وعدہ کِیا گیا ہے۔ بہت سے مسیحیوں کی دُعاؤں کا جواب نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی دُعا کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ آپ کو پہلے فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ پھر، آپ کو بائبل مُقدّس میں سے ضرور اس کا وعدہ ملے گا جہاں آپ سے اِن چیزوں کا وعدہ کِیا گیا ہے۔ اگر آپ کے پاس بائبل مُقدّس کا کوئی حوالہ نہیں ہے جہاں آپ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ آپ کیا مانگ رہے ہیں تو آپ کی دُعا کام نہیں کرے گی۔ ہم صرف وہی چیزیں مانگ سکتے ہیں جو خُدا کی مرضی کے مطابق ہوں۔ خُدا کا کلام خُدا کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک بار جب آپ کو وہ اِس سے متعلقہ حوالے مل جاتے ہیں، تو آپ کو اُن پر غور کرنا چاہیے یا سوچنا چاہیے۔ اُنھیں اپنے دل میں اُس وقت تک رکھ کر سوچیں جب تک کہ آپ کو یقین نہ ہو جائے کہ جو کچھ کلام میں کہا گیا ہے آپ کے لیے ہے۔ تب ہی آپ دُعا کرنے یا مانگنے کے لیے تیار ہوں گے۔

۲۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ جس وقت آپ دُعا کرتے ہیں تو آپ کو جواب مل گیا ہے۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ خُدا نے آپ کو سُن لیا ہے اور آپ کی دعُا کا جواب دیا جا چکا ہے (یا آپ اِس کے جواب کو دیکھ سکیں گے)۔ یہی تو اِیمان ہے۔

۳۔ اپنے خیالات پر قابو رکھیں۔ اگر آپ اپنے خیالات پر قابو نہیں رکھتے تو آپ کی دُعائیہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ آپ کو اپنی فکری زندگی میں مثبت اور نظم وضبط سے رہنا چاہیے۔ کبھی بھی کسی تجویز یا ناکامی کی تصویر کو اپنے ذہن میں نہ رہنے دیں۔ اپنے آپ کو اُس کے ساتھ تصور کریں جس کیلئے آپ نے دُعا کی ہے۔ جو شخص شک میں مبتلا ہے اُسے خُداوند سے کچھ حاصل کرنے کی اُمید نہیں رکھنی چاہئے۔ ایک شخص جسے شک ہے وہ بیک وقت دو مختلف چیزوں کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے اور کسی چیز کے بارے میں اپنا ذہن نہیں بنا سکتا۔ شیطان آپ کے ذہن میں شک یا خوف کے خیالات ڈالے گا لیکن آپ کو اِن کی مزاحمت کرنی چاہیے اور اُن خیالات کو خُدا کے کلام سے بدل دینا چاہیے۔ کئی بار جب فوراً جواب نہیں ملتا تو ہم شک کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

۴۔ شکرگزاری اور تعریف کا طرزِ زندگی برقرار رکھیں۔ اِس قسم کی دُعا کے بارے میں ہم بعد میں اِس سبق میں بات کریں گے۔ اکثر ہم خُدا کے پاس تب آتے ہیں جب ہم کچھ چاہتے ہیں۔ ہم کبھی بھی اُس کی عبادت یا اُس کی تعریف کرنے میں وقت نہیں گزارتے کہ وہ کون ہے اور اُس نے ہماری زِندگی میں کیا کیا ہے۔

فلپیوں ۴:۶ آیت پڑھیں۔

آپ دُعا کے وقت سے لے کر جواب آنے تک ایسا ہی کریں۔ فکر کرنے سے اِنکار کریں اور شک سے انکار کریں۔ یہاں تک کہ اگر چیزیں خراب ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں، یہاں تک کہ اگر آپ کے آس پاس کی ہر چیز آپ کو بتاتی ہے کہ آپ کو جواب نہیں مل رہا، تب بھی جواب کے لیے اُس کا شکریہ ادا کرتے رہیں، اُس کی عبادت کریں اور اس کی تعریف کریں۔

ہمیں یہ بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ ایمان کی دُعا ہمیشہ آپ کے کام آئے گی، لیکن ضروری نہیں کہ دُوسروں کے لیے ایسا ہو۔

مرقس ۱۱:۲۴ آیت پڑھیں۔

غور کریں کہ لفظ ''تم'' کا ذکر پانچ بار آیا ہے۔آپ اِیمان کی دُعا کس کے لیے مانگ سکتے ہیں؟

۱۔ آپ ہمیشہ اپنے لیے اِیمان کی دُعا مانگ سکتے ہیں۔ اِیمان کی دُعا درج ذیل شعبوں میں کام کرتی ہے: آپ کی نجات (ایک وقت کی دُعا)، رُوح القدس کے ساتھ بپتسمہ، الٰہی شفا، اَور مالی ضروریات کو پورا کرنا۔ بُنیادی طور پر، اِیمان کی دعا کسی بھی چیز کے لیے کام کرے گی جس کا بائبل آپ سے پہلے ہی وعدہ کرتی ہے۔

۲۔ مسیحی بچے۔ کچھ معاملات میں آپ کچھ حالات میں مسیحی بچوں کو اپنے ایمان سے متاثر بھی کر سکتے ہیں۔

۳۔ غیر نجات یافتہ لوگ، ایک علامت۔

لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب آپ دُوسروں کے لیے دُعا کرنا شروع کرتے ہیں تو اُن کی مرضی، اُن کی خواہشات اَور مرضی کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔ آپ کی دُعائیں اُن کی مرضی، خواہشات یا مرضی پر غالب نہیں آئیں گی۔

جن چیزوں کے لیے آپ اِیمان کی دُعا نہیں مانگ سکتے:

۱۔ شریک حیات: آپ بیوی یا شوہر کے لیے کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے۔ آپ کو اس پر خُدا کی مرضی تلاش کرنی چاہیے۔

۲۔ مختلف علاقوں میں خُدا کی مرضی۔ زِندگی کے معاملات میں خُدا کی مرضی کو پرکھنا چاہیے۔ زندگی کے معاملات میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں کوئی مخصوص کلام نہیں ہے جس کا ہم حوالہ دے سکیں۔ اِن صورتوں میں ہمیں خدا کی مرضی تلاش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ آپ ہمیشہ خُدا کی مرضی آسانی سے نہیں پاتے۔ لیکن آپ کو یہ پوچھنے کی ضرورت ہوگی کہ ''میرے لیے خُدا کی مرضی کیا ہے؟'' اِس کے لیے کئی بار دُعا کرنی پڑ سکتی ہے۔ لیکن، زِندگی کی ہر راہ (شادی، پیسہ، بچے، تفریح) میں، ہمیں اِس کے بارے میں خُدا سے بات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اُس کی مرضی کا تعین کیا جا سکے۔

یہ ہمیں دُعا کی اگلی قسم کی طرف لے جاتا ہے جو اکثر ایمان کی دُعا سے اُلجھ جاتی ہے۔

۲۔ سپردگی / تقدیس کی دُعا

سپردگی یا تقدیس کی دُعا اپنی زندگی اَور خدمت کو خُدا کی مرضی کے تابع کرنے کی دُعا ہے۔

لوقا ۲۲:۳۹-۴۲ آیت پڑھیں۔

دُعا کے موضوع کے بارے میں یِسُوع کے اِس ایک بیان کی وجہ سے، بہت سے مسیحیوں نے غلطی سے یہ قیاس کر لیا ہے کہ تمام دُعاؤں کو ''اگر یہ تیری مرضی'' کے بیان کے ساتھ ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ فرض کرتے ہیں کہ یِسُوع دُعا کے بارے میں ایک مکمل بیان دے رہے تھے۔ تاہم، مَیں چاہتی ہوں کہ آپ دو چیزوں پر توجہ دیں:

۱۔ یسوع خُدا کی مرضی کے بارے میں دُعا کر رہا تھا۔

۲۔ یسوع اپنے آپ کو وقف کر رہا تھا یا اپنی مرضی کو اپنے باپ کی مرضی کے حوالے کر رہا تھا۔

متی ۲۶: ۳۶۔۴۵ آیت پڑھیں۔

ہم جلدی سے اِس بات کا تعین کر سکتے ہیں کہ یسُوع کِس چیز کے لیے دُعا نہیں کر رہا تھا۔ یسُوع دُعا نہیں کر رہا تھا یا کچھ حاصل کرنے پر یقین نہیں کر رہا تھا۔ لہٰذا، ہم جانتے ہیں کہ یہ ایمان کی دُعا کے حوالے سے نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یسُوع نے مرقس ۱۱: ۲۴ میں کیا کہا تھا۔ اِیمان کی دُعا اُن چیزوں سے تعلق رکھتی ہے جن کا خُدا کا کلام آپ سے وعدہ کرتا ہے یا جو چیزیں آپ جانتے ہیں وہ آپ سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ وہ مخلصی کی حقیقتیں ہیں۔ آیت ۳۹ میں، یِسُوع یوں کہتے ہیں، اگر ہو سکے۔ یِسُوع نہیں جانتا کہ یہ ممکن ہے یا نہیں۔ یِسُوع دُنیا کے لیے گناہ کی قربانی بننے کے بارے میں دُعا کر رہا تھا۔ وہ باپ سے دُعا کر رہا تھا کہ یہ دیکھے کہ کوئی متبادل ہے یا نہیں۔ وہ نہیں جانتا اور اِسی لیے وہ دُعا کر رہا ہے ''اگر'' ہو سکے۔ پھر، وہ کہتا ہے، پھر بھی میری مرضی نہیں، بلکہ جیسی تیری کی مرضی ہے (یِسُوع اپنی زندگی کے لیے خُدا کی مرضی کے بارے میں دُعا کر رہا ہے)۔ جب ہم تقدیس کی دُعا کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ہمارا مطلب ہے، ''اپنی زندگی کے لیے خُدا کی مرضی کے بارے میں دُعا کرنا۔''

تقدیس کی دُعا یہ ہے:

۱۔ اپنی زِندگی کے لیے خدا کی مرضی کے بارے میں دُعا کرنا۔

۲۔ اپنے آپ کو خُدا کی مرضی کے تابع کرنا

بہت سے مسیحی تقدیس کی دُعا کو اِیمان کی دُعا کے ساتھ الجھانے کا رجحان رکھتے ہیں۔ لوگوں نے اُن اُصولوں کو لاگو کرنے کی کوشش کی ہے جو ایمان کی دُعا کو تقدیس کی دُعا پر اَور اُس کے برعکس نافذ کرتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اِس سے فائدہ نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر، کچھ مسیحی شادی کے لیے ساتھی کا انتخاب کرنے کے لیے اِیمان کی دُعا کو لاگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بائبل میں کوئی واضح حوالہ نہیں ہے جو یہ کہے، تم فلاں سے شادی کرنے جا رہے ہو۔ اِس معاملے میں، تقدیس کی دُعا ایک مناسب دُعا ہے جہاں آپ خُدا کی مرضی تلاش کرتے ہیں کہ آپ کِس سے شادی کریں گے۔ خُدا کی مرضی کو جاننے کا واحد طریقہ ایک مُقدس زِندگی گزارنا ہے۔ مسیحی زِندگی تقدیس کا ایک سلسلہ ہے۔ صرف یہی نہیں ہے۔

۳۔ معاہدے کی دُعا

معاہدے کی دُعا اِیمان کی دعا کی طرح ہے سوائے اِس حقیقت کے کہ اِس میں ایک سے زیادہ افراد شامل ہوتے ہیں۔

متی ۱۸: ۱۸۔۲۰ آیت پڑھیں۔

۱۹ آیت میں، یِسُوع دُعا کے موضوع کے بارے میں ایک اہم ترین تبصرہ کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر دو لوگ پہلے **راضی** ہوں اَور پھر **دُعا** کریں کہ یہ اُن کے باپ کے ذریعہ کِیا جائے گا تو یہ ہو جائے گا۔ یِسُوع نے یہ نہیں کہا کہ اِس کے پورا ہونے کا اچھا موقع ہے یا بہت حد تک ایسا ہو جائے گا۔ اُس نے کہا کہ **یہ ہو جائے گا یا یہ یقینی طور پر ہے یا اِس کا کوئی اَور طریقہ نہیں ہو سکتا**۔ اگر جو کچھ یِسُوع نے کہا کہ اس یہ مطلب لیا جائے تو ہمیں اِس قسم کی دُعا سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اِس قسم کی

دُعا ہماری قوت کو بڑھا سکتی ہے۔

معاہدے کی دُعا کی شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ لوگوں کی کم از کم تعداد دو ہونی چاہیے۔ آپ کے لیے اتفاق کی دُعا مانگنے کے لیے، دو یا زیادہ افراد کا ہونا ضروری ہے۔

۲۔ آپ کو متفق ہونا چاہیے۔ یہ آپ کے خیال سے کہیں زیادہ مشکل ہے! آپ کسی ایک چیز کے لیے متفق نہیں ہو سکتے اور ممکنہ طور پر ہو سکتا ہے کہ دوسرا شخص کسی اور چیز پر متفق ہو۔ مثال کے طور پر، اگر آپ شفایابی اور مکمل بحالی کے لیے متفق ہیں اور دُوسرا شخص کامیاب آپریشن کے لیے راضی ہے، تو آپ متفق نہیں ہیں۔ آپ کو سب سے پہلے ایسی بات کو دیکھنا چاہیے جس پر آپ دونوں متفق ہو سکیں۔

معاہدے کی یہ دُوسری شرط ہے جہاں بہت سارے مسیحی غلطی کرتے ہیں، یعنی جب بات معاہدے کی دُعا کی ہوتی ہے۔ بہت سے مسیحی اس آیت کو پڑھتے ہیں اور کسی معمولی سی بات پر متفق ہونے کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ اتفاق نہیں ہے۔ یہ صرف زبانی رضامندی ہے۔

آیت ۱۹ میں، یسوع نے کہا ''جو کچھ بھی''۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کیا اِس بات کا میرے لیے کوئی مطلب ہے؟ ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ''جو کچھ بھی'' کو اُس کی ترتیب سے باہر نہ نکالیں۔ ''کچھ بھی'' کو اُس کی مرضی / کلام کے مطابق 'کچھ بھی' تک محدود ہونا چاہیے۔ خُدا اپنے کلام کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ بائبل مُقدس کے ایسے حوالے تلاش کریں جو آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کس چیز کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو متعلقہ حوالے نہیں مل رہے تو آپ کو متفق ہو کر دُعا کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر یہ خُدا کے کلام کے مطابق نہیں ہے تو آپ اِس پر متفق نہیں ہو سکتے۔ آپ کو اپنی دُعاؤں میں سرگرم ہونا ضروری ہے۔ اور یہ معاہدہ خُدا کی مرضی پر مبنی ہونا چاہیے (یعنی بائبل مُقدس پر مبنی)۔

ہم کِس بات پر متفق ہو سکتے ہیں؟ یہاں بھی وہی اصول لاگو ہوتے ہیں جو اِیمان کی دُعا پر لاگو ہوتے ہیں۔ ہم کِسی بھی چیز پر متفق ہو سکتے ہیں جو بائبل کہتی ہے کہ ہمارے متعلق ہے (شفا، مالی اور ضروریات کو پورا کرنا، رُوحانی برکات، وغیرہ)۔ ہم اِن چیزوں پر متفق نہیں ہو سکتے جو خُدا کے کلام یا خُدا کی مرضی کے خلاف ہوں۔ آپ اپنی مرضی کسی اَور پر مسلط نہیں کر سکتے اَور کچھ بھی کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے۔ آپ اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ وہی مسح جو مجھ پر ہے تم پر بھی ہوگا۔ معاہدے کی دُعا میں جیسا کہ اِیمان کی دُعا کے ساتھ ہے، آپ کو مقصد کا اندازہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مقاصد غلط ہیں تو دُعا اَور معاہدہ کام نہیں آئے گا۔ مثال کے طور پر، خُدا ہمیں خوشحال کرنا چاہتا ہے لیکن لالچی مقصد کے لیے نہیں۔ خوش حالی کے بائبل کے اُصولوں پر عمل کیے بغیر کسی کے ساتھ مالی طور پر برکت پانے کے لیے اِتفاق کرنا کام نہیں آئے گا۔ اگر آپ خوشحالی چاہتے ہیں تو آپ کو خُدا کے خوش حالی کے قوانین کی پابندی کرنی ہوگی اَور آپ کا صحیح مقصد ہونا چاہیے۔ پھر آپ کسی کو اپنے ساتھ متفق کر سکتے ہیں۔

۴۔ شفاعت کی دُعا/ ۵۔ مُناجات کی دُعا

اب ہم شفاعت اَور مُناجات کی دُعاؤں کا احاطہ کریں گے کیونکہ یہ ایک جیسی ہیں، اگر چہ ان کا مقصد مختلف ہے۔ شفاعت اور مُناجات کی دعائیں ایسی دعائیں ہیں جو ہم دوسروں کے لیے مانگتے ہیں (اپنے لِئے نہیں)۔ شفاعت سزا کو روکنے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے دُعا کی جاتی ہے۔ جب آپ شفاعت کی دُعا مانگتے ہیں، تو آپ اختلافات کو ختم کرنے کے لیے فریقین کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہیں۔ دُعا کِسی دُوسرے شخص (بنیادی طور پر مسیحیوں) کی طرف سے عاجزانہ

التجا کرنے یا خلوص اَور عاجزی سے کچھ مانگنے کی دُعا ہے۔

پیدائش ۱۸: ۱۷۔۳۳ آیت پڑھیں۔

یہ شفاعت کی ایک مثال ہے۔ ابرہام نے سدُوم کی شفاعت کی۔ وہ سدُوم کے لوگوں پر سزا کو روکنے کے نظریہ کے ساتھ خدا کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

گلتیوں ۴: ۱۹ آیت پڑھیں۔

یہ مِنّت کی دُعا کی ایک مثال ہے۔ پولس کِس مقصد کے لیے دُعا کر رہا ہے (مسیحیوں کے لیے دُعا کر رہا ہے)؟ تاکہ مسیح اُن میں صورت پکڑ لے۔ وہ مُقدس لوگوں کی رُوحانی ترقی کے لیے التجا کر رہا ہے۔

دونوں دُعائیں خلوص بھری دُعائیں ہیں۔ کیونکہ دونوں قسم کی دُعائیں دُوسروں کے لیے ہیں، یہ دُعائیں اُس وقت زیادہ موثر ہوتی ہیں جب ہمیں رُوح القدس کی مدد حاصل ہوتی ہے۔

رومیوں ۸: ۲۶ آیت پڑھیں۔

رُوح القدس دُعا میں ہمارا مددگار ہے۔ یہ وہ کام نہیں ہے جو پاک رُوح آپ کے علاوہ کرتا ہے۔ اِس میں ''مدد'' کا مطلب ہے پکڑنا، مدِ مقابل، ایک ساتھ۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم دُوسروں کے لیے دُعا کرتے ہیں تو وہ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم ہمیشہ دُوسروں کے لیے دُعا کرنے کا طریقہ نہیں جانتے جیسا کہ ہمیں ضرورت ہے۔ ہم اِس کے بارے میں ''روح القدس کا بپتسمہ'' کے عنوان سے اسباق میں مزید بات کریں گے۔

یسعیاہ ۶۲: ۶۔۷ آیت پڑھیں۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ایسے مرد اَور عورتیں ہیں جِن کا کام یہ ہے کہ وہ اِن وعدوں اَور حقیقت کے بیانات کو خُداوند کے سامنے واضح طور پر رکھیں۔ اگر کوئی ہوتا جو اِن کی شفاعت کرتا تو سزا نہ ملتی۔

جب ہم نے اس بارے میں بات کرتے ہیں کہ ہمیں دُعا کرنے کی ضرورت کیوں ہے تو ہم عبرانیوں ۱۱: ۶ کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں، جو بُنیادی طور پر یہ کہتی ہے کہ رُوحانی دُنیا اِس قدرتی دُنیا سے حقیقی ہے جسے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ رُوحانی دُنیا اِس قدرتی دُنیا کو متاثر کرتی ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔

دانی ایل ۹: ۳-۴ اور ۱۰ آیت پڑھیں۔

دانی ایل نے بنی اسرائیل کے گناہوں کا اِقرار کِیا اَور دُعا کی۔ تا ہم، یہ دانی ایل ۱۰: ۱۲ آیت تک ہمیں اُس کی دُعا کا جواب ملتا ہے۔ فرشتہ یوں کہتا ہے کہ وہ داؤد کے الفاظ (یا دُعاؤں) کی وجہ سے آیا ہے۔ اگر دانی ایل کے الفاظ نہ ہوتے تو فرشتے کو نہ بھیجا جاتا۔ فرشتے کو آنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟ اگر ہم دانی ایل ۱۰: ۱ آیت کا ۱۰: ۱۳ آیت سے موازنہ کریں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ پہلی آیت میں فارس کے دُنیاوی بادشاہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن، آیت ۱۳ میں، فرشتہ کہتا ہے کہ اُسے سلطنت فارس کے شہزادے سے لڑنا تھا۔ فرشتہ فارس کے دُنیاوی بادشاہ کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہے۔ وہ ایک ایسے روحانی وجود کے بارے میں بات کر رہا تھا جس کا جواب دانی ایل تک پہنچانے کے لیے اُسے آسمانوں میں لڑنا پڑا۔ جب ہم اِس حوالے کو عبرانیوں ۱۱: ۳ آیت کی روشنی میں دیکھتے ہیں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ آسمانوں میں بدروحیں ہیں۔ شیطان اَور شیاطین کو یہاں رہنے کا حق ہے جب تک کہ مسیح اِس زمین پر واپس نہ آ جائے۔ اِس لیے ہمیں دُعا کرنی چاہیے اَور دُعا میں اپنا اِختیار استعمال کرنا چاہیے۔ ہمارے پاس اِس زمین پر اِختیار ہے، اَور ہم سے توقع کی جاتی ہے کہ ہم خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے اِس زمین پر اُس اختیار کو استعمال کریں۔ ہم اپنے اِختیار کے بارے میں مزید سبق ''ایماندار کا اختیار'' میں سیکھیں گے۔

۶۔ متحدہ دُعا

متحدہ دُعا میں افراد کا ایک گروہ شامل ہوتا ہے جو دُعا کے مخصوص مقصد کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر ایک مقصد کے ساتھ دُعا کا وقت ہوتا ہے۔ شرکا جانتے ہیں کہ وہ کیا کرنے آ رہے ہیں۔

اعمال ۴: ۲۳-۳۱ آیت پڑھیں۔

موثر متحدہ دُعا کیلئے یہ اہم نہیں ہے کہ آپ کتنے لوگوں کو دُعا کے لیے جمع کر سکتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ آپ کس طرح متحد ہو کر سب کو دُعا کے لیے جمع کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اعمال کی کتاب کو پڑھتے ہیں تو آپ کو کوئی ایسی جگہ نہیں مل سکتی جہاں ایمانداروں نے ایک جماعت میں دُعا کی ہو جس کی رہنمائی صرف ایک شخص نے کی ہو۔ نہ ہی اُن کے پاس کوئی لفظی دعائیں تھیں۔

چار شعبے ہیں جہاں متحدہ دُعا نتائج پیدا کرے گی:

۱۔ **مُشکل یا نازک وقت کے دوران** (دیکھیں اعمال ۱۲: ۱-۵، ۱۲ آیت) آیت ۵ میں، یوں کہا گیا ہے کہ خُدا کی طرف سے کلیسیا میں دُعا کا ایک مسلسل سلسلہ جاری تھا۔ اِیمانداروں کی جماعت اِس کے ساتھ ثابت قدم تھی۔ ہماری متحدہ دُعا کئی بار کام نہیں کرتی جس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ثابت قدم نہیں رہتے۔ ہمیں اُس وقت تک دُعا کرنے کی ضرورت ہے جب تک کہ ہم نتائج حاصل نہ کر لیں۔ کئی بار، جب لوگوں کا ایک گروہ خُدا سے بات کرتا ہے، تو وہ پورے گروہ کو جواب ملتا ہے۔

۲۔ **بیداری لانے کے لئے** (دیکھیں اعمال ۴: ۲۳-۳۱ آیت)، اِس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی آوازیں ''یک دِل'' ہو کر بلند کیں۔ کیا اِس کے نتائج نکلے؟ جی ہاں!

۳۔ **عبادت کرنے کے لیے** (دیکھیں اعمال ۲:۴۲ آیت)، جب اِیماندار متحدہ دُعا میں اکٹھے ہوئے تو خُداوند کی قدرت اَور رُوح القدس کی موجودگی کا ایک مافوق الفطرت اظہار ہُوا۔ خُداوند چاہتا ہے کہ ہم متحدہ طور پر رُوح القدس کے نزُول کا تجربہ کریں۔ ایسا متحدہ عبادت میں ہوتا ہے اَور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس کے جواب میں ہوتا ہے۔ جب ہم متحدہ طور پر عبادت میں متحد ہوتے ہیں تو ہم اِس کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ **الٰہی ہدایت حاصل کرنے کے لیے** (دیکھیں اعمال ۱۳:۱۔۳ آیت)، اِس مثال میں، اِیمانداروں نے مختلف قسم کی دُعائیں کیں۔ متحدہ دُعا میں مقصد کی بنیاد پر مختلف قسم کی دُعا کی جاسکتی ہے۔ اِس صورت میں اُنہوں نے روح القدس کے بولنے کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا۔ وہ اپنی تیاری، مقصد اور شرکت میں متحد ہو گئے۔

متحدہ دُعا، اِیمانداروں کا ایک گروپ مل کر کرتا ہے جو ایک خاص دُعا کے مقصد کے ساتھ مل کر جمع ہوتے ہیں۔

۷۔ روح میں دُعا کرنا

جب آپ دُعا کرتے ہیں تو رُوح میں دُعا کرنا، رُوح القدس کے زیرِ اثر ہونا ہوتا ہے۔

افسیوں ۶:۱۸ آیت پڑھیں۔

یہ آیت رُوح میں دُعا کرنے کی دو اِطلاقات کو ظاہر کرتی ہے۔

- **اپنی خرد میں دُعا کرنا** ۔ رُوح القدس کے کنٹرول یا اثر میں رہنا، یعنی جب آپ اپنی خرد میں دُعا کرتے ہیں۔ آپ ایسی جگہ پر ہیں جہاں آپ خُدا اَور خُدا کی چیزوں کے بارے میں زیادہ ہوش میں ہوتے ہیں اَور اپنے آپ اَور قدرتی چیزوں کے بارے میں کم آگاہ رہتے ہیں۔
- **غیر زُبانوں میں دُعا کرنا** ۔ یہ رُوح القدس کو اجازت دینا کہ وہ آپ مُنہ کے ذریعے بھید بیان کرے (آپ سے، خُدا سے نہیں) جب آپ خود کو اُس کے سپُرد کرتے ہیں۔

کیا ہوگا اگر آپ پہلے ہی یہ جانتے ہیں کہ آپ جس چیز کے بارے میں دُعا کر رہے ہیں اس کے بارے میں خُدا کا کلام کیا فرماتا ہے؟ تب آپ اپنی سمجھ کے ساتھ دُعا کریں گے۔ آپ رُوح میں دُعا کر سکتے ہیں اَور پھر بھی اپنی سمجھ کے ساتھ دُعا کر سکتے ہیں۔ رُوح القدس اُس کلام کو استعمال کرے گا جو آپ میں ہے۔ وہ آپ کے ذریعے دُعا کرے گا۔ آپ کی طرف سے، یہ تقریباً ایک لاشعوری کوشش کی طرح لگتا ہے جیسے غیر زبانوں میں دُعا مانگنا۔ یہ کہ آپ کی رُوح، رُوح القدس سے متاثر ہو کر دُعا کرتی ہے جو آپ الفاظ میں سمجھتے ہیں۔

کیا ہوا اگر آپ اپنی سمجھ کے اِختتام کو پہنچ چکے ہوں؟ پھر، خُدا نے اِس صورتِ حال کے لئے رُوح القدس کا بپتسمہ، غیر زُبانوں میں بولنے کے ثبوت کے ساتھ فراہم کیا ہے۔ ہم ''رُوح القدس کا بپتسمہ'' کے عنوان سے آنے والے سبق میں اِس قسم کی دُعا کے بارے میں مزید تفصیل سے بات کریں گے۔

تاہم، اِس سبق میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بائبل میں مختلف قسم کی زُبانوں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس فرق کو نہیں سمجھتے، تو یہ بات غیر واضح ہو جائے گی کہ خُدا ہماری روزمرہ مسیحی زندگیوں میں زبانوں کے مظاہرے کا ارادہ کیسے رکھتا ہے۔ تمام زبانوں کا لُبِ لباب ایک جیسا ہی ہے لیکن مقصد اَور اِستعمال میں مختلف ہے۔

زبانوں کا دائرہ اختیار:

۱۔ **عبادتی پہلو** (دیکھیں اعمال ۲:۱۰۔۱۹،۱۹؛ ا کرنتھیوں ۱۴:۲،۱۴۔۱۸ آیت)، عبادت کا پہلو زبان کا نجی پہلو ہے۔ اِس میں رُوح القدس کی معموری کے ابتدائی ثبوت شامل ہیں۔ یہ ہماری عبادت اَور دُعائیہ زندگی میں نجی طور پر لاگو ہوتی ہے۔

۲۔ **عوامی پہلو** (دیکھیں ا کرنتھیوں ۱۲:۱۰؛ ۱۴:۲۲،۲۶۔۲۸ آیت)، جسے ہم بعض اوقات غیر زُبانوں کی نعمت بھی کہتے ہیں۔ غیر زبانوں کا ایک عوامی پہلو ہے جو زُبانوں کے ترجمہ کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

۳۔ خدمت کی نعمت (دیکھیں ا کرنتھیوں ۱۲:۲۸ آیت)، ایسے لوگ بھی ہیں جن کی غیر زُبانوں میں ایک خصوصی خدمت ہے اور عوامی مظاہرے کے طور پر تشریح بھی کرتے ہیں۔ یہ ایک خدمت کی نعمت ہے جو کلیسیا کی اِخلاقی اصلاح کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

بہت سے لوگ ہماری ذاتی عبادت/دُعائیہ زندگی میں غیر زُبانوں کے عوامی مظاہرے کو زُبانوں کے نجی مظاہرے سے الجھا دیتے ہیں۔ ہم غیر زُبانوں کے عوامی پہلو کے اس موضوع کا احاطہ ''روح القدس کا بپتسمہ'' اور ''رُوح کی نعمتیں'' میں کریں گے۔ اس سبق کے مقاصد کے لیے، ہم اپنی ذاتی عبادت/دُعائیہ زندگی میں زُبانوں کے عبادتی پہلو پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔

ا کرنتھیوں ۱۴:۱۴۔۱۵ آیت پڑھیں۔

پولس نے کہا کہ اس نے اپنی عقل سے دُعا کی اَور اُس نے رُوح سے بھی دُعا کی۔ اِس کا کیا مطلب تھا؟ اُس نے خُدا کے کلام کے مطابق جہاں تک وہ جانتا تھا کہ خُدا کی مرضی کے مطابق حالات کے لئے دُعا کی۔ لیکن، جب وہ اپنی عقل کی انتہا کو پہنچ جاتا، تو وہ رُوح سے دُعا کرتا۔ ہم بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں۔ جب ہم اپنی ذاتی دُعا کے وقت یا متحدہ دُعا میں دُعا کر رہے ہوتے ہیں اَور ہم اپنی سمجھ کی انتہا کو پہنچ جاتے ہیں تو خُدا ہمیں غیر زبانوں کا تحفہ دیتا ہے تاکہ ہم حالات کے مطابق اُس کی مرضی کے مطابق دُعا کر سکیں۔ جب ہم غیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو ہم بھیدوں کی دُعا کر رہے ہوتے ہیں (اپنے آپ سے لیکن خدا سے نہیں)۔ جب ہم غیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو ہم رُوح القدس کو موقع دیتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے کہ ہم اپنی سمجھ کے اختتام تک پہنچنے کے بعد اِن حالات میں خدا کی کامل مرضی کیلئے دُعا کر سکیں۔

۸۔ **حمد/عبادت کی دُعا**

تعریف/عبادت کی دُعا میں خُدا کی تعریف اور عبادت ہی کی جاتی ہے۔ یہ ایسی دُعا ہے جو خُدا کی عبادت اور حمد پر مبنی ہے۔ اس قسم کی دُعا تقریباً ہر قسم کی دُعا میں شامل ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ بائبل کو پڑھیں گے، آپ کو دُعا، حمد اور شکر ادا کرنے کے درمیان ایک مستقل تعلق نظر آئے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ بائبل بعض اوقات اِسے خُداوند کی خدمت بھی کہتی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

اعمال ۲:۴۲،۴۶۔۴۷ آیت

اعمال ۱۶:۲۵ آیت

افسیوں ۱:۱۶ آیت

افسیوں ۵:۱۸۔۲۰ آیت

کلسیوں ۱:۳ آیت

کلسیوں ۴:۲ آیت

فلپیوں ۴:۶ آیت

۱ تھسلنیکیوں ۵:۱۶۔۱۸ آیت

۱ تیمتھیس ۲:۱۔۲ آیت

عبرانیوں ۱۳:۱۵ آیت

کیا آپ کو اِن تمام حوالہ جات میں ایک مشترکہ موضوع نظر آتا ہے؟ ہم وقتاً فوقتاً دیکھ سکتے ہیں کہ دُعا، حمد اَور شکرگزاری سب کس طرح مُنسلک ہیں۔ ان کے مُنسلک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ موثر نتائج کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی دُعائیہ زندگی میں حمد اَور شکرگزاری کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے اپنی ذاتی دُعا کا وقت بھی خدمت (یا خُداوند کی حمد وثنا اَور عبادت کرنے) سے شروع نہیں کیا تو میں آپ کو ایسا کرنے کی ترغیب دُوں گی۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ آپ کی ذاتی دُعائیہ وقت میں آپ کو ایک نئی سطح پر لے جاتا ہے۔

میں نے کسی کو یہ کہتے سنا کہ حمد وثنا اَور عبادت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو ہم خُدا کو دے سکتے ہیں، جو وہ ہمیں واپس نہیں کرے گا۔ یہ اُس کے لیے ہمارا تحفہ ہے۔ اِس سے مجھے اپنے بچوں کی یاد آتی ہے۔ تب ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے بچوں کی ضروریات کی درخواستیں ہی ہوتی تھیں۔ مجھے یہ یقینی بنانا اچھا لگتا تھا کہ میرے بچوں کی ضروریات پوری ہوں۔ لیکن، جب اِن میں سے کوئی آتا ہے اَور مجھے گلے لگاتا ہے اَور مجھے کسی چیز کے لیے شکریہ کہتا ہے، تو یہ میرے لیے بہت بڑی نعمت ہے! مجھے لگتا ہے کہ خُدا کو بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔

جب ہم خُداوند کی عبادت اَور حمد کرتے ہیں، تو ہم صرف اُس کی تمجید کرتے ہیں اَور اپنے دِلوں سے خُدا کے لیے اپنی محبت اور تعریف کا اظہار کرتے ہیں۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہوں گی جن کے حصُول کے لیے آپ کو انتظار بھی کرنا نہ پڑے۔ وہ زِندگی کے پھندوں اور خرابیوں کو ظاہر کرے گا اَور آپ کو دِکھائے گا کہ اِن سے کیسے بچنا ہے یا مافوق الفطرت طور پر اُن پر کیسے قابو پانا ہے جیسے آپ اُس کی خدمت کرتے ہیں!

۹۔ عزم کی دُعا

عزم کی دُعا اپنی فکروں کو خُداوند پر ڈالنا ہے۔ اپنی فکروں کو خُداوند پر ڈالنے میں عزم کی دُعا اَور اِیمان کی دُعا کا مرکب شامل ہوتا ہے۔ اپنی فکروں کو خُداوند پر ڈالنے کے لیے اِیمان کی ضرورت ہوتی ہے۔

غور کریں کہ کس طرح ہماری فکر خود کو ہمارے ساتھ مُنسلک کرتی ہیں۔ آپ جتنا زیادہ کسی مسئلے کے بارے میں بات کرتے ہیں وہ اتنا ہی بڑا بن جاتا ہے۔

متی ۶:۲۵۔۳۴ آیت پڑھیں۔

یسُوع نے فکر کے بارے میں کیا کہا؟ فکر کرنے سے حالات نہیں بدلیں گے۔ دُنیا کی طرح نہ بنو۔ وہ پریشانی کی حد زِندگی کی ضروریات کے لیے فکرمند ہیں۔ یسُوع نے یہ اِقتباس کیوں کہے؟ کیونکہ فکر آپ کو بے ثمر بنا دیتی ہے— خاص طور پر آپ کی دُعائیہ زندگی میں۔ شیطان جانتا ہے کہ ایماندار کو کیسے غیر مسلح کرنا ہے— آپ کو فکر کرنے کیلئے کچھ دے کر۔ اگر آپ محتاط نہیں ہیں، تو آپ ہر طرح کی شاندار تعلیم سُن سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں، تو اِس زندگی کی فکریں کلام کو ختم کر دیں گی اور یہ آپ کی زندگی میں کوئی پھل نہیں لائے گا۔ فکر نہ صرف کلام کو اس حد تک کم کر دے گی جہاں یہ بے پھل ہو جائے گا بلکہ یہ آپ کی دُعاؤں کے اثرات کو بھی ختم کر دیگی۔ جب آپ فکر میں ڈوب جاتے ہیں تو آپ اِیمان میں نہیں ہوتے۔ آپ کا ایمان مضبوط نہیں ہوتا۔ فکر کرنا گناہ ہے۔ آپ ایک ہی وقت میں گناہ میں نہیں رہ سکتے اور اِس کے ساتھ ساتھ آپ خُدا پر ایمان نہیں رکھ سکتے۔ ہم پہلے ہی بات چیت کر چکے ہیں کہ شاگردی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کس طرح پھل لاتا ہے۔ لہٰذا، آپ کی شاگردیت کے سفر کا ایک اہم حِصّہ ہے اپنی فکر کو خُداوند پر ڈالنا۔

فلپیوں ۴:۶۔۷ آیت پڑھیں۔

میں نے یہ آیت تب سے زُبانی یاد کرلی ہے جب مَیں اپنے بچّوں میں سے ایک کے ساتھ مشکل حالات سے گزر رہی تھی۔ اُس دَوران مجھے دِن میں سینکڑوں بار فکر کرنے کی آزمائش آئی۔ تاہم مَیں نے اپنے بچوں کے بارے میں فکر کرنے سے انکار کرنے کا فیصلہ کِیا۔ جب بھی مجھے فکر کرنے کی آزمائش آتی تو مَیں یہ حوالہ بولتی اور دُعا کرتی۔ ہم بے فکری یا پریشانی سے آزاد طرزِ زندگی کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں؟

۱۔ فکر کرنے سے انکار کا فیصلہ کریں۔

۲۔ ایسے حوالے تلاش کریں جو آپ کی پریشانیوں نمٹتے ہیں۔ ایک بار جب آپ اُنھیں ڈھونڈ لیتے ہیں تو اُن پر غور کریں، اُنھیں اپنے اندرونی شعور میں ڈھال لیں۔ خُدا کی بھلائی اور وفاداری پر غور کریں۔

۳۔ جب آپ پر فکر کرنے کی آزمائش آتی ہے (ایک پریشان کن خیال ذہن میں آتا ہے)، تو اِضطراب کے خیالات کو خُدا کے کلام کے خیالات سے بدل دیں۔ اُس کا شکریہ ادا کریں کہ وہ آپ کے لیے کام کر رہا ہے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو خُدا کا اطمینان آپ کے ساتھ ہوگا۔

روزہ اَور دُعا

جس وجہ سے ہم روزے اَور دُعا کے بارے میں ایک ساتھ بات کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ روزہ مسیحیوں کو اُس وقت فائدہ دے گا جب اُسے دُعا کے ساتھ رکھا جائے گا۔ لوگوں نے روزے کو دُعا سے الگ کرنے اور اُسے رُوحانی کامیابی کی حتمی بُنیاد کے طور پر قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ نئے عہد نامہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اِس میں کلیسیا کو ایک بار بھی روزہ رکھنے کی ہدایت نہیں کی گئی۔ ایسا کوئی اصول یا ہدایات نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی کلیسیا کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ کیوں؟

۲ کرنتھیوں ۳:۸ آیت پڑھیں۔

اِن آیات میں، پرانے عہد اور نئے عہد میں تضاد ہے۔ آیت ۸ میں یوں لکھا ہے ''رُوح کی خدمت'' (یا اِستثنٰی)۔ جب آپ نئے عہد نامہ کو پڑھیں گے، آپ دیکھیں

گے کہ رُوح القدس کی خدمت اور اثر پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ہم اِستثنٰی کے /دور/ رُوح القدس کی خدمت میں رہ رہے ہیں۔کلِیسیا کو روزہ رکھنے کی ہدایت دینے کے لیے کوئی اصول یا رہنما معیار نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روزے کو اُس موقع یا رُوح القدس کی ہدایت کے مطابق رکھا جانا چاہیے۔روزہ آپ کو متاثر کرتا ہے، خُدا نہیں۔خُدا نہیں بدلتا۔وہ روزے سے پہلے/دوران/بعد میں ایسا ہی رہتا ہے۔یہ آپ ہی ہیں جو بدلتے ہیں۔

نیا عہدنامہ روزہ رکھنے کی چار وجوہات بیان کرتا ہے:

- **خادموں پر ہاتھ رکھ کر اُنھیں مقرر کرنے اَور اُنھیں خدمت کے لیے تیار کرنے کے لیے** (دیکھیں اعمال ۱۴:۲۳؛ اعمال ۱۳:۱۔۳ آیت)، روزہ، الہام نازل نہیں کرتا اور نہ ہی رُوح القدس کے بولنے کا سبب بنتا ہے۔روزے نے اُنھیں رُوح القدس کے لیے زیادہ حساس بننے میں مدد کی۔
- **خطرے کے وقت خُدا کی قربت حاصل کرنا** (دیکھیں اعمال ۲۷:۲۱۔۳۳ آیت)، جہاز کا عملہ اَور مسافر روزے سے تھے۔اُنہوں نے خاص وجہ سے بہت کم کھایا۔وہ طوفان کے بیچ میں تھے اَور اُن کی جان خطرے میں تھی۔پولُس خُدا کے قریب آنے کے لیے روزہ رکھ رہا تھا (آیات ۲۱۔۲۵)۔اُسے ہدایت ملی اَور اُس نے جہاز پر موجود ہر شخص کے دِل کو تسلی اَور حوصلہ دیا۔
- خُداوند کی خدمت کرنا (دیکھیں اعمال ۱۳:۱۔۳ آیت)، روزہ خدا کی خدمت یا انتظار میں اضافی وقت گزارنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔بہترین قسم کا روزہ وہ ہے جب آپ خُدا اَور خُدا کی باتوں میں مگن ہو جائیں (لاشعوری روزہ)۔وہ ماحول کو اَور خود کو تیار کر رہے تھے۔
- **روحانی طور پر زیادہ سمجھدار بننے کے لیے** ۔ روزہ خُدا کو نہیں بدلتا بلکہ روزہ آپ کو بدلتا ہے۔روزہ آپ کو خُدا کی رُوح کا متلاشی اَور قبول کرنے والا بناتا ہے۔آپ خود کو خُدا کے لیے وقف کرتے ہوئے دُنیاداری کی رکاوٹوں اَور خواہش سے جُدا ہونے کے لیے روزہ رکھ سکتے ہیں۔آپ اپنے بدن کو اپنی رُوح کے تابع کرتے ہیں۔

تاہم، اگر روزے کا مقصد نہ ہو تو روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔اگر آپ خُدا سے دُعا کرنے اَور اُس کا انتظار کرنے میں وقت نہ گزاریں تو آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

اکرنتھیوں ۷:۴۔۵ آیت پڑھیں۔

یہ حوالہ خطوط میں روزہ رکھنے سے متعلقہ واحد حوالہ ہے اَور اِس کے علاوہ پولس نے روزہ رکھنے کے کسی خاص حکم کا ذکر نہیں کِیا۔لیکن غور کریں کہ اِس میں باہمی رضامندی اور ایک مقصد پایا جاتا ہے۔تاہم، صرف اِس وجہ سے کہ کلِیسیا کو روزے سے متعلق کوئی خاص ہدایات نہیں دی گئی ہیں، اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔خدا کا کلام ہمیں پیروی کرنے کے لیے کچھ اصول دیتا ہے:

۱۔ صحیح مقصد رکھیں

۲۔ کوئی مقصد ہو۔

۳۔ لمبے روزوں سے پرہیز کریں۔نئے عہدنامے میں صرف ایک ہی شخص ہے جس نے ایک طویل روزہ رکھا ہے یعنی یِسُوع۔آپ کو تین دن سے زیادہ وقت کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

بائبل مقدس میں کہیں بھی اُنہوں نے بیداری کے لیے روزہ نہیں رکھا۔ کہیں انہوں نے خُدا کے زبردست اقدام کے لیے روزہ نہیں رکھا۔ جیسا کہ چارلس جی فنی نے کہا:

''بیداری ایک کاشتکار کے لیے فصل کاٹنے سے زیادہ معجزاتی نہیں ہے۔ کسان کو زمین میں ہل چلانا، بیج لگانا، کاشتکاری کرنا اور بارش کے لیے خدا پر بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔ آپ قیامت تک روزہ رکھ سکتے ہیں کہ خدا رُوحوں کو بچائے گا، لیکن اگر آپ وہاں سے باہر نہیں نکلتے اور لوگوں کو گواہی نہیں دیتے، نجات کی تبلیغ نہیں کرتے، اَور ساری دُنیا میں جا کر سب قوموں میں انجیل کی منادی نہیں کرتے ہیں، کوئی بھی نہیں بچ پائے گا۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنی دیر کا روزہ رکھتے ہیں۔''

کیا روزہ رکھنے سے خُدا کے مسح میں اضافہ ہوتا ہے؟ ایک بار پھر، روزہ آپ کو خُدا کے لیے زیادہ قابلِ قبول بننے کے لیے تیار کرتا ہے اَور آپ کو خُدا کی قدرت کے بہاؤ کے لیے ایک حساس وسیلہ بناتا ہے۔ عام طور پر، جب آپ روزہ رکھتے ہیں تو آپ خُدا کا انتظار بھی کرتے ہیں، غور و فکر کرتے ہیں، کلام کا مطالعہ کرتے ہیں اَور خود کو تیار کرتے ہیں۔ دراصل، یہ سارا عمل مسح کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ آپ رُوح القدس اَور رُوحانی چیزوں کے بارے میں زیادہ باشعور ہو جاتے ہیں، جو آپ کے مسح میں مدد کرتی ہیں۔

کیا ہمیں روزہ رکھنا چاہیے؟ یسوع کے شاگرد کے طور پر روزہ رکھنے کا ایک وقت اور موقع ہے۔ تاہم، ہمیں روزے کے لیے نئے عہد نامے کے رہنما اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اَور اِس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارا ایک مقصد، صحیح محرکات ہیں اور طویل روزوں سے گریز کرنا چاہیے۔

وہ چیزیں جو آپ کی دُعا میں رکاوٹ ہیں۔

کافی گھنٹے گزر گئے کہ مجھے اپنے فون پر ٹیکسٹ موصول نہ ہوا۔ میں فکرمند ہونے لگا۔ آخر میں، میں نے دیکھا کہ میرا فون پائلٹ موڈ میں تھا۔ میں کچھ بھیجنے یا وصول کرنے کے لیے سگنل سے منسلک نہیں تھا! یہاں میں کچھ وصول کرنے کا انتظار کر رہا تھا، اَور میں اس سروس سے منسلک نہیں تھا جو مجھے وصول کرنے کی اجازت دیتی۔ جب میں نے اُسے ٹھیک کیا اَور پائلٹ موڈ کو بند کر دیا تو میرا فون پاگل ہی ہو گیا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات میں کبھی کبھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہم دُعا میں اِس سے کچھ حاصل کرنے کے لیے کہتے ہیں، لیکن ہماری زِندگی میں ایسے حالات یا چیزیں ہیں جو ہمیں پائلٹ موڈ میں رکھتی ہیں (یا ہماری دُعا میں رکاوٹ ہوتی ہیں)۔ اگر آپ کو جوابات نہیں مل رہے ہیں تو، خُدا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ آپ اپنا کنکشن چیک کریں۔ ذیل میں کچھ عام چیزیں ہیں جو ہماری دُعا میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

۱۔ **عدم معافی** (دیکھیں مرقس ۵:۲۳۔۲۴ آیت)، یہ سب سے عام مسئلہ ہے جو ہماری دُعا میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ یہ پہلا شعبہ ہے جس کی آپ کو جانچ کرنی چاہیے۔

۲۔ **تعلق کے مسائل** (۱پطرس ۳:۱۔۷ آیت)، اپنے شریک حیات کی عزت نہ کرنا۔

۳۔ **محبت میں نہ چلنا** (۱یوحنا ۲:۱۰۔۱۱؛ متی ۲۵:۴؛ یسعیاہ ۵۹:۱۱ آیت)۔ جو چیز محبت کے ساتھ نہیں، وہ گناہ ہے۔ جب ہم محبت میں نہیں چلتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی میں خُدا کے کام کرنے کی صلاحیت کو روکتے ہیں۔ جب ہم محبت میں نہیں چلتے ہیں تو اِس کا نتیجہ راستبازی کے کھوئے ہوئے احساس کی صورت میں نکلتا ہے، جس کی وجہ سے ہمیں احساس کمتری، حقارت اَور خُدا سے بڑھ کر ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ یہ دُعا میں دِلیری سے خُدا کے پاس آنا مشکل بناتا ہے۔ ''خدا ہمیں کیسے دیکھتا ہے'' کے سبق سے رجوع کریں۔

۴۔ **شک** (یعقوب ۱:۶۔۸ آیت)، جب ہم کسی چیز پر یقین رکھتے ہیں لیکن خُدا کے کلام / مرضی کے ساتھ ایمان یا معاہدے کے ساتھ عمل نہیں کرتے۔ اِس میں فکر یا پریشانی شامل ہے۔

۵۔ **بے اعتقادی** (مرقس ۶:۱-۶ آیت)، جب ہم خدا کے کلام / مرضی پر یقین نہیں رکھتے یا قائل نہیں ہو سکتے ہیں (یعنی نافرمانی کرتے ہیں)۔

۶۔ **غلط نیت** (یعقوب ۴:۲-۳ آیت)، جب ہم خود غرضی یا غلط مقصد کے ساتھ دُعا کرتے ہیں۔ غلط کا مطلب ہے ایسی چیزوں کے لیے دُعا کرنا جو نقصان دہ، فضول یا بُری ہوں۔ ہمیں خالص نیت کے ساتھ دُعا کرنی چاہیے۔

۷۔ **غرور** (یعقوب ۴:۶ آیت)، خدا مغرور کا مقابلہ کرتا ہے، لیکن عاجزوں پر فضل کرتا ہے۔ عاجزی وہ ہے جو خُدا کسی صورت حال (اطاعت) کے بارے میں کہتا ہے۔

اپنی دعاؤں میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اگر آپ کی زِندگی کا کوئی ایسا شعبہ ہے جس میں بہتری کی ضرورت ہے تو آج ہی اِسے بہتر کرنے کا فیصلہ کریں۔

ہماری دعائیں خدا کی بادشاہت کے لیے بہت اہم ہیں، کیونکہ بہت سے لوگ صحیح طریقے سے یہ نہیں سمجھ پاتے کہ اُنہیں کیسے دُعا کرنی چاہیے یا اُن کی دُعا میں کونسی رکاوٹ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے عہد کے رشتہ کے ذریعے پاک تثلیث کے ساتھ ایک ہیں۔ پھر ہم بھکاری ذہنیت سے دُعا نہیں کرتے۔ یوں مانگنا بالکل نیا معنی اختیار کر جاتا ہے۔ ہم اِس لحاظ سے پوچھ رہے ہیں کہ ہم حالات اَور ضروریات کے بارے میں خُدا سے بھیک نہیں مانگ رہے ہیں بلکہ ہم اپنی ''اندرونی'' ذہنیت سے مانگ رہے ہیں۔

ہم اُمید کے ساتھ مانگتے ہیں کیونکہ ہم باپ، بیٹے اَور رُوح القدس کے ساتھ وحدانیت کی حیثیت سے مانگ رہے ہیں۔...راستبازی یا خدا کے ساتھ اچھے انداز سے۔ ہم پریشانی کے عالم میں نہیں مانگتے بلکہ اُس کی وفاداری کی یقین دہانی سے مانگتے ہیں۔

ہماری دُعاؤں کو اختیار حاصل ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ خُدا نے ہمیں فراہم کِیا ہے۔ ہماری دُعائیں اِیمان کی تائید کرتی ہیں کیونکہ ہمیں اُس کی وفاداری پر یقین ہے۔ ہماری دُعائیں اُمید کے ساتھ کی جاتی ہیں کیونکہ ہم اُس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اَور اُس کے دل کو جانتے ہیں۔ ہماری دُعائیں اعتماد کے ساتھ مانگی جاتی ہیں کیونکہ ہم رُوح کے سامنے جھک جاتے ہیں جو ہمیشہ ہمیں تمام سچائی کی طرف لے جائے گا۔ ہماری دعائیں طاقتور اور موثر ہیں۔

رُوح اُلقدّس کا بپتسمہ

مجھے وہ دِن اب بھی یاد ہے جب میں نے رُوح القدس کا بپتسمہ لِیا تھا۔مَیں عِبادت میں ایک نئی مسیحی بیٹھی تھی۔اُس شام ایک مہمان واعظ تھا۔مجھے اُس کا پیغام بھی یاد نہیں۔لیکن، پیغام کے اختتام پر اُس نے پوچھا کہ کیا کوئی خُدا سے اِس سے زیادہ چاہتا ہے؟مَیں وہ سب خُدا سے چاہتی تھی جو مجھے مِل سکتا تھا، اِس لیے میں عملی طور پر بھاگتی ہُوئی گئی تاکہ مَیں ''زیادہ'' حاصل کرسکوں۔جب میں سٹیج کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑی ہوئی تو مَیں نے خُدا کی تعریف کی اَور بتایا کہ مَیں اُس سے کتنا پیار کرتی ہوں۔جیسے ہی خادم نے سٹیج سے نیچے جا کر لوگوں کے لیے دُعا کی، تو وہ میرے سامنے بھی آ کھڑا ہُوا۔اُس نے کچھ بھی نہ کہا۔لیکن، جیسے ہی اُس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، مَیں نے دُعا کرنا شروع کر دی اَور ایسے الفاظ کہے جو مجھے سمجھ نہیں آئے۔مَیں نے کوئیفر فرق محسوس نہ کِیا۔شاید میں اُلجھن میں تھی۔مَیں نے رُوح القدس کے بپتسمہ کے بارے میں اپنی مختصر مسیحی زندگی میں کبھی کوئی تعلیم نہیں سُنی تھی۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے! سچ پوچھیں تو، مَیں اس تجربے میں کچھ عجیب محسوس کر رہی تھی۔چونکہ مَیں نے پہلے کبھی کِسی کو اِس قسم کے تجربے کے بارے میں بات کرتے ہوئے نہیں سنا تھا، اِس لیے مَیں اِس کے بارے میں کسی سے پوچھتے ہوئے بھی گھبراتی تھی۔مَیں نے سوچا کہ وہ سوچیں گے کہ مَیں عجیب سی بات کر رہی ہوں۔لیکن میں اس وقت اپنی بہن کے ساتھ رہ رہی تھی۔جب وہ گھر آئی تو مَیں نے اُس کے ساتھ اپنا تجربہ شیئر کِیا۔اُس نے مجھے سمجھایا کہ مجھے رُوح القدس کا بپتسمہ مِلا ہے۔اگلے دِن، اُس نے مجھے پڑھنے کے لیے ایک کتاب دی تاکہ میں اچھی طرح سمجھ سکوں کہ میرے ساتھ کیا ہُوا ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کرنے کے لیے ایک مختلف تجربہ ہوگا۔ہمارے مختلف انداز یا تجربے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہم میں سے ہر ایک کو اِس حیرت انگیز تحفے سے ایک جیسے فوائد حاصل ہوں گے۔یہ سبق رُوح القدس کے بپتسمہ کی بنیادی باتوں کا احاطہ کرے گا تاکہ آپ اس شاندار مفت تحفے کے کام اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔

رُوح القدس کا بپتسمہ کیا ہے؟

نجات اَور رُوح القدس کا بپتسمہ لینا، دو مختلف چیزیں ہیں۔کچھ مسیحیوں کا خیال ہے کہ اگر آپ کو نجات مل جاتی ہے کہ آپ کو وہ رُوح القدس حاصل ہو گیا ہے جو آپ کو پہلے نہیں ملا تھا۔یہ سچ نہیں ہے۔یہ میری رائے پر مبنی نہیں ہے۔ہم یہ دیکھنے جا رہے ہیں کہ بائبل اِس موضوع کے بارے میں کیا بیان کرتی ہے۔اگر آپ نجات پا چکے ہیں تو آپ رُوح القدس کے ذریعہ دُوبارہ پیدا ہوئے ہیں اور رُوح القدس آپ کے دِل میں سکونت کرتا ہے۔بائبل بیان کرتی ہے کہ ہمیں اپنی نجات (گناہوں کی معافی) میں اپنے یقین کی ظاہری علامت کے طور پر دُوبارہ پیدا ہونے کے بعد خداوند یسوع کے نام پر بپتسمہ لینا ہے۔یہ پانی کا بپتسمہ لینے سے متعلقہ ہے۔لیکن نجات کے بعد رُوح القدس کا تجربہ ہوتا ہے۔رُوح القدس کے دُوسرے کام کو ''روح القدس کا بپتسمہ'' کہا جاتا ہے۔

اعمال ۸:۱۵۔۱۶ آیت

اِن آیات میں یُوحنا کے شاگرد رُوح القدس کا بپتسمہ لیتے ہیں۔ہم اعمال ۸ باب میں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کرنا ایک منفرد

''تجربہ'' ہے۔جب وہ خُداوند یِسُوع کے نام پر بپتسمہ لے چکے تھے، تب اُنہوں نے اِن کے لیے دُعا کی کہ وہ ''رُوح القدس حاصل کریں'' یا یہ کہ رُوح القدس اُن پر نازل ہو سکے (رُوح القدس کا بپتسمہ)۔

ہمیں روح القدس کے بپتسمہ کی ضرورت کیوں ہے؟

رُوح القدس آپ کو اِس زمین پر اپنا کام کرنے کی طاقت دینا چاہتا ہے۔

اعمال ۱:۴۔۸ آیت پڑھیں۔

آیت ۸ میں، لفظ ''طاقت'' کا مطلب قوت، قابلیت، معجزاتی طاقت ہے۔ ہم رُوح القدس کے دُوسرے کام کی وجہ بھی دریافت کرتے ہیں۔ ہم کس لیے بااِختیار ہیں؟ اُس کے گواہ بننے کے لیے!

اِس تجربے کے بغیر آپ جس قسم کا مسیحی بننا چاہتے ہیں، نہیں بن سکتے۔ اِس تجربے کے بغیر خدمت میں موثر ہونا ناممکن ہے۔

لوقا ۲۴:۴۶۔۴۹ آیت پڑھیں

یسُوع اپنے شاگردوں سے کہہ رہا ہے، ''اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کِیا ہے میں اس کو تم پر نازِل کروں گا لیکن جب تک عالمِ بالا سے تم کو قوت کا لِباس نہ مِلے اِس شہر میں ٹھہرے رہو۔'' خدمت یا مسیحی خدمت کے کسی بھی مرحلے میں داخل ہونے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں جب تک کہ آپ کو یہ تجربہ نہ حاصل نہ ہو جائے۔'' یِسُوع کِس کے بارے میں بات کر رہا ہے؟ وہ رُوح القدس کے بپتسمہ کی بات کر رہا ہے۔

رُوح القدس کا بپتسمہ اُسی رُوح القدس کا کام ہے جو نئی پیدائش کی وجہ سے پہلے ہی آپ میں بس رہا ہے۔ جب آپ یِسُوع کو اپنے خُداوند اور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں تو آپ کے اندر رُوح القدس بستا ہے۔ لیکن رُوح القدس کا بپتسمہ جس کے بارے میں یِسُوع یہاں بات کر رہا ہے وہ رُوح القدس کا ایک مختلف عمل ہے۔ جب شاگردوں کو باپ کا یہ وعدہ حاصل کِیا تو کیا ہوا؟

اعمال ۲:۴ آیت پڑھیں۔

اُنہوں نے غیر زبانوں میں بولنا شروع کر دیا جیسا کہ رُوح القدس نے اُنھیں کلام دیا تھا۔ یہ رُوح القدس کا پہلا نزول تھا۔ لیکن ہم رُوح القدس کے اِس دُوسرے کام کی دوسری مثالیں، اعمال کی کتاب کے بعد کے ابواب میں دیکھتے ہیں:

- اعمال ۸ باب ۔ سامری غیر زبانیں بولتے تھے۔
- اعمال ۹ باب ۔ پولس نے غیر زبانوں میں بات کی۔

- اعمال ۱۰:۴۴۔۴۶ آیت ۔ وہ بیگانہ زبان بولے اور خُدا کی بڑائی کی۔
- اعمال ۱۹ باب ۔ وہ غیر زُبانوں میں بولے اور نبوت کی۔

ہم بائبل میں متعدد گواہیوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ رُوح القدس کا دُوسرا کام بھی ہے، جس کا ثبوت غیر زُبانوں میں بولنا ہے۔

مختلف قسم کی زُبانیں؟

اِس میں بڑی اُلجھن ہے کیونکہ ہم نے زُبان کے اِس موضوع سے متعلق لفظ صحیح طور تقسیم نہیں کِیا۔ کم از کم تین مختلف طریقے ہیں جن سے زُبانیں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ تمام زُبانیں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں لیکن مقصد اور اِستعمال میں مختلف ہیں۔

۱۔ عِبادتی/انفرادی (اعمال ۲:۴)۔ اِبتدائی ثبوت جو کہ ایک عبادتی تحفہ بھی ہے، یہ بُنیادی طور پر ذاتی اصلاح اُور دُعا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ عوامی اِظہار (۱ کرنتھیوں ۱۲:۱۰)۔ مختلف قسم کی زبانوں کو بعض اوقات زبانوں کا نعمت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے جب روح عوامی اتحاد کے فائدے کے لیے چاہیے۔

۳۔ خدمت کی نعمت (۱ کرنتھیوں ۱۲:۲۸)۔ مختلف زُبانیں۔ زُبانوں کا یہ مظاہرہ خدمت کے تحفے کے طور پر درج ہے۔ یہ ایک عوامی تحفہ بھی ہے جیسا کہ رُوح کلیسیا کی اِصلاح چاہتی ہے۔

لوگوں نے تحفے کو ثبوتوں کے ساتھ الجھا دیا ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہر اِیماندار رُوح القدس کا بپتسمہ لے اُور ذاتی رُوحانی ترقی کے مقصد سے غیر زُبانوں میں بات کرے۔ رُوح القدس کے بپتسمہ کے موقع پر آپ کو جو زُبان ملی ہے وہ خُدا کی عبادت اُور حمد میں مدد کے لیے ہے— دُعا اُور تعریف کی زُبان۔ عوامی تحفہ ایک عوامی ترتیب میں کلِیسیا یا مسیح کے بدن کی اِصلاح کے لیے ہے۔ پولس بیان کرتا ہے کہ عوامی تحفے میں، زُبانوں کا ترجمہ ہونا چاہیے تا کہ کلیسیا کی اِصلاح ہو سکے۔ ہماری نجی /وفادارانہ دُعا کے وقت یہ ہمیشہ ضروری نہیں ہے کہ ہم جو غیر زُبانوں میں دُعا کر رہے ہیں اُس کا ترجمہ کِیا جائے۔ بعض اوقات ہم اپنی رُوح میں یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم غیر زبانوں میں جو دُعا مانگ رہے ہیں اس کے سلسلے میں ہم اُسے جانیں۔ اِن اوقات میں ہم دُعا کر سکتے ہیں کہ ہم اپنی نجی عبادتوں کا ترجمہ کر سکیں۔

اعمال ۱۹:۵ آیت پڑھیں

اِن اِیمانداروں کے رُوح القدس سے معمور ہونے کے بعد، اُنکے تجربے کا پہلا ظہور کیا تھا؟ غیر زبان میں بات کرنا۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں رُوح القدس کے زیادہ سے زیادہ اظہار کی توقع رکھتے ہیں تو ہمیں غیر زُبانوں میں بات کرنا شروع کرنا چاہیے۔ ہم جتنی زیادہ زُبانیں بولیں گے اتنا ہی رُوح کی نعمتیں کام کرنے لگیں گے، ہم جتنا کم بولیں گے اُتنا ہی کم کام کریں گی۔ اپنی ذاتی / عبادتی کے وقت میں غیر زُبان میں بات کرنا خدا کی باقی مافوق الفطرت طاقت (یعنی روحانی نعمتیں) کا دروازہ ہے۔

اعمال کی کتاب کو پڑھیں۔ رُوح القدس کے مسلسل مظاہر ہوتے ہیں۔ کیوں؟ نئے عہد نامے کے ماننے والے رُوح القدس سے معمور تھے اُور مسلسل بھرے رہنے کی

ترغیب دیتے تھے۔ غیر زُبانوں میں بولنا نہ صرف رُوح القدس کا ابتدائی ثبوت ہے، بلکہ یہ کسی کی زندگی بھر کا مسلسل تجربہ ہے۔

کیا زُبانیں آج کے لیے ہیں؟

اگرچہ حالات بدلتے ہیں اِس کے باوجود خُدا کبھی نہیں بدلتا۔ وہ اب اُسی طرح کام کرتا ہے جیسا کہ اُس نے ابتدائی کلِیسیا میں کِیا تھا۔

ملاکی ۳:۶ آیت پڑھیں۔

عبرانیوں ۱۳:۸ آیت پڑھیں۔

خدا نے نئے عہد کا آغاز کِیا اَور وہ نئے عہد کو انجام دیتا ہے۔ اعمال کے مطابق نئے عہد کا حِصّہ نہ صرف رُوح القدس کے ساتھ دُوبارہ پیدا ہونا بلکہ غیر زُبانوں میں بولنے کے ثبوت کے ساتھ رُوح القدس سے معمور ہونا یا بپتسمہ لینا بھی شامل ہے۔

کون غیر زُبانوں میں بات کرتا ہے؟

کیا غیر زُبانیں سب کے لیے ہیں؟ کچھ مسیحی اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ہر کسی کو غیر زُبان میں بات کرنی چاہیے۔ کیا آپ غیر زُبان میں بات کیے بغیر رُوح القدس سے بپتسمہ لے سکتے ہیں؟ آپ غیر زبان میں بات کیے بغیر رُوح القدس کے بپتسمہ کی معمُوری حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ رُوح القدس کے ساتھ تجربات کر سکتے ہیں لیکن معمُوری نہیں۔ بائبل کیا کہتی ہے؟

اعمال ۲:۴ آیت پڑھیں

رُوح القدس کے اِبتدائی نزُول پر، بالا خانہ میں موجُود ہر شخص نے بپتسمہ لیا۔ یہ محض رُسولوں کو نہیں — تمام ایک سو بیس شاگردوں کو غیر زبانوں میں بولنے کے ثبوت کے ساتھ یہ موصول ہوا۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ شاید یہ صرف اصل شاگردوں اور رسُولوں کے مخصوص گروہ کے لیے تھا۔ لیکن آیئے ایک اور مثال دیکھیں۔

۱ کرنتھیوں ۱۴ باب پڑھیں۔

پولس کرنتھیوں کی کلیسیا سے بات کر رہا ہے! کرنتھیوں کے لوگ غیر قوم تھے نہ کہ شاگرد یا رسول۔ یہ حوالہ صرف کرنتھیوں کے ایک چھوٹے سے گروہ سے متعلق نہیں ہے۔ بظاہر، ساری کلِیسیا غیر زبانیں بول رہی تھی۔ کرنتھیوں کی کلیسیا کی عِبادات میں یہ عام تھا کہ ہر کوئی غیر زبان میں بول رہا تھا، کہ آیت ۲۶ میں یوں بیان کرتی ہے، ”پس اے بھائیو! کیا کرنا چاہیے؟ جب تم جمع ہوتے ہو تو ہر ایک کے دِل میں مزمور یا تعلیم یا مکاشفہ یا بیگانہ زبان یا ترجمہ ہوتا ہے۔ سب کچھ رُوحانی ترقی کے لِئے ہونا چاہئے۔“

ہر ایک کی اپنی زُبان تھی۔ چونکہ ابتدائی کرنتھیوں کی کلیسیا ذاتی/عبادتی زُبانوں اور عوامی ماحول میں غیر زُبانوں کے مقصد کے درمیان فرق کو نہیں سمجھتی تھی، پولس کو عِبادات کی ترتیب کو بحال کرنے کے لیے کچھ تعلیم اَور اِصلاح فراہم کرنی پڑی۔ اعمال ۱۰:۴۵-۴۶ آیت اَور اعمال ۱۹:۶ آیت میں بھی ایسی ہی مثالیں موجود ہیں۔

ان صحیفوں میں سے ہر ایک بیان کرتا ہے کہ رُوح القدس کے بپتسمہ کا ''ثبوت'' غیر زبانوں میں بولنا ہے۔ کون بولتا ہے؟ ہم بولتے ہیں!

غیر زبان میں بات کرنے کا مقصد

بہت سے مسیحی جو رُوح القدس کو غیر زُبانیں بولنے کے ثبوت کے ساتھ حاصل کرتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ بہت سے مقاصد کو نہ سمجھیں جو یہ ایماندار کی زِندگی میں پورا کرتا ہے۔ کچھ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ ابتدائی شواہد کے علاوہ کوئی اہم مقصد نہیں ہے۔ دُوسرے لوگ بھیدوں کو سمجھنے کی صلاحیت پر زیادہ توجہ دے سکتے ہیں۔

لیکن ہماری ذاتی مسیحی زندگی میں غیر زُبانوں کے بہت سے مقاصد ہیں۔ ہم اپنی ذاتی دُعا اور عبادتی زندگی میں غیر زُبانوں کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے کے لیے مختلف مقاصد پر بات کریں گے۔

ا۔ اپنی زِندگی اَور دُوسروں کی زِندگیوں کے لِئے ''راز'' کی دُعا کریں۔

آپ تب تک دُعا کے موضوع کے بارے میں بات نہیں کرسکتے جب تک کہ غیر زبان کے موضوع پر بات نہ کی جائے۔

عبرانیوں ۱۱:۳ آیت پڑھیں۔

رُوحانی دُنیا فطری دنیا سے زیادہ حقیقی ہے۔ خدا رُوح ہے (یوحنا ۴:۲۴)۔ وہ رُوحانی دائرے میں کام کرتا ہے۔ جب ہم رُوح القدس میں دُعا کرتے ہیں، تو ہم ''بھید'' یا ایسی چیزوں کے بارے میں دُعا کرتے ہیں جنہیں خدا جانتا ہے کہ ہمیں دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔... یہاں تک کہ جب ہم نہیں جانتے کہ کیا دُعا کرنی ہے۔

پیدائش ۱:۲۶ آیت پڑھیں۔

ہم خُدا کی صُورت پر بنائے گئے تھے۔ خُدا نے کہا پھر چیزیں قدرتی طور پر ہوئیں (پیدائش ۱)۔ لہٰذا، **ہمیں قدرتی طور پر ہونے والی چیزوں کے لیے بات کرنی چاہیے!!!** ہمارے پاس خُدا کے منصوبے اَور مقصد کو پورا کرنے کی ذمہ داری ہے، ہمیں یسُوع کی طرف سے اختیار سونپا گیا ہے اَور ہمیں رُوح القدس کے ذریعے وسائل اور مدد بھی فراہم کی گئی۔ ہم اپنے اِیمان پر عمل کرتے ہوئے اور رُوحانی اظہار کو فطری طور پر بول کر اُس کی مرضی کو پورا کرتے ہیں تا کہ یہ ایک فطری اظہار بن جائے۔

شکر ہے کہ خُدا نے اِن چیزوں کے لیے دُعا کرنے کا ایک طریقہ فراہم کیا ہے جو ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس طرح دُعا کرنی ہے۔ ہمارے پاس اِس بات کا ثبوت ہے کہ اگر اِیماندار خُدا کی مرضی کے مطابق کچھ بھی مانگیں تو وہ دُعائیں مسیح میں قبول کی جائیں گی۔ تاہم، کیا ہوگا اگر ہم دُعا کرنا تو جانتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ

دُعا کیسے کرنی چاہیے؟

رومیوں ۸:۲۶ آیت پڑھیں۔

اِس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس چیز کے لیے دُعا کرنی چاہیے جیسا کہ ہمیں کرنا چاہیے۔اُس نے یہ نہیں کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا دُعا کرنی ہے۔لیکن ہم نہیں جانتے کہ ہماری حد بندیوں کی وجہ سے کیا دُعا کرنی ہے۔کون ہماری مدد کرے گا؟ اِس آیت میں یوں کہا گیا ہے کہ رُوح القدس مسیحیوں کی مدد کرتا ہے، جب وہ نہیں جانتے کہ کس طرح اَور کیا دُعا کرنی ہے۔ پولس نے کہا کہ اُس نے رُوح اَور اپنی عقل دونوں سے دُعا کی۔ہمیں اپنی عقل کے مطابق دُعا کرنا ضروری ہے لیکن ہماری محدُود۔خُدا نے غیر زُبانوں میں بولنے کی صلاحیت فراہم کی ہے تا کہ مسیحی خدا کے راز کی بات کر سکیں لیکن اِس کے علاوہ ہم ایسی دُعا نہیں کر سکتے۔

لیکن، رُوح القدس نہ صرف مسیحیوں کی دُعا کرنے میں مدد کرتا ہے بلکہ وہ دُعا کے جواب میں اَور مسیحیوں کو زمین پر خدا کے کاموں کو انجام دینے میں مدد کرنے کے لیے منظر پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔اعمال ۲ میں رُوح القدس اُس وقت ظاہر ہُوا جب ایک سو بیس لوگ بالا خانہ میں دُعا کر رہے تھے۔ یعقوب 5 میں ہم پڑھتے ہیں کہ ایلیاہ کی دُعا کے بعد رُوح القدس (بارش کی علامت) کیسے ظاہر ہُوا۔ وہ اِیمانداروں کو یہ بتا کر اِس مثال کی پیروی کرتا ہے کہ اُن کی دُعائیں بھی طاقتور ہوسکتی ہیں۔ کیوں؟ اُنھیں رُوح القدس کی قدرت کی حمایت حاصل ہے۔

رُوح القدس اپنے مخصوص مقصد کے لیے دُعا کا بوجھ بھی ڈال سکتا ہے۔دُعا کے بارے میں کچھ تجربہ کرنے کے بعد آپ یہ طے کر سکتے ہیں کہ آپ پر کس قسم کا بوجھ ہے۔مثال کے طور پر بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب اُن پر کھوئے ہوئے لوگوں کے لیے دُعا کرنے کا بوجھ ہوتا ہے، تو وہ دُعا کرتے وقت خود کو کھوئے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔کئی بار، جب آپ دُعا کرنا شروع کر دیتے ہیں اَور آپ رُوح میں آ جاتے ہیں، تو خُدا آپ سے دوسری ضروریات کے بارے میں بات کرنا شروع کر دے گا۔اُس کے آگے جھک جائیں اَور اُس سے ویسے دُعا کریں جیسے وہ ہدایت کرتا ہے۔

۲۔ خود کو بہتر بنائیں یا مضبوط کریں۔

امریکہ میں ٹین چیلنج (Teen Challenge) مسیحی طرز کا منشیات اَور شراب کی روک تھام کا ایک ایسا پروگرام ہے جو رُوح القدس کے بپتسمہ کی طاقت کی حمایت کرتا ہے۔'نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈرگ ابیوز' کے مطابق اس پروگرام کی کامیابی کی شرح مبینہ طور پر ۷۰ فیصد ہے جبکہ یہ ہم پلہ سیکولر پروگرام کے تحت ۱-۱۵ فیصد ہے۔xvi ڈیوولکرسن اِس پروگرام کے بانی اِس کی کامیابی کو رُوح القدس کے بپتسمہ سے منسُوب کرتے ہیں۔اُنہوں نے کہا کہ نوعمروں کے رُوح القدس کا بپتسمہ لینے کے بعد، منشیات کی طرف اِن کی واپسی میں زبردست کمی آئی۔xvii کیوں؟

یہوداہ ۱:۲۰ آیت پڑھیں۔

غیر زُبان میں بولنا، رُوحانی قوت کو برقرار رکھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔رُوح القدس کے بپتسمہ کے ذریعے، اس پروگرام میں شامل افراد نے اپنی رُوح کو مضبوط

کیا جس نے اُن کی رُوح کو اُن کے اعمال (نہ کہ ان کے بدن) کو ہدایت دینے میں مدد کی۔ بہت سے مسیحی اپنی زِندگیوں میں جن مسائل کا سامنا کرتے ہیں وہ رُوحانی کمزوری کی وجہ سے ہیں نہ کہ صرف عِلم کی کمی کی وجہ سے۔ہمیں کلام میں مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔لیکن ہمیں رُوح میں بھی مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔

۱۔کرنتھیوں ۱۴:۴آیت پڑھیں۔

خدانے ایک ذریعہ فراہم کیا ہے جس کے ذریعے ہم غیر زُبانوں میں دُعا کرنے کے ذریعے خود کو بہتر بنا سکتے ہیں۔اگر آپ کی اِصلاح نہیں کی گئی تو آپ دوسروں کی اِصلاح نہیں کر پائیں گے۔

اعمال ۴:۳۱آیت پڑھیں۔

اِس حوالے میں دیدہ دلیری کے ساتھ رُوح القدس سے معمُور رہنے کا تعلق دیکھیں۔جیسا کہ ہم اپنے جذبے کو بہتر اَور تازہ کریں گے، ہمارے پاس اُن کاموں کو کرنے کے لیے نکلنے کی دلیری ہوگی جو خُدا نے ہمیں کرنے کے لیے بلایا ہے۔

جب ہم غیر زُبانوں میں بات کرتے ہیں تو اُس سے وہ کام کرنا آسان ہو جاتا ہے جو خُدا ہم سے کروانا چاہتا ہے۔یہ ہمارے ایمان کو متحرک کرتا ہے اَور ہماری رُوح کو تازگی بخشتا ہے۔لیکن ہم رُوح القدس کی رہنمائی اَور تعلیم کے لیے بھی خود کو زیادہ حساس بناتے ہیں۔

یوحنا ۱۴:۲۶آیت پڑھیں۔

رُوح القدس ہمیں خُدا کے کلام کے ذریعے سکھاتا ہے۔رُوح القدس آپ کو کلام یاد کرائے گا۔رُوح القدس بائبل کو سمجھنے میں آپ کی مدد کرے گا۔آپ سمجھتے ہیں کہ آپ رُوح القدس کے بپتسمہ کے بغیر اِس مکاشفہ کا علم رُوح القدس سے حاصل کر سکتے ہیں۔لیکن رُوح القدس کا بپتسمہ اِسے آسان بنا دے گا جیسے آپ غیر زبان میں دُعا کرنے کے ذریعے اپنے آپ کو اِس کے لیے حساس بنائیں گے۔

جیسے آپ بائبل پڑھتے ہیں، رُوح القدس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو سمجھنے میں مدد کرے۔آپ جو پڑھ رہے ہیں وہ اِس کا مطلب ظاہر کرنا شروع کر دے گا۔یہ یُوں لگے گا کہ آپ کا دِل اندر سے گرم ہو جائے گا یا جیسے کسی نے لائٹ آن کر دیتا ہے۔آپ کو سب کچھ صاف نظر آتا ہے۔روح القدس آپ کو یہ جاننے میں مدد کرے گا کہ کیا صحیح ہے اَور کیا غلط۔

۳۔ خُدا سے بات کرنا اَور مافوق الفطرت طور پر خُدا کی بڑائی اَور تمجید کرنا۔

غیر زُبان کا ایک اَور مقصد خدا سے مافوق الفطرت بات کرنا اَور خُدا کی عبادت کرنے میں مدد کرنا ہے۔

۱۔کرنتھیوں ۱۴:۲آیت پڑھیں۔

نئے عہد کے تحت خُدا نے اپنے ساتھ مافوق الفطرت بات چیت کرنے کے ذرائع غیر زُبانیں بولنے کے ذریعے فراہم کئے ہیں۔شیطان یہ زُبان نہیں سمجھتا۔آپ

خُدا سے راز کہہ رہے ہوتے ہیں (آپ کے لئے بھید ہیں، لیکن خدا کے لئے نہیں!)

اعمال ۱۰:۴۶ آیت پڑھیں

یہ بھی کامل عبادت ہوسکتی ہے — خُدا کی بڑائی اَور حمد وثنا کو اپنے خیالات، توقعات اَور مقصد سے داغدار کیے بغیر۔ اُس سے اُنھیں غیر زُبانوں میں بات کرتے اَور خُدا کی بڑائی کرتے سنا ہے۔ فطری نقطہ نظر سے خُدا اُن کے لیے مزید بڑا اَور حقیقی بن گیا۔

۴۔ رُوح القدس کے بپتسمہ کیلئے دیگر مقاصد

رُوح القدس کے بپتسمہ کیلئے کچھ دیگر مقاصد شامل ہیں:

- زبان کو تابع کرنا — جب آپ غیر زُبان میں دُعا کر رہے ہیں تو آپ خُدا کے کلام کی سچائی کے خلاف نہیں بول سکتے۔
- ہمیں دُنیا کی آلودگی سے محفوظ رکھتا ہے — جب آپ دِن بھر غیر زُبان میں دُعا کرتے ہیں تو آپ کو رُوح القدس کی طاقت سے آپ کی رُوح کو تقویت ملے گی تاکہ آپ کو دُنیاوی آلودگی سے محفوظ رکھا جا سکے (جیسے بے ہودہ باتیں یا تصاویر، جن پر دِن بھر آپ کی نگاہ پڑتی ہے)۔
- مافوق الفطرت/ رُوحانی نعمتوں کا دروازہ — جیسا کہ ہم غیر زُبان میں دُعا کرتے ہیں، یہ رُوح القدس کے لیے ہمیں استعمال کرنا آسان بناتا ہے جیسا کہ وہ رُوحانی نعمتوں میں کام کرنا چاہتا ہے۔
- ہمیں اپنی مسیحی زِندگی بسر کرنے کی طاقت ملتی ہے۔ آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب آپ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں اور یسوع کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں، تو آپ آسمان کی بادشاہی کے حقدار بن جاتے ہیں۔ رُوح القدس کا بپتسمہ ایک نعمت ہے جو خُدا نے ہمیں اپنی مسیحی زِندگی بسر کرنے اَور اُس کے گواہ بننے کی طاقت دینے کے لیے دیا ہے۔
- اپنے اَور دُوسروں کے کامِل دُعا اَور خُدا کی ہدایت والی دُعائیں مانگنے کی صلاحیت۔
- اپنے آپ کی اِصلاح کرنے اَور رُوح القدس کے لیے خود کو زیادہ حساس بنانے کی صلاحیت۔ ہم اِس زمین پر وہ کام کرنے کے زیادہ قابل ہیں جو وہ چاہتا ہے کہ ہم اِس زمین پر کریں اَور اُس منصوبے کو پورا کریں جو اُس نے ہماری زِندگیوں کے لیے بنایا ہے۔
- اپنی صلاحیت کے ذریعے خُدا کو خالص اِور کامل تعظیم پیش کرنا اَور وہ تعریف جو ہمارے اپنے محدود علم کے ذریعے جانچی نہیں جاتی۔

نتیجے کے طور پر، ہم اُس کے متعلق زیادہ حساس ہوجاتے ہیں جو رُوح القدس ہم سے کہہ رہا ہے، ہم دُنیا کے لیے اپنی خدمت میں زیادہ موثر ہیں۔ ہم "صحیح" چیزوں کے لِئے دُعا کر رہے ہیں اَور صحیح لوگوں کو صحیح وقت پر "صحیح" باتیں کہہ رہے ہیں اَور خُدا کا شکر ادا کر رہے ہیں اَور اُس کے حیرت انگیز کاموں کے لئے اُس کی تعریف کر رہے ہیں — یہاں تک کہ وہ کام جن کے بارے میں ہم پوری طرح سے نہیں جانتے یا پُورے طور پر سمجھ نہیں سکتے۔

رُوح القدس کا بپتسمہ کیسے حاصل کِیا جائے؟

بہت سے مسیحی ہیں جو رُوح القدس کا بپتسمہ لینے اَور غیر زُبانیں بُولنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن حاصل کرنے میں دُشواری ہوتی ہے۔ اہم وجوہات میں سے ایک ہے یہ غلط فہمی میں ہے کہ کون دُعا کر رہا ہے۔ رُوح القدس آپ کے ذریعے غیر زبانوں میں بات نہیں کرتا۔

۱کرنتھیوں۱۴:۱۴آیت پڑھیں۔

''میری رُوح دُعا کرتی ہے'' کے جملے پر غور کریں۔رُوح القدس آپ کے ذریعے دُعا نہیں کررہا ہوتا بلکہ آپ کی رُوح دُعا کررہی ہوتی ہے۔یہ رُوح القدس ہے جو دُعا کرنے میں ہماری رُوحوں کی مدد کرتا ہے۔رُوح القدس ہمیں بولنے کی طاقت دیتا ہے،مگر ہم ہیں جو اپنے منہ کو ہلاتے ہیں اور ہماری رُوحیں (رُوح القدس کی مدد سے)دُعا کررہی ہوتی ہیں۔

اعمال۲:۴آیت پڑھیں۔

اِس فقرے پر غور کریں''رُوح نے اُنھیں بولنے کی طاقت بخشی''۔ایک اَور ترجمے میں یوں کہا گیا ہے کہ''رُوح نے اُن کو بولنے کی تحریک دی۔''ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایمانداروں کو غیر زُبانیں بولنے کی ترغیب یا خواہش تھی۔آپ کو کچھ کہنے کی تحریک محسوس ہوسکتی ہے—یا آپ زُبان کچھ کہنا شروع کردے۔رُوح القدس آپ کو یہ کہنے پر مجبور نہیں کرے گا۔لیکن جب آپ اِس کی تحریک یا تمنا محسوس کرتے ہیں تو آپ خُود کو اُس کے سپُرد کرنا چاہئے اَور اپنے منہ سے الفاظ نکلنے دینا چاہئے۔آپ خُود کو اُسکے سپُرد نہ کرکے اِس خواہش کو دبا سکتے ہیں۔

دوسری بڑی وجہ جس کی وجہ سے لوگوں کو رُوح القدس کا بپتسمہ لینے میں دشواری ہوتی ہے وہ ایمان کی کمی ہے۔کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ تمام اِیمانداروں کو غیر زُبان میں بولنے کے ثبوت کے ساتھ رُوح القدس کے بپتسمہ کا وعدہ کِیا گیا ہے؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ آپ کے لیے موجود ہے؟اگر نہیں،تو آپ کو واپس جانا چاہیے اَور اعمال کی کتاب کو اِن آیات پر گہری توجہ دیتے ہوئے پڑھنا چاہیے جہاں لوگ رُوح القدس سے معمور ہوئے تھے۔خُدا کا کلام سُن کر اِیمان پیدا ہوتا ہے۔اِن آیات پر غور کریں جب تک کہ آپ کو اِس پر یقین نہ آجائے۔

رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کرنا نجات حاصل کرنے کے مُترادف ہے۔آپ کو نجات کیسے مِلی ؟دِل سے مان کر اَور منہ سے اقرار کرکے۔آپ کیسے جانتے ہیں کہ آپ بچ گئے ہیں؟ کیونکہ رُوح القدس نے آپ کی رُوح کی گواہی دے کر آپ کو ثبوت دیا ہے۔آپ کو رُوح القدس کا بپتسمہ اسی طرح ملتا ہے—یعنی یقین اَور عمل کرنے یا اِیمان کا اقرار کرنے سے۔رُوح القدس آپ کو اِس بات کا ثبوت دے گا کہ آپ نے غیر زُبان میں بولنے سے حاصل کِیا ہے۔دُعا رُوح سے آتی ہے سر سے نہیں۔آپ اِسے اپنے طور پر نہیں کرسکتے لیکن آپ کو اِیمان کے ساتھ اپنا منہ کھولنا چاہیے اَور بولنا شروع کرنا چاہیے تاکہ رُوح القدس طاقت دے سکے۔بہت سے لوگ اپنی رُوح سے اپنے ذہن تک جانے کی کوشش کرتے ہیں پھر اُن کے منہ سے باہر۔لیکن آپ اِسے سمجھ نہیں سکتے۔یہ آپ کی رُوح سے آپ کے منہ تک جاتا ہے۔آپ کو اِس سے اپنے ذہن کو ہٹانا ہوگا۔

یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کے لیے آپ کو''اِنتظار'' کرنا پڑے۔یسُوع کے جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں کے ساتھ ٹھہرنے کی واحد مثال ہے کیونکہ وہ رُوح القدّس کے زمین پر خُود کو ظاہر کرنے کا انتظار کررہے تھے۔یہ یوحنا۱۴۔۱۶آیت میں اُن سے کِئے گئے وعدے کا اِظہار تھا۔تاہم،ہمیں دیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔رُوح القدس پہلے ہی اپنے آپ کو زمین پر ظاہر کرچکا ہے۔بائبل میں رُوح القدس کا بپتسمہ لینے والے لوگوں نے اُسے فوری طور پر حاصل کِیا۔یہ اِنتظار سے نہیں بلکہ

اِیمان کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔

اپنے دماغ کو پُرسکون کریں، ایک گہری سانس لیں اَور سانس چھوڑیں۔ جب آپ سانس چھوڑتے ہیں تو اپنے منہ کو وہ الفاظ بولنے دیں جو کہ رُوح القدس آپ کو بولنے کی ترغیب دے رہا ہے۔

آپ دُعا ضرور کریں۔ رُوح القدس آپ کو مجبور نہیں کرے گا۔ آپ پہلے تو خود کو بیوقوف محسوس کر سکتے ہیں لیکن یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ شیطان آپ کو اِس طرح محسوس کرانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ آپ کو روکا جا سکے۔ بس اپنے آپ کو کلام مُقدّس کے متعلقہ حوالے یاد کرواتے رہیں۔

اِیماندار کا اِختیار

کچھ سال پہلے ہم اپنے بچوں کو امریکہ کے ایک تھیم پارک میں لے گئے۔ اُن کے پاس ایسی بہت سی سواریاں تھیں جن میں اصلی حقیقت کا استعمال ہُوا تھا۔ اگر آپ اس ٹیکنالوجی سے واقف نہیں ہیں، یہ ۳۔ڈی، تصاویر بناتے ہیں جو حقیقی لگتی ہیں۔ جب ہم ایک مخصوص سواری کی سرنگوں اَور شہر کے مناظر سے گزر رہے تھے، تو ایک شخص ہماری گاڑی پر کود پڑا! لیکن، جیسے ہی آپ اُس شخص کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں آپ کا ہاتھ میں ہوا کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔ وہ شخص اصلی نہیں تھا۔ وہ اصلی نظر آنے کے لیے بنائی گئی جعلی تصویر تھیں۔ شاید وہ اصلی لگیں، لیکن وہ حقیقت نہیں تھیں۔

یہ مجھے یاد دلاتا ہے کہ جب ہم اِس دُنیا میں سے گزرتے ہیں تو مسیحی کیا صُورت ہوتی ہے۔ بہت ساری چیزیں ہیں جن سے ہمارا سامنا ہوتا ہے اَور حالات جن کا ہم سامنا کرتے ہیں جو ہماری اصل حقیقت نہیں ہیں۔ کچھ ایسی تجاویز ہیں جو شیطان ہمارے خیالات میں ڈالنے کی کوشش کرے گا تا کہ ہم سوچیں کہ ہماری زندگی میں کچھ حقیقی ہے جبکہ سچ اس کے برعکس ہے۔ میرے خیال میں یہ خاص طور پر ایماندار کے اِختیار کے اِس موضوع پر لاگو ہوتا ہے۔ شیطان کے منصوبوں کی سب سے

زیادہ تباہ کن سچائی اختیار کے بارے میں ہے جو اِس سچائی میں لپٹی ہوئی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو اِن ''جعلی تصاویر'' سے گُمراہ اَور کو دھوکہ دینے دیں، جو شیطان ہمیں ناکام بنانے کی کوشش میں اِستعمال کرتا ہے، تو وہ ہمیں اُس عہدے اَور اِختیار کے کام سے مکمل طور پر روک سکتا ہے جس سے اُس کی بادشاہی کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اُس کے پاس کھونے کو بہت کچھ ہے۔ لیکن، اگر ہم پوری طرح سے سمجھ سکتے اَور اِس اِختیار میں بھرپُور طور پر قدم رکھیں، ہمیں بہت کچھ حاصل کرنا ہے —— نہ صرف اپنے لیے بلکہ خُدا کی بادشاہت کے لیے!

سچائی کی پیمائش کرنے والی ہماری چھڑی کیا ہے؟ سچائی یا حقیقت، خُدا کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ میں دُعا کرتی ہوں کہ جیسے ہم یہ دریافت کرنے کیلئے کلام کی گہرائی میں جاتے ہیں کہ بائبل اِس موضوع کے بارے میں کیا بیان کرتی ہے، رُوح القدس آپ کی آنکھوں کو سچائی کے لِئے منور کرے گا۔ کہ آپ کو مکاشفہ کے عِلم کے ذریعے خدا کی بادشاہی اَور جلال کے لیے اُس سچائی پر عمل کرنے کے لیے قوت دی گئی ہے۔

اختیار کیا ہے؟

اختیار تفویض (سپُرد) کردہ قوت ہے۔ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اختیار کی ایک عام مثال دیکھتے ہیں، اگر ہم نے کبھی کسی پولیس اہلکار کو ٹریفک کی ہدایت دیتے ہوئے دیکھا ہو۔ پولیس اہلکار زیادہ رش کے اوقات کے دوران ٹریفک کو ہدایت دیتے ہیں، وہ صرف ہاتھ اٹھاتے ہیں اَور کاریں رک جاتی ہیں۔ اگر ڈرائیور نہ رکنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اِن لوگوں میں گاڑیوں کو روکنے کی جسمانی طاقت نہیں ہے۔ لیکن وہ ٹریفک کو روکنے کے لیے اپنی وقت استعمال نہیں کرتے۔ کاروں کو روکنے کی اِن کی طاقت اُس اختیار پر مبنی ہے جو اُنھیں اُس حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے، جس کی وہ خدمت کرتے ہیں۔ لوگ اُس اختیار کو پہچانتے ہیں اَور جب پولیس والا ہاتھ اٹھاتا ہے تو اپنی گاڑیاں روک لیتے ہیں۔ لیکن کیا ہوگا اگر پولیس والے کو معلوم نہ ہو کہ اُسے گاڑیوں کو روکنے کے لیے ہاتھ اٹھانے کا اِختیار حاصل ہے؟ اگر وہ اس حقیقت سے واقف نہ ہو تو کیا ہوگا؟ گاڑیوں کی گڑبڑ اَور شدید قسم کا ٹریفک جام ہونے کا امکان ہے۔ اگر پولیس اہلکار اپنے اِختیار کو نہیں جانتا اَور اس پر عمل نہیں کرتا تو اِس کا ٹریفک پر خاصا اثر پڑے گا۔

اِختیار ایسی چیز نہیں ہے جو ہم کماتے ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے جو ہمیں کسی طاقت کے ساتھ سونپی جاتی ہے۔ مسیحیت میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہم اِس سبق میں دیکھیں گے کہ یِسُوع نے ہمیں کیا اِختیار سونپا ہے۔ تاہم، پولیس والے کی طرح، اگر ہم اپنے اِختیار کو نہیں جانتے اَور اُس پر عمل نہیں کرتے ہیں تو اِس کا خاص اثر پڑے گا۔

ہمیں یہ پوچھنا چاہیے کہ مسیحی ہونے کے ناطے ہمارے پاس کیا اِختیار ہے؟ اَور اِس اختیار پر عمل کرنے کی ہم سے کیسی توقع کی جاتی ہے؟

یِسُوع میں ہمارا اختیار

اگر مسیحیوں کو کسی قسم کا اختیار سونپا گیا ہے۔ یہ اختیار کون دے رہا ہے؟ کونسی طاقت اِس اِختیار کی پُشت پناہی کر رہی ہے؟

اِس اختیار کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں شروعات کی کتاب کی طرف واپس جانا ہوگا — پیدائش۔
خُدا نے آسمان اَور زمین کو وجود میں لانے کے لیے بول کر تخلیق کیا۔ پھر، اُس نے تخلیق کا اپنا ''شاہکار'' تخلیق کِیا — آدم یا انسان کو۔ خُدا نے اُسے زمین پر، اپنی تخلیق پر کُل اِختیار عطا کِیا۔ اُس نے آدم کو تمام جانوروں کے نام رکھنے کا اختیار دیا۔ یہ شخص، یعنی آدم، اُسی کی صُورت میں بنایا گیا تھا تا کہ وہ اُس کے ساتھ رشتہ اَور

رفاقت رکھ سکے (یا وقت گزارے)۔ تا کہ زمین پر انسان (آدم) کی مدد کے لیے کوئی نہ کوئی ہو، خُدا نے حوّا یا عورت کو پیدا کِیا۔ آدم اَور حوّا نے ایک خوبصورت باغ میں بابرکت زندگی گزاری۔ خُدا نے ایک ہی اصول قائم کیا تھا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھائیں ورنہ وہ ضرور مر جائیں گے۔ شیطان، سانپ کے بھیس میں، حوّا کے پاس آیا اَور اُس سے کہا، ''تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جِس دِن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اَور تم خُدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے'' (پیدائش ۳:۴-۵)۔ حوّا دھوکے میں پڑی اَور پھل کھا لیا۔ پھر اُس نے درخت کا پھل آدم کو دیا اَور اُس نے بھی کھا لیا۔ بنی نوع انسان کے لیے وہ کتنا افسوسناک دن تھا۔ اُسی لمحے نافرمانی کی باعث، انسان رُوحانی طور پر مر گیا اَور خُدا سے جدا ہو گیا۔ اِنسان نے اپنا اِختیار بھی شیطان کو دے دیا۔ اُس وقت، شیطان اِس دنیا کا خدا بن گیا۔ اُس نے وہ اِختیار سنبھال لیا تھا جو اصل میں آدم کو سونپا گیا تھا۔ لیکن خُدا کبھی نہیں بدلا۔ وہ نافرمانی کے عمل کے تقریباً فوراً بعد سانپ کو یہ کہہ کر ثابت کرتا ہے ''اَور مَیں تیرے اَور عورت کے درمیان اَور تیری نسل اَور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔'' اُس نے فوری طور پر کھوئی ہوئی رفاقت اَور اِختیار کو بحال کرنے کا بندوبست کر دیا۔ یہ بائبل میں یسوع کی پہلی پیشین گوئی ہے جِسے ہم بعد میں نئے عہد نامے میں پُورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں!

ہزاروں سال بڑی تیزی سے گزر گئے۔ یِسُوع کے بارے میں کی گئی پیشین گوئی پُوری ہونے کا وقت آ پہنچا۔ یِسُوع ایک کنواری کے ہاں پیدا ہُوا۔ اُس نے شریعت کے تمام تقاضے پورے کِئے اَور بے گناہ زِندگی بسر کی۔ تقریباً تیس سال کی عمر میں، اُس نے اپنی خدمت کا آغاز کِیا اَور شاگردوں کا ایک گروپ جمع کر لیا۔ یہ اُس اختیار کی ایک جھلک تھی جو سب مسیحیوں کو ملے گا۔

لوقا ۱۰:۱۹ آیت پڑھیں۔

اگرچہ اِس آیت میں لفظ ''اِختیار'' دو بار استعمال ہوا ہے، لیکن یہ ایک ہی جیسے یونانی لفظ نہیں ہیں۔ یِسُوع نے اصل میں یوں کہا تھا ''دیکھو میں نے تم کو اِختیار دِیا کہ

سانپوں اَور بچھوؤں کو کچلو اَور دشمن کی ساری قدرت پر غالِب آ ؤ اَور تم کو ہر گز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا۔'' سانپوں اور بچھوؤں' کے بارے میں بات کرتے ہوئے، یِسُوع شیطان، شیاطین اَور بدروحوں کی طاقت کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ جب اُس نے ستر شاگردوں کو باہر بھیجا تو اُس نے اِختیار کا خیال شیئر کیا۔ پولیس کی طرح فطری اختیار نہیں کہ گاڑیوں کو روکنا پڑے۔ بلکہ وہ اُنھیں رُوحانی اختیار سے مُتعارف کروا رہا ہے۔ یِسُوع نے آخرکار یہ رُوحانی اختیار ہر مسیحی کے لیے کیسے ممکن بنایا ہے؟

یوحنا ۱۴:۱۲۔۱۴ آیت پڑھیں۔

یِسُوع نے کہا کہ ہم اُس کے نام سے جو کچھ مانگیں گے، وہ دے گا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ ہم بڑے بڑے کام کریں گے۔ وہ یہ وعدہ کیسے کرسکتا ہے؟ اُس کا ایک مقصد تھا۔ وہ ایک خاص مقصد کے لیے زمین پر آیا تھا۔ زمین پر اُس کی خدمت کا خلاصہ مندرجہ ذیل حوالے میں کِیا گیا ہے:

۱ تیمتھیس ۳:۱۶ آیت پڑھیں

یِسُوع نے زمین پر اپنی خدمت اَور اپنی موت، تدفین اَور جی اُٹھنے کے ذریعے کیا حاصل کِیا؟ یِسُوع کے ذریعے، خُدا نے اُس کے ساتھ ہماری حیثیت اور رفاقت کو بحال کِیا۔ تاہم، یسوع نے نجات کے کام کے ذریعے کھوئے ہوئے اِختیار کے بارے میں بھی کچھ کیا ہے۔

کلسیوں ۲:۱۵ آیت پڑھیں۔

فلپیوں ۲:۹۔۱۰ آیت پڑھیں۔

اُس نے اپنی موت، تدفین اور جی اُٹھنے کے ذریعے، شیطان اَور اُس کی تمام بُری روحوں پر فتح حاصل کی۔ جب ہم اُسے اپنی زِندگیوں کا خُداوند بناتے ہیں، تو وہ ہمیں اپنی وراثت تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ اُس کی حُکمرانی اَور حکومت، زمین پر اُس کی بادشاہی قائم کرتی ہے۔ وہ ایمانداروں کی زِندگیوں میں اپنی حُکمرانی اَور حکومت قائم کرکے ایسا کرتا ہے! اُس نے اپنے لوگوں کی زِندگیوں اَور زمین پر موثر طریقے سے خُدا کی طاقت کو جاری کِیا۔ جب ہم اُسے اپنی زِندگیوں کا خُداوند بننے دیتے ہیں، تو ہم اُس کے ساتھ حکومت کرتے ہیں اَور ہم آزاد ہو جاتے ہیں۔

ہماری وراثت کی اَور شیطان اَور شیاطین پر ہماری فتح کی کُنجی اُس میں پائی جاتی ہے جو یِسُوع نے اپنے خون سے نیا عہد قائم کرتے وقت پورا کِیا۔ یِسُوع نے جو کچھ بہتر وعدوں کی بنیاد پر ایک نیا عہد قائم کرنے میں کِیا، اُس نے ہمارے لیے آخرکار خُدا ہمارے باپ کے ساتھ ہماری حیثیت، تعلق اور رفاقت رکھنے کے ذرائع کو پُورا کِیا۔ اِس مقام پر خُدا تعالیٰ نے اُسے بہت سربُلند کِیا اَور اُسے ایک ایسا نام دیا جو ہر نام سے بالاتر ہے۔ کہ یِسُوع کے نام پر ہر گھٹنا جھُکے، آسمان کی چیزوں کا، اَور زمین کی چیزوں کا، اَور زمین کے نیچے کی چیزوں کا۔ تینوں مملکتوں میں ہر رُوحانی وجود، اَب یِسُوع کے قدموں کے نیچے ہے۔ لیکن، اِس کا ہمارے لیے کیا مطلب ہے؟

اپنے رُوحانی اختیار کو سمجھنے کے لیے، ہمیں پہلے مسیح میں اپنی رُوحانی حیثیت کو سمجھنا چاہیے۔

افسیوں ۱:۱۹۔۲۳ آیت پڑھیں۔

یہ یسُوع کے جی اٹھنے کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ یسُوع آسمان پر تمام سلطنت، طاقت، اختیار اور تسلط اور ہر نام سے بالاتر بیٹھا ہے۔ یسوع مسیح کائنات میں اعلیٰ ترین مقام پر ہیں۔ خاص طور پر آیات ۲۲ اور ۲۳ پر غور کریں کہ سب چیزیں اُس کے قدموں کے نیچے ہیں۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ یسوع کلیسیا کا سربراہ ہے۔ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ سر اور بدن آپس میں جُڑے ہوئے ہیں۔

افسیوں ۲:۶۔۷ آیت پڑھیں۔

جب مسیح زندہ ہُوا تھا اُس کا بدن زندہ ہُوا۔ جب مسیح بیٹھا تھا تو اُس کا بدن بیٹھا ہُوا تھا۔ ہم یسُوع کے ساتھ آسمانی مقاموں میں بیٹھے ہیں۔ یہی ہماری رُوحانی حیثیت

ہے! کلیسیا کے ہر ایماندار کو شیطان پر وہی اختیار حاصل ہے جیسا مسیح یعنی سَر کو حاصل ہے۔ مسیح میں مسیحی کا مقام کیا ہے؟ شیطان کی تمام طاقتوں پر فضیلت یا فتح مندی۔ مسیحیوں کو شیطان کے اُوپر ہونے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسیحیوں کو شیطان کے اُوپر ہونے کے لیے دُعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یسُوع مسیح نے ہمیں رُوحانی اختیار دیا ہے۔ ہمارا اختیار مسیح کے نجات بخش کام سے جڑا ہُوا ہے۔ ہمارے اختیار کی قدر اُس طاقت پر منحصر ہے جو اُس اختیار کے پیچھے ہے۔ خُدا خود ہمارے اختیار کے پیچھے طاقت ہے!

اِس اختیار کے سلسلے میں یسُوع کے نام کی کیا اہمیت ہے؟ فلپیوں ۲:۹۔۱۰ آیت میں، یہ کہا گیا ہے کہ یسُوع کے نام کو تینوں جہانوں یعنی آسمان، زمین اور زمین کے نیچے کا اختیار حاصل ہے۔ پرانے عہد نامے میں، ایک نام اِن تمام چیزوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو ایک ہی شخص تھا اور یہ سب اُس کی ملکیت تھی۔ اگر آپ نے کسی کے نام پر کام کِیا ہے تو آپ نے اُن کی طرف سے یا اُن کے اختیار میں کام کِیا ہے۔ ہمارے جدید دَور میں اِسے مختار نامہ کہا جاتا ہے۔ اگر میرا شوہر مجھے مختار نامہ دیتا ہے، تو مَیں اُس کی طرف سے فیصلے کر سکتی ہوں اور اُس طرح کام کر سکتی ہوں جیسے مَیں، وہ ہوں۔

اپنی موت، تدفین اور جی اُٹھنے کے ذریعے، اُس نے قانونی طور پر ہمارے لیے اپنی رفاقت کا راستہ بنایا۔ لیکن اُس نے ہمیں اِس زمین پر اُس کی طرف سے کام کرنے کے لیے اپنا نام یا مختار نامہ بھی فراہم کِیا (جیسے کہ ہم وہ ہیں)۔ ہم نہ صرف اُس کے ساتھ تعلق رکھ سکتے ہیں بلکہ ہم اُن تمام چیزوں تک رسائی بھی حاصل کر سکتے ہیں جو یسُوع کے مرنے کے وقت اُس کے پاس تھیں۔ یہ ہماری میراث ہے۔

یسُوع نے اپنا نام ہمیں میراث کے طور پر فراہم کِیا ہے۔ اُس نے ہمیں اپنے نام کا مکمل اِستعمال دیا تاکہ ہم اُن تمام چیزوں میں اُس کے اختیار کے ساتھ کام کر سکیں، کیونکہ اُس نے ہمیں بحال کِیا ہے، نہ صرف ہماری طرف سے، بلکہ دُوسروں کی طرف سے بھی۔ مندرجہ ذیل حوالہ اب واضح ہو جاتا ہے۔

یوحنا۱۴:۱۳-۱۴آیت پڑھیں۔

یسُوع ہم سے یہ وعدہ کرسکتا ہے کیونکہ وہ اپنے نام کے پیچھے طاقت اَور اختیار کو جانتا تھا۔ وہ باپ کے ساتھ اپنے مقام کو بھی جانتا تھا (یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں)۔ یسُوع یہ وعدہ کرسکتا ہے کیونکہ وہ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کرامریکہ کے لیے شفاعت کر رہا ہے (عبرانیوں ۷:۲۵)۔ اب ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارا اِختیار اُس کے نام سے کیوں منسلک ہے۔ اب ہم سمجھتے ہیں کہ اُس کے نام میں ہماری دُعا کی حمایت کرنے والا اختیار یا طاقت ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے اَور اُس طاقت اُور اِختیار سے آگاہ ہونا چاہیے جو ہماری دُعا کی پُشت پناہی کرتی ہے۔ خُدا ہمیں اُسی طرح دیکھتا ہے جیسے وہ یسُوع کو دیکھتا ہے۔...گویا یسُوع خود درخواست کر رہا ہے!

ہم اپنے اِختیار کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟

اُس نے اپنی خوبی ہمیں عطا کردی ہے۔ یہ عہد پر مبنی کی حقیقت ہے۔ ہم جیتے ہیں اَور خُدا کے کلام پر عمل کرتے ہیں جو ہمیں دیا گیا ہے، احساس پر نہیں۔ ہم ہر حال میں خُدا سے راضی ہیں۔ مسیح کے ساتھ ہمارا اتحاد مسیح کے ساتھ ہمارے مضبوط تعلق کو قائم کرتا ہے۔ مسیحیوں کو شیطان پر غلبہ پانے کے لیے روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں شیطان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا مقام اَور مسیح کے ساتھ بیٹھنا ہی ہمارے لیے اہم بات ہے۔ یہ اہم حقیقتیں ہیں۔ ہمیں بس اپنے مقام کو سمجھنا ہے اِور مسیح نے جو اِختیار ہمیں دیا ہے اُسے استعمال کرنا سیکھنا ہے۔

خُدا نے کتنی چیزیں یسُوع کے قدموں کے نیچے رکھی ہیں؟ تمام چیزیں۔ اُس میں شیطان، بُری رُوحیں، گناہ، بیماری، دُکھ اَور غربت شامل ہیں۔ شیطان آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا جب تک کہ آپ اُسے اجازت نہ دیں۔ لیکن آپ کو مسیح میں ہوتے ہوئے اپنے حیثیت کو جاننے کی ضرورت ہے اَور پھر شیطان کے خلاف اپنے اختیار کا استعمال کرنا ہے تا کہ یہ ہماری زِندگی میں حقیقت بن جائے۔

یوحنا۸:۳۲آیت پڑھیں۔

ایک مشہور مُناد (خادم) نے ایک بوڑھی عورت کے بارے میں ایک کہانی سنائی جو ایک امیر گھرانے میں کام کرتی تھی۔ جیسے جیسے وہ بوڑھی ہوئی اَور کام کرنے کے قابل نہ رہی، تو اُس نے اپنے مالکوں کی دِلکش یادیں سنبھال لیں۔ اُس کے باوجود وہ غُربت میں زِندگی گزار رہی تھی۔ ایک دن وہ مُناد اُس کے گھر جا رہا تھا جب اُس نے دیوار پر ایک کاغذ لٹکا ہوا دیکھا۔ کاغذ اُسے اُس کے آخری مالک (آجر) نے دیا تھا۔ وہ پڑھ نہیں سکتی تھی اس لیے وہ نہیں جانتی تھی کہ اِس پر کیا لِکھا ہے۔ تاہم، چونکہ اُس کے پاس اُن کی اتنی پیاری یادیں تھیں، اِس لیے اُس نیا اُنھیں یاد رکھنے کے لیے اپنی دِیوار پر لٹکا دیا۔ لیکن، جیسے ہی اُس خادم نے کاغذ کو دیکھا تو اُسے احساس ہوا کہ یہ صرف نیک خواہشات کا نوٹ نہیں ہے جیسا کہ بوڑھی عورت نے سوچا تھا۔ اُس نے اُس سے پوچھا کہ کیا وہ اِسے کسی وکیل کو دِکھا سکتا ہے۔ بوڑھی عورت جلدی سے مان گئی۔ وہ یہ جان کر حیران رہ گئی کہ یہ صرف ایک نوٹ نہیں تھا بلکہ اُس کی وراثت تھی جو کہ اہم بات تھی۔ یہ کاغذ اُس کے پاس اُسکی غُربت کے دَوران تھا۔ لیکن، کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ اُس پر کیا لِکھا ہے۔ وہ اپنے آخری ایام آرام سے گزار سکتی تھی۔ لیکن اپنی لاعلمی کی وجہ سے اُس نے وراثت سے پورا فائدہ نہ اُٹھایا۔

بہت سے مسیحی بھی اِسی طرح کے ہیں۔ ہمارے پاس ایک حیرت انگیز وراثت موجود ہے۔ لیکن، اگر ہم اُسے نہیں جانتے، نہ اُسے سمجھتے ہیں، اَور نہ اُس کے مطابق چلتے ہیں تو ہمیں اُس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اِس سے پہلے کہ سچائی آپ کو آزاد کرے، آپ کو سچائی جاننی یا سمجھنی پڑے گی۔ پھر، آپ کو اِس سچائی پر عمل کرنا ہے جو آپ

جانتے ہیں۔پھر سچائی جو آپ استعمال کرتے ہیں یا اُس پر عمل کرتے ہیں وہ آپ کو آزاد کردے گی۔ مسیحیوں کو اِس اِختیار کو اِستعمال کرنا چاہیے جو مسیح نیاُنھیں عطا کِیا ہے۔

نئے عہدنامے میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے جو مسیحی کو خُدا سے دُعا کرنے یا شیطان پر غلبہ پانے میں اُنکی مدد کرنے کے بارے میں ہو۔

مرقس ۱۶:۱۷ آیت پڑھیں۔

اِس کلام میں، اِیماندار کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ شیطان پر اپنا اختیار اِستعمال کریں۔

یعقوب ۴:۷ آیت پڑھیں۔

یعقوب نے یِسوع کو شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے نہیں کہا۔اُس نے شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے کِسی خادم یا کِسی اَور مسیحی کو نہیں کہا۔'آپ' اِس جُملے میں واضح موضوع ہے۔خُدا کے سامنے سر خم تسلیم کرنے کا مطلب ہے اُس کے کلام کا تابعدار ہونا۔آپ کو کلام پر عمل کرنے والا ہونا چاہیے۔

۱پطرس ۵:۸۔۹ آیت پڑھیں۔

کِس کو مزاحمت کرنا ہے؟ آپ کو مزاحمت کرنی ہے۔پطرس مسیحیوں کو مزاحمت کرنے کے لیے نہ کہتا اگر مزاحمت کرنا ممکن نہ ہوتا۔

افسیوں ۴:۲۷ آیت پڑھیں۔

اگر پولس ہمیں ابلیس کو موقع نہ دینے کو کہتا ہے تو اُس کا مطلب ہے کہ آپ شیطان کو موقع دے سکتے ہیں۔جی ہاں، مسیحی ابلیس کو اپنے خلاف کام کرنے کے مواقع دے سکتے ہیں۔دوسری طرف، اگر آپ اُسے اپنی زندگی میں موقع یا کام کرنے سے روک سکتے ہیں تو آپ کو اُس پر اِختیار ہونا چاہیے۔ابلیس آپ کی زندگی میں اُس وقت تک کوئی جگہ نہیں لے سکتا جب تک کہ آپ اُسے اجازت نہ دیں، لاعلم نہ رہیں، یا اپنے اِختیار کو استعمال کرنے میں ناکام نہ رہیں۔

مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

متی ۱۶:۱۹ آیت ۔ آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں کِس کے پاس ہیں؟

زمین پر چیزوں کو کھولنے یا باندھنے کی ذمہ داری کِس کی ہے؟

ہماری زندگی میں بہت سی چیزیں کے رُونما ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُنھیں اِجازت دیتے ہیں۔ خُدا اُنھیں اِجازت دیتا ہے کیونکہ ہم اُنھیں اِجازت دیتے ہیں۔ خُدا اُنھیں کیوں اِجازت دیتا ہے؟ کیونکہ وہ آپ کی زِندگی کو اپنے قابُو میں نہیں رکھتا، بلکہ آپ رکھتے ہیں۔ خُدا نے آپ کو آپ کی زندگی پر اِختیار بخشا ہے۔ اگر آپ اپنا اِختیار استعمال نہیں کرتے تو عموماً آپ کی زندگی میں کچھ نہیں بدلے گا اَور خُدا کچھ نہیں کر سکتا۔

ہم اپنے اِختیار کو کیسے اِستعمال کرتے ہیں؟

ہم خُدا کے کلام کے علم اَور عمل کے ذریعے اپنا اِختیار اِستعمال کرتے ہیں۔

افسیوں ۱:۳۰ آیت پڑھیں۔

ہمیں جس علم کی ضرُورت ہے اُس میں شیطان پر مسیح میں ہماری فتح شامل ہے۔ یہ مسیح میں ہماری روحانی حیثیت کو شامل کرتا ہے۔ اِس میں شیطان سے وابستہ ہر چیز سے نجات اَور آزادی شامل ہے۔

یوحنا ۸:۳۲ آیت پڑھیں۔

خُدا کے کلام کو جاننا اور اُس پر عمل کرنا، آپ کو آزاد کرتا ہے۔ آپ کو نہ صرف کلام کو جاننا چاہیے بلکہ آپ کو کلام پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ بتائیں کہ آپ مسیح میں کون ہیں، مسیح میں آپ کے پاس کیا ہے، آپ مسیح کے ذریعے کیا کر سکتے ہیں۔ سبق ''خدا آپ کو کیسے دیکھتا ہے'' سے رجوع کریں۔ خُدا کے کلام کو رُوح کی تلوار کے طور پر اِستعمال کریں۔ اِفسیوں ۶:۱۷ میں، زرہ بکتر کا جارحانہ ہتھیار رہما RHEMA (بولا ہوا کلام) ہے۔

لوقا ۴:۱-۱۳ آیت پڑھیں۔

یِسُوع بیابان میں شیطان کے ذریعے آزمایا گیا تھا۔ یِسُوع نے شیطان کی آزمائش کا کیا جواب دیا؟ یِسُوع نے اِستثنا کی کتاب سے تین آیات بولیں یا بیان کیں۔ اُس نے شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے کلام کو اِستعمال کیا۔ بائبل میں ہمارے پاس یِسُوع کی یہ واحد مثال ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ یِسُوع نے ابلیس کا کیسے مقابل کِیا۔ اُس نے محض سوچا نہیں تھا بلکہ اُس نے بات کی۔ ہم نے ''اِیمان'' اَور ''اپنی سوچ کے انداز کو بدلیں'' دونوں اسباق میں خُدا کا کلام بولنے کی اہمیت کو دیکھ چکے ہیں۔

یسعیاہ ۵۵:۱۱ آیت پڑھیں۔

کلام آپ کو اُس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک کہ آپ اُسے منہ میں نہ لیں۔

ہم یِسُوع کا نام استعمال کر کے اپنے اِختیار کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ جب میں ہندوستان کے مشن کے دَورے پر تھا تو ہم پورے خطے میں جہاں ٹھہرے ہوئے تھے،لوگوں کے گھروں میں خدمت کر رہے تھے۔ ہم ۲-۳ کے گروپوں میں سفر کر رہے تھے اَور عبادات اَور پیغامات کے ذریعے انجیل کی مُنادی کر رہے تھے۔ ایک شام،مَیں نے عبادت کا آغاز کیا۔ پھر،مَیں نے اُسے ایک دُوسرے شخص کے حوالے کر دیا تا کہ وہ پیغام پہنچا سکے۔ یہ ایک چھوٹا سا گھر تھا، اِس لیے میں کمرے کے پچھلے حصے میں چلا گیا۔ جیسے ہی یہ پیغام پیش کِیا گیا،فرش کے بیچ میں ایک نوجوان خاتون اُس کے پہلو میں گر گئی،اُس نے گھومنا شروع کر دیا،اَور اتنی تیزی سے گھومنے لگی کہ اُس کے بال اس کے پیچھے ہوا میں اڑ رہے تھے۔ جسمانی طور ایسا لمحات ممکن نہیں تھے۔ جیسے ہی یہ منظر سامنے آیا،لوگ کھڑکیوں سے چھلانگ لگا کر بھاگ رہے تھے اَور دروازے سے باہر نکلنے کے لیے ایک دُوسرے کو دھکے دے رہے تھے۔ لوگوں کے پاگل پن میں مجھے دیوار کے ساتھ مزید پیچھے دھکیل دیا گیا تا کہ جتنی جلدی ممکن ہو وہاں سے باہر نکل سکیں۔ یہ وہ لمحہ تھا جب واعظ نے اُس عورت میں موجود بدرُوح سے بات کی اَور اُسے یِسُوع کے نام سے نکل جانے کو کہا۔ آگے جو ہوا میں اسے کبھی نہیں بھولوں گا۔ اُس نوجوان عورت کا جسم لنگڑانے لگا۔ ہم اُس کی طرف بڑھے تا کہ یہ دیکھ سکیں کہ کیا وہ ٹھیک ہے۔ پھر،ہم نے اُس کے ساتھ یِسُوع کی مُنادی کی۔ اُس نے اُسی رات یِسُوع کو اپنے دِل سے قبُول کر لیا! یسوع کا نام طاقتور ہے! ہر بُری رُوح کو یِسُوع کے نام پر جھکنا چاہیے۔

مرقس ۱۵:۱۷ آیت پڑھیں۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آپ کا اِختیار یِسُوع کے نام پر ہے۔ خُدا کی تمام طاقت اُسی نام میں رکھی گئی ہے۔ یہ حالات پر قابُو پانے اَور شیطان کے کاموں کو تباہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ پہلے ہی شکست کھا چُکا ہے۔ ہمیں جو وراثت ملی ہے اُسے استعمال کرنا چاہیے۔ یِسُوع کا نام استعمال کرنے کا سب سے عام طریقہ دُعا میں ہے۔

یوحنا ۱۴:۱۲-۱۴ آیت پڑھیں۔

اِس آیت میں 'جاہو' کا واضح مطلب ہے اُس کے نام کو دُشمن اَور اپنی روزمرہ زندگیوں کے حالات کے خلاف اِستعمال کرنا ہے۔ دُعا کرنے کا سب آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔

لیکن، جیسا کہ ہم نے ہندوستان میں اپنے تجربے سے دیکھا، ہم کچھ حالات میں یِسُوع کے نام سے اُس کی سچائی کا اعلان بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن تجربات کلام کے بغیر بے معنی ہیں۔

اعمال ۳:۲-۶ آیت پڑھیں۔

جب پطرس خوبصورت دروازے سے گزر رہا تھا تو وہ ایک لنگڑے آدمی کے پاس سے گُزرا جو بھیک مانگ رہا تھا۔ اُس نے اُس آدمی کے لیے دُعا نہ کی۔ اُس نے کیا کِیا؟ اُس نے اُسے یِسُوع کے نام پر چلنے کو کہا۔ پطرس نے نام کی حمایت کرنے والے اِختیار اَور طاقت کو سمجھا۔ تمام طاقت یا اِختیار یِسُوع کے نام میں ہے۔ یِسُوع کا نام ہماری دُعاؤں اَور مُنادی دونوں میں کام کرتا ہے۔

ہمیں کِس پر اِختیار ہے؟

بچوں کو گود لینے کا دن تھا۔ مَیں اَور میرے شوہر نے بچے گود لے کر اپنے خاندان کو بڑھایا۔ ہم نے کچھ بچوں کو گود لینے کا فیصلہ کِیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم پہلے بچّوں کی پرورش کریں گے۔ جب ہم اپنے بچوں کی پرورش کر رہے تھے، ریاست اُن کی قانونی سرپرست تھی۔ پرورش کرنے والے والدین کے طور پر ہمارے پاس محدُود حقوق تھے۔ ہم بغیر اِجازت سفر نہیں کر سکتے تھے۔ ہمیں بعض سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت لینا پڑتی تھی۔

جب ہم پروَش کرنے والے والدین تھے تو ہمارے پاس بچوں کے لیے زیادہ تر فیصلے کرنے کا قانونی حق نہیں تھا۔ پروَش کرنے والے والدین کے طور پر، ہمیں اپنے اِختیار کی حدُود کو سمجھنا تھا۔ آخرکار، ہم گود لینے کے قابل ہو گئے تھے۔ ہمارے خاندان کے لیے یہ خُوشی کا دِن تھا۔ لیکن اِس نے ہمارے اِختیار میں بہت سی تبدیلیاں بھی کیں۔ جب ہم نے اپنے بچوں کو گود لیا، تو اب ہمارے پاس والدین کے طور پر اپنے اختیار کو اِستعمال کرنے کا قانُونی حق تھا۔ گود لینے کے دِن، ہمیں قانون کی نظر میں اپنے بچّے کے لیے بطور والدین اپنا اختیار استعمال کرنے کے مکمل حقوق حاصل ہوئے۔

جب ہم ایماندار کے اِختیار پر بات کرتے ہیں، تو ہمیں اپنے اِختیار کی حدُود کو بھی سمجھنا چاہیے — ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کیا ہمارے رُوحانی اِختیار کی کوئی حد یا حدود ہیں؟ جواب ہاں میں ہے۔ مسیح نے ہر ایماندار کو جو اِختیار دیا، وہ رُوحانی اِختیار ہے۔ نجات کے کام کے ذریعے مسیح کا مقصد مسیحی کو وہ رُوحانی

اِختیار واپس دینا تھا جو آدم کے گناہ کی وجہ سے کھو گیا تھا۔ آدم کو کیا رُوحانی اِختیار حاصل تھا؟

پیدائش ۲:۱۵ آیت پڑھیں۔

آدم باغ کی حفاظت اَور دیکھ بھال کا ذمہ دار تھا۔ آدم کا رُوحانی اختیار اپنے باغ کی حفاظت تک محدُود تھا۔ دُوسرے لفظوں میں، اُس کا اِختیار اُس کی زِندگی تھی اَور جو اُس کے اختیار میں تھا۔ رُوحانی اِختیار جو ہمیں دیا گیا ہے یہ ہر ایماندار کیلئے شخصی ہے کہ وہ اپنی زِندگی، اپنے خاندان کی زِندگی کی اَور اُن چیزوں کی نِگہبانی کرے یا حفاظت کرے جو اُس کے ذاتی کنٹرول میں ہیں۔

یعقوب ۴:۷ آیت پڑھیں ۔ مزاحمت کون کرتا ہے؟

اِفسیوں ۴:۲۷ آیت پڑھیں - شیطان کو کون موقع نہیں دیتا؟

۱-پطرس ۵:۸-۱۰ آیت پڑھیں ۔ کس کو ہوشیار اور چوکس ہونا چاہئے؟

بائبل کی اِن مثالوں میں سے ہر ایک میں، کلام واضح ہے کہ موضوع آپ ہیں۔ آپ کو اپنی زِندگی میں یا اپنے کنٹرول کے دائرے میں شیطان سے بات کرنے کا اِختیار ہے۔

مثال کے طور پر، مَیں اپنے پڑوسی کی جائیداد پر اِختیار استعمال نہیں کر سکتا۔ میرے پڑوسی کے پاس اِس پراپرٹی کا کنٹرول ہے۔ مَیں صرف اُس جائیداد پر اِختیار اِستعمال کر سکتا ہوں جو میرے اِختیار میں ہے۔ ہمیں اپنی فطری اَور رُوحانی حدود سے باہر اِختیار نہیں ملا۔ ہمیں دُوسرے لوگوں کی مرضی پر اِختیار نہیں ہے۔ ہمیں صرف شیطانی رُوحوں پر اِختیار ہے جو ذاتی طور پر ہمارے خلاف ہیں۔ ہم دُوسروں کی زِندگیوں میں شیطانی اثر و رسُوخ پر صرف اُس وقت اِختیار اِستعمال کر سکتے ہیں جب ہمیں اِجازت ہو۔

یِسُوع نے کبھی بھی خود کو یا اپنی مرضی کو کسی پر نہیں زبردستی لاگو نہیں کِیا۔ اُس نے متعلقہ شخص سے اِجازت مانگی یا اُس سے پوچھا۔ ماسوائے چند واقعات کے، جب اُس نے لوگوں کو بدرُوحوں سے آزاد کروایا۔

کچھ معاملات میں کلام پاک ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے پاس اِختیار ہے۔ اِن معاملات میں، ہمیں جو رُوحانی اِختیار دیا گیا ہے وہ خُدا کی بادشاہی کو وسعت دینے کے لیے ہے۔ مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

افسیوں ۶:۱۸ آیت

مرقس ۱۶:۱۵۔۲۰ آیت

لوقا ۱۰:۱۹ آیت (بلکہ پورا باب پڑھیں)

یہ رُوحانی اِختیار ہر اِیماندار کے لیے ہے کہ وہ مرقس ۱۶ باب میں بیان کردہ یسوع کے حکم پر عمل کرنے کے قابل ہو۔ نیز، یہ رُوحانی اِختیار ہر اِیماندار کو شفاعتی دُعا میں رُوح القدس کے ساتھ تعاون کرنے کے قابل بھی بناتا ہے۔ اِس قسم کی دُعا اِیماندار کو خُدا کے ساتھ شراکت میں شامِل ہے جو خُدا کو ہمارے اِردگرد کی دُنیا میں حرکت کرنے اَور چیزوں کو تبدیل کرنے کا موقع دیتی ہے۔ جب دُوسرے شعبوں میں رُوحانی اِختیار کو اِستعمال کرنے کی بات آتی ہے جس پر کلام، خاص طور پر توجہ نہیں دیتا، تو ہمارے پاس رُوح القدس کی طرف سے رہنمائی ہونی چاہیے۔

خُدا کے رُوح کی قیادت کیسے حاصل کی جائے؟

ہمارے خاندان نے حال ہی میں مُقدّس سرزمین کا دَورہ کِیا۔ یہ عمر بھر کا سفر تھا کہ جس کا منصوبہ بنانے میں ہمیں دس سال سے زائد عرصہ لگا۔ اپنے سفر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے، ہم نے ایک ٹور گائیڈ کی رہنمائی میں وہاں سیر کی۔ یہ ٹور گائیڈ، مُقدّس سرزمین کو اچھی طرح سے جانتا تھا۔ جسکے نتیجے میں اُس نے بڑی مہارت کے ساتھ مُقدّس سرزمین میں ہماری رہنمائی کی اَور سب سے زیادہ دِلچسپی والے مقامات کی نشاندہی کی۔ اگر ہم اپنے ٹور گائیڈ پر بھروسہ کرنے کے بجائے خُود ہی اُن مقامات کا پتہ لگانے کی کوشش کرتے تو مُقدّس سرزمین پر ہمارا سفر قدرے مختلف ہوتا۔ آخر وہ جانتا تھا کہ ہمیں کیا دیکھنا چاہیے، ہمیں کہاں جانا چاہیے، اَور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

رُوح القدس کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ رُوح القدس خُدائی میں تیسری ہستی ہے۔ وہ خُدا کے ساتھ ایک ہے۔ جب ہم یِسُوع کو اپنے دِلوں میں قبُول کرتے ہیں تو ہم یِسُوع کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں۔ رُوح القدس نئے سرے سے پیدا ہونے پر ہماری رُوح کو دُوبارہ تخلیق کرتا ہے اور ہمارے اَندر رہنے کے لیے آتا ہے— ہمارے دلوں میں۔ ہمارے پاس حتمی ٹور گائیڈ ہے جو خدا کے خیالات کو جانتا اَور ہمارے باطن میں ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ اگر ہم سنتے ہیں، تو وہ ہمیں بتائے گا کہ ہمیں ایسی صورتحال میں کیا دیکھنا چاہیے، ہمیں کہاں جانا چاہیے، اَور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ اِس گہرے تعلق کے ذریعے، خُدا ہر مسیحی کو ایک مخصوص خدمت کے لیے بلاہٹ دیتا ہے اَور اُسے رُوح القدس کی مدد سے اِس منصوبے کو معلوم کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ رُوح القدس دونوں پہلوؤں یعنی روزمرہ زندگی کے ساتھ ساتھ خدمتی سرگرمیوں میں بھی اِیماندار کی رہنمائی کے لیے موجود ہے۔

خدا ہم میں

خدا رُوح القدس کے ذریعے مسیحی کی زندگی میں رہتا ہے۔ ایک بار جب ہم مسیحی بن جاتے ہیں، تو ہمیں اپنی سوچ کو ''خدا میں'' ہوتے ہوئے بدلنے کے لِئے آمادہ ہونا چاہیے۔

جب بچّے چھوٹے تھے، وہاں ایک ریستوران تھا جس میں بوفے تھا جہاں بچے مفت کھاتے تھے۔ چھ بچّوں کے ساتھ، ہم اکثر وہاں جاتے۔ بوفے گوشت، بریڈ، پنیر اور یہاں تک کہ میٹھے سے بھرے ہوتے تھے۔ ریستوران میں ہمارے چاروں طرف کھانا تھا۔ لیکن، چھ بھوکے بچوں کے ساتھ، ہمارے اردگرد کھانا دیکھنا ہی کافی نہیں تھا۔ ہم باری باری کھانے کی پلیٹیں بھر کر بچوں کو دیتے جاتے۔ ہم اُنھیں میز پر رکھ دیتے۔ وہ کھانے کو سونگھتے لیکن پھر بھی یہ کافی نہیں تھا۔ آخرکار، ہم بچوں کی انفرادی پلیٹوں میں کھانا تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گئے اَور وہ کھا کر اپنی بھوکے پیٹوں کو بھرنے لگے۔ کھانے کے ساتھ ہونے اَور یہاں تک کہ کھانے کے قریب ہونے میں فرق ہے۔ صرف ایک چیز جو اُنھیں مطمئن کرتی وہ تھی اُن میں کھانا۔ خُدا صرف ہمارے ساتھ نہیں ہے، خُدا صرف ہمارے قریب نہیں ہے **بلکہ خُدا ہم میں ہے۔**

ا کرنتھیوں ۳:۱۶ آیت پڑھیں ۔ ہم میں کون رہتا ہے؟

اکرنتھیوں ۶:۱۹آیت پڑھیں ۔ ہمارا بدن کِس کا ہے؟

۲کرنتھیوں ۶:۱۶آیت پڑھیں ۔ خُدا کہاں رہتا ہے؟

یِسُوع کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبُول کرنے کے بعد، یہ حوالے آپ پر لاگو ہوتے ہیں۔ رُوح القدس، جو آپ کو خُدا کی طرف سے ملا ہے، آپ میں رہتا ہے۔ آپ اپنے نہیں رہتے۔ آپ زندہ خُدا کے مَقدِس ہیں۔ جیسا کہ خُدا نے کہا، ''میں اُن میں بسوں گا اَور اُن میں چلوں پِھروں گا اَور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا اور وہ میری اُمّت ہوں گے۔''

رومیوں ۸:۹ آیت پڑھیں ۔ ہمیں کیسے جینا ہے؟

ایوحنا ۴:۴ آیت پڑھیں ۔ خدا کا رُوح کہاں ہے؟

دُنیا سے زیادہ طاقتور کیا ہے؟

اگر مسیحی اِس رُوحانی سچائی کو پوری طرح سمجھ لیں گے تو یہ اُن کی زِندگیوں کو بدل دیگی۔ خُدا نے ہمیں جذبات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ مَیں شکرگزار ہوں کہ مَیں خُدا کو محسوس کرسکتا ہوں۔ مَیں شکرگزار ہوں کہ ایسے اوقات ہوتے ہیں جب مَیں خُدا کو محسوس کرسکتا ہوں اَور یہ میرے جذبات کو متاثر کرتا ہے۔ تاہم، ہمیں اِس حقیقت کو قبول کرنا چاہیے کہ خُدا ہم میں رہتا ہے، پھر ہم اپنی زِندگی کے ہر لمحے اسے محسوس کریں گے۔ اگر ہم خُدا کی موجودگی کے بارے میں آگاہی پیدا کرلیں، تو یہ ہمارے بولنے کے طریقے، ہمارے رہنے کے طریقے اَور دوسرے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کے طریقے کو متاثر کرے گی۔ اِس کے علاوہ، اگر ہم اپنے اَندر رہنے والے خُدا کے بارے احساس کرتے ہیں، تو ہم زندگی کے ہر حال میں خُدا کو تسلیم کریں گے۔ رُوح القدس خدا کی حضُوری ہے جو ہم میں رہتی ہے۔

اگر رُوح القدس ہم میں رہتا ہے، تو ہمیں اپنے آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہیے۔ رُوح القدس ہم میں کیا کرنے آیا ہے؟

اِس سبق میں، ہم رُوح القدس کی اُن خصوصیات کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ ہم اپنے شاگردیت کے سفر میں اُس کے اثر کو کیسے بڑھا سکتے ہیں اَور اُسے ہمارے ٹور گائیڈ بننے یا زِندگی میں ہماری رہنمائی کرنے کی اِجازت دے سکتے ہیں۔

رُوح القدس کون ہے؟ وہ آپ کی زِندگی میں کیا کرنے آیا ہے؟

رُوح القدس کون ہے؟ روح القدس ہم میں کیا کرنے آیا ہے؟ بدقسمتی سے، بہت کم مسیحی اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ رُوح القدس اُن میں کیوں رہتا ہے۔ اپنے شاگردیت کے سفر میں آگے بڑھنے کے لیے، ہمیں پوری طرح سمجھنا چاہیے کہ وہ کون ہے، وہ ہم میں کیوں رہ رہا ہے، اَور وہ ہمارے لیے کیا کرنا چاہتا ہے۔

مکمل طور پر سمجھنے کے لیے کہ رُوح القدس آپ کی زِندگی میں کیا کرنے آیا ہے، آپ کو اُسے ایک ہستی کے طور پر دیکھنا پڑے گا۔ وہ صرف ایک اثر یا طاقت یا صرف طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ ایک ایسی ہستی ہے جو ہم میں رہتی ہے اَور ہماری زندگی کے ہر لمحے ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہماری رُوحانی زندگی کی تجدید کرنے، ہمیں طاقت، سکون، اِطمینان، خُوشی دینے، زِندگی میں ہماری رہنمائی کرنے، بائبل کو سمجھنے میں ہماری مدد کرنے، ہماری زِندگیوں کے لیے خُدا کی مرضی کو دریافت کرنے میں ہماری مدد کرنے کے لیے آیا ہے۔

بدقسمتی سے، بہت سے مسیحی کبھی بھی اُس سے فائدہ نہیں اٹھاتے جو رُوح القدس اُن کے لیے کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ رُوح القدس سے واقف ہونے کے لیے وقت ہی نہیں نکالتے۔ جب زیادہ تر لوگ ر رُوح القدس کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو وہ اُسے خدائی (تثلیث) کے تیسرے رُکن کے طور پر کہتے ہیں۔ زیادہ تر مسیحی خُدا کو باپ سمجھتے ہیں۔ ہر مسیحی یِسُوع کو سمجھتا ہے۔ بہت کم مسیحی رُوح القدس کو سمجھتے ہیں—وہ کون ہے اَور وہ مسیحی ہونے کے ناطے ہماری زِندگیوں میں اَور کیا کرنے آیا ہے۔

اِس سے پہلے کے سبق (''خُدا محبت کی قسم'') میں، ہم نے خوُد سے سوال پوچھا تھا کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کا زمین پر صرف ایک دن باقی ہے، تو آپ لوگوں کو کیا بتائیں گے؟ مَیں اِن باتوں کے بارے میں بات کروں گی جو میرے خیال میں اُن کے لیے جاننا سب سے اہم ہوں گی۔ مُجھے یقین ہے کہ یِسُوع نے بھی ایسا ہی کیا۔ یُوحنّا کے ۱۳۔۱۷ باب میں وہ باتیں شامل ہیں جو یِسُوع نے اپنے شاگردوں کو اپنے مصلُوب ہونے، مرنے اَور مردوں میں سے جی اُٹھنے سے کچھ ہی دیر پہلے سکھائیں۔ پچھلے سبق میں، مَیں نے آپ کو اِن ابواب کو پڑھنے کی ترغیب دی تھی۔ اگر آپ کو یاد نہیں ہے، تو میں دُوبارہ سے آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اِنھیں پڑھیں۔

اِن ابواب میں، یِسُوع نے اپنا زیادہ وقت دو موضُوعات پر بات کرنے میں صرف کِیا—محبت اَور رُوح القدس۔ ہم نے پچھلے سبق میں محبت پر بات کی تھی۔ اِس سبق میں ہم رُوح القدس پر بات کریں گے۔ یِسُوع نے محسوس کیا کہ یہ موضوع اہم ہے اِسی لیے اُنہوں نے آخری ایام میں اپنا زیادہ تر وقت اِس پر بات کرنے میں گزارا، تو اگر یِسُوع نے ایسا کیا تو پھر ہمیں بھی اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اِن ابواب میں، یِسُوع نے بتایا کہ رُوح القدس کون ہے اَور وہ کیا کرنے آیا ہے۔ یِسُوع نے جو کچھ سکھایا اُس میں سے زیادہ تر اپنے شاگردوں کے لیے تیاری تھا۔ وہ اُن کو اپنے جانے اَور رُوح القدس کے آنے کے لیے تیار کر رہا تھا۔

یوحنا ۱۶: ۱۔۳ آیت پڑھیں۔

یِسُوع اپنے شاگردوں کو اپنی روانگی کے لیے تیار کر رہا ہے۔ اُس وقت، اُس کے شاگرد پوری طرح سے نہیں سمجھ پائے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ یِسُوع ایک دُنیاوی بادشاہی قائم کرنے آیا ہے۔ جبکہ یِسُوع ایک رُوحانی بادشاہی قائم کرنے آیا تھا۔

یوحنا ۱۴:۱۶ آیت پڑھیں۔

یوحنا ۱۶:۱۶۔۱۸ آیت پڑھیں۔

ان حوالوں میں، یِسُوع نے رُوح القدس کی شخصیت کا تعارف کرایا ہے۔ اس لفظ پر غور کریں جو یِسُوع نے رُوح القدس کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔ بائبل کے بعض ترجموں میں، لفظ ''تسلی دینے والا'' استعمال کیا گیا ہے۔ اس لفظ کا لغوی معنی ہے کوئی ایسا شخص جو آپ کی مدد کے لیے آپ کے شانہ بشانہ کھڑا ہو۔ واقعی ''مددگار'' رُوح القدس کو بیان کرنے کے لیے بہترین لفظ ہے۔ بائبل کے ایمپلی فائیڈ ورژن میں اِسے بیان کرنے کے لیے سات الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ رُوح القدس مسیحی کی زندگی میں کیا کرنے آیا ہے — تسلی دینے والا، مشیر، مددگار، شفاعت کرنے والا، وکیل، مضبوط کرنے والا، اور ساتھ کھڑا ہونے والا۔

یِسُوع نے اُسے سچائی کی رُوح بھی کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رُوح القدس سچائی کو ظاہر کرے گا۔

یوحنا ۱۷:۱۷ آیت پڑھیں۔

وہ صرف کسی ایک سچائی کو ظاہر نہیں کرے گا بلکہ پوری سچائی جو خُدا جانتا ہے۔ رُوح القدس خُدا کی سچائی کو سمجھنے میں آپ کی مدد کرنے آیا ہے۔

یوحنا ۱۶:۱۷ آیت میں، یِسُوع یوں فرماتے ہیں کہ دُنیا رُوح القدس کو قبول نہیں کر سکتی۔ اُس کا مطلب ہے کہ رُوح القدس صرف مسیحی کی زندگی میں رہنے کے لیے آتا ہے۔ جو مسیحی نہیں ہیں اُن کے لیے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ رُوح القدس کون ہے اور وہ کیا کرنے آیا ہے۔ ہم آئندہ کے سبق (''انجیل کی منادی'') میں ایک بے اِیمان کی زِندگی میں رُوح القدس کے کردار کو دیکھیں گے۔

لیکن، یِسُوع نے دیکھا کہ شاگرد رُوح القدس کو جانتے تھے کیونکہ وہ اُن کے ساتھ رہ رہا تھا۔ کیسے؟ رُوح القدس یِسُوع کی شکل میں شاگردوں کے ساتھ تھا۔ یِسُوع شاگردوں کا موجودہ تسلی دینے والا تھا۔ یِسُوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ جا رہا ہے۔ تاہم، اس نے ان سے کہا کہ وہ اپنی جگہ کسی کو بھیجے گا۔

یوحنا ۱۶:۱۴۔۱۷ آیت پڑھیں۔

رُوح القدس ہمارا مددگار ہے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ سب سے پہلے، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مددگار ایک معاون کردار ہے۔ مددگار وہ شخص ہوتا ہے جو خوشی سے کسی دُوسرے کی مدد کرتا ہے۔ وہ حالات کے کنٹرول میں نہیں ہوتا۔ ایک مددگار کام کرنے والے شخص کی مدد کرتا ہے۔ یہ سمجھنے والی ایک اہم حقیقت ہے۔ رُوح

القدس آپ کے لیے کام نہیں کرے گا یا آپ کو کام کرنے پر مجبور نہیں کرے گا۔ لیکن وہ آپ کی مدد کرے گا اگر آپ اُسے اِجازت دیں گے۔

وہ ہماری کیا مدد کرے گا؟ آیئے یہ سمجھنے کے لیے دو کلیدی حوالوں کو دیکھیں کہ رُوح القدس ہماری مدد کیسے کرتا ہے۔

یوحنا ۱۴: ۲۶ آیت پڑھیں۔

یوحنا ۱۶: ۱۳ آیت پڑھیں۔

ان حوالوں کی بنیاد پر، چار مختلف طریقے ہیں جن سے رُوح القدس ہماری مدد کرے گا:

۱۔ آپ کو سب چیزیں سکھائے جیسا کہ خُدا اُنھیں جانتا ہے۔

۲۔ خُدا کی باتیں آپ کو یاد دلا کر۔

۳۔ تمام سچائی میں آپ کی رہنمائی کرے، سچائی جیسے خُدا اجانتا ہے۔

۴۔ وہ آپ کو آنے والی چیزیں دکھائے گا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ وہ آپ کو آپ کی اپنی ذاتی زِندگی سے متعلق بتائے گا۔ وہ آپ کو ایسی چیزیں بتائے گا جو آپ کو متاثر کریں گی۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ وہ آپ کو دِکھائے گا۔ آپ کو اُس سے پوچھنا چاہیے کہ وہ آپ کو آنے والی چیزیں دکھائے۔

وہ بائبل کو سمجھنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ وہ آپ کی زِندگی کے لیے خُدا کی مرضی دریافت کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ وہ آپ سے بات کرے گا۔ خُدا رُوح القدس کے ذریعے آپ سے بات کرتا ہے۔ چونکہ رُوح القدس آپ کی روح میں رہتا ہے، اس لیے وہ آپ کی رُوح میں آپ سے بات کرے گا (ہم اِس کے بارے بعد میں مزید بات کریں گے)۔

رُوح القدس ہمارا استاد ہے۔ ہماری زندگیوں میں رُوح القدس کا ایک اور کام ہمیں سکھانے کا کام ہے۔ رُوح القدس ہمیں سکھانے اور چیزوں کو ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے، زندگی میں فیصلے کرنے میں ہماری مدد کرنے کے لیے۔ یوحنا ۱۴: ۲۶ میں، یسوع اپنے شاگردوں سے بات کر رہا تھا۔ یسوع ان کے موجودہ استاد تھے۔ تاہم، یسوع جانے کے بارے میں بات کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں "لیکن مددگار یعنی رُوح القدس جِسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سِکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دِلائے گا۔" رُوح القدس ہمیں سکھانے یا بائبل کو سمجھنے میں ہماری مدد کرنے آیا ہے یا یہ بتانے کہ خدا ہمارے دِلوں / رُوحوں کو کیا کہہ سکتا ہے تاکہ ہم اِس پر عمل کر سکیں اور اُس کی سچائی کو اپنی زندگی میں لاگو کر سکیں۔

رُوح القدس ہمیں کیسے سکھاتا ہے؟ وہ ہماری رہنمائی یا ہدایت کیسے کرتا ہے؟ وہ زندگی میں صحیح فیصلے کرنے میں ہماری مدد کیسے کرتا ہے؟ رُوح القدس ہمیں سکھانے کے لیے خُدا کے کلام کو اِستعمال کرتا ہے۔ وہ اُس کلام کو بھی ہمیں یاد دلائے گا جو ہم جانتے ہیں۔

اعمال ۱۱: ۱۵-۱۶ آیت پڑھیں۔

پطرس غیر قوموں (یا غیر یہودیوں) کے ایک گروہ سے بات کر رہا تھا۔ جب وہ بول رہا تھا تو غیر قوموں نے اپنی زِندگیوں میں رُوح القدس حاصل کِیا۔ پھر، پطرس کو یاد آیا کہ خُداوند نے اُن سے اعمال اباب میں کیا کہا تھا۔ ہمیں نوٹ کرنا چاہیے کہ اعمال اباب میں تقریباً دس سال پہلے کا واقعہ تھا! یہ رُوح القدس کا کام ہے۔ رُوح القدس نے پطرس کو یاد دِلایا کہ یسوع نے کیا کہا۔ مسیحی کی زِندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ رُوح القدس آپ کو بائبل مُقدّس کی یاد دِلائے گا۔

رُوح القدس بائبل کو سمجھنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ وہ سچائی میں آپ کی رہنمائی کرے گا تا کہ آپ اسے اپنی زندگی میں لاگو کر سکیں۔

لوقا ۲۴:۱۳۔۱۶، ۲۷ آیت پڑھیں۔

یسوع کے پیروکار اِماؤس نامی گاؤں (یروشلیم سے تقریباً سات میل کے فاصلے پر ہے) جا رہے تھے اَور وہ آپس میں واقع والی تمام باتوں کی بابت بات کر رہے تھے۔ جب وہ باتیں کر رہے تھے تو یسوع خود قریب آیا اَور اُن کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ انہوں نے اُسے دیکھا مگر کِسی طرح پہچان نہ پائے۔ یسوع نے وہ باتیں سنیں جِن پر وہ بات کر رہے تھے اَور اُن کو سمجھایا کہ موسیٰ کی کتابوں اَور نبیوں کی تحریروں سے شروع ہونے والے تمام صحیفوں میں اپنے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ جب اُس نے یہ کیا تو کیا ہُوا؟

لوقا ۲۴:۳۲ آیت پڑھیں۔

جب یسوع نے صحیفوں کو سمجھانا شروع کیا تو اُن کے دِل اندرُونی طور پر گرماہٹ محسوس کرنے لگے۔ اُن کے دِلوں میں کچھ ہوا۔ وہ سمجھنے لگے کہ بائبل کیا کہہ رہی ہے۔ جیسا کہ آپ بائبل پڑھتے ہیں، رُوح القدس سے پوچھیں کہ وہ آپ کو سمجھنے میں مدد کرے۔ وہ آپ جو پڑھ رہے ہیں اُس کا مطلب ظاہر کرنا شروع کر دے گا۔ ایسا لگے گا کہ جیسے آپ کا دِل اندر سے گرم ہو گیا جیسے کِسی نے روشنی ڈالی ہو۔ آپ کو سب کچھ صاف نظر آئے گا۔ یہ اِلہام پر مبنی علم ہے۔ رُوح القدس آپ پر رُوحانی سچائی ظاہر کرے گا۔ وہ سچائی میں آپکی رہنمائی کرے گا۔

باطنی گواہ

رُوح القدس آپ کو یہ جاننے میں مدد کرے گا کہ کیا صحیح ہے اَور کیا غلط۔ رُوح القدس زندگی میں صحیح فیصلے کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ یاد رکھیں، ہماری رہنمائی کرنے اَور فیصلہ کرنے میں ہماری مدد کرنے کا رُوح القدس کا پہلا (اور اہم) ذریعہ بائبل مُقدّس ہی ہے۔

زبور ۱۱۹:۱۰۵ آیت پڑھیں

زبور ۱۱۹:۱۳۰ آیت پڑھیں

۲ تیمتھیس ۳:۱۵ آیت پڑھیں

ہمارے فیصلوں کو بائبل میں پائے جانے والے اُصولوں سے مُتفق ہونا چاہیے۔ رُوح القدس کبھی بھی بائبل میں پائی جانے والی سچائی سے ہٹ کر ہماری رہنمائی نہیں کریگا۔ جو بھی رہنمائی ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں رُوح القدس سے ملتی ہے، ہمیں ہمیشہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے چیک کرنا چاہیے کہ کیا وہ کلام کے مطابق ہے۔ خُدا اور رُوح القدس اُس سے ہٹ کر نہیں بولتے، لیکن ہم اُسے کبھی کبھی بھول سکتے ہیں۔ بائبل اِس بارے میں بتاتی ہے کہ ایک دُوسرے کے ساتھ کیسے رہنا ہے، شوہر اور بیوی، بچے، کام، اِیمانداری، محنت کرنا، وغیرہ۔ مثال کے طور پر، اگر آپ نے محسوس کِیا کہ رُوح القدس نے آپ سے کہا ہے کہ آپ اپنے شوہر یا بیوی کو کسی اور کے لیے چھوڑ دیں، تو یہ بات کتابِ مُقدّس کے مطابق نہیں ہے۔ رُوح القدس آپ کو کبھی بھی ایسا کام کرنے کو نہیں کہے گا جو بائبل کے ساتھ متفق نہ ہو۔ وہ ہمیشہ آپ کی سچائی میں رہنمائی کرے گا۔ اور خُدا کا کلام سچائی ہے۔ بائبل ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ ہمیں زندگی میں کِن باتوں کے بارے میں جاننا چاہیے۔

۲ تیمتھیس ۳:۱۶ آیت پڑھیں۔

ہر ایک صحیفہ، سے مُراد خُدا کا کلام ہے۔ یہ سب کچھ سکھانے، لوگوں کی مدد کرنے، اور اُن کی اِصلاح کرنے اور اُنھیں زندگی گزارنے کا طریقہ دِکھانے کے لیے مُفید ہے۔ بائبل خُدا کا کلام ہے جو مُجھ سے اور آپ سے بات کر رہا ہے۔ بائبل خُدائی اُصولوں سے بھری کتاب ہے۔ ممکن ہے کوئی مخصُوص آیت نہ ہو جو آپ کے ہر سوال کا جواب دیتی ہو۔ تاہم، ایک بار جب آپ اُس کے اُصولوں کو سیکھ لیں گے تو آپ یہ طے کر سکیں گے کہ زندگی کے ہر اہم شعبے کے بارے میں خُدا کے خیالات کیا ہیں۔ خُدا کی مرضی خُدا کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ اِنسان جتنا زیادہ بڑھتا ہے، اتنا ہی وہ خُدا کے نقطہ نظر سے سوچنا شروع کرتا ہے۔

دُوسرا طریقہ جس سے رُوح القدس فیصلے کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے، وہ ہے ہمارے دِلوں سے بات کرنا (ہم بعض اوقات اسے باطنی گواہ کہتے ہیں)۔ یہ ہماری رُوح میں گواہ یا جاننے والا ہے۔ وہ یہ کیسے کرتا ہے؟

یوحنا ۴:۲۴ آیت پڑھیں۔

۱ کرنتھیوں ۲:۹-۱۴ آیت پڑھیں۔

خُدا رُوح ہے۔ نئی پیدائش پر، رُوح القدس ہماری رُوح کو دُوبارہ تخلیق کرتا ہے اور ہم میں رہتا ہے۔ چونکہ خُدا رُوح ہے، وہ اپنے دائرے میں ہمارے ساتھ بات چیت کرے گا۔ وہ ہماری رُوح کے ذریعے ہم سے رابطہ کرے گا۔ رُوح القدس خُدا کی باتوں کو ہماری رُوح پر ظاہر کرے گا۔ ہمیں یہ رُوح اس لیے ملی ہے تاکہ وہ ہم تک اُن باتوں کو پہنچا سکے جو خُدا نے ہمیں آزادانہ طور پر دی ہیں۔ وہ رُوحانی طور پر پہچانے جاتے ہیں، رُوح القدس ہماری رُوح کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔

رومیوں ۸:۱۴، ۱۶ آیت پڑھیں۔

یوں کہا گیا ہے کہ رُوح القدس آپ کی رُوح کی گواہی دے گا۔ دُوسرے الفاظ میں، ہمارے دِل یا رُوح میں کوئی ایسی چیز ہے جو ہاں یا نہیں کہتی ہے۔ ہماری رُوح

میں کچھ ایسا ہے جو ہم کرنے کو ہیں یا جو کر رہے ہیں اُس سے متفق یا متفق نہیں ہے۔ بائبل کے ایک اور ترجمے میں یوں کہا گیا ہے "رُوح خود ہمارے باطنی ایمان کی تائید کرتا ہے"۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کسی چیز کا گواہ ہے، تو ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دِل کی گہرائیوں میں اُس کا باطنی معاہدہ ہے۔ بعض اوقات یہ

باطنی منظوری ہوتی ہے، بعض اوقات یہ باطنی نامنظوری بھی ہوسکتی ہے۔ خُدا کی طرف سے ایک حقیقی باطنی گواہی برقرار رہے گی جبکہ جذبات یا احساس جلد ہی ختم ہو جائیں گے۔

کلسیوں ۳:۱۵ آیت پڑھیں۔

باطنی گواہ فیصلہ کرنے یا فیصلہ ہونے کے بعد تصدیق کے ذریعہ کے طور پر کام کرسکتا ہے۔ یہ ایک ایسا اِطمینان ہوتا ہے جسے ہلایا بدلا نہیں جاسکتا، چاہے حالات کچھ بھی ہوں، اِس سے قطع نظر کہ آپ کے جذبات کیا کہہ رہے ہیں، اِس سے قطع نظر کہ آپ کے ذہن میں باہر سے آنے والے خیالات کیا ہیں۔

ا یوحنا ۲:۲۶، ۲۷ آیت پڑھیں۔

بعض اوقات باطنی گواہی منفی ہوگی یا اطمینان بخش نہیں ہوگی۔ یہ بالکل غیر متزلزل اِطمینان کی مانند ہے۔ اِس حوالے میں، یُوحنا اِن مسیحیوں کو ہدایت کررہا تھا کہ وہ جھوٹی تعلیمات پر کان نہ دھریں۔ یوحنّا نے کہا کہ ہمارے اندر رُوح القدس رہتا ہے۔ وہ ہم میں کیا کرے گا؟ رُوح القدس ہمیں تعلیم کے بارے میں بتائے گا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے، جو ہم سنتے ہیں، اِس کے بارے میں کہ ہمیں اپنی زندگی کیسے گزارنی چاہیے۔ ہمیں یہ غیر متزلزل سکون نہیں ملے گا جب کچھ غلط ہو، یا ہم غلط سمت میں جارہے ہوں۔ درحقیقت، ہمارے پاس اِس کے برعکس ہوگا—— تکلیف اور بے اِطمینانی۔ بعض اَوقات لوگ اِسے اپنی رُوح میں ''خرابی'' کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ یوحنّا یوں کہہ رہا ہے کہ کسی سے یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ کیا صحیح اَور کیا غلط ہے، کیونکہ رُوح القدس جو آپ میں رہتا ہے وہ آپ کو بتائے گا۔

کبھی کبھی آپ کو ایسے الفاظ یا فقرے ہے مِل سکتے ہیں جو آپ کی رُوح میں آجاتے ہیں۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ خُدا کی طرف سے ہے اَور آپ کی اپنی طرف سے نہیں؟ سب سے پہلے، یہ ہمیشہ خُدا کے کلام کے مطابق رہے گا۔ دوسرا، یہ آپ کے دِل کے اندر سے آئے گا نہ کہ آپ کے ذہن یا باہر سے۔ تیسرا، یہ کبھی آپ کو مجرم نہیں ٹھہرائے گا (دیکھئے رومیوں ۸:۱)۔ اگر یہ اِن معیار پر پورا نہیں اُترتا ہے تو اِمکان ہے کہ یہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تاہم، ذہن میں رکھیں کہ صرف یہی طریقہ نہیں ہے کہ خُدا ہماری رہنمائی کرے، لہٰذا ہمیں خُدا کی طرف سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آوازوں کی تلاش نہیں کرنی چاہئے۔

جیسا کہ میرے شوہر اَور مَیں نے اپنا خاندان شروع کرنے کا فیصلہ کِیا، مَیں نے ایک ایسی نوکری کی تلاش شروع کردی جو بڑھتے ہوئے خاندان کے ساتھ زیادہ موزوں ہو۔ مَیں نے اپنی سی وی بھیجی، انٹرویو دیا، اَور آخرکار نوکری مل گئی۔ اِس نوکری کو قبول کرنے سے قدرتی طور پر سب کچھ اچھا لگ رہا تھا، کبھی وہ وقت تھا جب مَیں نوکری کی تلاش کررہی تھی، تنخواہ میری موجودہ ملازمت سے بہتر تھی اَور اُس سے بڑھتے ہوئے خاندان کو فائدہ ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ کام مل جائے گا، اِس لیے مَیں نے اِس سمت جانا شروع کردیا۔ مَیں نے اپنا کاغذی کام مکمل کِیا اَور اُسے پروسیسنگ کے لیے دینے کمپنی چلی گئی۔ میں دروازے کے اندر داخل ہُوئی اَور سیدھی اِستقبالیہ ڈیسک تک پہنچ گئی۔ جیسے ہی میں ڈیسک کے قریب پہنچی، مجھے اچانک ایک باطنی گواہی ملی کہ یہ وہ کام نہیں تھا جسے مجھے قبول کرنا چاہیے۔ یہ تقریباً ایسا ہی تھا جیسے کسی نے مجھ پر برف کا پانی ڈال دیا ہو۔ باطنی گواہی ہمیشہ اتنی ڈرامائی یا یہاں تک کہ قابلِ سماعت آواز نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی یہ اندر سے صرف ایک ہلکا سا جھٹکا ہی

ہوتی ہے۔ کسی بھی صورت میں، یہ غیر اِطمینان بخش گواہ تھا یعنی اِس میں اِطمینان کا احساس نہیں تھا۔ مَیں نے شائستگی سے ریسپشنسٹ کو بتایا کہ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے اَور مَیں یہ نوکری قبول نہیں کرسکوں گی۔ مَیں عمارت سے باہر نکلی اَور اپنے شوہر کو فون کِیا۔ جب مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں نے نوکری کو ٹھکرا دیا تو وہ تھوڑا سا

حیران ہُوا اَور پوچھا کیوں؟ پھر بھی، اُس نے میرے فیصلے میں بہت مدد کی۔ ہفتوں کے اَندر، مجھے ایک بڑی بین الاقوامی ریسرچ کمپنی کے لیے ایک انٹرویو کا لیٹر موصول ہُوا، جِس نے مجھے اپنے ہوم آفس سے کام کرنے کی اجازت دے دی گی! مَیں نے اِس کمپنی میں پندرہ سال تک کام کِیا، اَور یہ ہمارے خاندان کے لیے ایک برکت تھا۔ رُوح القدس نے زِندگی کے معاملات میں میری رہنمائی کی۔

مَیں یہاں تین اہم نکات بتانا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے، بعض اَوقات جب کسی صورتِ حال میں ہم خُدا کی مرضی کو نہیں جانتے، تو ہمیں اِس کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کرنا چاہیے جو صحیح لگتا ہے۔ خُدا کے لیے یہ آسان ہے کہ وہ کسی سمت میں آگے بڑھنے والے شخص کو ری ڈائریکٹ کرے اُس سے کہیں زیادہ کہ وہ کسی کو ایک سمت میں لے جانے کی کوشش کرے۔ مَیں نے اُس سمت میں آگے بڑھنا شروع کیا جو مجھے صحیح معلوم ہوتا تھا اور رُوح القدس مجھے اُس راستے پر لے جانے کے قابل تھا جس طرح وہ مجھے لے جانا چاہتا تھا۔

دُوسرا، رُوح القدس نے مجھے نوکری سے انکار کرنے پر مجبور نہ کِیا۔ اُس نے ایک باطنی گواہ فراہم کِیا، لیکن مجھے پھر بھی اُس باطنی گواہ کی ماننی تھی۔ رُوح القدس ایک شریف النفس اَور مددگار ہے۔ وہ ہمیں اپنی مدد قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ رُوح القدس بہت شائستہ ہے۔ وہ ہماری زِندگیوں میں دخل اندازی نہیں کرے گا۔ وہ خود کو ہماری زِندگیوں میں زبردستی نہیں لائے گا۔ ہمیں اُس سے کہنا چاہیے یا اُسے اپنی زندگیوں میں مدعو کرنا چاہیے۔ ہمیں اُس سے تسلی دینے، مشورہ دینے، مدد کرنے، اور ہمیں مضبوط کرنے کے لیے اُس سے دُعا مانگنی چاہیے۔ ہمیں ہر روز اُس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ ہم میں ہے اَور ہم اُس کی موجودگی کو تسلیم کریں۔

آخر میں، مَیں آپ کو خبردار کروں گی کہ کسی صورتِ حال میں خُدا کی مرضی یا سمت کا تعین کرنے کے لیے کوئی جسمانی نشان تلاش نہ کریں۔ صرف اِس وجہ سے کہ مجھے نوکری کی پیشکش کی گئی تھی اُس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ یہ وہ سمت تھی جس پر مجھے چلنا تھا۔ اگر مَیں ملازمت کی پیشکش کے ''کھلے دروازے'' پر خُدا کی رہنمائی کے بارے میں اپنی سمجھ کو بُنیاد بناتی، تو مَیں خُدا کو یاد کرتی۔ ہم پہلے ہی سیکھ چکے ہیں کہ شیطان کس طرح ''اِس دنیا کا خُدا'' ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جسمانی دُنیا کو متاثر کر سکتا ہے جِس میں ہم رہتے ہیں اور ساتھ ہی اُس میں موجود لوگوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے جو خُود کو اُس سے متاثر ہونے دیتے ہیں۔ اِس وجہ سے، جسمانی حالات پر خُدا کی راہنمائی کو بُنیاد بنانا بہت ہی ناقابل اعتبار ہے۔ خُدا ہمارے لیے دروازے کھول سکتا ہے۔ لیکن، شیطان بھی ایسا کر سکتا ہے۔ بعض اوقات ہمارے اپنے جسمانی حواس ہمیں جو کچھ بتاتے ہیں اُس کے ذریعہ خُدا کی رہنمائی کا فیصلہ کرنے کی آزمائش میں پڑتے ہیں۔ لیکن خُدا یہ نہیں کہتا کہ وہ ہمارے جسمانی حواس کے ذریعے ہماری رہنمائی کرے گا۔

امثال ۲۰:۲۷ آیت پڑھیں۔

بائبل یہ بیان نہیں کرتی کہ اِنسان کا بدن یا دماغ خُداوند چراغ ہے۔ نہیں، کلام بیان کرتا ہے کہ انسان کی رُوح (ضمیر) خداوند کا چراغ ہے۔ خُدا ہماری رہنمائی کرے گا اور ہماری رُوح کے ذریعے ہمیں روشن کرے گا۔ دو اہم طریقے جن سے خُدا آپ کی رہنمائی کرے گا وہ ہے اپنے کلام (بائبل) اَور باطنی گواہی (آپ کی رُوح) کے ذریعے ایسا کرے گا۔

کلام پر عمل کرنا

رُوح القدس کو ہماری رہنمائی کرنے کی اجازت دینے کا ایک اَور اہم پہلو ہے کلام پر عمل کرنا۔ ایک طریقہ جس سے ہم رُوح القدس کو اپنے اندر کام کرنے دیتے ہیں

وہ ہے اِن الفاظ کے ذریعے، جو ہم بولتے ہیں۔ اِیمان ان الفاظ سے جاری ہوتا ہے جو ہم بولتے ہیں۔

عبرانیوں ۶:۱۱ آیت پڑھیں۔

ہم بغیر اِیمان کے خُدا کو خُوش نہیں کر سکتے۔ہمیں اِیمان کے ساتھ خُدا کے پاس جانا چاہیئے۔ ہر وہ چیز جو ہمیں خُدا کی طرف سے ملتی ہے اِیمان سے ملتی ہے۔یہی بات رُوح القدس کے کام کے بارے میں بھی سچ ہے۔اگر ہم مسلسل منفی الفاظ بولتے ہیں — شک، بے اعتقادی،خوف،فکر سے بھرے — ایسے الفاظ جو خُدا کے کہنے کے برعکس ہیں،تو ہم اُسے محدُود کردیں گے جو رُوح القدس ہماری زندگیوں میں کرنا چاہتا ہے۔

گنتی ۱۳اور ۱۴ باب پڑھیں۔

کیونکہ اسرائیل نے کہا''ہم وعدہ کیے ہوئے ملک میں نہیں جا سکتے''خُدا اُنھیں اُس ملک میں لانے سے قاصر تھا جس کا اُس نے اُن سے وعدہ کِیا تھا۔دُوسرے لفظوں میں،خُدا ان کی زِندگیوں میں وہ سب کچھ کرنے سے قاصر تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اِسرائیل کو اُس پر اِیمان رکھنے اَور اُس کے کلام پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں کر سکا تھا۔

مرقس ۶:۵-۶ آیت پڑھیں۔

بغیر اِیمان کے یسُوع المسیح کوئی بھی معجزہ کرنے کے قابل نہیں تھے ماسوائے اُس کے کہ اُس نے چند بیماروں پر ہاتھ رکھا اُور اُنھیں شفا دی۔وہ بہت حیران ہوا کیونکہ لوگوں کا اِیمان نہیں تھا۔پھر یسُوع مسیح نے آس پاس کے دیہاتوں میں جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔یسُوع اپنے آبائی شہر ناصرت میں معجزہ یا زبردست کام انجام دینے سے قاصر تھا۔کیوں؟ اُن کی بے اِعتقادی کی وجہ سے یا لوگوں کے اِیمان نہ ہونے کی وجہ سے۔اِسی طرح،ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ رُوح القدس ہم میں رہتا ہے۔ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ وہ ہر وہ کام کرے گا جو وہ کہتا ہے کہ وہ کرے گا۔ہمیں خُدا کے کلام پر عمل کرنا چاہیے۔ہمیں وہی کہنا چاہیے جو خُدا کا کلام ہمارے بارے میں کہتا ہے۔پھر،رُوح القدس ہماری زِندگیوں میں اَور ہماری زِندگیوں کے ذریعے کام کر سکتا ہے۔

لوقا ۶:۴۷-۴۹ آیت پڑھیں۔

یسُوع دو گھر بنانے کی تمثیل سنا رہا تھا۔وہ اُس کی باتیں سننے اَور اُن پر عمل کرنے کی بات کر رہا ہے۔وہ شخص جس نے اپنا گھر مضبوط بُنیادوں کے ساتھ بنایا — یعنی اُس نے کلام سُنا اور اُس پر عمل کیا — طوفان آنے پر ہل نہ سکا۔آیت ۴۹ میں یہ واضح ہے کہ آدمی نے سُنا اَور جانا کہ اُسے کیا کرنا تھا۔لیکن چونکہ اُس نے جو کچھ سنا اور جانا تھا اُس پر عمل نہیں کِیا،اِس لیے وہ طوفانوں کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہا۔کلام کو جاننا اور سُننا صرف پہلا حصہ ہے۔ہمیں کلام پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ہمیں

اُسے اپنے حالات اَور واقعات پر لاگو کرنا چاہیے۔ہمیں وہی کرنا چاہئے جو خُدا ہمیں کرنے کے لئے کہتا ہے اَور ہم زندگی کے طوفانوں میں غیر متزلزل رہیں گے۔

اپنی روح کو بحال کرنا

زندگی کے مسائل اَور چیلنجز ،ہمیں متاثر کر سکتے ہیں اَور تھکاوٹ اَور حوصلہ شکنی کا باعث بن سکتے ہیں ۔ہمیں ہر روز اپنی رُوحوں کو مضبوط اور تر وتازہ رکھنا چاہیے۔

گلتیوں ۹:۶ آیت پڑھیں۔

۲ کرنتھیوں ۱۶:۴ آیت پڑھیں۔

اگر ہم پست ہمت یا پریشان نہیں ہیں تو ہم مقررہ وقت پر نتائج حاصل کریں گے۔ زِندگی میں چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے ہم اِس تھکاوٹ اور پست ہمتی سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ بائبل کہتی ہے کہ ہماری اَندرونی ہستی (ہماری رُوح) کی ہر روز تجدید ہونی چاہیے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ پولس نجات کے کام کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہے۔ جب ہم مسیحی بن گئے تو رُوح القدس نے ہماری رُوح کو دوبارہ تخلیق کر دیا ہے۔ یہ تجربہ ایک بار ہُوا۔ نجات ایک بار کا تجربہ ہے۔ تو، پولس کس چیز کے بارے میں بات کر رہا ہے جب اُس نے کہا کہ ہماری رُوحیں کی ہر روز تجدید ہوتی ہے؟ پولس کچھ ایسی بات کر رہا ہے جو ہمیں کرنا چاہیے۔ وہ مسیحیوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کہ وہ ہر روز اپنی رُوحوں کو مضبوط اَور تر وتازہ رکھتے ہیں۔

ہم میں سے بہت سے لوگوں نے شاید ایسے وقت کا تجربہ کیا ہوگا جب ہمارے موبائل فون کی بیٹری کم ہو جاتی ہے۔ شاید اِس کی بیٹری انتہائی کم بلکہ ختم ہی ہو گئی ہو۔ ہمیں اُسے دوبارہ چارج کرنے کے لیے پلگ ان کرنے کے لیے جگہ تلاش کرنی پڑے گی تا کہ اُسے دُوبارہ اِستعمال کیا جا سکے۔ اِستعمال کے ذریعے پاور کم سے کم ہوتی گئی جب تک کہ اُسے دوبارہ چارج کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

مسیحیوں کے لیے بھی یہی بات ہے۔ زِندگی کے چیلنجوں، اِمتحانوں اَور آزمائشوں کی وجہ سے، ہماری رُوحانی زندگی کمزور ہو سکتی ہے۔ ہم مسائل، دباؤ اور آزمائشوں کو اپنی رُوحانی بیٹری کو ختم کرنے کا موقع دے سکتے ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ رُوح القدس ہمیں نہیں چھوڑتا۔ وہ اب بھی ہم میں رہتا ہے۔ لیکن ہماری اپنی رُوحیں کمزور ہو سکتی ہیں کیونکہ ہم اُن کاموں کو کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں جو ہمیں رُوحانی طور پر مضبوط رکھتے ہیں۔

یسعیاہ ۳۱:۴۰ آیت پڑھیں۔

خُداوند کا اِنتظار کرنے کا مطلب خُدا کے ساتھ وقت گزارنا اَور اُس کی حضوری کا اِنتظار کرنا ہے۔ اِس میں اُس کا کلام پڑھنا، دُعا کرنا (اس سے بات کرنے اور سننے کے لیے وقت نکالنا) اَور اُس کی عبادت اور حمد کے لیے وقت نکالنا شامل ہے۔ ہم اُن اوقات کے لیے شکر گزار ہیں جب ہم بطورِ کلیسیا خُدا کی عبادت اور حمد وثنا کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں عبادت اور حمد وثنا کے نجی اوقات کی بھی ضرورت ہے۔ جب ہم خُدا کی حمد اور عبادت کرتے ہیں تو ہم اُس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم کلام پر غور وخوض کرنے میں وقت گزارتے ہیں تو ہم اُس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم خُدا کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں (ایک قریبی ذاتی

دوست کی طرح اُس سے بات کرتے ہیں) تو ہم اُس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ ہماری رُوحانی طاقت کی تجدید یا بحالی ہوتی ہے۔ لفظ تجدید کا مطلب ہے "تبدیل کرنا یا نیا کرنا"۔ اِس کا مطلب "تبادلہ" بھی ہے۔ جب ہم خُدا کے ساتھ وقت گزارتے ہیں، اُس کے ساتھ رفاقت رکھتے

ہیں اور اُس کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کی حمد کرتے ہیں تو ہماری رُوحانی طاقت کی تجدید ہوتی ہے۔ہم بدل جاتے ہیں اور ہماری رُوح ری چارج ہوتی ہے۔ہم اپنی کمزوری کو اُس کی طاقت سے بدل دیتے ہیں۔ہم اپنے خوف کو اُس کے اعتماد سے بدل دیتے ہیں۔ہم اپنی سمجھ کی کمی کو اُس کی حکمت سے بدل دیتے ہیں۔یہ آیت کہہ رہی ہے کہ جب ہم خُدا کے ساتھ وقت گزاریں گے تو ہم بدل جائیں گے اور ہماری زندگیاں مختلف ہو جائیں گی۔

جیسا کہ ہم نے ''رُوح القدس کے بپتسمہ'' کے سبق میں بھی سیکھا،اپنی رُوح کو دوبارہ چارج کرنے یا اُس کی اصلاح کرنے کا ایک اور طریقہ غیر زُبانوں میں دُعا کرنا ہے۔

یہوداہ ۲۰ آیت پڑھیں۔

غیر زُبانوں میں دُعا کرنے سے ہماری رُوح کو تقویت ملتی ہے اور ساتھ ہی رُوح القدس سے سُننے کے لیے ہماری رُوح کو بھی حساس بناتا ہے۔

ہم خدا کے رُوح کی قیادت میں کیسے چل سکتے ہیں؟

پولس نے رومیوں کو لکھا کہ جتنے لوگ خدا کے رُوح کی قیادت میں چلتے ہیں،وہ خُدا کے بیٹے ہیں (رومیوں ۸:۱۴)۔یعقوب نے کہا ہے کہ خُدا اپنے مانگنے والوں کو حکمت دے گا (یعقوب ۱:۵)۔زبور ۲۵:۱۴ آیت میں یوں لکھا ہے کہ ''خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنا عہد ان کو بتائے گا۔'' خُدا اپنے رازوں کو اپنی رُوح سے تمام ایمانداروں پر ظاہر کرتا ہے (۱کرنتھیوں ۲:۱۰ آیت)۔خُدا رُوح القدس کے کام کے ذریعے اپنے لوگوں کی زِندگیوں میں گہرائی سے شامل ہے۔تاہم،ہمیں اُس کے آگے جھکنا چاہیے اور اُسے اپنی زِندگیوں میں کام کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔وہ ایک شریف النفس ہے اور خود کو ہم پر زبردستی ظاہر نہیں کرے گا۔

خلاصے کے طور پر،ذیل میں خدا کی رُوح کے زیرِ قیادت ہونے کی یہ اہم باتیں ہیں:

۱۔ **خُدا کے کلام کو اپنی زِندگی میں اوّلیت دیں** – یہ وہ بُنیادی راستہ ہے جس سے خُدا آپ کی رہنمائی کرے گا۔لہٰذا،جانیں کہ بائبل آپ کے حالات کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

۲۔ **خُدا کے کلام میں غور کریں** – صحیفوں کے بارے میں غور کرنے میں وقت گزاریں،اُنھیں دِن بھر بولیں،رُوح القدس سے کہیں کہ وہ آپ پر خُدا کی سچائی ظاہر کرے۔

۳۔ **خُدا کے کلام پر عمل کریں** – ہم کلام کو صرف سُن اور جان نہیں سکتے بلکہ ہمیں اُس پر عمل کرنا یا اپنی زِندگی پر لاگو بھی کرنا چاہیے۔ہمیں کلام پر عمل کرنے والے بننے کی ضرورت ہے نہ کہ صرف سُننے والے۔کلام ہماری زِندگی میں تب ہی تبدیلیاں لاتا ہے جب ہم اُسے لاگو کرتے ہیں۔

۴۔ **رُوح میں دُعا کریں** – غیر زُبانوں میں دُعا کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ہماری رُوح کی اِصلاح ہوتی ہے یا یہ ری چارج ہوتی ہے۔یہ رُوح القدس کی آواز ہے اور وہ ہمیں بتانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اُس کے بارے میں زیادہ حساس ہونے میں بھی مدد کرے گا۔

۵۔ **اپنی رُوح کی آواز کو فوری طور پر مانیں** – آپ کی رُوح میں خدا کی زِندگی اور فطرت ہے کیونکہ رُوح القدس آپ میں بستا ہے۔شیطان آپ کو معلومات نہیں دے سکتا کیونکہ وہ آپ میں نہیں ہے۔رُوح القدس آپ کے باہر ہے۔خُدا آپ کی رُوح کے ذریعے آپ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے

کیونکہ وہ وہیں ہے۔وہ آپ کے دماغ میں نہیں ہے۔وہ آپ کی ذہنی صلاحیت میں نہیں ہے بلکہ وہ آپ کی رُوح میں ہے۔آپ کی رُوح اُس کے ذریعے اپنی معلومات حاصل کرتی ہے۔اپنی رُوح کی آواز کو فوراً ماننا سیکھیں۔

سبق ''روح، جان اور بدن'' میں ہم نے سیکھا کہ ہم ایک رُوح ہیں، ہمارے پاس ایک جان ہے، اور ہم ایک بدن میں رہتے ہیں۔

اتھسلنیکیوں ۵:۲۳ آیت پڑھیں۔

غور کریں کہ پولس اِنسان کے باطن سے شروع کرتا ہے اور اِنسان کے ظاہر کی طرف آتا ہے۔اُس نے انسان کے اِنتہائی اندرونی حصے سے آغاز کِیا—جس کا دِل یا رُوح کے طور پر بھی حوالہ دیا جاتا ہے۔کیوں؟ یہ حُکم جان بوجھ کر دیا گیا ہے۔ہمیں رُوح کے متعلق زیادہ آگاہ اور بدن سے کم آگاہ ہونا ہے۔کچھ لوگ اِسے اُلٹ لے جاتے ہیں۔وہ بدن کے متعلق زیادہ آگاہ ہوتے ہیں رُوح متعلق کم شعور رکھتے ہیں۔اُن کے لیے فطرتی چیزیں، رُوحانی چیزوں کی بانسبت زیادہ حقیقی ہیں، اِس لیے وہ جسمانی چیزوں کو اولیت دیتے ہیں۔اور کچھ جان کے متعلق زیادہ فکرمند ہوتی ہیں کیونکہ وہ ذہنی دائرے میں زیادہ رہتے ہیں۔

لیکن اگر ہم خُدا کے رُوح کی رہنمائی میں ہیں تو ہمیں رُوح کے متعلق زیادہ باشعور ہونا چاہیے ورنہ ہم اُس کی رہنمائی سے محروم ہو جائیں گے۔بائبل ہمیں دِکھاتی ہے کہ ہمیں اپنی رُوح کو پہلے نمبر پر رکھنا ہے۔ہمارے پاس جان ہے اور ہم ایک بدن میں رہتے ہیں۔لیکن ہم ایک رُوح ہیں۔ وہ رُوح مسیح یسوع میں خُدا کی تخلیق کردہ ایک نئی تخلیق بن جاتی ہے۔یہ رُوح، وہ ہے کہ وہ ہم سے کیسے بات چیت کرتا ہے—اُس کی رُوح ہماری رُوح سے۔جوں جوں ہم رُوح کا شعور حاصل کرتے جائیں گے تو ہمارے لِئے خُدا کے رُوح کی رہنمائی میں چلنا بہت آسان ہو جائے گا۔

رُوح کی نعمتیں

جب مَیں اور میرا شوہر گوئٹے مالا میں لینگوئج سکول جا رہے تھے تو ہم وہاں ایک میزبان خاندان کے ساتھ رہتے تھے۔ یہ خاندان، اَور ساتھ ہی سکول کے اُساتذہ، ہم سے صرف ہسپانوی میں بات کرتے تھے اَور انگریزی بہت کم جانتے تھے۔ ہماری کلاسوں کے ابتدائی دِنوں کی کلاسوں کے دَوران، ہمارے لِئے بات چیت مشکل تھی، جس میں ٹوٹے ہوئے ہسپانوی فقرے اَور مزاحیہ نقلیں شامل تھیں۔ ہمارے اِسباق میں ایک سبق نے ''ابھی تک نہیں'' بمقابلہ ''اب اَور نہیں'' جیسے فقروں کو کور کِیا۔ ایک دِن جب مَیں اپنی اُستانی سے بات کر رہی تھی۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ہمارے کوئی بچے ہیں اَور میں نے فخر سے اپنی ہسپانوی زُبان کا اِستعمال کرتے ہوئے اُسے بتایا کہ ''ابھی تک نہیں''۔ اُس نے خوفزدہ لہجے میں میری طرف دیکھا اَور کہنے لگی کہ اُسے کتنا افسوس ہے۔ سچ یہ ہے کہ مَیں اُس کے ردِعمل کے بارے میں تھوڑی پریشان ہوگئی تھی، یہاں تک کہ مجھے احساس ہوا کہ ''اب اَور نہیں'' کہنے کے بجائے ''ابھی تک نہیں'' کہنا چاہیے تھا۔ ہائے! ایک چھوٹے سے لفظ کے فرق سے معنی میں نمایاں فرق پڑ گیا۔ الفاظ اَور اُن کے معانی کی بہت اہمیت ہے۔ اُس دِن ہسپانوی زُبان سے اپنی لاعلمی کے نتیجے میں اُلجھا ہُوا تعامل اَور غلط فہمی پیدا ہوئی۔

جِس طرح اِس گفتگو کے دَوران ہسپانوی زُبان سے میری ناواقفیت کی وجہ سے میری اُستاد کے ساتھ بات چیت میں غلط فہمی پیدا ہوئی، اُسی طرح رُوح کی نعمتوں (یا روحانی تحفے) سے لاعلمی رُوح القدس کے ساتھ ہماری بات چیت اور رُوحانی نعمتوں کے اظہار میں غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔ بطورِ شاگرد یہ ضروری ہے کہ ہم رُوحانی نعمتوں کو سمجھیں تاکہ رُوح القدس کے مکمل ظہور کو اپنے اندر اَور اُس کے ذریعے بغیر کسی اُلجھن یا غلط فہمی کے کام کرنے دیا جائے۔

روحانی نعمتیں کیا ہیں؟

پَولُس نے رُوح القدس کے ذریعے کرنتھس کی کلیسیا سے کہا ''اے بھائیو! **مَیں نہیں چاہتا کہ تم رُوحانی نعمتوں کے بارے میں بے خبر رہو**'' (۱ کرنتھیوں ۱۲:۱ آیت)۔ اگر ابتدائی کلیسیا کے لیے یہ ضرُوری تھا کہ وہ روحانی نعمتوں سے ناواقف نہ رہیں، لہٰذا آج کی کلیسیا کے لیے بھی یہ ضرُوری ہے کہ وہ رُوحانی نعمتوں سے بے خبر نہ رہے۔

پچھلے سبق میں، ہم نے اُن مختلف طریقوں پر تبادلہ خیال کِیا تھا جِس کے ذریعے رُوح القدس کام کرتا ہے۔ نئی پیدائش کے وقت رُوح القدس ایماندار میں رہنے کے لیے آتا ہے۔ بُنیادی طور پر یہ ہمارے اپنے ذاتی فائدے کے لیے ہے۔ نتیجہ رُوح کا پھل ہے (گلتیوں ۵:۲۲-۲۳ آیت)۔ رُوح کے پھل کا تعلق پاکیزگی سے ہے، ہمارے طرزِ زندگی، ہمارے کردار سے بھی۔ ایماندار پر رُوح القدس کا نازل ہونا (یا رُوح القدس کا بپتسمہ) بُنیادی طور پر ہمیں خدمت کے لیے طاقت دینے اَور گواہ بننے کے لیے ہے (اعمال ۱:۸؛ لوقا ۲۴:۴۹ آیت)۔ ایک اَور طریقہ جِس سے پاک رُوح عوامی سطح پر کام کرتا ہے، وہ ہے رُوح کی نعمتیں۔

عام طور پر، ہم اُنھیں رُوح کی نعمتیں (یا روحانی نعمتیں) کہتے ہیں کیونکہ یہ وہ اِظہار ہیں جو رُوح کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ رُوحانی نعمتیں رُوح القدس کی نعمتیں ہیں، جو اِنفرادی طور پر ایماندار کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں جیسے خُدا کا روح چاہتا ہے۔ رُوح کی نعمتیں صرف ایک فرد کے لیے نہیں دی جاتیں بلکہ وہ پوری کلیسیا یا ایمانداروں کے گروہ کو فائدہ پہنچانے کے لیے دی جاتی ہیں۔

۱کرنتھیوں۱۲: ۱-۱۴ آیت پڑھیں۔

نعمتیں مختلف ہیں، لیکن وہ ایک ہی رُوح سے صادر ہوتی ہیں۔ انتظامی فرق ہوسکتے ہیں لیکن خُداوند ایک ہی ہے۔ طریقہ کار میں فرق ہوسکتا ہے لیکن یہ ایک ہی خُدا ہے جو اِن سب میں کام کرتا ہے۔ رُوح کی تاثیریں مسیح کے بدن یا کلیسیا (ایمان والوں) کو دی گئی ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی اِیماندار رُوحانی نعمتوں میں کام کرسکتا ہے۔

اِن آیات میں غور کریں کہ بائبل ایسے مختلف طریقوں کو بیان کرتی ہے کہ رُوح القدس خود ظاہر کرتا ہے۔ ۸ سے ۱۰ آیت ہمارے لیے اِن نو مختلف طریقوں کی وضاحت کرتی ہیں جن سے رُوح القدس اپنے آپ کو کلیسیا (یا اِیمانداروں) کے ذریعے اظاہر کرے گا۔ رُوح کا ظہور اُس کے مطابق دیا گیا ہے جو اُس وقت اِیمانداروں کے لیے مفید ہے۔ نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل کے ترجمے میں آیت ۷ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے "لیکن ہر ایک کو عام بھلائی کے لیے رُوح کا ظہور دیا گیا ہے"۔ رُوح کا ظہور مسیح کے بدن کی مشترکہ بھلائی میں حصہ ڈالے گا۔ رُوح کا ظہور کسی کو بھی انفرادی طور پر سر بلند کرنے یا جلال دینے کے لیے نہیں دیا گیا۔ رُوح کا ظہور مسیح کے بدن کو تباہ کرنے کے لیے نہیں دیا گیا۔

آیت ۱۱ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اِن تمام تاثیریں ایک ہی روح عمل میں لاتا ہے۔ یہ تمام تاثیریں رُوح القدس سے صادر ہوتی ہیں۔ رُوح القدس تاثیر ہر ایک میں بانٹتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔ رُوح سے معمُور ہر اِیماندار کے پاس اِن تاثیروں میں سے کِسی میں بھی اِستعمال ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے کیونکہ ہر اِیماندار میں رُوح القدس کا حِصّہ ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو ہمارے ذریعے ظاہر کرنا چاہتا ہے تو ہمیں رُوح القدس کی رہنمائی کی اطاعت اور پیروی کرنا سیکھنا چاہیے۔ تاہم، ہمارے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں اور ہم اِنھیں اپنی مرضی کے مطابق استعمال بھی نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی من مرضی سے رُوحانی نعمتوں کو وجود میں نہیں لا سکتے۔
رُوح کی نو نعمتوں یا تاثیروں کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

الہامی نعمتیں	قوت والی نعمتیں	کلام/متاثر کرنے والی نعمتیں
ایسی نعمتیں جو کچھ ظاہر کرتی ہیں	ایسی نعمتیں جو کچھ کرتی ہیں۔	ایسی نعمتیں جو کچھ کہتی ہیں
۱۔حکمت کا کلام ۲۔علمِیّت کا کلام ۳۔رُوحوں کا امتیاز	۱۔اِیمان کی نعمت (خاص ایمان) ۲۔معجزات کی نعمت ۳۔شفا کی نعمت	۱۔نبُوّت ۲۔مختلف قسم کی زُبانیں بولنا ۳۔زُبانوں کا ترجمہ

خُدا مافوق الفطرت طور پر اپنے آپ کو رُوح کی اِن نعمتوں کے ذریعے مسیح کے بدن پر ظاہر کرتا ہے۔ روح کے اِن تمام، نو تاثیریں یا نعمتیں مافوق الفطرت ہیں—اِن میں سے کوئی بھی فطری نہیں ہے۔ خُدا رُوح ہے (یوحنا ۴:۲۴)۔ لہٰذا، یہ سمجھ میں آتا ہے کہ رُوح کی تاثیریں بھی رُوحانی یا مافوق الفطرت ہیں۔ تاہم، اس سے پہلے کہ ہم اِن تاثیروں میں رُوح القدس کے ذریعے استعمال ہوسکیں، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رُوح القدس کا بپتسمہ غیر زُبانیں بولنے کے ثبوت کے ساتھ رُوح کی اِن نو تاثیروں کا دروازہ ہے۔ اِس کے بارے میں ہم اِس سبق میں تھوڑی دیر بعد مزید بات کریں گے۔

روحانی نعمتوں کا مقصد کیا ہے؟

جب میرے بچے چھوٹے تھے تو مَیں اُن کے سامنے کھانا رکھ دیتی اَور وہ اُسے اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پکڑ کر منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے۔ وہ اپنے چہرے پر یا فرش پر زیادہ کھانا گرا دیتے، اَور اپنے منہ میں کم ڈالتے۔ جب وہ کچھ بڑے ہوگئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں میں چمچ دینا شروع کر دیا اَور اُنھیں سکھانا شروع کر دیا کہ چمچ کا اِستعمال کیسے کرنا ہے۔ پہلے تو وہ میز پر چمچہ مارتے یا میز پر موجود کھانے کو چمچ سے اچھالتے۔ پہلے وہ چمچ کا مطلوبہ مقصد سمجھ نہ پائے۔ اُس کے نتیجے میں، بہت کم خوراک اُن کے منہ میں آتی۔ آخر کار، اُنہوں نے چمچ کو اُس کے مطلوبہ مقصد کے لیے استعمال کرنے کا طریقہ سیکھ لیا اَور حقیقت میں اُن کے منہ میں کھانا آنے لگا۔ یہ تب ہی تھا جب انہوں نے چمچ کو کھانے کے مطلوبہ مقصد کے لیے استعمال کرنا شروع کِیا تاکہ متوقع فائدہ حاصل ہُوا— اُن کے مُنہ اَور پیٹ میں کھانا گیا!

لغت ''مقصد'' کو اِس وجہ سے بیان کرتی ہے جس کی وجہ سے کوئی چیز موجود ہے یا بنائی گئی ہو یا اِستعمال کی گئی ہے۔ لیکن، اگر ہمیں کسی چیز کے مقصد کے بارے میں علم نہ ہو یا اُسے نامناسب طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس کا فائدہ کم ہو جاتا ہے۔ جس طرح میرے بچوں کو چمچ کے اِستعمال کو اُس کے مطلوبہ مقصد کے لیے سمجھنا اَور اِستعمال کرنا تھا، اِسی طرح ہمیں اُن حیرت انگیز نعمتوں سے متوقع فائدہ حاصل کرنے کے لیے رُوحانی نعمتوں کے مقصد کو سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اکرنتھیوں ۱۲-۱۴ اباب پڑھیں۔

اکرنتھیوں ۱۲:۱ آیت میں لفظ ''نعمت'' اصل متن میں نہیں ہے۔ اِسے مترجمین نے شامل کیا تھا۔ آیت لفظی طور پر یوں کہتی ہے، ''اب اے رُوحانیوں کے بارے میں، بھائیو...'' کہہ رہا ہے، 'اب ان باتوں کے بارے میں جو رُوح اَور اُس سے متعلق ہیں'۔ وہ کہہ رہا ہے 'مجھے آپ سے اِس بارے میں بات کرنی ہے کہ رُوح القدس کس طرح کام کرنا چاہتا ہے یا کِس طرح رُوح القدس کلیسیا میں اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔'

اکرنتھیوں ۱۲-۱۴ اباب میں اِس بات پر بحث نہیں کی گئی جنہیں ہم رُوحانی نعمتیں کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

اکرنتھیوں ۱۲:۱۲-۳۰ آیت۔ پولُس اِس بارے میں بات کرتا ہے کہ کِس طرح مسیح کا بدن ایک ساتھ کام کرتا ہے (رُوح القدس کے ذریعے اتحاد کی بدولت)۔

اکرنتھیوں ۱۲:۲۸-۳۰ آیت ۔ پولُس اُن خدمتی نعمتوں کے بارے میں بات کرتا ہے جو رُوح القدس تاثیر کی ایک قسم بھی ہیں، مخصُوص افراد کے ذریعے جو ایک مخصوص خدمت میں بلائے گئے ہیں (اور اُس خدمت میں کام کرنے کے لیے متعلقہ خدمت کی نعمتوں سے لیس ہوتے ہیں)۔

اکرنتھیوں ۱۳ اباب ۔ پولُس محبت کے بارے میں بات کرتا ہے۔ ایک ایسی محبت ہے، جو ہمارے دِل میں رُوح القدس کے ذریعے صادر ہوتی ہے جب وہ نئی پَیدائش کے وقت ہماری رُوح کو دُوبارہ تخلیق کرتا ہے۔

اگر چہ ہم اِس سبق میں روحانی نعمتوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ پولُس کلامِ مُقدّس کے اِن اِقتباسات میں اُن موضوعات پر بھی بات کر رہا ہے جن میں رُوح القدس کے ظہور سے متعلق دیگر پہلو شامل ہیں۔

یِسُوع کے انسانی صورت میں اِس زمین پر آنے سے پہلے ہی خُدا اپنے لوگوں کو رُوح القدس کی تاثیر وں کے لیے تیار کر رہا تھا۔

یوایل ۲:۲۸-۳۲ آیت پڑھیں۔

یہ پیشین گوئی یوایل نبی نے کی تھی جو یِسُوع مسیح کی پیدائش سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے تھا۔ اُس نے اُس وقت کی پیشین گوئی کی جب خُدا کا ہر بشر پر رُوح پر نازل ہوگا۔ یِسُوع کے صلیب پر مرنے کے بعد آٹھ سو سال سے زیادہ تیزی سے آگے بڑھیں۔ آسمان پر صعُود فرمانے سے پہلے، یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ یروشلیم میں رُوح القدس کی نعمت کا اِنتظار کریں (اعمال ۱:۴-۸ آیت)۔ ہم اعمال ۲ میں یوایل کی پیشینگوئی کو پُورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

بالا خانہ میں انتظار کرتے ہوئے شاگردوں پر رُوح القدس کے نازل ہونے کے بعد پطرس نے اٹھ کر یوایل کی پیشینگوئی کا حوالہ دیا۔ اُس نے تصدیق کی کہ یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔ یہ وہی ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہا گیا تھا، جو یسوع نے بھی بیان کِیا اَور آخر میں پورا ہُوا۔

آپ اعمال ۲:۱۷ آیت میں دیکھیں گے کہ رُوح کے متعدد تاثیر وں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جِس میں خواب، رویا اَور نبُوّت کرنا شامل ہیں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اب ہم رُوح القدس کے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اب ہم رُوح القدس کی تاثیر یں یکھیں گے۔ کس مقصد کے لیے؟ ہمیں اِس کا جواب اعمال ۲:۲۱ آیت میں مِلتا ہے— کہ جو کوئی بھی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ حتمی مقصد ہے انجیل کو بانٹنا، خُدا کی بادشاہی کو وُسعت دینا، اَور خُدا کی تمجید کرنا ہے۔

جب ہم ا کرنتھیوں ۱۲-۱۴ ابواب پڑھتے ہیں، ہم تعلیم اَور رہنمائی کا ایک موضوع دیکھتے ہیں کہ کس طرح رُوح القدس کلیسیا کے اندر ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ جس کا ایک طریقہ رُوحانی نعمتیں ہیں۔ ظاہر کا مطلب ہے "چمکنا"۔ روحانی نعمت ایک اہم طریقہ ہے جس سے وہ ایماندار کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے یا "آگے چمکنا" چاہتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ پُولُس کے مطابق ہمیں روحانی نعمتوں کے بارے میں واضح علم ہو۔ اگر چہ یہ الفاظ ابتدائی طور پر پُولُس نے کرنتھیوں کی کلیسیا سے کہے، لیکن یہ آج کی کلیسیا پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ پولس چاہتا تھا کہ وہ اِس بات کی واضح سمجھ حاصل کریں کہ یہ نعمتیں کس طرح کلیسیا کے فائدے کے لیے مل کر کام کرتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی واضح طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ نعمتیں کس طرح آج کل کی کلیسیا کے فائدے کے لیے مل کر کام کرتی ہیں۔

رومیوں ۱۲:۲-۱۱ ایت پڑھیں۔

ہم نے اِس حوالہ کو دیکھا تھا کہ ہمیں اپنے سوچنے کے انداز کو تبدیل کرنا چاہیے۔ تاہم، جب ہم اِس حوالے کو دوبارہ پڑھتے ہیں، تو ہم دیکھیں گے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کی ایک کامل مرضی ہے۔ اُس کی کامل مرضی خُدا کا لکھا ہوا کلام ہے۔ لیکن خُدا کی مرضی کے بارے میں ہماری سمجھ کامل نہیں ہے۔ اِس وجہ سے، خُدا نے رُوح القدس کی خدمت فراہم کی ہے۔ رُوح القدس انفرادی طور پر ہماری خدمت کرے گا جیسا کہ ہم نے پچھلے اسباق میں پہلے ہی بات کی ہے۔ اپنی رحمت اَور فضل سے، وہ کلیسیا کے فائدے کے لیے نعمتیں بھی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اِن کے ذریعے خدا کی مرضی کو سمجھ سکے۔

روحانی نعمتوں کا مقصد کیا ہے، جیسا کہ ا کرنتھیوں ۱۲ سے ۱۴ اباب میں بیان کیا گیا ہے؟

۱۔ کلیسیا کو یہ احساس دلانے کے لیے کہ رُوح القدس ہمیشہ سے موجود ہے اَور کام کر رہا ہے۔

۲۔ کلیسیا کو یہ سمجھنے میں مدد کرنے کے لئے کہ زندگی اَور طاقت خُدا کی طرف سے آتی ہے۔

۳۔ دُنیا پر خُدا کی محبت اَور شفقت کو ظاہر کرنا۔

۴۔ مردوں اَور عورتوں کو خُدا کی حقیقت کے متعلق آمنے سامنے لانا۔

کیا یہ وہی مقصد ہے جو ہم نئے عہد نامہ میں پاتے ہیں، کیا یہ آج بھی لاگو ہوتا ہے؟ کیا کلیسیا کی سمت اتنی ڈرامائی طور پر بدل گئی ہے کہ ہمیں اب اِن تاثیروں یا رُوح القدس اَور مافوق الفطرت پر زور دینے کی ضرورت نہیں رہی؟ اِس کا جواب 'نہیں' ہے۔ وہ آج بھی ہماری کلیسیاؤں میں روحانی نعمتوں کے ذریعے اپنے آپ کو انہی مقاصد کے لیے ظاہر کرنا چاہتا ہے جو وہ ابتدائی کلیسیا کے لیے بیان کرتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ روحانی نعمتوں کا آج بھی ہماری کلیسیاؤں میں ایک مقصد ہے۔ وہ اب بھی ایک طریقہ ہیں جسے خُدا آج کلیسیاؤں میں اپنے آپ کو اَور اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے، جس کے نتیجے میں کلیسیا (ایمان لانے والوں کا بدن) کی اِصلاح ہوتی ہے۔ جب ایمانداروں کی ترقی ہوتی ہے، تو وہ اِس زمین پر اُس کے مقاصد اَور منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اگر مسیح کا بدن وہ فصل کاٹنے جا رہا ہے جس کا یسوع کے دوبارہ آنے سے پہلے خدا کی بادشاہی میں آنا ضروری ہے، تو ہمیں اُن نعمتوں اَور رُوح کے ظُہور کی معموری کو عملی طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔

رُوحانی نعمتیں کیسے کام کرتی ہیں؟

باہر طوفان چل رہا تھا اَور اچانک ہماری لائٹ چلی گئی۔ مَیں آہستہ آہستہ چلتی ہُوئی کچن کی طرف گئی تا کہ ٹارچ لاسکوں۔ ٹارچ پکڑتے ہی مَیں نے سوئچ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ مَیں نے اِس ٹارچ کو پہلے کبھی اِستعمال نہیں کِیا تھا اَور مجھے نہیں معلوم تھا کہ اسے کیسے آن کیا جائے۔ بالآخر، مَیں نے سوئچ ڈھونڈ لیا اور اُسے آن کر دیا۔ جب مَیں نے ایسا کِیا تو روشنی چمکی۔ مجھے یہ جاننا تھا کہ روشنی کو چمکانے کے لیے ٹارچ کو کیسے کام کرتی ہے۔

ہمیں یہ بھی سمجھنے کی ضرُورت ہے کہ رُوحانی نعمتیں کیسے کام کرتی ہیں تا کہ رُوح القدس تاثیروں کو اِستعمال کرتے ہُوئے خُدا ہمارے ذریعے روشن ہو سکے۔ خُدا ہمارے ذریعے چمکنا چاہتا ہے، لیکن ہمارے پاس ادا کرنے کو ایک کردار ہے تا کہ وہ کیسے اَور کب ظاہر ہوں۔ رُوح القدس ہمیں رُوحانی نعمتوں کی تاثیروں کو قبول کرنے کے لِئے مجبور نہیں کرے گا۔ جب ہم سمجھتے ہیں کہ وہ نعمتیں کِس طرح کام کرتی ہیں، تو ہم اُن تاثیروں میں چمکنے کے لیے بہتر طور پر تیار ہوں گے جیسا کہ وہ چاہے گا۔

''رُوح القدس کا بپتسمہ'' کے عنوان والے سبق میں ہم نے بیان کِیا کہ رُوح القدس کا بپتسمہ خدا کی مافوق الفطرت طاقت میں داخلے کا دروازہ ہے۔ ایک مشہور خادم نے کہا، 'میں جتنی زیادہ زُبانوں میں دُعا کرتا ہوں رُوح القدس کی اُتنے ہی زیادہ تاثیر یں ہوتی ہیں، اگر میں کم زُبانوں میں دُعا کرتا ہوں تو میرے پاس روح القدس تاثیر یں کم ہوتی ہیں۔'' xviii اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ مافوق الفطرت ہماری زِندگیوں میں کام کرے۔ پھر ہمیں اِس دروازے سے گزرنا پڑے گا۔ ہمیں رُوح القدس

کا بپتسمہ لینا چاہیے اَور غیر زبُانوں میں بولنا چاہیے۔ روزانہ غیر زُبان میں بات کرنے سے ہمیں یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کب رُوح القدس اپنے آپ کو مختلف طریقوں سے ہمارے ذریعے ظاہر کرنا چاہتا ہے، جس میں رُوحانی نعمتیں بھی شامل ہیں۔

ہم رُوح القدس سے جتنا زیادہ معمُور ہوتے ہیں (یا جتنا زیادہ ہم رُوح القدس سے متاثر ہوتے ہیں)، اتنا ہی زیادہ وہ اپنے آپ کو ہمارے ذریعے ظاہر کرسکتا ہے۔ رُوح القدس کے بپتسمہ اَور رُوح کی نعمتیں کے درمیان ایک تعلق ہے۔ ہم اپنی ذاتی عباداتی زندگی میں جتنی زیادہ غیر زُبانیں بولیں گے، اتنی ہی زیادہ ہم اپنی عوامی زندگی میں رُوحانی نعمتوں تاثِیروں کو دیکھیں گے۔

مسیح کے بدن کے کچھ ارکان ایک یا زیادہ رُوحانی نعمتوں میں زیادہ مستقل طور پر خدمت کرنے کے لیے رُوح کے اقدام سے لیس ہیں۔

اکرنتھیوں ۱۲:۴۔۶ آیت پڑھیں۔

پولس تین چیزوں کے بارے میں بیان کرتا ہے:

۱۔ نعمتیں

۲۔ انتظامیہ

۳۔ کام (آپریشنز)

پولس بیان رہا ہے کہ یہ نعمتیں مختلف لوگوں کو دی جاتی ہیں، یہ مختلف لوگوں کے ذریعے مختلف طریقے سے کام کرتی ہیں، لیکن یہ ایک ہی روح القدس سے صادر ہوتی ہیں، وہی ہر شخص کو یہ نعمتیں دیتا ہے۔ آیت ۴ میں لفظ 'نعمت' کا ترجمہ 'کرشمہ' کیا گیا ہے۔ اِس لفظ کا مطلب ہے فضل کی نعمت ہے؛ ایک نعمت جس میں فضل شامل ہے؛ ایک رُوحانی صلاحیت؛ ایک معجزاتی صلاحیت۔ یہ نعمتیں رُوح کے اقدامات ہیں، یا مسح کرنے کے اقدامات جو مسیح کے بدن کے ارکان کو خدا کی مرضی کے مطابق دیے جاتے ہیں کِس مقصد کے لیے؟ اُنھیں مافوق الفطرت طور پر مسیح کے بدن میں اپنے افعال یا اپنے کام کو پورا کرنے کے قابل بنانا۔

عبرانیوں ۲:۴ آیت پڑھیں۔

عبرانیوں ۲:۴ میں جس یونانی لفظ کا ترجمہ ''نعمتیں'' کِیا گیا ہے اُس کا مطلب ہے تقسیم کرنا یا بانٹنا ہے۔ رُوح القدس مسیح کے بدن میں مختلف لوگوں کو مختلف نعمتیں یا صلاحیتیں تقسیم کرتا ہے یا دیتا ہے۔ وہ دیتا ہے — جیسا وہ چاہتا ہے، یہ نہیں کہ جیسا ہم چاہتے ہیں۔ مسیح کے بدن کے مختلف ارکان کی مختلف خدمتیں یا کام ہوتے ہیں۔ اُنھیں مختلف نعمتیں دی گئی ہیں تاکہ وہ اپنے کاموں کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوسکیں (رومیوں ۱۲:۴۔۶)۔ یہ نعمتیں مختلف طریقوں سے کام کریں گی اَور مختلف قسم کے اثرات پیدا کریں گی۔

جب رُوحانی نعمتوں کے بارے میں بات کرتے وقت، ہم اکرنتھیوں کے ۱۲ اَور ۱۴ باب پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ تاہم، اِس باب کو دیکھیں جو اِن دو ابواب کے عین

بیچ میں آتا ہے۔ بائبل کی کتابیں ابواب اُور آیات میں نہیں بلکہ ایک خط کے طور پر لکھی گئی ہیں۔ ہم نے اِسے مختلف حصّے بنا دیا ہے، لیکن کرنتھس کی کلیسیا کو پولس کے خط میں ۱۲، ۱۳، اُور ۱۴ اباب کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ کیا یہ ضروری ہے؟ بالکل، کیوں؟ اُنہوں نے اُس بات پر زور دیا کہ اگرچہ نعمتیں مختلف طریقے سے کام کرتی ہیں، لیکن یہ آپس میں متحد ہیں (ایک خاص مقصد کے لیے)۔ وہ محبت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ محبت کی بدولت ہی یہ مفید اور موزوں ہیں۔

اکرنتھیوں ۱۴:۱ آیت پڑھیں۔

ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ محبت کو رُوحانی نعمتوں کے استعمال سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ محبت (Agape) ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ اصول آج بھی رُوحانی نعمتوں پر لاگو ہوتے ہیں:

۱۔ محبت کا حصول اولین ترجیح ہے — بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کے فائدے کے لیے روحانی نعمتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

۲۔ کلیسیائی خدمات میں ترمیم بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔

کئی بار، مختلف روحانی نعمتیں ایک ساتھ چلتی ہیں (جیسے ہمارے ہاتھ کی انگلیاں ہے) اُور بعض اَوقات اُن میں سے کچھ کے درمیان فرق کرنا مشکل ہے۔ ہم اُن کو الگ انداز سے بیان کر رہے ہیں تا کہ اُن کی وضاحت کرنا آسان ہو جائے۔ خُدا کے کلام میں رُوح تاثیروں کی کوئی تعریف نہیں ہے۔ ہمیں انکی صرف مثالیں ملتی ہیں۔ اِن تعریفوں کا مقصد رُوح کی ہر ایک تاثیر کی بنیادی سمجھ دینا ہے تا کہ جب رُوح القدس اپنے آپ کو ظاہر کرے تو ہم اُنھیں پہچان سکیں گے۔ تا کہ آپ سمجھ سکیں کہ وہ کیسے کام کرتی ہیں، وہ کس طرح کے نظر آتی ہیں۔

عِلمیّت کا کلام

عِلمیّت کا کلام رُوح القدس کے ذریعہ خُدا کے ذہن چند حقائق کا ایک مافوق الفطرت مکاشفہ ہے۔ یہ کسی شخص یا چیز کا مافوق الفطرت عِلم ہے، یا کسی واقعہ کا عِلم ہے جو ہمیں رُوح القدس کے ذریعے لوگوں/ کلیسیا کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایک خاص مقصد کے لیے دیا جاتا ہے۔ عِلمیّت کا کلام، ہمیشہ موجودہ یا ماضی کے حقائق یا معلومات کا انکشاف کرتا ہے۔ یہ مستقبل کا مکاشفہ نہیں ہے۔

عِلمیّت کا کلام یہ نہیں ہے:

۱۔ **”عِلم کی نعمت“**: رُوح کا کوئی ظہور نہیں ہے جسے ”عِلم کی نعمت“ کہا جائے۔ خُدا سب کچھ جانتا ہے۔ تاہم، عِلمیّت کا کلام ہر اُس چیز کا انکشاف نہیں کرتا جو خدا جانتا ہے۔ غور کریں کہ رُوح کے اِس ظہور کو ”عِلمیّت کا کلام“ کہا جاتا ہے۔ ایک لفظ کسی جملے یا سوچ کا حصہ ہوتا ہے۔ رُوح کا یہ ظہور خُدا کے عِلم کے ایک لفظ کا انکشاف کرتا ہے، اُس عِلم کا ایک مخصوص حِصّہ ہے جو خُدا کے پاس ہے جِسے وہ اُس وقت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ خُدا کے ذہن میں کچھ حقائق (سب نہیں) اُن کا انکشاف ہے۔

۲۔ **فِطری عِلم**: یہ فطری عِلم یا عقلی عِلم سے متعلقہ نہیں۔ یہ تمام ظہور مافوق الفطرت ہیں۔ اِن میں سے کوئی بھی قدرتی نہیں ہے۔ یہ رُوح القدس کی طرف سے ایک مافوق الفطرت انکشاف ہے۔

۳۔ **خدا کے کلام کا عمومی عِلم**: خدا کے کلام کا عمومی عِلم کلام کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ عِلمیّت کے کلام کا ظہور مطالعہ کرنے سے نہیں ملتا۔ خُدا کا عمومی عِلم

وقت کے ساتھ خدا کے ساتھ چلنے سے آتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر روز خدا کے ساتھ چلنے اُور دُعا میں اُس کے ساتھ رفاقت رکھنے اور کلام پڑھنے سے، ہر

اِیماندار خُدا کو قریب سے جان سکتا ہے۔

عِلمیّت کے کلام کا ظہور مختلف طریقوں سے ہوسکتا ہے۔عِلمیّت کا کلام خُدا کے رُوح کے ذریعے باطنی مکاشفے کے ذریعے آ سکتا ہے۔ یہ باطنی گواہ نہیں ہے اَور نہ ہی ہماری رُوح (ہمارے ضمیر) کی آواز ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب رُوح القدس ہماری رُوح سے بات کرتا ہے اَور ہمیں موجودہ یا ماضی کے حقائق کا مکاشفہ عطا کرتا ہے۔ہم مندرجہ ذیل حوالوں میں عِلمیّت کے کلام کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

اعمال ۱۰:۱۔۸ آیت پڑھیں۔

رُوح القدس نے پطرس سے بات کی اَور اُسے بتایا کہ تین آدمی اُسے ڈھونڈ رہے ہیں اور اُس نے اُنھیں بھیجا ہے۔رُوح القدس نے پطرس پر ایک موجودہ حقیقت اَور ماضی کی حقیقت کا انکشاف کِیا۔ یہ مافوق الفطرت انکشاف تھا۔پطرس گھر کی چھت پر تھا اَور قدرتی ذرائع سے اِن باتوں کو جاننے سے قاصر تھا۔

عِلمیّت کا کلام زُبانوں کی قسموں اور زُبانوں کی تشریح کے ذریعے آ سکتا ہے۔عِلمیّت کے کلام کا ظہور مختلف لوگوں کے ذریعے مختلف طریقوں سے کام کرسکتا ہے۔مثال کے طور پر، کچھ لوگ (رُوح کے ذریعہ) کسی کے جسم کا وہ حِصّہ دیکھ سکتے ہیں جِسے شفا کی ضرورت ہو۔

کچھ لوگ (رُوح کے ذریعہ) کسی کے جسم کے اُس حصّے کی تکلیف یا درد کو محسوس کر سکتے ہیں، جِسے شفا کی ضرورت ہو۔

عِلمیّت کے کلام کا ظہور لوگوں، مقامات اَور چیزوں سے متعلق موجودہ یا ماضی کے حقائق کا انکشاف کرتا ہے۔عِلمیّت کے کلام کے ذریعے، خُدا بیماری یا اُس حقیقت کو ظاہر کرسکتا ہے کہ ایک بُری رُوح موجود ہے۔عِلمیّت کے کلام کے ذریعے، خُدا ہم پر ایسی معلومات ظاہر کرسکتا ہے جو دُوسروں کی موثر طریقے سے خدمت کرنے میں ہماری مدد کرے گی۔عِلمیّت کے کلام کا ظہور کچھ نہیں بدلتا بلکہ حال یا ماضی کے حقائق کو ظاہر کرتا ہے۔

حکمت کا کلام

حکمت کا کلام دماغ کا مافوق الفطرت مکاشفہ ہے اَور رُوح القدس کے ذریعہ خدا کا مقصد ہے۔حکمت کا کلام ایک ایسی چیز کو ظاہر کرتا ہے جو مستقبل میں ہونے والی ہے۔حکمت کے کلام کا ظہور خُدا کے منصوبے، مقصد اَور مرضی کا انکشاف کرتا ہے۔قُدرتی اِنسان ہونے کے ناطے ہمیں مستقبل کا علم نہیں ہے۔ہمیں صرف حال یا ماضی کا علم ہے۔خُدا اپنی حکمت میں مستقبل کو جانتا ہے۔حکمت کے کلام کے ظہور کے ذریعے، خُدا اِنسان پر مستقبل کا ایک حِصّہ ظاہر کرسکتا ہے جسے وہ جانتا ہے۔

حکمت کا کلام یہ نہیں ہے:

۱۔ **”حکمت کی نعمت“**: رُوح کا ایسا کوئی ظہور نہیں ہے جِسے **”حکمت کی نعمت“** کہا جائے۔

۲۔ **خُدا کی تمام حکمتوں کا انکشاف**: حکمت کا کلام خُدا کے پاس موجود تمام حکمتوں کا مکاشفہ نہیں ہے۔حکمت کے کلام کا ظہور خُدا کی حکمت کے ایک لفظ کا انکشاف کرتا ہے، حکمت کا ایک خاص حِصّہ جو خُدا کے پاس ہے جسے وہ اُس وقت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

۳۔ **فطری حکمت**: ایک فطری حکمت ہے جو صرف زِندگی گزارنے سے حاصل ہوسکتی ہے۔تاہم،حکمت کا کلام ایک مافوق الفطرت مکاشفہ ہے۔

۴۔ **خُدا کی حکمت جو خُدا کے کلام پر دھیان کرنے اَور دُعا کے ذریعے آتی ہے**: یہ حکمت ہراُس ایماندار کے لیے ہے جو اِیمان کے ساتھ مانگتا ہے(یعقوب ۱:۵۔۶)۔جب ہم کلام پر غور کرتے ہیں اَور اُسے عملی جامہ پہناتے ہیں تو ہمیں ''...اِقبال مندی کی راہ نصیب ہوگی اَور...خوب کامیاب'' ہوں گے(یشوع ۱:۸)۔

حکمت کے کلام کا ظہور اِیماندار کو رُوح کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے جیسا وہ چاہتا ہے۔حکمت کا کلام اور عِلمیّت کا کلام اکثر ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ہم مندرجہ ذیل حوالے میں حکمت کے کلام کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

مکاشفہ کے ۱سے۳ باب پڑھیں۔

یُوحنا نے یسوع کو رویا میں دیکھا(مکاشفہ ۲:۱۔۷ آیت)۔عِلمیّت کے کلام کے ظہور کے ذریعے،یسوع نے ایشیا کی سات کلیسیاؤں میں سے ہر ایک کی موجودہ رُوحانی حالت کو بیان کیا۔حکمت کے کلام کے ظہور کے ذریعے،یسوع نے ایشیائے کوچک کی اِن ساتوں میں سے ہر ایک کلیسیا کی موجُودہ رُوحانی حالت کو ظاہر کِیا۔حکمت کے کلام کے ظہور کے ذریعے یِسُوع نے ظاہر کِیا کہ ہر کلِیسیا کو کیا کرنا چاہیے ــــ یعنی خُدا کا منصوبہ،مقصد،اَور اُن کے لیے خُدا کی مرضی۔

حکمت کا کلام اِن مختلف طریقوں سے آسکتا ہے(جیسا کہ عِلمیّت کا کلام):

۱۔ **نبُوّت**: حکمت کا کلام نبُوت کے ذریعے آسکتا ہے۔کئی بار،نبوت اور حکمت کا کلام ایک ساتھ چلتے ہیں۔صرف نبوت کی سادہ نعمت مستقبل کو ظاہر نہیں کرتی۔یہ حکمت کا کلام ہے جو مستقبل کا انکشاف کرتا ہے۔تاہم،نبوت کی بدولت حکمت کے کلام کو دوسروں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر،عہد نامہ قدیم کے نبیوں نے مستقبل سے متعلق اُن باتوں کی پیشین گوئی کی جن میں یِسُوع کا مسیحا کے طور پر آنا بھی شامل ہے۔اُنہوں نے یہ باتیں پیشینگوئی کے ذریعے بیان کیں،لیکن یہ حکمت کا کلام تھا جس نے اِن باتوں کو ظاہر کیا۔

۲۔ **غیرزُبانیں اَور زبانوں کا ترجمہ**: حکمت کا کلام غیرزُبانوں اَور زُبانوں کے ترجمہ کے ذریعے آسکتا ہے۔

۳۔ **رویا**: حکمت کا کلام رویا کے ذریعے آسکتا ہے۔

۴۔ **باطنی مکاشفہ**: حکمت کا کلام خُدا کے رُوح کے ذریعے باطنی مکاشفے کے ذریعے آسکتا ہے۔

بعض اوقات حِکمت کے کلام کی تکمیل غیر مشروط ہوتی ہے،لیکن بعض اوقات یہ مشروط بھی ہوسکتی ہے(اس بات پر منحصر ہے کہ کوئی شخص کیا کرتا ہے یا نہیں کرتا)۔ہمیں مندرجہ ذیل حوالے میں حکمت کے مشروط کلام کی مثال ملتی ہے:

۲ سلاطین ۲۰:۱۔۷ آیت پڑھیں۔

یسعیاہ نبی کی ذریعے دیئے گئے حکمت کے کلام کے ذریعے،خُدا نے حزقیاہ کو بتایا کہ وہ مرنے والا ہے اَور زندہ نہیں رہے گا۔خُداوند اُسے بتا رہا تھا کہ موجودہ حالات میں کیا ہونے والا ہے۔آیات ۲۔۳ میں،حزقیاہ نے صورتحال کو بدلنے کے لیے دُعا کی۔حزقیاہ کی دُعا کے بعد،خُدا نے یسعیاہ کو حکمت کے ایک اَور کلام کے ساتھ

واپس بھیجا کہ وہ اُسے شفا بخشے گا اور مزید پندرہ سال دے گا۔ دُعا کے ذریعے، حزقیاہ اپنے مستقبل میں جو کچھ ہونے والا تھا، اُسے تبدیل کرنے کے قابل بن گیا۔ حکمت کا کلام ہمیشہ خود بخود نہیں آئے گا۔ کبھی کبھی اُسے تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔

روحوں کا امتیاز

روحوں کا امتیاز، روحانی دنیا میں مافوق الفطرت آگاہی (رویا) ہے۔ یہ رُوحوں اور رُوحانی دنیا کا مافوق الفطرت مکاشفہ لاتا ہے۔ رُوح کا یہ ظہور اُس کے مکاشفہ میں ایک ہی حلقہ تک محدود ہے — یعنی رُوحیں اور رُوحانی دُنیا۔ جب رُوحوں کو پرکھنے کی نعمت ملتی ہے، تو کوئی شخص (خدا کی رُوح سے) رُوحانی دُنیا میں دیکھ یا سن سکتا ہے۔ جب رُوح القدس ہم سے بات کرتا ہے تو رُوح کی موجودگی کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے، تو یہ علمیّت کا کلام ہے نہ کہ روحوں کو سمجھنے والا۔ جب رُوح القدس کے ظہور سے کوئی رُوح کو پرکھتا ہے تو وہ رُوح کو دیکھ یا سن سکتا ہے۔

روحوں کا امتیاز یہ نہیں ہے:

۱۔ **''بُری'' رُوحوں کو پہچاننا:** یہ رُوحوں کا اِمتیاز ہے یعنی تمام قسم کی رُوحیں، اچھی اور بُری دونوں طرح کی۔ اِس میں بُری رُوحوں کا امتیاز بھی شامل ہے، لیکن یہ صرف ایک حِصّہ ہے۔ رُوحوں کے امتیاز میں فرشتوں کو پرکھنا، باپ کی مشابہت، رُوح القدس، جی اُٹھے مسیح اور انسانی رُوح، یہ سب بھی شامل ہیں۔

۲۔ **رُوحانی امتیاز:** رُوح کا کوئی ایسا ظہور نہیں جسے ''پرکھنا'' کہا جاتا ہے۔ یہ رُوحوں کا امتیاز ہے۔ ہر ایماندار خُدا کی رُوح کے تئیں حساس ہونے کے لیے خود کو تیار کر سکتا ہے۔ ہر اِیماندار کو رُوحانی اِمتیاز ہونا چاہیے۔ ہر اِیماندار باطنی طور پر چیزوں کو جان سکتا ہے۔ کئی بار، جسے کچھ لوگ ''سمجھ'' کہتے ہیں یا تو باطنی گواہی ہوتی ہے یا عِلمیّت کا کلام عمل میں آتا ہے۔

۳۔ **دماغ پڑھنا:** رُوحوں کو پرکھنے کا دماغ سے کوئی تعلق نہیں ہے — یہ رُوح القدس کی طرف سے ایک مافوق الفطرت مکاشفہ ہے۔

۴۔ **لوگوں کے عیبوں کو پہچاننا:** یہ تنقید کا ''تحفہ'' یا پرکھنے کا ''تحفہ'' نہیں ہے۔ اِس ''نعمتوں'' کو حاصل کرنے کے لیے کسی کا نجات یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے!

ہم مندرجہ ذیل حوالے میں رُوحوں کے امتیاز کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

۲ سلاطین ۶:۱۳۔۱۷ آیت پڑھیں۔

رُوحوں کے اِمتیاز کے ظہور کے ذریعے، خُداوند نے الیشع کے خادم کی آنکھیں کھول دیں۔ اُس نے الیشع کے اِردگرد فرشتوں کی ایک فوج کو دیکھا۔ فرشتوں کا یہ لشکر خُداوند کی طرف سے اُس کی آنکھ کھولنے سے پہلے ہی موجود تھا۔ وہ صرف اُن کو دیکھ نہیں سکتا تھا کیونکہ فرشتے رُوح ہیں۔ جب خُداوند نے اُس کی آنکھیں کھولیں تو وہ روحانی دنیا میں دیکھنے لگا۔

ہمیں رُوحوں کا اِمتیاز ہماری حفاظت، ہماری خدمت یا دُوسرے لوگوں کی حفاظت کے مقصد سے دیا جا سکتا ہے۔ رُوحوں کے اِمتیاز کے ذریعے، ہم جان سکتے ہیں کہ مافوق الفطرت ظہور کے پیچھے کونسی رُوح ہے۔ تمام مافوق الفطرت مظاہر رُوح القدس کے مظہر نہیں ہیں۔ بُری رُوحیں بھی مافوق الفطرت مظاہر اپیدا کر سکتی ہیں۔ تاہم، ہمیں ہر صورت میں یہ جاننے کے لیے رُوحانی دُنیا میں جانے کی ضرُورت نہیں ہے۔ عِلمیّت کے کلام کے ذریعے یا باطنی گواہی کے ذریعے یہ جاننا بھی ممکن ہے

کہ مافوق الفطرت مظہر کے پیچھے کونسی رُوح کارفرما ہے۔

رُوحوں کا اِمتیاز ہمیں مافوق الفطرت طور پر دُوسروں کی خدمت کرنے میں مدد کرنے کے لیے دِیا جا سکتا ہے۔ رُوحوں کے اِمتیاز کے ظہور کے ذریعے، رُوح القدس کسی شخص میں موجود بُری رُوح کی موجودگی کو ظاہر کرسکتا ہے تاکہ اسے باہر نکالا جا سکے۔ رُوحوں کا اِمتیاز بُری رُوحوں کو نہیں نکالتا بلکہ اُن کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک بار جب شیطانی رُوح ظاہر ہو جاتی ہے، تو اُسے خاص اِیمان کے اِظہار کے ذریعے نکالا جا سکتا ہے۔

جو کچھ بھی خُدا جانتا ہے وہ اِنسان پر ظاہر ہوسکتا ہے جیسے رُوح چاہے۔ تین مظاہر کے ذریعے کچھ ظاہر کرتے ہیں، خُدا ماضی، حال یا مستقبل کی چیزوں بارے اپنے علم کو ظاہر کرسکتا ہے۔ خُدا حقائق، واقعات، محرکات، اصل، مقصد اَور تقدیر کو ظاہر کرسکتا ہے۔ خُدا ظاہر کرسکتا ہے کہ آیا یہ الٰہی ہے، انسانی ہے، شیطانی ہے، فطری ہے یا مافوق الفطرت ہے۔

اِیمان (خاص اِیمان)

خاص اِیمان ایسا اِیمان ہے جو خُدا کے رُوح کے ذریعہ دیا جاتا ہے، یہ کسی بھی اِیماندار کو ذاتی طور پر خدا کے ساتھ چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ خاص اِیمان اِنسان کو خُدا پر اِس طرح یقین کرنے کے قابل بناتا ہے کہ وہ خُدا کے کلام کو اپنے طور پر عزت دیتا ہے اَور معجزانہ طور پر مطلوبہ نتیجہ ابھی یا بعد میں حاصل کرتا ہے۔ خاص اِیمان رُوح القدس کا ایک مافوق الفطرت ظہور ہے۔ خاص اِیمان کا ظہور ہمیں مافوق الفطرت اعتماد اَور یقین دلاتا ہے جو ہمارے عام اِیمان سے باہر ہے۔

ہم مندرجہ ذیل حوالے میں خاص اِیمان کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

دانی ایل ۳: ۸۔۲۵ آیت پڑھیں

یہ کہانی تین آدمیوں کے بارے میں بتاتی ہے جو بادشاہ نبوکدنضر کے حکم کے خلاف گئے اَور سونے کی مورت کی پوجا کرنے سے انکار کردیا۔ وہ عبرانی تھے اَور اسرائیل کے خُدا کی پرستش کرتے تھے۔ کیونکہ اُنہوں نے بادشاہ کے حکم کی نافرمانی کی، بادشاہ نے اُنھیں آگ کی بھٹی میں پھینکوا دیا۔ ۱۷ آیت میں، اُن مردوں کے جواب پر غور کریں جب بادشاہ نے پوچھا کہ کون اُنھیں اُس کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ اُنہوں نے اِعتماد سے کہا، ''ہمارا خُدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹّی سے چھڑانے کی قُدرت رکھتا ہے اَور اے بادشاہ وُہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چُھڑائے گا۔'' اِیمان کی نعمت کے ذریعے، وہ معجزانہ طور پر آگ سے بچنے اَور تمام بابل کے لِئے گواہ کے طور پر خدمت کرنے کے قابل ہوئے۔

خاص اِیمان کیا نہیں ہے:

۱۔ **نجات بخش اِیمان:** خاص اِیمان وہ اِیمان نہیں ہے جس کے ساتھ ہم بچائے گئے تھے۔ نجات بخش اِیمان، خُدا کا ایک تحفہ ہے جو ہمیں خُدا کے کلام کے ذریعے ملتا ہے، اِس سے پہلے کہ ہم نجات پائیں۔ ہمیں نئی پیدائش حاصل کرنے کے لیے اِیمان کی مشق کرنا ہے۔ اگر خاص اِیمان ہی وہ اِیمان تھا جس کے ذریعے ہم نے نجات پائی، تو وہ تمام لوگ جو انجیل کو سنتے ہیں اِیمان نہیں لا سکتے اَور نجات نہیں پا سکتے تھے۔

۲۔ **عام ایمان**: خاص اِیمان وہ اِیمان نہیں ہے جس کی مشق کر کے ہر اِیماندار اُن چیزوں کو حاصل کر سکتا ہے جس کا خُدا کے کلام میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہر ایماندار کے پاس ایمان کا ایک پیمانہ ہے۔ وہی ایمان جس کے ذریعے ہم بچائے گئے تھے خُدا کے کلام کے دُوسرے شعبوں میں بھی فروغ دیا جا سکتا ہے۔ خُدا کے کلام کی بدولت ہمارے اِیمان کو بڑھایا جا سکتا ہے (رومیوں ۱۰: ۱۷ آیت)، اَور خُدا کے ساتھ چلنے اپنی روزمرہ زندگی میں اِس مشق کر کے اِسے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ہر ایماندار اِیمان میں مضبوط ہو سکتا ہے۔ اپنے اِیمان کے ذریعے، کوئی بھی اِیماندار ہر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جس کا خاص طور پر خُدا کے کلام میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر خاص اِیمان کا مظہر، عام اِیمان تھا، تو ہر ایماندار مرقس ۱۱: ۲۴ آیت پر عمل نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اُن چیزوں کو حاصل کر سکے جن کا خُدا کے کلام میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

نجات سے بالاتر چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے خاص اِیمان ضروری ہے یا جن کا خاص طور پر خُدا کے کلام میں ہم سے وعدہ نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، ایک حقیقی پہاڑ کو سمندر میں ڈالنے کے لیے خاص ایمان ضروری ہو گا (دیکھیں مرقس ۱۱: ۲۳ آیت)۔ خاص ایمان ایسا اِیمان ہے جو ہمیں رُوح القدس کی طرف سے دیا گیا ہے جو اُس اِیمان سے ہٹ کر ہے، اور یہ ہمیں خُدا کے ساتھ چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ہمیں خاص اِیمان دیا گیا ہے، اَور جیسا رُوح القدس چاہتا ہے نہ کہ جیسا ہم چاہیں اور ہمیشہ اُس کے جلال کو بڑھانے اَور اُس کا اعلان کرنے کے لیے کام کرتے رہیں گے۔

معجزات کا کام کرنا

معجزات کا کام رُوح القدس کا ایک مافوق الفطرت مظہر ہے جس کے ذریعے کوئی اِنسان معجزہ کرتا ہے۔ معجزے کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ رُوح القدس کی طاقت سے فطرت کے عام کام میں مافوق الفطرت مداخلت کا نام ہے۔

معجزات کے کام میں خُدا کی زبردست طاقت شامل ہوتی ہے جو کسی شخص کے ذریعے ایسا کام کرنے کے لیے صادر ہوتی ہے، جو اِنسان کی فطری صلاحیت یا فطرت کے معمول سے باہر ہو۔ معجزات کا کام ایسے اِیمان کو استعمال کرتا ہے جو فعال طور پر معجزہ کرے۔

معجزات کا کام یہ نہیں ہے:

۱۔ **بدن کی شفا ہے**: معجزات کے کام کے مظہر میں محض جسمانی شفا شامل نہیں ہے۔ شفایابی میں جسمانی حِصّوں میں بیماری یا روگ کو دُور کرنا شامل ہے۔ یہ کسی بیمار کو شفا دینا ہے۔ عام معنوں میں خُدا کی قُدرت سے شفا ایک معجزہ ہے۔ تاہم، خُدا کی قُدرت سے شفایابی ظاہر میں معجزات کا کام نہیں ہے۔ معجزات کا کام جسمانی بدن میں تخلیقی معجزات پیدا کرنے کے لیے کام کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جسم کے اُن حصوں کو تبدیل کرنے کے لیے جو غائب ہوں، اِس میں تخلیقی معجزات ضروری ہیں۔ ایک شخص جس کے جسم کا کوئی حصہ نہ ہو اُسے محض شفایابی کے معجزے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُسے تخلیقی معجزے کی ضرورت ہے۔ شفایابی بیماری کو دُور کرتی ہے یا جسم کے اُن حصوں میں جو موجود ہیں اِن میں بیماری والی حالت کو ٹھیک کرتی ہے۔

۲۔ **خاص ایمان**: خاص اِیمان، اِس اِیمان کو کام لیتا ہے جو غیر فعال طور پر معجزے کی توقع رکھتا ہے۔ خاص اِیمان کے اظہار کے ذریعے، کوئی شخص صرف یقین کرتا ہے اَور خُدا اُس کے لیے معجزہ کرتا ہے۔ معجزات کے کام کے ظہور کے ذریعے، کسی شخص کے ذریعے معجزہ کرنے کے لئے، خُدا کی طاقت اُس کے ذریعے جاری ہوتی ہے۔

ہم مندرجہ ذیل حوالے میں معجزات کے کام کرنے کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

یوحنا ۲:۱۔۱۱ آیت پڑھیں۔

معجزات کا کام اُس وقت ظاہر ہوا جب یِسُوع نے پانی کو مے میں تبدیل کِیا۔ یِسُوع کے ذریعے یہ جسمانی معجزہ ہوا۔ یہ یِسُوع کی خدمت کا پہلا معجزہ تھا۔ ہم اِس معجزے کا مقصد ۱۱ آیت میں پاتے ہیں، یعنی خدا کا جلال ظاہر ہوا، جس کے نتیجے میں اُس کے شاگرد اُس پر اِیمان لائے۔

معجزات کا کام کرنا، رُوح القدس کے مَسح کرنے سے معجزہ کرنے کا ایک مخصوص عمل ہے۔ یہ فعال ہے، غیر فعال نہیں۔

شفایابی کا نعمت

شفا کی نعمت مرض اَور بیماری کے علاج کے لیے رُوح القدس کا ایک مافوق الفطرت مظہر ہے (بغیر کسی قدرتی ذرائع کے)۔ شفایابی کی نعمت مافوق الفطرت طور پر بیماروں کو نجات دِلانے اَور جسمانی بدن میں شیطان کے کاموں کو ختم کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ وہ بیماریوں کے مافوق الفطرت علاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ شفایابی کی نعمت صرف یک طرفہ ہے، جس کے ذریعے کسی شخص کو شفایابی کی خدمت ملتی ہے۔

شفایابی کی نعمت یہ نہیں ہے:

۱۔ **قُدرتی شفایابی**: شفایابی کی نعمت کا میڈیکل سائنس یا کسی بھی قسم کی قدرتی شفا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۔ **شفایابی**: شفایابی کی نعمت کسی شخص کے ذریعے دُوسرے کو شفا دینے کی مافوق الفطرت نعمت ہے۔ شفایابی کی نعمت شفایابی کا مسح نہیں ہے۔

۳۔ **شفا کا وعدہ**: ہر اِیماندار کو شریعت کی لعنت سے چھٹکارا دیا گیا ہے، جس میں غربت، رُوحانی موت اَور بیماری شامل ہے۔ ہر اِیماندار کے لیے، شفایابی پہلے ہی یسوع مسیح کے فدیہ کے کام کے ذریعے مکمل ہو چکی ہے۔ اِیماندار کو شفایابی کی نعمت پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ پہلے ہی پورا ہو چکا ہے۔

ہم مندرجہ ذیل حوالے میں شفایابی کی نعمت کی ایک مثال دیکھتے ہیں:

یوحنا ۵:۱۔۱۷ آیت پڑھیں۔

بیت حسدا کے حوض کے کنارے فالج کا مریض ٹھیک ہُوا۔ اُس آدمی نے اپنی شفایابی کے لیے کچھ نہ کِیا۔ شفایابی کی نعمت اُس شخص کے اِیمان پر مُنحصر نہیں ہے، جِسے شفا کی ضرورت ہے۔

'شفا کی نعمت' کی اصطلاح جمع کا صیغہ ہے۔ بیماریوں اَور امراض کی بہت سی اقسام ہیں۔ جب شفا کی نعمت ظاہر ہوتی ہے تو اُس شخص کی شفایابی خُدا کی طرف سے کسی دُوسرے شخص کی بدولت ملتی ہے، جسے شفایابی کی ضرورت ہوتی ہے۔ شفا کی نعمت رُوح القدس کی مرضی کے مطابق کام کرتی ہے۔ جب کوئی شخص شفا کی نعمت کے

ظہور سے شفا پاتا ہے، تو شفا پانے والے شخص کی طرف سے کسی اِیمان کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگرچہ بعض اوقات اِیمانداروں کو شفا کی نعمت کے ذریعے شفا دی جا سکتی ہے، لیکن خُدا نے شفا کی نعمت کو کلیسیا میں خُود کی شفایابی کے لیے نہیں رکھا۔ اگر اِیماندار نجات کی روشنی میں چلتے ہیں، تو اُنھیں شفایابی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اُس نے دُنیا کو شفا دینے والے خادم کو شفایابی کی نعمت دی ہے۔ جب اِیماندار ارشادِ اعظم کو پورا کرتے ہوئے بیماروں پر ہاتھ رکھتے ہیں (مرقس ۱۶: ۱۵۔۱۸)، تو بعض اوقات ایک مَسح آئے گا، اور اُن کے ذریعے شفایابی کی نعمت ظاہر ہوگی (جیسا کہ روح القدس چاہتا ہے)۔

نبُوّت

نبُوّت کسی معروف زُبان میں ایک مافوق الفطرت کلام کو کہتے ہے۔ نبُوّت میں، تمام الہامی کلام عوامی زُبان میں الہامی مُنادی اَور تعلیم شامل ہیں۔ نبُوّت کی نعمت کو سادہ نبُوّت سمجھا جاتا ہے اِور یہ کسی بھی اِیماندار کے ذریعے کی جاتی ہے، رُوح القدس چاہتا ہے۔

نبوت کی نعمت کا مقصد مندرجہ ذیل حوالے میں پایا جا سکتا ہے:

اکرنتھیوں ۱۴: ۳ آیت

نبُوّت کی نعمت کا بنیادی مقصد لوگوں کی اَصلاح، نصیحت اَور تسلی کے لِئے کلام کرنا ہے۔ یہ محض مستقبل کی پیشین گوئی کرنا یا آنے والی چیزوں کے بارے میں بتانا نہیں ہے۔ یہ تعمیر، حوصلہ افزائی، اَور آرام فراہم کرنے کے لئے ہے۔ اگر نبُوّت ترقی، نصیحت اَور تسلی نہیں دیتی ہے، تو یہ ظاہر میں نبُوّت کی حقیقی نعمت نہیں ہے۔ نبُوت کی نعمت میں کوئی مکاشفہ نہیں ہوتا۔ نبوت کی نعمت میں عموماً خُدا کی حمد کی جاتی ہے۔

نبُوّت کی نعمت کیا نہیں ہے:

۱۔ **مکاشفہ (لوگوں کو مخصوص سمت نہیں دیتی)**: سادہ نبُوّت ہر شخص کو ذاتی رائے نہیں دیتی (ذاتی نبُوّتیں بائبل کے مطابق نہیں ہیں)۔ یہ مستقبل کے واقعات کی پیشین گوئی نہیں کرتی، کوئی فیصلہ نہیں سُناتی، ملامت، تنقید، یا شرمندہ نہیں کرتی۔ یہ اپنی طرف توجہ نہیں دلاتی۔ نبُوّت کی نعمت لوگوں کے دِلوں کی حوصلہ افزائی، تسلی، ترقی، تقویت، اَور اُن کو ترقی دیتی ہے۔

۲۔ **مُنادی اِور تعلیم**: نبُوّت کا مطلب مُنادی یا تعلیم نہیں ہے۔ مُنادی کرنا یا سکھانا، ہمیں اپنے آپ کو خُدا کے سامنے مقبول ظاہر کرنے کے لِئے مطالعہ کرنا چاہیئے (۲ تیمتھیس ۲: ۱۵)۔ کوئی شخص نبُوّت کے لیے مطالعہ نہیں کرتا۔ تاہم، جب کوئی شخص مُنادی یا تعلیم دے رہا ہوتا ہے، تو وہ رُوح القدس سے متاثر ہو کر ایسی باتیں کہہ سکتا ہے جو اُس کے دماغ کی بجائے اُس کی رُوح سے آتی ہیں۔ یہ نبُوّت کی نعمت کا ایک حِصّہ ہے۔ لیکن مُنادی اَور تعلیم بذاتِ خود نبُوّت کی نعمت نہیں ہے۔

۳۔ **نبُوّت کی نعمت کی خدمت**: نبُوّت کی نعمت اَور نبی کی خدمت میں فرق ہے۔ ہر اِیماندار نبُوّت کر سکتا ہے، لیکن ہر اِیماندار نبی نہیں ہے (اکرنتھیوں ۱۲: ۲۸۔۲۹ آیت دیکھیں)۔ نبی خُدا کے کلام کا مُنادی یا اُستاد ہوتا ہے (جیسے رسُول، مبشر، پادری اَور اُستاد)۔ ایک نبی کے مظاہر بھی ہوتے ہیں جو اُس کی خدمت میں پیشنگوئی کو مستقل بنیادوں پر ظاہر کرتے ہیں۔

ہم مندرجہ ذیل حوالے میں نبُوّت کی نعمت اَور ایک نبی کی خدمت کے درمیان فرق کی ایک مثال دیکھ سکتے ہیں:

اعمال ۲۱:۸۔۱۱ آیت

فلپس کی چار بیٹیوں نے نبُوّت کی۔ تاہم، دراصل اُنہوں نے نبُوّت کرنے سے وہ نبی نہیں بن گئیں۔ یہ نبُوّت کی نعمت ہی ہے جو نصیحت کرتی ہے، ترقی دیتی اَور راحت بھی دیتی ہے۔ یہ نبُوّت کی نعمت ہی ہے جس میں ہر ایماندار کام کر سکتا ہے۔ ۱۰ اَور ۱۱ آیت میں ہم نبی کی خدمت دیکھ سکتے ہیں۔ اگبس نبی کی پیشینگوئی ذریعے حکمت کا کلام ظاہُوا تا کہ یہ بیان کیا جا سکے کہ جب پولس یروشلیم جائے گا تو اُس کے ساتھ کیا ہوگا۔

رُوح سے معمور ہر ایماندار کو نبُوّت کی نعمت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، ہر ایماندار نبی نہیں ہوتا۔ نبی ایک مخصوص خدمت کی نعمت ہے۔ نبی خُدا کی طرف سے بُلایا جاتا ہے جو اچانک الہام کے جذبے سے یا اچانک مکاشفے کی روشنی سے بولتا ہے۔ یہ وہ ہے جو مافوق الفطرت چیزوں کو دیکھتا اَور جانتا ہے۔ وہ خُدا کا ترجمان ہے۔ اِس مَسح کی وجہ سے، پیشن گوئی کے ساتھ ساتھ عِلمیّت کا کلام، حکمت کا کلام اَور/یا رُوحوں کا اِمتیاز، نبی کے ذریعے مستقل طور پر یہ نعمتیں ظاہر ہوں گی۔ پھر بھی، یہ چیزیں کام کرتی ہیں جیسے رُوح القدس چاہتا ہے نہ کہ جیسے نبی چاہتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم اِس نعمت میں عوامی طور پر اِستعمال ہونے کی توقع کریں، ہمیں پہلے نبُوّت کے نجی پہلو کا تجربہ کرنا چاہیے۔

افسیوں ۵:۱۸۔۱۹ آیت پڑھیں۔

جب کوئی شخص ابتدائی طور پر رُوح القدس سے معمور ہو جاتا ہے، تو غیر زُبان میں بات کرنے کے نتیجے میں ایک بہاؤ جاری ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص رُوح سے معمور زندگی کو برقرار رکھتا ہے تو وہ زبور، حمد، اَور رُوحانی گیتوں سمیت دیگر باتوں کا تجربہ کرے گا۔ ایک لحاظ سے یہ پیشن گوئی ہیں کہ یہ کسی کے ذاتی اِستعمال کے لیے الہامی کلام ہے۔ جب آپ خود کو خُدا کے سپُرد کر دیتے ہیں تو خُدا آپ کو عوامی میدان میں لے جائے گا۔

کلسیوں ۳:۱۴ آیت پڑھیں۔

کلام کو آپ اپنے اندر پوری طرح حکمت کے ساتھ رہنے دیں۔ پوری طرح کا مطلب ہے کثرت سے۔ سادہ نبوت رُوح القدس کو اِس بات کا موقع دیتی ہے کہ وہ کلام کو قبول کرے، جو آپ میں ہے اَور اُسے آپ کی رُوح سے ظاہر کرے اَور اِایک دوسرے سے بات کرے — تسلی دینے، ترقی دینے، نصیحت کرنے کے لیے۔ صرف خُدا کا کلام ہی اُسے پورا کر سکتا ہے۔ سچی نبوت بائبل مُقدس میں سے نہ کچھ کم کرتی ہے اور نہ ہی اس میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ اُس میں تیزی لائے گا جو ہمیں پہلے ہی خدا کی طرف سے دیا گیا ہے۔ حقیقی نبُوّت سچائی کے صحیفوں سے نئی اَور پُرانی چیزوں کو سامنے لائے گی اَور اُنھیں ہمارے لیے زِندہ اَور طاقتور بنائے گی۔

زُبانوں کی اِقسام اورزُبانوں کا ترجمہ

’’روح القدس کا بپتسمہ‘‘ کے سبق میں، ہم نے زُبانوں کے مقاصد پر تبادلہ خیال کِیا ہے اور نجی/عبادت کے پہلو پر غور کِیا ہے۔ اِس سبق میں، ہم زُبانوں کے عوامی پہلو پر توجہ مرکوز کریں گے۔ زُبانوں کی قسمیں اَور زُبانوں کا ترجمہ رُوح القدس کی دو الگ الگ نعمتیں ہیں۔ تاہم وہ ایک ساتھ اُس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب اِیماندار عبادت کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اُس وجہ سے، ہم ان کا ایک ساتھ مطالعہ کریں گے۔

زُبانوں کی قسمیں ایک مافوق الفطرت کلام ہے جو رُوح القدس کی طرف سے زُبانوں کی نعمت میں دیا جاتا ہے جو کہ بولنے والے نے کبھی نہیں سیکھی اَور نہ ہی بولنے والے کے دماغ سے سمجھی جاتی ہیں۔ یہ زُبانیں لازمی طور پر سننے والوں کو سمجھ نہیں آتیں حالانکہ بعض اوقات یہ سننے والے سمجھ سکتے ہیں۔ زُبانوں کی قسمیں رُوح کی ایک مافوق الفطرت نعمت ہے۔ دوسری زُبانوں کو اچھی طرح سیکھنے اَور بولنے کی صلاحیت سے اُس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اِس کا اِنسان کے دماغ سے کوئی تعلق نہیں۔

مختلف قسم کی زبانیں ہیں۔ تمام قسم کی زبانیں لُبِ لُباب میں ایک جیسی ہی ہیں لیکن مقصد اَور اِستعمال میں مختلف ہیں۔ غیر زُبانوں میں بات کرنے کے مختلف درجات ہیں اَور کچھ قسم کی زُبانوں پر مَسح کا معیار بھی فرق ہے۔ مختلف زُبانیں رُوح کی طرف سے دی گئی ہیں۔ نہ صرف زمین پر مختلف زُبانیں ہیں جو انسان جانتے ہیں، بلکہ فرشتوں کی زُبانیں (آسمانی زُبانیں) بھی ہیں۔ ہر اِیماندار رُوح القدس سے معمور ہوسکتا ہے اَور غیر زُبانوں میں بات کرسکتا ہے۔ غیر زُبان میں بات کرنا اُن مافوق الفطرت علامات میں سے ایک ہے جس کی پیروی ہر اِیماندار کو کرنی چاہیے۔

ہر اِیماندار یہ دُعا بھی کرسکتا ہے کہ وہ زُبان کے ترجمہ پر کام کرے۔

اکرنتھیوں ۱۴:۱۲۔۳۰ آیت پڑھیں۔

اگر ہر اِیماندار غیر زُبانوں میں بات کرسکتا ہے تو ہر اِیماندار یہ دُعا بھی کرسکتا ہے کہ وہ اِن زبانوں ترجمہ کرسکے۔ تاہم، یہ رُوح القدس کی رہنمائی اَور مَسح کے ساتھ ہی ہونا چاہئے۔ زُبانوں ترجمہ ایک مافوق الفطرت طاقت ہے جو رُوح القدس کی طرف سے دی جاتی ہے تاکہ غیر زُبانوں میں کہی گئی بات کا مطلب ظاہر کِیا جاسکے۔ بالکل اُسی طرح جیسے غیر زُبانوں میں بولنے کے ساتھ، زُبانوں کا ترجمہ ایک عوامی اَور نجی پہلو دونوں ہوتے ہیں۔ اِس سبق میں، ہم زُبانوں کے ترجمے کے پہلو پر غور کریں گے۔

زبان کا ترجمہ یہ نہیں ہے:

۱۔ **زبانوں کا ترجمہ**: اِسے زُبانوں کی تشریح کہا جاتا ہے۔ رُوح کی یہ نعمت زُبانوں کا لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں کرتی۔ زُبانوں کا ترجمہ کرنے کے لیے زبانوں میں بولے جانے والے الفاظ سے زیادہ یا کم الفاظ کی ضرورت ہوسکتی ہے تاکہ غیر زُبانوں میں کہی گئی بات کا مطلب ظاہر ہوسکے۔ اس وجہ سے، ترجمہ یا تو لمبی ہوسکتی ہے یا مختصر بھی ہوسکتی ہے۔

زُبانوں کا ترجمہ ہمیشہ زُبانوں کی قسموں پر منحصر ہوتا ہے۔ زُبانوں کا ترجمہ اُس وقت تک کامیاب نہیں ہوتا جب تک کہ زُبانوں کی قسمیں ظاہر نہ ہوں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ زُبان میں کلام کو قابل فہم بنایا جائے تاکہ سننے والوں کی اِصلاح ہوجائے۔

۱ کرنتھیوں ۱۴:۵ آیت پڑھیں۔

زُبانوں کی قسمیں اَور زبانوں کی تشریح ایک ساتھ چلتی ہے، اَور یہ نبُوّت کے مترادف ہے۔ وہ اِسی مقصد یعنی نبُوّت کے لیے ہیں۔ جب کلیسیا کو مخاطب کرنے کے لیے عموماً غیر زُبانوں میں کلام کیا جاتا ہے، تو اِس کا ترجمہ کِیا جانا چاہیے تاکہ کلیسیا کی اِصلاح ہو سکے۔ غیر زُبانوں میں بات کرنا اَور زبانوں کی تشریح ایک ساتھ کلیسیا کی اِصلاح کرتی ہے۔ وہ تمام رہنما خطوط جو کلیسیا میں نبُوّت کی نعمت پر لاگو ہوتے ہیں وہ کلیسیا میں زُبانوں کی قسموں اور زُبانوں کی تشریح کے عمل پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

ہم اپنی رُوح سے اسی طرح ترجمہ کرتے ہیں جس طرح ہم زُبان سے بولتے ہیں۔ تشریح اُسی جگہ سے آتی ہے جہاں سے زبانیں آتی ہیں۔ یہ ہمیں اُسی وقت رُوح کی طرف سے ملتی ہے۔

کلیسیا میں، اگر غیر زُبانوں میں کلام کی تشریح نہیں کی جاتی ہے، تو کلیسیا کی اِصلاح نہیں ہوگی۔ غیر زُبان میں بات کرنا اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو اِیمان نہیں لاتے۔ یہ خُدا کی موجودگی کی علامت ہے۔ یہ نشان اُن کے خلاف گواہی کے طور پر کام کرتا ہے، کیونکہ اُنہوں نے جو کہا گیا تھا اُس پر یقین نہ کِیا۔ ہر ایماندار کھلے عام غیر زبان میں کوئی جملہ کہہ سکتا ہے، لیکن سب کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ رُوح القدس کی رہنمائی کے مطابق اور رُوح القدس کے مَسح کے ساتھ کِیا جانا چاہیے۔ خُدا کی بڑائی کے لیے غیر زُبانوں میں دعا مانگنے اَور کلیسیا کو مخاطب کرنے کے لیے غیر زُبان میں عوامی سطح پر کلام سُنانے میں فرق ہے۔ کوئی بھی اِیماندار جب چاہے خُدا کا شکر ادا کرنے اَور عبادت کرنے کے لئے خُدا سے غیر زبان میں بات کر سکتا ہے۔ تاہم، کلیسیا سے خطاب کرنے کے لیے عوامی زُبان میں بات کرنا رُوح القدس کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ اُس صورت میں ایک ہی خدمت میں صرف دو یا تین افراد ہی غیر زُبان میں کلام کریں۔

صرف ایک شخص متعلقہ زُبان میں ترجمہ کرے۔ یوں غیر زُبان کا ترجمہ ایک سے زائد لوگ نہ کریں۔ یہ غیر زُبانوں میں ایک ہی جُملے کی مسابقتی ترجموں کو روکنے کے لِئے ہے۔ ہر ایماندار غیر زُبان کا ترجمہ کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ جانتا ہے کہ زُبانوں کے ترجمہ کی نعمت اُس کے پاس ہے اَور وہ خُدا سے ایسا کرنے کی درخواست کرے۔ تاہم، عبادت میں اِیمانداروں کو رُوح القدس کو سننا چاہیے کہ غیر زُبانوں کے ہر ایک اِظہار کی میں تشریح کس کو کرنی چاہیے (صرف ایک کو ہی غیر زُبان کا ترجمہ کرنا چاہیے)۔ ایک وقت میں ایک ہی بندہ غیر زُبان کا ترجمہ کرے۔ تمام کام شائستگی اور ترتیب سے ہونے چاہئیں۔

جب سب ایک ہی وقت میں ایک عِبادت میں ایک ساتھ دُعا کر رہے ہوں یا خُدا کی تعریف کر رہے ہوں، تو خُدا سے غیر زُبان میں بات کرنا ٹھیک ہے۔ کیوں؟ اُس صورت میں، پوری کلیسیا کو خداوند کی عِبادت کے ذریعے ترقی دی جا رہی ہے اَور اِس کی تشریح کرنے کی ضرُورت نہیں ہے۔

زُبانوں کی قسمیں اَور زُبانوں کا ترجمہ ایک خدمت ہے، جو کہ خدمت کی نعمت ہے اور نبی کی خدمت جیسی ہے۔ ہر اِیماندار غیر زُبان میں بات کر سکتا ہے اور ترجمہ کر سکتا ہے، لیکن سبھی اِن خدمتوں میں کام نہیں کر سکتے (جیسا کہ ہر ایماندار نبُوّت کر سکتا ہے، لیکن سب نبی نہیں ہیں)۔

ہم پرانے عہد کے تحت کام میں رُوح کے تمام تاثیریں دیکھ سکتے ہیں، سوائے غیر زُبان میں بولنے اَور زُبانوں کے ترجمے کے۔ یہ دو تاثیریں رُوح القدس کی طرف سے موجودہ دور کے لیے ہیں، یعنی یہ نئے عہد کے اِس دور کے لیے ہیں۔

ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ان مظاہر کا مقصد خدا کی تعریف کرنا اَور خُدا کی بادشاہی کو وسعت دینے کے لئے فصل کاٹنا ہے۔ہمیں رُوح القدس کے ساتھ تعاون کرنا سیکھنا چاہیے تاکہ وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے رُوحانی نعمتوں کے ساتھ ہمارے ذریعے کام کر سکے۔غیر زُبانوں میں بولنے کی طرح،ہمیں رُوح القدس کو اپنے ذریعے کام کرنے دینا چاہیے۔لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔ہمیں اُسے موقع دینا چاہیے کہ وہ ہمارے ذریعے اپنی مرضی کو پورا کر سکے۔وہ ایمانداروں کے ذریعے کام کرتا ہے۔تو پھر ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ا۔ اپنی ذاتی دُعا کے وقت میں غیر زُبانوں میں دُعا کریں – یہ مافوق الفطرت اَور رُوحانی نعمتوں کا دروازہ ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ مافوق الفطرت ہماری زندگی میں کام کرے،تو ہمیں اِس دروازے سے گزرنا چاہیے۔ہمیں رُوح القدس کا بپتسمہ لینا چاہیے اَور غیر زُبان میں بولنا چاہیے۔روزانہ غیر زُبان میں بات کرنے سے ہمیں یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کب رُوح القدس اپنے آپ کو مختلف طریقوں سے ہمارے ذریعے ظاہر کرنا چاہتا ہے،جس میں رُوحانی نعمتیں بھی شامل ہیں۔جب کوئی شخص رُوح سے بھرپور زِندگی گزارتا ہے،تو وہ دیگر نعمتوں کا تجربہ کرے گا،بشمول زبور،حمد،اَور رُوحانی گیت گانا۔یہ ایک لحاظ سے نبوتی اِظہار ہوتے ہیں جو شخصی طور پر اِستعمال کیے جاتے ہیں۔ایک بار جب آپ یہ سیکھ لیں گے کہ اُسے کیسے حاصل کرنا ہے تو خُدا آپ کو عوامی میدان میں لے جاسکتا ہے۔

۲۔ **لاعلم نہ بنیں**۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم اُس بارے میں لاعلم رہیں۔اُس میں اِس بات سے لاعلمی شامل ہے کہ نعمتیں کیا ہیں،اِن کا مناسب اِستعمال،اَور رُوح القدس کو کیسے حاصل کیا جائے۔مطالعہ کریں کہ کلام رُوحانی نعمتوں کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ہمیں رُوحانی نعمتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اُنھیں اپنی عوامی خدمت میں ظاہر ہونے دیں۔

۳۔ **رُوحانی نعمتوں کی خواہش کریں**۔اگر کلِیسیا اِن چیزوں کی خواہش نہیں کرتی ہے تو وہ اِن کے پاس نہیں ہوں گی۔رُوح القدس ایک کامل شریف النفس ہے۔جب پورا بدن اِن کی خواہش کرے گا تو رُوح القدس اِن نعمتوں کو تقسیم کرے گا جیسا کہ وہ چاہے گا۔اگر آپ کچھ چاہتے ہیں تو آپ اُس کے لئے دُعا کریں گے!

۴۔ **خود کو رُوح القدس کے سپُرد کریں** ۔ رُوح القدس اِن نعمتوں کو ایمانداروں کے ذریعے استعمال کرتا ہے۔ہمیں دِلیری اَور عاجزی کے ساتھ رُوح القدس کے سامنے جھکنا چاہیے اَور اُسے اپنے ذریعے کام کرنے دینا چاہیے۔

یہ تمام نعمتیں کلِیسیا کو دی گئی ہیں۔اگر ہم رُوح سے معمور رہتے ہیں اَور عاجزی اَور اُمید کا رویہ برقرار رکھتے ہیں،تو رُوح القدس اِن نعمتوں کو ظاہر کرنے کے لیے مسیح کے بدن کے کسی بھی رُکن کے ذریعے کام کر سکے گا۔کوئی بھی کلِیسیا جو رُوحانی نعمتوں کے حقیقی مقصد سے لطف اندوز ہو رہی ہے وہ ایک ایسی کلِیسیا ہوگی،جس پر خُدا کی طاقت کا چارج ہوگا اَور وہ بیداری کے لیے ایک ماحول پیدا کرے گا۔ایک چُست کلِیسیا ایک ہی موثر کلِیسیا ہوتی ہے، چاہے یہ انجیل کی منادی کی بات ہو یا لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے حوالے سے کوئی بات ہو۔

خوشخبری بانٹنا

ایک چھوٹا لڑکا اپنے باپ کے پاس آیا اُور اُس سے کیچ کھیلنے کو کہا۔ باپ کام میں بہت مصروف تھا، اِس لیے کہنے لگا، 'بیٹا، مجھے چند منٹ دو۔ مجھے یہ کام ختم کرنا ہے'۔ بیٹا چند منٹ بعد واپس آیا اُور اپنے باپ سے دُوبارہ کیچ کھیلنے کو کہا۔ باپ نے ابھی تک اپنا کام ختم نہیں کیا تھا اُور اُس نے اپنی میز کے اردگرد نظر دوڑائی تا کہ لڑکے کو اُس وقت تک مصروف رکھے جب تک وہ اپنا کام مکمل نہ کرلے۔

اُس کی نظریں بکھرے ہوئے کاغذات اُور کتابوں پر پڑی، پھر کسی رسالے پر آ ٹھہریں۔ اُس نے جلدی سے وہ رسالہ کھولا اُور ایک صفحے پر دُنیا کی تصویر دیکھی۔ اُس نے صفحہ پھاڑا اُور تصویر کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑ دیا۔ اُس نے آہستہ سے اُنھیں اپنے بیٹے کے چھوٹے ہاتھوں میں رکھ دیا۔ ''اِس تصویر کو دوبارہ ایک ساتھ جوڑو، پھر آ کر مجھے ملنا اُور ہم کیچ کھیلیں گے۔'' چند منٹ بعد، بیٹے نے تیوری چڑھے چہرے کے ساتھ دروازے سے جھانکا اور کہا، ''ڈیڈی، یہ تصویر بہت مشکل ہے۔ تمام رنگ ایک جیسے ہیں۔'' باپ اپنے سامنے والے صفحے پر غصے سے لکھتے ہوئے جلدی سے کچھ کہنے کے لئِے اُوپر دیکھا ''جاؤ دُوبارہ کوشش کرو۔ اِس میں آپ کو تھوڑا وقت لگ سکتا ہے، لیکن آپ اِسے جوڑ لوگے۔'' لڑکا غائب ہوگیا۔ باپ کے لیے حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ لڑکا چند منٹ بعد اپنے چہرے پر ایک بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ دُوبارہ نمُودار ہوا۔ اُس نے کہا ''ڈیڈی، میں نے کرلیا ہے۔''

''تم نے سب کرلیا؟'' ہاں، لڑکے نے فخر سے جواب دیا۔ ''میں نے سوچا کہ آپ نے کہا کہ یہ مشکل تھا۔ تم نے اِسے اتنی جلدی کیسے ختم کردیا؟'' باپ نے پوچھا۔ لڑکے نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے، مجھے دُنیا کو دُوبارہ اِکٹھا کرنے میں دشواری ہورہی تھی، لیکن پھر میں نے محسوس کِیا کہ پیچھے ایک آدمی کی تصویر تھی۔ مجھے بس اِتنا کرنا تھا کہ اِس آدمی کو دُوبارہ اکٹھا کِیا جائے اُور پُوری دُنیا اپنی جگہ ٹھیک ہونے لگی۔

کبھی کبھی دُنیا میں فرق پیدا کرنے کی کوشش کرنے کے بارے میں سوچنا اِنتہائی مشکل لگتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا کام لگتا ہے، ہم پیچھے ہٹ کر بیٹھ سکتے ہیں اُور کچھ نہیں کرسکتے۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک میں کوئی نہ کوئی ایسا ہوتا ہے جِسے خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کی محبت کے ساتھ باہر جائیں۔ یہ خاندانی رُکن، دوست، یا مقامی سٹور کا کیشیئر بھی ہوسکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کے اِردگرد ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں ہم ہر روز دیکھتے اُور بات کرتے ہیں۔ ہمیں کِسی دُوسرے ملک یا کسی مختلف ریاست میں جانے کی ضرورت نہیں ہے (حالانکہ بعض اوقات خُدا ہم سے اپنے دائرہ اثر کو تبدیل کرنے کو کہتا ہے)۔ یہ پوری دُنیا کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ایک وقت میں دُنیا کے ایک شخص کے ذریعے ایک تک رسائی کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ ہماری دُنیا میں فرق پیدا کرنے کے بارے میں ہے — اپنے اِردگرد کے لوگوں کے ساتھ خُدا کی محبت بانٹنا — چاہے ہم جہاں کہیں بھی ہوں۔ شاگردوں کے طور پر، ہمیں پھل لانا ہے اور نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔

ارشادِ اعظم

یِسُوع کے صلیب پر مرنے کے بعد، یسوع اپنے شاگردوں کے سامنے ظاہر ہُوا اُور چالیس دن تک اُن کے ساتھ رہا۔ وہ اُنھیں ایک عظیم کام کے لیے تیار کر رہا تھا جو وہ اُن سے کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

مرقس ۱۶:۱۵۔۱۸ آیت پڑھیں

نوٹ:متی ۲۸: ۱۶۔۲۰ آیت پڑھیں۔

ہم اِس حوالے کو''ارشادِاعظم'' کہتے ہیں کیونکہ اس میں یسُوع نے اپنے شاگردوں کو کرنے کے لیے کوئی کام دیا جسے وہ یسُوع کے آسمان پر جانے کے بعد کریں گے۔اگر آپ اُس کے شاگرد ہیں،تو یہ حوالہ آپ کے لیے بھی حکم ہے۔اُس نے ہمیں ایک مقصد دیا ہے۔ہر وہ چیز جو مسیح نے آپ کے لیے اپنی موت،تدفین،اَور جی اٹھنے کے ذریعے کِیا ہے وہ آپ کی زِندگی کو ایک خاص مقام کی طرف لے جاتا ہے۔جب آپ یسُوع کو اپنے خُداوند اور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں،تو آپ مسیح میں اپنے مقصد سے جُڑ جاتے ہیں۔

یوحنا ۵:۱۷ آیت پڑھیں۔

جب یہُودیوں نے ایک آدمی کو شفا دینے کی وجہ سے یسُوع اذیت دینا شروع کیا تو یسُوع نے اپنا دفاع کِیا۔اُس نے کہا کہ اُس کا باپ (آسمانی) ہمیشہ کام کرتا رہتا ہے اَور وہ بھی خُدا کے ساتھ اُس کام میں شامل ہے۔خُدا کا کام جاری ہے۔یسُوع نے اُس کام میں خُود حِصّہ لیا۔

ا یوحنا ۴:۱۷ آیت پڑھیں ۔ ہمیں اس دنیا میں کیسے رہنا ہے؟

ا کرنتھیوں ۳:۹ آیت پڑھیں۔ہم کِس کے ہم خدمت ہیں؟

----

۲ کرنتھیوں ۳:۵۔۶ آیت پڑھیں ۔ اُس نے کِس کو نئے عہد کا خادم بنایا ہے؟

----

۲ کرنتھیوں ۵:۱۹۔۲۰ آیت پڑھیں ۔ وہ ہمیں کیا بُلاتا ہے؟

جیسا وہ ہے ہم بھی اُس دنیا میں ہیں!اگر ہم نے مسیح کو قبول کر لیا تو ہم اُس کام میں شامل ہو گئے جو خُدا ابھی کر رہا ہے۔ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔اُس نے ہمیں نئے عہد کا خادم بنایا ہے۔ہم اِس زمین پر مسیح کی نمائندگی کرتے ہیں اَور وہ ہمارے ذریعے خدمت کر سکتا ہے۔ہم اُس کام میں اُس کے ہم خدمت بن گئے۔لہٰذا،ہمیں اپنے

آپ سے یہ سوالات پوچھنے چاہئیں:

- وہ کیا ہے اَور خُدا اِس پر کام کر تا رہا ہے؟
- یِسُوع زمین پر کیا کرنے آیا تھا؟

اِن سوالوں کا جواب جاننے کے لیے مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

لوقا ۱۹:۱۰ آیت

لوقا ۴:۱۸ آیت

یوحنا ۱۰:۱۰ آیت

خُدا اپنے لوگوں کو الگ کر رہا ہے اَور اُنھیں بحال کر رہا ہے۔ خُدا نجات کے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔ یِسُوع انسانی شکل میں زمین پر فدیہ دینے کے لیے آیا۔ وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اَور نجات دینے کے لیے، اُن سے اپنے رابطے کو بحال کرنے اَور ہمیں بھرپور زندگی دینے کے لیے آیا۔ اگر یہ سچ ہے تو اُس کے ہم خدمتوں کے طور پر ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

۲ کرنتھیوں ۵:۱۶۔۲۰ آیت پڑھیں۔

خدا نے ہمارے ساتھ میل مِلاپ کر لیا ہے اور ہمیں میل مِلاپ کی خدمت دی ہے۔ خدا کا کام کیا ہے؟ یہ نجات کا کام ہے۔ لہٰذا، ہم بھی میل مِلاپ اَور نجات کے اِس کام میں شامل ہوتے ہیں۔ آخری حکموں میں سے ایک جو یِسُوع نے دِیا وہ ارشادِ اعظم تھا۔ آسمان پر جانے سے قبل اُس نے اپنے اِلوداعی پیغام میں ہمارے لیے اپنے مقصد کو بیان کیا!

مرقس ۱۶:۱۵۔۱۸ آیت پڑھیں۔

اِس حُکم کے بارے میں چند اہم باتیں ہیں جن پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت یہ ہیں:

۱۔ <u>یہ سب اِنسانوں کے لیے لکھا گیا تھا</u>۔ خُدا چاہتا ہے کہ سب مسیح کے عِلم کو حاصل کریں، لیکن وہ ہمارے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ کیونکہ ہم اِس زمین پر اُس کے نمائندے ہیں۔ اِنسان کو اِسے بہتر طور پر کرنے اَور اُس مقصد کے ساتھ منسلک رہنے کا واحد راستہ اِنجیل کو قبول کرنا ہے، اِسی کے واسطے اِنسان کو تخلیق کیا گیا ہے۔

۲۔ <u>یہ تمام اِیمانداروں کو لِکھا گیا تھا</u>۔ ہمیں اِس مقصد کے لیے پیدا کیا گئے تھے— تاکہ ہم اپنے باپ کے شبیہ بردار ہیں۔ ارشادِ اعظم یہ نہیں کہتا کہ وہ

جائے گا، لیکن یہ کہ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے یِسُوع کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا ہے، تو یہ حُکم آپ کے لیے لکھا گیا ہے۔

لوقا ۱۰:۲۔۳ آیت پڑھیں۔

لُوقا میں، وہ تھوڑی دُور جاتا ہے۔مزدُوروں کے لیے دُعا کرنے کے کہنے کے فوراً بعد، وہ یوں فرماتا ہے، جاؤ...**مَیں تُم کو بھیجتا ہوں** ۔ہمیں صرف مزدُوروں کے لیے دعا ہی نہیں کرنی چاہیے بلکہ مزدُور بننا بھی چاہیے۔ہمیں ایسے مزدُور **بننا** ہے جو پوری دُنیا میں جائیں۔آپ کو دُوسرے ملک جانے کی ضرورت نہیں ہے (حالانکہ خُدا آپ کو ایسا کرنے کے لیے بلا سکتا ہے)۔اپنے ہی علاقے میں جائیں۔یسوع نے کہا، جہاں آپ ہیں وہیں جائیں۔آپ جہاں رہتے ہیں، آپ اپنے پڑوسی کے پاس جائیں۔وہ لوگ جن سے آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں ملتے ہیں، اُن کے پاس جائیں۔

یِسُوع کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبُول کرنے کے بعد، ہم میں سے بہت سے لوگ خُدا کے لیے بڑے بڑے کام کرنے کے خواب دیکھتے ہیں۔آپ پوچھ سکتے ہیں کہ مَیں اِس مقصد میں کیسے فِٹ ہوں؟ مَیں اپنے کام کو کیسے جان سکتا ہوں؟ ہم خُدا کے لیے عظیم کام کیسے کرتے ہیں؟

مُجھے متی ۱۴ باب میں پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانے کا واقعہ یاد آ رہا ہے۔شاگرد یہ نہیں سمجھ سکے کہ اِن تمام لوگوں کے ساتھ کیا کریں جنہیں کھانا کھلانے کی ضرورت ہے۔تمام شاگردوں نے دیکھا کہ اُن کے پاس صرف تھوڑا سا کھانا تھا___ جو کہ بھُوکے لوگوں کو کھلانے کے لیے کافی نہ تھا۔وہ لوگوں کو رُخصت کرنا چاہتے تھے کیونکہ یہ کام اُن کی سمجھ سے باہر تھا۔لیکن خُداوند نے اُن سے صرف یہ کہا کہ جو کچھ اُس چھوٹے بچّے کے پاس ہے اُسے میرے پاس لاؤ۔اُس نے اُن سے کوئی بڑا یا عظیم یا ڈرامائی کام کرنے کو نہیں کہا۔اُس نے اُن سے کہا کہ وہ پانچ روٹیاں اَور دو مچھلیاں لے آئیں___ اَور بظاہر اِس چھوٹی سی بات میں شاگردوں کی فرمانبرداری کا نتیجہ ایک عظیم معجزے کی صورت میں نکلا۔پانچ ہزار لوگوں کو اِس چھوٹے سے عمل سے کھانا کھلایا گیا، یعنی جو اُن کے پاس تھا اَور جو کچھ اُن کے سامنے رکھا گیا۔ہم بڑے بڑے کام کرنا چاہتے ہیں اَور بعض اوقات ہم اس کا پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم اپنے قلیل ہدیوں سے لوگوں کو کیسے کھلائیں گے؟ اے خُدا تیرے پاس ہمارے لیے کون سی بڑی چیز ہے؟ لیکن خُدا ہمیں صرف فرمانبردار بننے کے لیے بُلاتا ہے اَور جو کچھ ہمارے پاس ہوتا ہے یوں ہم اُس میں سے بانٹ سکتے ہیں۔ہمیں خُدا کے لیے بڑے بڑے کام کرنے کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں صرف اپنی زِندگی اطاعت میں گزارنی ہے اَور اُسے خود کو اَور اپنی صلاحیتوں کو سونپ دینا چاہیے...اَور وہ اُسے لے گا اَور اُنھیں بڑی چیزوں میں بدل دے گا۔

آپ جن حالات میں جیسے بھی زِندگی بسر کرتے ہیں، آپ مُقدّس تثلیث کے اہم نقطے پر ہیں۔آپ یسوع کی حُضُوری میں ہیں۔وہ آپ میں اَور آپ کے ذریعے کام کرتا ہے۔وہ آپ کے بغیر کام کرنے سے انکاری ہے۔آپ اندھیرے میں چلے جاتے ہیں اَور آپ روشنی اَور خوشی ہیں۔آپ گناہ میں چلے جاتے ہیں اَور آپ زمین کے نمک ہیں جو اِسے روکتا ہے۔آپ اپنے ہر ایک قدم پر اَور اپنے ہر ایک لفظ سے یسوع کو دُنیا میں لے جا رہے ہیں۔

مَیں کیسے بانٹوں؟

آپ پوچھ رہے ہوں گے'' مَیں کیسے بانٹوں؟'' خُدا کی سچائی اَور محبت کو دُوسروں کے ساتھ بانٹنے کے کئی طریقے ہیں۔لیکن، اِس سبق میں، ہم دو آسان طریقے بیان کریں گے:

ا۔ اپنے اعمال کے ساتھ انجیل کی منادی کریں۔

۲۔ اپنے الفاظ کے ساتھ انجیل کی منادی کریں۔

آپ ایسی مثال بنیں جسے دوسرے دیکھیں۔ ہمارے تعلقات کا ایک الٰہی مقصد ہے۔ ہم لوگوں کی زندگیوں میں الٰہی مقصد کو پورا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

ہم نے پہلے سبق میں سیکھا کہ شاگردوں کو اچھے کام کرنے چاہئیں۔ بائبل اچھے کاموں کے بارے میں کیا بیان کرتی ہے؟ مندرجہ ذیل حوالے پڑھیں:

افسیوں ۲:۱۰ آیت

۲ تیمتھیس ۳:۱۷ آیت

متی ۵:۱۶ آیت

ہمارے اچھے کام (اُس سچائی میں رہنا جسے ہم جانتے ہیں اور خُدا کے کلام پر عمل کرنا) کی ابدی اہمیت ہوگی۔

- ہم اُن کو انجام دینے کے لیے بنائے گئے تھے۔
- اُنکو انجام دینے کے لیے خُدا ہمیں تیار کرتا ہے۔
- ہمارے اچھے کام اِنسانوں کے سامنے خُدا کو جلال دیں گے۔

ہم ایک مقصد کے تحت بنائے گئے ہیں۔ اِس زمین پر ہم سب کا ایک مقصد اور ایک خاص کام ہے۔ جیسے ہی آپ مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں تو آپ اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھ لیتے ہیں۔ آپ کو دُوسروں کے ساتھ مسیح کی خوشخبری بانٹنے کا حکم دیا گیا ہے (آپ کا بنیادی مقصد یہی ہے)۔ ہم اپنے عام مقصد کو کیسے انجام دیتے ہیں، یہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے مختلف ہے۔ خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے پہلے سے مخصوص اچھے کام (ابدی کام) تیار کر رکھے ہیں۔ ارشادِ اعظم میں ہم سب کا ایک مخصوص مقام ہے جو ہماری منفرد نعمتوں، بلاہٹ اور صلاحیت کو اِستعمال کرتا ہے۔ کوئی دُوسرا مسیح کے بدن میں ہماری مخصوص جگہ کو پورا نہیں کر سکتا جیسا کہ ہم کر سکتے ہیں۔

فِلپیوں ۳:۱۶ آیت پڑھیں۔

آپ مثالی زِندگی کیسے گزارتے ہیں؟ اُس سچائی پر چلیں (یا خود کو چلائیں / عمل کریں) جو آپ جانتے ہیں۔ جہاں آپ ہیں وہاں سے شروع کریں۔ جب آپ ایک شاگرد کے طور پر اپنی زِندگی گزاریں گے تو دُوسرے لوگ آپ کے بارے میں کچھ مختلف دیکھیں گے اور محسوس کریں گے۔ اپنی زِندگی میں کلام پر عمل کریں۔ اپنی زندگی میں خُدا کی رہنمائی پر عمل کریں۔

میری دادی ہسپتال کے بستر پر پڑی تھیں جیسے کہ میرے شوہر اور مَیں ہونڈوراس مشن ہسپتال میں خدمت کے لیے جانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ میری دادی کو سمجھ نہیں

آ رہی تھی کہ ہم کیوں جا رہے تھے۔ ایک دِن، جب میرے والد دادی کے پاس گئے تو میری دادی نے اُن سے سوال کِیا کہ ہم کیوں جا رہے تھے۔ ہمیں کسی دُوسرے ملک جانے کے لیے کونسی بات مجبور کر رہی تھی؟ وہ دیکھ سکتی تھی کہ ہم یہ کر رہے تھے کیونکہ ہم اپنے سے کسی بڑے کام پر یقین کرتے تھے۔ اُس نے اُس طریقے کے بارے میں کچھ دیکھا جس طرح ہم اپنی زندگی گزار رہے تھے اور اُس کے بارے میں کچھ سننا چاہتی تھی۔ جیسے ہی اُس نے ہماری زندگیوں کو دیکھا، اُس نے کچھ مختلف محسوس کِیا۔ اُس نے یِسُوع اَور اپنی زندگی کے لیے نجات کے اُس کے منصوبے کے بارے میں بات چیت کرنے کا دروازہ کھولا۔ وہ مرنے سے کچھ دیر پہلے ہی ہسپتال کے اپنے بستر پر نجات پا گئی۔ جب ہم ایک شاگرد کے طور پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں تو لوگ محسوس کرتے ہیں اَور کئی بار اُس سچائی کے لیے اُن کے دل کھول دیتا ہے۔

تاہم، ہم صرف اپنے اعمال کے ذریعے سچائی کو دُوسروں میں بانٹ نہیں سکتے۔ ہمیں اپنے الفاظ کے ساتھ انجیل کو بھی بانٹنا چاہیے۔

رومیوں ۱۰: ۱۴۔۱۵ آیت پڑھیں۔

اُنھیں مُنادی کے لیے بھیجا جانا چاہیے۔ اُنھیں لوگوں کو سُنانے کے لیے مُنادی کرنی چاہیے۔ اُنھیں سُن کر یقین کرنا چاہیے۔ وہ اُس کو کیسے پکاریں گے جس پر وہ اِیمان نہیں لائے؟ وہ اُس پر کیسے اِیمان لائیں گے جسے انہوں نے سُنا ہی نہیں اَور بغیر مُنادی کے کیسے سُنیں گے؟ جب تک اُنھیں نہ بھیجا جائے تو وہ مُنادی کیسے کریں گے؟

اُنھیں اُس کو پکارنے کے لیے یقین کرنا چاہیے! یہ سب کسی کے بولنے سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا، اچھے کام صرف ہمارے اعمال (یا ہم اپنی زندگی کیسے گزارتے ہیں) نہیں ہیں، بلکہ کلام کو بانٹنا بھی ہے۔ ہر بار جب آپ انجیل کی مُنادی کرتے ہیں تو آپ مسیح کی محبت کی شبیہ کو بیان کرتے ہیں۔

میں کیا بانٹوں؟

میری عمر چھبیس سال تھی۔ برسوں سے، میری بہن میرے ساتھ خُدا کی محبت کی بات کر رہی تھی۔ وہ میرے ساتھ خُدا کا کلام بانٹ رہی تھی۔ ایک موقع پر، مَیں نے اُسے یہاں تک کہا "میں تم سے پیار کرتی ہوں، لیکن تمہیں واقعی میرے ساتھ یِسُوع کے بارے میں بات کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔" زبردست! یقین کرنا مشکل ہے لیکن یہ سچ ہے۔ اُس نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ مجھے بائبل کی سچائی بتاتی رہی۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ خُدا کا کلام بیج ہے، لیکن یہ صرف کسی بھی قِسم کا بیج نہیں ہے۔

۱۔پطرس ۱: ۲۳ آیت پڑھیں۔

خُدا کا کلام ناقابلِ تحلیل بیج ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں مرتا، بوسیدہ نہیں ہوتا، یا ختم نہیں ہوتا۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ اَبدی اَور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ خُدا کا کلام اَبد تک زندہ اَور قائم رہتا ہے۔ جب بھی میری بہن نے میرے ساتھ خُدا کے کلام کو بانٹا تو وہ اُس نے بیج بویا اَور پانی دے رہی تھی۔ اگرچہ میں نے اُس پر فوراً عمل نہیں کِیا، پھر بھی یہ لگا ہوا تھا۔

ایک رات جب میں اپنی زندگی میں کسی مشکل کا سامنا کر رہی تھی، مجھے یاد ہے مَیں نے اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھا میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مَیں خُدا سے فریاد کر رہی تھی۔ "خُدایا، اگر آپ حقیقی ہیں ــــ مجھے دکھائیں۔" جس لمحے مَیں نے خدا سے فریاد کی، اُس نے مجھے وہ تمام بیج یا الفاظ یاد دِلائے جو میری بہن نے

میرے ساتھ بانٹے تھے۔ خُدا مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اُس کے پاس میری زندگی کے لیے منصوبہ ہے۔ اُس کا بیٹا میرے لیے صلیب پر مر گیا۔ اُس رات، مَیں صبح ۲ بجے اپنی بہن کے گھر چلی گئی اَور اُس کے دروازے پر دستک دینے لگی۔ مَیں ایک لمحہ بھی مزید اِنتظار نہیں کر سکتی تھی۔ مَیں اپنے دِل میں یسوع سے دُعا کرنا چاہتی تھی۔ اُس رات، اُس نے میرے ساتھ دُعا کی اَور مَیں نے یِسُوع کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کِیا۔ وہ تمام بیج جو اُس نے میری زندگی میں بوئے تھے نہ مُرجھائے اور نہ ہی مرے۔ جِس لمحے مَیں نے اپنا دِل اُس کے سامنے کھولا، بیج جڑ پکڑ چکا تھا۔

منسُوخ۔ منسُوخ۔ منسُوخ۔ مَیں اَور میرا شوہر برفانی طوفان کے بیچ گھر جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہمارے شہر کی تمام پروازیں منسُوخ کر دی گئیں۔ ہم تقریباً تین گھنٹے کے فاصلے پر ایک شہر کے لیے فلائٹ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، ہم نے گھر جانے کے لیے ایک کار کرایہ پر لی اَور باقی سفر اُس پر طے کِیا۔ ایک نوجوان خاتون وہ شٹل چلا رہی تھی۔ ہم نے اُس سے بات کرنا شروع کی اَور اُس سے اُس کے بچوں کے بارے میں سوالات پوچھے۔ جب ہم رینٹل کار کی لاٹ پر پہنچے تو ہم اُس شٹل سے اترے اور پیدل چلنے لگے۔ جیسے مَیں چل رہی تھی، مَیں نے اندر سے یِسُوع کو اُس کے ساتھ بانٹنے کی خواہش محسوس کی۔ مَیں واضح طور پر بتانا چاہتی ہوں کہ مَیں نے خدا سے بحث شروع کر دی۔ میں مشغول تھی۔ ہمیں اپنی گاڑی لینے اور گھر جانے کی جلدی تھی۔ لیکن میں جانتی تھی کہ مُجھے اِنجیل کو بانٹنے کے لیے اس موقع کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ مَیں نے اپنا سامان اپنے شوہر کے پاس چھوڑا اَور جلدی سے اُس کے پاس واپس آئی۔ میں نے اُسے بتایا کہ کس طرح خُدا نے اُس کی زندگی کے لیے ایک حیرت انگیز منصوبہ بنایا تھا اَور وہ اُس سے کتنی محبت کرتا ہے۔ مَیں نے اُس سے پوچھا کہ کیا اُس نے کبھی سُنا ہے کہ یِسُوع نے اُس کے لیے کیا کِیا ہے، کیونکہ وہ اُس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔ اُس دن مَیں یِسُوع کو اُس کے ساتھ بانٹنے کے قابل ہوئی اَور اُس نے اُسے اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کِیا۔ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ خُدا نے مجھے اُس کی زِندگی کے لیے اپنے منصوبے کا حِصّہ بننے کے لیے چُنا — اَور مَیں نے تو یہ موقع تقریباً ہاتھ سے جانے دیا تھا کیونکہ میں مشغول اَور جلدی میں تھی۔

کبھی کبھی اِنجیل کو بانٹنا خطرناک، تکلیف دہ، یا عجیب لگ سکتا ہے۔ لیکن، چند آسان طریقوں کے ساتھ آپ خوشخبری کو بانٹنے کے لیے پُر اِعتماد محسوس کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے، بات چیت کا آغاز کریں:

- دُوسروں میں دِلچسپی لیں اَور اُن سے سوال پوچھیں۔
- اپنی گواہی بانٹنے کے لیے تیار رہیں۔ آپ کی گواہی آپ کے سب سے بڑے گواہوں میں سے ایک ہے۔ خُدا نے آپ کی زِندگی میں کیا حیرت انگیز کام کِیا؟
- اُنھیں بتائیں کہ خُدا کے پاس اُن کی زندگی کے لیے ایک حیرت انگیز منصوبہ ہے۔
- اُن سے پوچھیں کہ کیا وہ یہ سُننا چاہتا ہے کہ خُدا نے اُن کے لیے کیا کِیا کیونکہ وہ اُن سے کِتنا پیار کرتا ہے۔

دُوسرا، مندرجہ ذیل حوالوں میں یِسُوع نے جو کِیا اُس خوشخبری کو بانٹیں:

یُوحنا ۳:۱۶ آیت۔ ”کیونکہ خدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے“۔

خُدا اپنی محبت کے ساتھ مسلسل ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔ پھر بھی، چاہے ہم اپنی طاقت میں اچھے یا اِخلاقی بننے کی کتنی ہی کوشش کریں، ہم کبھی بھی کامل نہیں بن سکتے۔ خُدا ایک کامِل اَور مُقدّس خُدا ہے۔ اُس کے ساتھ ہماری رفاقت اَور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اگر ہم اُس کی طرح کامل اَور مُقدّس بنیں۔

رومیوں۳:۲۳ آیت۔''اِس لئے کہ سب نے گناہ کِیا اَور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔''

لیکن خُدا یہ جانتا تھا اَور اُس نے اُس کے لئے منصوبہ بندی کر لی۔ اُسے ہمارے لیے ایک عوضی لانا تھا تاکہ ہم اُس کے سامنے بغیر کسی گناہ یا احساس کمتری کے کھڑے ہوسکیں اَور اُس کی نظر میں مکمل طور پر کامِل ہوں۔ اُس کا منصوبہ یِسُوع نامی ہستی تھا۔

رومیوں۵:۸ آیت۔''لیکن خُدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔''

اُس نے اپنے اِکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو اِنسانی روپ میں بھیج کر یہ کام سرانجام دِیا کہ وہ ہمارے لیے عدالت میں کھڑا ہو اَور ہمارے لیے موت کی سزا سہے اَور ہمارے گناہوں کا کفّارہ ادا کرے۔ یِسُوع نے ہمارے لیے جو کچھ کِیا اُسے قبول کیے بغیر خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ بحال نہیں ہوتا۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جسے آپ خود کر سکتے ہیں یا کما سکتے ہیں۔

رومیوں۶:۲۳ آیت۔''کیونکہ گناہ کی مزدُوری موت ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔''

پرانے عہدنامے میں، اُنھیں اپنے گناہوں کے لیے قُربانیاں چڑھانا پڑتی تھیں۔ ہر سال، سردار کاہن مقدِس کے پاکترین مقام میں داخل ہوتا، جہاں خُدا کی حضُوری تھی، اَور وہ وہاں سرپوش پر جانوروں کا خون لگا کر لوگوں کے گناہوں کے لیے کفارہ کی قربانی پیش کرتا تھا۔ لیکن جب یِسُوع صلیب پر مر گیا تو اُس نے اپنا خُون آسمانی مَقدِس میں پیش کِیا اَور ہر اُس شخص کے ہر گناہ کی ادائیگی کی جو زِندہ رہا ہے یا ہمیشہ زِندہ رہے گا۔

اُس نے خُدا کے ساتھ ہماری اُس رفاقت کو بحال کر دیا جسے آدم نے باغ میں توڑ دیا تھا، جب اُس نے گناہ کِیا۔ ایسا کرنے سے، اُس نے خُدا کی طرف سے دِیا گیا حق واپس خرید لیا تاکہ ہم اپنے باپ خُدا کے سامنے دلیزی کے ساتھ کھڑے ہوسکیں۔ لیکن وہ وہاں نہیں رُکتا! جب ہم مسیح کو اپنے دل میں قبول کرتے ہیں، تو ہم صرف جہنم میں جانے سے نہیں بچتے ہیں (حالانکہ یہ سچ ہے)۔ ہمارے پاس یِسُوع کی صلاحیت، طاقت اور شناخت بھی ہوتی ہے۔

ہم یسوع کی موت اَور جی اُٹھنے (یا مُردوں میں سے جی اُٹھنے) کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ اگر آپ نے کبھی بھی یِسُوع کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول نہیں کِیا ہے، تو آپ یہ ابھی کر سکتے ہیں۔ ''اے خُدا، مَیں اپنے مُنہ سے اقرار کرتا ہوں کہ یِسُوع مسیح میرا نجات دہندہ اور خُداوند ہے۔ میں اپنے دِل سے یقین رکھتا ہوں کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زِندہ کِیا اَور وہ اِس وقت آپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ مَیں اُسے اپنی زندگی میں قبول کرتا ہوں اَور آپ کی مرضی کے موافق زِندگی گزارنے کا اِرادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ نے کہا کہ دِل سے ایمان لانے اَور اپنے مُنہ سے اِیمان کے اقرار کی بدولت ہی نجات ملتی ہے۔''

رومیوں۱۰: ۹-۱۰ آیت ۔ ''کہ اگر تُو اپنی زُبان سے یِسُوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اَور اپنے دِل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لیے اِیمان لانا دِل سے ہوتا ہے اَور نجات کے لیے اقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے۔''

جب آپ یہ دُعا مانگتے ہیں تو آپ اپنے مقصد میں پوری طرح قدم رکھ لیتے ہیں۔ اگر آپ اُس پر یقین رکھتے ہیں، تو آپ کو اندر سے نئے بن جاتے ہیں اَور خُدا کی رُوح آپ کے اندر رہنے کے لیے آتی ہے۔ جیسے ہی ہم یسوع مسیح کو اپنے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں تو ہم نے اپنے مقصد کے راستے میں قدم رکھا ہے۔ ہر وہ چیز جو مسیح نے ہمارے لیے کی وہ ہماری زندگی میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ نہ صرف اُس کی موت، بلکہ اُس کے جی اٹھنے کے ذریعے ہم اپنے مقصد سے جُڑے ہوئے ہیں، یعنی جس مقصد کے لیے ہمیں تخلیق کیا گیا ہے۔

یسوع ہمارے گناہوں کے لیے مر گیا اَور دُوبارہ جی اُٹھا تا کہ گناہ کا ہم پر کوئی اختیار نہ ہو:

افسیوں ۲:۸ آیت۔ ''کیونکہ تم کو اِیمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔''

۱ کرنتھیوں ۱۵:۴ آیت۔ ''اَور دفن ہُوا اَور تیسرے دِن کِتابِ مقدس کے مطابق جی اٹھا''

افسیوں ۲:۴۔۶ آیت ''مگر خُدا نے اپنے رَحم کی دَولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔ جب قصُوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زِندہ کِیا۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات مِلی ہے)۔ اَور مسیح یِسُوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جلایا اَور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بِٹھایا۔''

۲ کرنتھیوں ۵:۱۹ آیت۔ ''کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا مِلاپ کر لیا۔''

تیسرا، مندرجہ ذیل حوالے کو زبانی یاد کریں۔ یہ حوالہ بتاتا ہے کہ یِسُوع کو ہمارے خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر کیسے قبول کِیا جائے۔ جب بھی آپ کو کِسی کی نجات کی دُعا کرنے میں رہنمائی کرنی ہو تو اِس حوالے کو یاد رکھیں۔

رومیوں ۱۰:۹۔۱۰ آیت ''کہ اگر تُو اپنی زُبان سے یِسُوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اَور اپنے دِل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لِئے اِیمان لانا دِل سے ہوتا ہے اَور نجات کے لِئے اِقرار منہ سے کِیا جاتا ہے۔''

چوتھا، بائبل واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ جب کوئی یِسُوع کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ تسلیم کرتا ہے، تو وہ پانی میں بپتسمہ لے سکتا ہے۔ پانی میں بپتسمہ مکمل طور پر غوطہ لگانا ہے۔ یہ مسیح کی موت، تدفین اَور جی اُٹھنے کے ساتھ نئے اِیماندار کی شناخت کی علامت (یا ظاہری اظہار) ہے۔ ہم مندرجہ ذیل حوالوں میں پانی کے بپتسمہ کی مثالیں دیکھتے ہیں:

رومیوں ۶:۴ آیت

کلسیوں ۲:۱۲ آیت

اعمال ۸:۳۶۔۳۹ آیت

کسی کو بپتسمہ دینے کے لیے آپ کو پادری یا فُل ٹائم خادم ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بہت ضرُوری ہے اَور اِسے عموماً عبادت کے دوران کِیا جاتا ہے۔ پانی کا بپتسمہ لیتے وقت عموماً یہ الفاظ بولے جاتے ہیں:

''خدا کے بیٹے، خداوند یسوع مسیح پر آپ کے اِیمان کے اِقرار اَور اُس کی طرف سے دیئے گئے اِختیار سے مَیں آپ کو باپ، بیٹے اَور رُوح القدس کے نام پر بپتسمہ دیتا ہوں۔ آمین۔''

پانچویں، اُن کے لیے دُعا کرنے اَور اُن پر ہاتھ رکھنے کے لیے تیار رہیں۔ خُدا غیر اِیمانداروں کو شفا کے ساتھ اپنی طرف کھینچتا ہے۔ مندرجہ ذیل حوالے کو دُوبارہ پڑھیں:

مرقس ۱۶:۱۸ آیت

اِیمانداروں کی علامات میں سے ایک کونسی ہے جو اُن کی پیروی کرے گی؟ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے اَور وہ صحت یاب ہو جائیں گے! خُدا لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے اپنی رُوح کے تاثیروں (مظاہر) کا اِستعمال کر سکتا ہے۔ دُعا کے لیے تیار رہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ خُدا آپ کے ذریعے شفا دے۔ آپ بیمار لوگوں پر ہاتھ رکھیں۔ خُدا کی شفا بخش قدرت کے اظہار سے آپ کا اِیمان مضبوط ہوگا۔

ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ نئے عہد نامہ کی کلیسیا میں اِیمانداروں کے یِسُوع کو قبول کرنے کے بعد، وہ اُن کے لیے رُوح القدس کا بپتسمہ لینے کے لیے دُعا کریں گے۔ عام طور پر یہ ہاتھ رکھ کر کِیا جاتا ہے، لیکن لوگ ہاتھ رکھے بغیر بھی رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اعمال کی کِتاب میں دونوں مظاہر کی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے اسباق میں سیکھا تھا، خُدا نے ہمیں یہ نعمت دی ہے تاکہ ہمیں اُس کے گواہ بننے کی طاقت ملے۔ اگرچہ آسمان پر جانے کے لیے یہ نعمت حاصل کرنا ضرُوری نہیں ہے، لیکن یہ ایک بااختیار مسیحی زِندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے۔ صرف نجات پر نہ رُکیں۔ رُوح القدس کا ایک اَور بھی فائدہ ہے جِسے اِیمانداروں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے! رُوح القدس کا بپتسمہ لینے کے لیے اُن کے ساتھ مِل کر دُعا کریں۔

آخر میں، یاد رکھیں کہ ہم اکیلے نہیں ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالے کو پڑھیں:

اعمال ۱:۸ آیت ۔ اُس نے کِس کو بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے گواہ بنیں؟

آسمان پر جانے سے پہلے یِسُوع کے آخری الفاظ اَناجیل میں نہیں ہیں۔ اُس کے آخری الفاظ اعمال کے پہلے باب میں درج ہیں۔ ''اِرشادِ اعظم'' ہماری ذمہ داری کا

اعلان کرتا ہے۔ لیکن، اعمال ۱:۸ آیت ہمیں اِس ذمہ داری کو سراَنجام دینے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ یِسُوع نے رُوح القدس کو بھیجا تاکہ ہمیں اُس کے گواہ بننے کی طاقت بخشے۔ اُس نے ہمیں رُوح القدس فراہم کِیا تاکہ زمین پر اُس کام کو سرانجام دینے میں ہماری مدد کرے۔ جب ہم اِنجیل پڑھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ

یوں کہہ رہی ہے ''مَیں نے یہ سب کچھ یوں کہا ہے کہ...اَب میرے شاگردوں کی حیثیت سے آپ کے لیے ایک کام ہے۔آپ کو انجیل کو دُنیا میں بانٹنا جاری رکھنا ہے۔لیکن،مَیں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا،مَیں ایک مددگار فراہم کروں گا تا کہ آپ اکیلے نہ ہوں۔ یہ مددگار اُس کام کو سرانجام دینے کے لیے آپ کو بااِختیار بنائے گا۔(یا طاقت/صلاحیت فراہم کرے گا)'۔درج ذیل حوالہ پڑھیں:

رومیوں ۱۵:۱۹ آیت ۔ پولس کیا بیان کرتا ہے کہ اُس نے اِنجیل کی منادی کیسے کی؟

اس بیان کی حمایت میں اُس نے کیا حوالہ دیا؟

۱کرنتھیوں ۴:۲۰ آیت ۔ خُدا کی بادشاہی صرف کلام میں نہیں ہے، بلکہ کِس چیز میں ہے؟

۱کرنتھیوں ۲:۴ آیت ۔ پولس کی بات محض لفظی نہیں تھی، بلکہ کیا تھی؟

۱تھسلنیکیوں ۱:۵ آیت ۔ تھسلنیکیوں کی کلیسیا میں انجیل کی منادی کیسے ہوئی؟

پولس نے رومیوں کی کلیسیا کو یقین دِلاتا ہے کہ اُس نے اِنجیل کی مُکمل طور پر مُنادی کی ہے۔تو، اِنجیل کی مُکمل طور پر مُنادی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اِنجیل کی مُکمل مُنادی کے لیے صرف اعمال، الفاظ، یا سچائی کا علم نہیں بلکہ قوت کی ضرورت ہے۔ پولس کرنتھیوں کی کلیسیا کے ساتھ بھی یہی بات کرتا ہے، کہ وہ اُن کے پاس اپنے الفاظ، قوت سے نہیں بلکہ رُوح القدس کی قوت سے آیا تھا۔رُوح القدس ہماری مدد کرتا ہے کہ کیا کہنا ہے اَور کب کہنا ہے۔ پولس نے الفاظ کہے، لیکن رُوح القدس نے الفاظ کو اثر کرنے کی طاقت فراہم کی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ کام خُدا اَلگ ہو کر نہیں کر سکتے۔ ہم اُس کے ہم خدمت ہیں۔ مسیحیت اَور دوسرے ''مذاہب'' میں یہی فرق ہے۔ ہم اکیلے نہیں ہیں، خُدا نے رُوح القدس کو ہماری مدد کے لیے بھیجا ہے۔ وہ ہمارے الفاظ کی تصدیق کرنے، لوگوں کے دِلوں کو تیار کرنے، سچائی کو ظاہر کرنے اَور خُدا کی قُدرت کو ظاہر کرنے کی طاقت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ رُوح القدس ہماری مدد کریگا اَور ہمیں بااِختیار بنائے گا۔

تاہم، دُنیا کے لیے رُوح القدس کی بھی ایک خدمت ہے۔ ہمیں یہ خدمت مندرجہ ذیل حوالے میں ملتی ہے:

یُوحنّا ۱۶:۸۔۱۱ آیت

رُوح القدس دنیا (یا بے اِیمانوں) کو گناہ، راستبازی، اور عدالت کا مُجرم ٹھہرائے گا۔ کیوں؟ اُن کے لِئے ایک نجات دہندہ کی ضرورت کو سمجھنے میں اُن کی مدد کرنے کے لیے۔ اُنھیں یہ دِکھانے کے لیے کہ اُنھیں یسوع کی ضرورت ہے۔
جب وہ آپ کو کچھ کہنے کے لیے کہتا ہے تو رُوح القدس کے ''جھٹکے'' سمجھنے میں جلدی کریں۔ خُدا ہمیں الفاظ دیتا ہے اور خُدا ہمیں طاقت دیتا ہے۔ ہمیں صرف متعلقہ پیغام کو آگے پہنچانا ہے۔ اِس کے نتائج کے ذمہ دار ہم نہیں بلکہ خُدا ہے۔

ا کرنتھیوں ۳:۶۔۷ آیت پڑھیں۔

خُدا اُس بیج کو بڑھاتا ہے جو ہم بوتے ہیں۔ ہم اِس کے بڑھنے کے ذمہ دار نہیں بلکہ خُدا ہے۔ بیج (خُدا کا کلام) کبھی نہیں مرے گا، نہ ختم ہوگا، نہ ہی اُس کی مُدّت ختم ہوگی۔ ہماری ذمہ داری عمل کرنا ہے اور خُدا اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے طاقت مہیا کرتا ہے۔ لیکن اِنجیل کی مُکمل طور پر مُنادی کے لیے ہمارے اعمال/الفاظ اور خُدا کی طاقت دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہم اُس کی سچائی کو بانٹتے ہیں تو ہم اُس کے الفاظ کی تصدیق کرنے کی طاقت ظاہر کرنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ اُس نے ایسا کہا ہے۔

آخرکار، جب ممکن ہو، کسی شخص کو دُعا کیے بغیر نہ جانے دیں یا اِس بات کو یقینی بنائیں کہ وقت آنے پر وہ دُعا کرنا جانتے ہیں، اور وہ اپنے دِل کھولنے کے لیے تیار رہیں۔

پیچھے جانا (پیروی کرنا)

کسی کے ساتھ نجات کی دُعا کرنے کے بعد، اُن کی پیروی کریں۔

- اُنھیں کِسی کلِیسیا یا ہوم گروپ سے جوڑیں۔
- اُنکے پڑھنے کے لیے ایک بائبل فراہم کریں۔
- اگر ممکن ہو تو اُن کو باقاعدگی سے ملیں۔

ہمارا ایک عام اور خاص مقصد ہے۔ ہمیں زمین پر اُس کی عظیم محبت کے نقش بردار بننا ہے۔ ہمیں اُس کی محبت کی تصویر ظاہر کرنی ہے اور دُوسروں کو اُن کے مقصد یا کام سے جوڑنا ہے جِس کے لیے وہ بنائے گئے تھے۔ ہمارے تعلقات کا ایک الٰہی مقصد ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے آس پاس کے لوگوں کو ابدی اہمیت کے بیجوں (کلام) کے ساتھ مِل سکتا ہے۔ شاگردوں کے طور پر، ہمیں اپنے الفاظ اور اعمال کے ذریعے مسیح کی محبت بانٹنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور پھر نتائج خُدا پر چھوڑ دیں۔

ضمیمہ نمبرا ۔ نجات کی دُعا

اے خُدا،مَیں نے اپنی زِندگی میں جو کچھ غلط کِیا ہے اُس کی معافی مانگتا ہوں۔مَیں جانتا ہوں کہ مَیں نے گناہ کِیا ہے۔لیکن مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ نے یِسُوع کو میری خاطر مہیا کِیا۔اورآپ نے کہا ہے کہ جب وہ صلیب پر مرگیا تو وہ میرے تمام گناہوں کو اپنے ساتھ صلیب پر لے گیا۔اُس نے میرے گناہوں کے لیے دکھ اٹھائے۔صلیب پر مرنے کے تین دِن بعد،آپ نے اُسے اپنے دائیں ہاتھ بیٹھنے کے لیے مُردوں میں سے زِندہ کِیا۔مَیں ابھی اپنے منہ سے اِقرار کرتا ہوں کہ یِسُوع اب میری زِندگی کا خُداوند یا مالک ہے۔ مَیں اِقرار کرتا ہوں کہ اُس نے اپنی موت،تدفین اَور جی اٹھنے کے ذریعے میرے لیے کیا کِیا اَور مجھے اپنے دِل میں یقین ہے کہ آپ نے اُسے مُردوں میں سے زِندہ کِیا اور یہ کہ وہ اِس وقت آپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے،جو میرے ساتھ کھڑا ہونے کے لیے تیار ہے۔اِس بیش قیمت تحفے کے لیے آپ کا شکریہ۔ یِسُوع کے نام سے مَیں یہ دُعا کرتا ہوں،آمین!

ضمیمہ نمبر۲ ۔ اِفسیوں کی دُعا کی للکار

افسیوں ۱:۱۷۔۲۳ آیت

کہ ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے **مجھے** اپنی پہچان میں حِکمت اور مکاشفہ کی رُوح بخشے۔ اَور میرے دِل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تا کہ **مجھ** کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے اور اُس کی مِیراث کے جلال کی دولت مُقدّسوں میں کیسی کچھ ہے۔ اَور **مجھ** اِیمان لانے والے کے لِئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قوت کی تاثِیر کے موافِق۔ جو اُس نے مسیح میں کی جب اُسے مُردوں میں سے جِلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا۔ اِور ہر طرح کی حکومت اَور اِختیار اَور قُدرت اَور رِیاست اَور ہر ایک نام سے بہت بلند کِیا جو نہ صِرف اِس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لِیا جائے گا۔ اَور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دِیا اور اُس کو سب چِیزوں کا سردار بنا کر کلِیسیا کو دے دِیا۔ یہ اُس کا بدن ہے اَور اُسی کی معمُوری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔

ضمیمہ نمبر۳ ۔ عزم کا بیان

عزم کا بیان: مَیں ہر روز کلام پڑھنے اُور دُعا کرنے میں وقت گزارنے کا عہد کرتا ہوں۔

کب:..............(یعنی ہر صبح جب آپ بیدار ہوتے ہیں؟ رات کو سونے سے پہلے؟ کھانے کے وقفے پر؟)

کتنی دیر تک:..............(مَیں آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ حقیقت پسند بنیں اُور اُتنے وقت کا اِنتخاب کریں جو آپ مُکمل کر سکیں)

اس مشق کا مقصد خُدا کے ساتھ دانستہ طور پر وقت گزارنا ہے۔ اُس کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ہر روز کچھ وقت نکالنا ضروری ہے کیونکہ ہم اپنی مصروفیات کی وجہ سے ایسا کرنا بھول سکتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر۴ ۔ خُدا وفادار ہے

۲ تیمتھیس ۲:۱۳ آیت ۔ اگر ہم بے وفا ہو جائیں گے تو بھی وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا اِنکار نہیں کر سکتا۔

زبور ۳۳:۴ آیت ۔ کیونکہ خداوند کا کلام راست ہے اَور اُس کے سب کام باوفا ہیں۔

زبور ۱۱۹:۹۰ آیت ۔ تیری وفاداری پُشت در پُشت ہے۔ تُو نے زمِین کو قِیام بخشا اَور وہ قائم ہے۔

نوحہ ۳:۲۳۔۲۴ آیت ۔ وہ ہر صُبح تازہ ہے۔ تیری وفاداری عظِیم ہے۔ میری جان نے کہا میرا بخرہ خُداوند ہے اِس لِئے میری اُمید اُسی سے ہے۔

۱ کرنتھیوں ۱:۹ آیت ۔ خُدا سچّا ہے جِس نے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خُداوند یِسُوع مسِیح کی شراکت کے لِئے بُلایا ہے۔

۲ کرنتھیوں ۱:۲۰ آیت ۔ کیونکہ خُدا کے جِتنے وعدے ہیں وہ سب اُس میں ہاں کے ساتھ ہیں۔ اِسی لِئے اُس کے ذرِیعہ سے آمین بھی ہوئی تاکہ ہمارے وسِیلہ سے خُدا کا جلال ظاہِر ہو۔

۱ تھسلنیکیوں ۵:۲۴ آیت ۔ تُمہارا بُلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۳:۳ آیت ۔ مگر خُداوند سچا ہے۔ وہ تم کو مضبُوط کرے گا اَور اُس شرِیر سے محفُوظ رکھے گا۔

عبرانیوں ۱۰:۲۳ آیت ۔ اَور اپنی اُمید کے اِقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جِس نے وعدہ کِیا ہے وہ سچا ہے۔ ص

ضمیمہ نمبر ۵ ۔ آپ کی شناخت

مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گی کہ یہ اقرار اپنی نوٹ بک میں یا اپنی بائبل میں رکھیں۔ اِنھیں ہر روز صبح و شام پڑھیں (اور اگر ممکن ہے تو دِن بھر اسے عملی طور پر اپنائیں)۔

- مسیح مجھ میں رہتا ہے۔ مسیح میرے دماغ میں رہتا ہے۔ اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں رہتا ہے (گلتیوں ۲:۲۰ آیت)۔
- میرے پاس اُس کی صلاحیت ہے۔ وہ جو مجھ میں ہے اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے (ایوحنا ۴:۴ آیت)۔ مَیں مسیح کے ذریعے سب کچھ کر سکتا ہوں جو مجھے طاقت دیتا ہے (فلپیوں ۴:۱۹ آیت)۔
- میرے پاس اُس کی حکمت ہے، مجھے ایک مقصد کے لیے الگ کیا گیا ہے اَور مجھے نجات دی گئی ہے۔ اب ہم مسیح یِسُوع میں ہیں، جو ہمارے لیے خُدا کی طرف سے حکمت اَور راستبازی اَور پاکیزگی اَور مخلصی بنا۔ (اکرنتھیوں ۱:۳۰ آیت)
- میرے پاس اُس کی محبت ہے۔ اب نا اُمیدی نہیں رہی، کیونکہ خُدا کی محبت ہمارے دِلوں میں رُوح القدس کے ذریعے ڈالی گئی ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ (رومیوں ۵:۵ آیت)
- مَیں راستباز ہوں (خُدا کے ساتھ میرا تعلق ٹھیک ہے) اَور اپنے خُدا باپ کے سامنے احساس کمتری یا خطا کے بغیر آ سکتا ہوں۔ کیونکہ اُس نے اُس کو جو گناہ کو نہیں جانتا تھا ہمارے لیے گناہ بنایا تا کہ ہم اُس میں خُدا کی راستبازی بن جائیں۔ (۲ کرنتھیوں ۵:۲۱ آیت)
- مَیں آسمانی مقاموں پر مسیح کے ساتھ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوں۔ اَور اُسی نے ہمیں یہ مقام عطا کیا ہے اَور مسیح یِسُوع میں آسمانی مقاموں پر بٹھایا ہے۔ (افسیوں ۲:۶ آیت)

ضمیمہ نمبر ٦ ۔ بائبل کا مطالعہ کیسے کریں xix

بائبل اب تک لکھی گئی کتابوں میں سے سب سے عظیم کتاب ہے۔ اِس میں خُدا خود لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ یہ الٰہی ہدایت پر مبنی کتاب ہے۔ یہ غم میں تسلی، پریشانی میں رہنمائی، ہمارے مسائل کے لیے نصیحت، ہمارے گناہوں کے لیے سرزنش، اَور ہماری ہر ضرورت کے دوران ہمت فراہم کرتی ہے۔
بائبل محض ایک کتاب نہیں ہے۔ یہ کتابوں کی ایک پوری لائبریری ہے جس میں ادب کا مکمل طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔ اِس میں تاریخ، شاعری، ڈرامہ، سوانح حیات، پیشین گوئی، فلسفہ، سائنس، اَور متاثر کن مُطالعہ شامل ہیں۔ لہٰذا، کوئی تعجب کی بات نہیں کہ بائبل کے تمام یا کچھ حصّوں کا ۲۰۰۰ سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ہر سال سب سے زیادہ بائبل کی کاپیاں فروخت اَور تقسیم کی جاتی ہیں۔

صرف بائبل ہی اُن سب بڑے بڑے سوالات کے جوابات خلُوص سے دیتی ہے جو ہر عمر کے لوگ پوچھتے ہیں: ''میں کہاں سے آیا ہوں؟، میں کہاں جا رہا ہوں؟، میں یہاں کیوں ہوں؟، میں حقیقت کو کیسے جان سکتا ہوں؟''، کیونکہ بائبل خُدا کے بارے میں سچائی کو ظاہر کرتی ہے، اِنسان کی ابتدا کی وضاحت کرتی ہے، نجات اَور اَبدی زندگی کا واحد راستہ بتاتی ہے، اَور گناہ اَور مُصیبت کے پرانے مسئلے کی وضاحت کرتی ہے۔
بائبل کا عظیم موضوع خُداوند یِسُوع مسیح اَور بنی نوع اِنسان کے لیے اُس کا مخلصی بخش کام ہے۔ یِسُوع مسیح کی شخصیت اَور کام کو پُرانے عہد نامے کی تشبیہات اَور علامات میں بیان کیا گیا ہے، اِس کی پیشین گوئی کی گئی ہے اَور اُس کی تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔ اپنی تمام سچائی اَور خوبصُورتی سے خُداوند یِسُوع مسیح اِنجیل میں ظاہر ہوا ہے۔ اُس کی زِندگی، اُس کی موت، اَور اُس کے جی اُٹھنے کی مکمل وضاحت خطوط میں بیان کی گئی ہے۔ مُستقبل میں زمین پر اُس کی جلالی آمد کی کتاب مکاشفہ میں واضح طور پر پیشین گوئی کی گئی ہے۔ خُدا کے تحریری کلام، یعنی بائبل کے عظیم مقصد، خُدا کے زندہ کلام یعنی خداوند یسوع مسیح کو ظاہر کرنا ہے (پڑھیں یوحنا ۱:۱۔۱۸)۔

ڈاکٹر ولبرایم. سمتھ اُن سات اہم چیزوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو بائبل کا مطالعہ ہمارے لیے کرے گا:

۱۔ بائبل گناہ کو دریافت کرتی ہے اَور ہمیں مجرم ٹھہراتی ہے۔
۲۔ بائبل ہمیں گناہ کی آلودگیوں سے پاک کرنے میں مدد کرتی ہے۔
۳۔ بائبل طاقت فراہم کرتی ہے۔
۴۔ بائبل ہمیں ہدایت دیتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔
۵۔ بائبل ہمیں گناہ پر فتح کے لیے تلوار فراہم کرتی ہے۔
۶۔ بائبل ہماری زندگیوں کو پھلدار بناتی ہے۔
۷۔ بائبل ہمیں دُعا کرنے کی طاقت دیتی ہے۔

بائبل کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ کو کتابوں کی پوری لائبریری کی ضرورت نہیں ہے۔ بائبل اپنی بہترین تفسیر اور ترجمان ہے۔ بائبل میں آپ کے پاس وہ تمام تدریسی مواد موجود ہے جو زندگی بھر کے لیے آپ کی رہنمائی کرے گا۔

۱۔ ذاتی طور پر بائبل مطالعہ کرنا

ا۔ عِبادتی طور پر بائبل کا مطالعہ

بائبل اپنے آپ میں ایک اختتام نہیں ہے بلکہ خُدا کو جاننے اور اُس کی مرضی پوری کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ پولس رسول نے کہا، اپنے آپ کو خُدا کے حضور مقبول ٹھہرانے کے لیے بائبل کا مطالعہ کرو، ایسا کام کرنے والے کو سچائی کا کلام دُوسروں میں بانٹنے میں کسی قسم کی شرمندگی نہیں ہوگی (۲ تیمتھیس ۲:۱۵)۔ خُدا نے ہمیں بائبل دی ہے تاکہ ہم اُسے جان سکیں اَور ہم یہاں زمین پر خُدا کی مرضی پوری کر سکیں۔

لہٰذا، عبادتی طور پر بائبل کا مطالعہ، بائبل کے مطالعہ کی سب سے اہم قسم ہے۔ عِبادتی طور پر بائبل کے مطالعہ کا مطلب ہے خُدا کے کلام کو پڑھنا اَور اُس کا مطالعہ کرنا تاکہ ہم خُدا کی آواز سُن سکیں اور ہم جان سکیں کہ اُس کی مرضی کو کیسے پورا کرنا ہے اور ایک بہتر مسیحی زندگی گزاریں۔

ایک عظیم سائنسدان اور طبی ڈاکٹر، ڈاکٹر ہاورڈ اے کیلی (جان ہاپکنز یونیورسٹی میں ۱۸۸۹ سے ۱۹۴۰ تک ماہر امراض نسواں کے پروفیسر) بھی بائبل کے بہترین طالب علم تھے۔ اُس نے ایک بار کہا: ''بائبل کا مطالعہ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُسے روزانہ پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں اور اُس کے صفحات سے چمکنے والی روشنی کو دیکھنے کے لیے دُعا کے ساتھ پڑھیں، اُس پر غور کریں، اور اُسے پڑھتے رہیں جب تک کہ یہ سمجھ نہ آجائے۔ اُس کے الفاظ، اُس کے تاثرات، اُس کی تعلیمات، اُس کا اندازِ بیاں، اور اُس کا خُدا اور اُس کے مسیح کو اپنے وجود کی تپش میں پیش محسوس کریں۔''

عبادت پر مبنی بائبل کے مطالعہ کے لیے، یہاں چند اہم عملی تجاویز ہیں:

ا۔ دُعا کے ساتھ اپنی بائبل پڑھنا شروع کریں (زبور ۱۱۹:۱۸؛ یوحنا ۱۶:۱۳-۱۵)۔

۲۔ جو کچھ آپ پڑھتے ہیں اُس پر مختصر نوٹ لکھیں۔ بائبل کے مطالعہ کے لیے ایک چھوٹی سی نوٹ بک ساتھ رکھیں۔

۳۔ (۴ نمبر دیکھیں)۔

۴۔ ایک باب، یا شاید دو یا تین ابواب، یا شاید ایک وقت میں صرف ایک پیراگراف کو آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد، اپنے آپ سے پوچھیں کہ اس حوالے کا کیا مطلب ہے؟ پھر اسے دوبارہ پڑھیں۔

۵۔ اپنے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں، پھر اپنی نوٹ بک میں جوابات لکھیں، یوں عموماً کسی باب یا حوالے کا صحیح مطلب جاننے میں ایسا کرنا مددگار ثابت ہوتا ہے:

ا۔ اِس عبارت کا اصل موضوع کیا ہے؟

ب۔ اِس اِقتباس سے ظاہر ہونے والے افراد کون ہیں: کون بول رہا ہے؟ وہ کِس کے بارے میں بات کر رہا ہے؟ اِس میں کون بات کر رہا ہے؟

ج۔ اِس اِقتباس کی اہم آیت کیا ہے؟

د۔ یہ اِقتباس مجھے خداوند یسوع مسیح کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

ر۔ کیا یہ اِقتباس مجھ پر میرا کوئی ایسا گناہ ظاہر کرتا ہے جِس کا مجھے اِقرار کرنا اَور اُسے ترک کرنا چاہیے؟

ہ۔ کیا اِس عبارت میں میرے لیے کوئی حکم ہے؟

س۔ کیا میرے لیے اِس میں کوئی وعدہ ہے؟

ش۔ کیا میرے لیے کوئی ہدایت ہے جس پر مَیں عمل کروں؟

ص۔ اِن تمام سوالوں کے جواب ہر اقتباس میں نہیں مل سکتے۔

۶۔ ایک روحانی ڈائری رکھیں۔ یا تو اُوپر بیان کردہ اپنی بائبل سٹڈی نوٹ بک میں (نمبر۲)، یا ''میری روحانی ڈائری'' کے عنوان سے ایک علیحدہ نوٹ بک میں روزانہ وہ لکھیں جو خُدا آپ کو بائبل کے ذریعے لکھنے کو کہتا ہے۔ اُن گناہوں کو لکھیں جن کا آپ اِقرار کرتے ہیں یا جن احکامات پر آپ کو عمل کرنا چاہیے۔

۷۔ خُدا کے کلام کے حوالے یاد رکھیں۔ کوئی بھی اِتنا بوڑھا نہیں ہوتا کہ خُدا کے کلام کو یاد ہی نہ کر سکے۔ کارڈز پر ایک طرف حوالے کی آیت اور دُوسری طرف آیت کا نمبر لکھیں۔ اِن کارڈز کو اپنے ساتھ رکھیں اَور اُن پر غور و خوض کریں جب آپ ٹرین کا انتظار کر رہے ہوں، لنچ لائن میں کھڑے ہوں، وغیرہ۔

۸۔ کچھ لوگ بائبل کے کسی حصّے یا ابواب کو حفظ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب آپ کے پاس فارغ لمحات ہوں تو ایک چھوٹی جیب میں ڈالنے والی بائبل آپ کو اِن اقتباسات کا جائزہ لینے میں مدد دے گی۔ بہترین طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر رات سونے سے پہلے چند منٹ اِسے پڑھیں، تا کہ آپ کی لاشعوری سوچ آپ کو سوتے وقت خُدا کے کلام کے اِن اقتباسات کو اپنے ذہن میں رکھنے میں مدد دے سکے (زبور ۱۱۹:۱۱)۔ غور و خوض کا مطلب ہے ''غور کرنا، توجہ کرنا، باریک بینی سے دیکھنا، سوچنا''۔ غور و خوض کے ذریعے خُدا کا کلام آپ کے لیے بامعنی اَور حقیقی بن جائے گا، اَور رُوح القدس اُس وقت آپ کی اپنی زِندگی اَور مسائل پر خُدا کے کلام کو لاگو کرنے کے لیے اِستعمال کرے گا۔

۹۔ خُدا کے کلام پر عمل کریں۔ جیسا کہ پولس نے تیمتھیس سے ۲-تیمتھیس ۳:۱۶ میں کہا: ''ہر ایک صحیفہ جو خدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اَور اِلزام اور اِصلاح اَور راست بازی میں تربیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے۔'' بائبل ہمیں دی گئی ہے تا کہ ہم ایک مُقدّس اَور خُدا کی مرضی کے موافق زندگی گزار سکیں۔ اِس لِیے، خُدا یوں فرماتا ہے ''لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سُننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔'' (یعقوب ۱:۲۲)

نیوی گیٹرز، مسیحی ملازموں میں بائبل کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے دُوسری جنگ عظیم سے تھوڑی دیر قبل یہ ایک گروپ بنایا گیا، اُنہوں نے شخصی طور پر بائبل مقدس کا مطالعہ کرنے ایک شاندار منصوبہ تیار کِیا۔

- دُعا کے بعد، پہلے بائبل کے حوالے کو آہستہ اَور خاموشی سے پڑھیں۔ پھر اُسے دُوبارہ بلند آواز سے پڑھیں۔
- ایک بڑی نوٹ بک میں کالم بنائیں اَور ہر کالم کے اُوپر یوں لکھیں: باب کا عنوان، مرکزی آیت، اہم سچائی، اِس سے متعلقہ دیگر حوالہ جات، اِس حوالے میں مُشکلات (ذاتی یا ممکن طور پر)، میرے لیے درخواست، اَور اِقتباس کا خلاصہ یا خاکہ۔ اِن کالموں میں سے ہر ایک میں مطلوبہ معلومات لکھیں۔

اِن تمام طریقوں کو ایک ساتھ اپنانے کی کوشش نہ کریں بلکہ آہستہ آہستہ شروع کریں، اِن طریقوں اَور تجاویز کا انتخاب کریں جو آپ کو پسند آئیں۔ آپ دیکھیں گے، جیسا کہ آپ سے پہلے لاکھوں دُوسرے لوگوں نے کِیا ہے، آپ جتنا زیادہ خُدا کے کلام کو پڑھیں گے اور اُس کا مطالعہ کریں گے، اُتنا ہی آپ اُسے پڑھنا چاہیں گے۔ لہٰذا، بائبل کے مُطالعہ کی مندرجہ ذیل تجاویز اُن لوگوں کے لیے پیش کی جاتی ہیں جو بائبل کی سچائیوں کا زیادہ گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

ب۔ بائبل کے علم کے لیے مطالعہ کریں۔

بائبل کے مطالعہ کے بہت سے مفید طریقے ہیں۔ کوئی شخص بائبل کا مطالعہ، ایک دُوربین کی مانند کر سکتا ہے، تا کہ اُن عظیم سچائیوں کو پرکھ سکے جو ہر کتاب میں نمایاں ہیں۔ یا کوئی شخص بائبل کا اِس طرح مطالعہ کر سکتا ہے جیسے خُوردبین کے ساتھ رُوحانی دولت کی کان میں موجود تمام اَنمول تفصیلات کو تلاش کر سکے۔ اِس حصے میں کئی

ثابت شدہ طریقے ہیں جن کی مدد سے کوئی شخص زیادہ گہرائی سے بائبل کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بائبل کے مطالعہ کے چند منظم طریقے یہ ہیں،

اِن پر ایمانداری سے عمل کریں۔

<u>ابواب کے لحاظ سے بائبل کا مطالعہ کرنا</u>: بائبل میں پُرانے اور نئے عہد نامے میں ۱۸۹،۱ابواب ہیں۔ اگر کوئی شخص دِن میں ایک باب پڑھتا ہے تو وہ تین سال سے تھوڑے سے زائد عرصے میں پُوری بائبل کا گہرائی سے مطالعہ کرسکتا ہے۔ عموماً نئے عہد نامے میں سے مطالعہ شروع کرنا بہتر ہے۔

۱۔ باب کو غور سے پڑھیں، اُس کے مرکزی خیال یا مضامین کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

۲۔ جب آپ ہر باب کو پڑھتے ہیں تو اُسے ایک عنوان دیں جو اُس کے بنیادی موضوع سے متعلقہ ہو۔ مثال کے طور پر اگر آپ یوحنا کی انجیل پڑھ رہے ہیں، تو آپ ابواب کو اِس طرح عنوان دے سکتے ہیں:

ا۔ باب نمبر۱ ۔ ''یسُوع مسیح، خُدا کا کلام''

ب۔ باب نمبر۲ ۔ ''قانائے گلیل میں شادی''

ج۔ باب نمبر۳ ۔ ''نئی پیدائش''

د۔ باب نمبر۴ ۔ ''کنویں پر عورت''

ر۔ باب نمبر۵ ۔ ''بیت حسدا کے تالاب کے کنارے آدمی کی شفایابی''

۳۔ باب کو دُوبارہ پڑھیں اَور ایک سادہ خاکہ بنائیں، جس میں اُس کے اہم خیالات شامل ہوں گے۔ مثال کے طور پر، یوحنا ۱باب میں، آپ اس طرح کا خاکہ بنا سکتے ہیں: ''یسُوع مسیح، خدا کا کلام'':

ا۔ یسُوع مسیح خدا کا ابدی کلمہ تھا، ۱۔۹ آیت۔

ب۔ یسُوع مسیح دُنیا میں آیا، ۱۰۔۱۸ آیت۔

ج۔ یوحنا گواہی دیتا ہے کہ مسیح آنے والا ہے، ۱۹۔۲۸ آیت۔

د۔ یوحنا کہتا ہے کہ یسُوع خدا کا برّہ ہے، ۲۹۔۳۷ آیت۔

ر۔ یسُوع مسیح اپنے پہلے شاگردوں کو بلاتا ہے، ۳۸۔۵۱ آیت۔

۴۔ ہر باب کے بارے میں، اُوپر دیے گئے عبادت پر مبنی بائبل کے مطالعہ کے بیان کردہ نمبر۴ میں تجویز کیے گئے سوالات پوچھیں اور اُن کے جواب دیں۔ خاص طور پر اِس باب میں بیان کردہ ہر عملی یا مذہبی مسئلے کو نوٹ کریں۔ پھر، بائبل مُقدّس کی کلید الکتاب کا استعمال کرتے ہوئے، اُن آیات کے کلیدی الفاظ کو دیکھیں اور معلوم کریں کہ بائبل کے دُوسرے حصّے اِس سوال یا مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اِس کے حقیقی معنی تلاش کرنے کے لیے متعلقہ حوالے کا دیگر حوالوں سے موازنہ کریں۔ عام طور پر، بائبل کے کسی بھی باب کو سمجھنے کے لیے، آپ کو اُس کے پچھلے یا اگلے ابواب کے ساتھ اِس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

<u>پیراگراف کی بنیاد پر بائبل کا مطالعہ۔</u> پیراگراف تحریری طور پر کئی جملوں پر مُشتمل ہوتا ہے۔ جب کوئی مُصنّف تحریر میں بنیادی موضوع کو تبدیل کرتا ہے، تو وہ عام طور پر ایک نیا پیراگراف شروع ہو جاتا ہے۔ (بائبل میں اگر ممکن ہو تو پیراگراف کا خاکہ بنائیں، اَور اِسے مختلف حِصّوں میں تقسیم کریں)۔ اِس طرح کے پیراگراف کے ذریعے بائبل کا مطالعہ کرنے کو اکثر تجزیاتی بائبل کا مطالعہ کہا جاتا ہے۔

۱۔ پیراگراف کو اُس کے مرکزی خیال یا موضوع کے مطابق غور سے پڑھیں۔

۲۔ اِس پیراگراف میں اہم الفاظ اَور جُملوں کا آپس میں تعلق معلوم کرنے کے لیے، متعلقہ حوالے کو دُوبارہ لکھنا بھی کافی مفید ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ متی ۶:۵۔۸ آیت میں پائے جانے والے پہاڑی واعظ میں دُعا کے پیراگراف کا مطالعہ کرنے جا رہے ہیں، تو آپ اِس عبارت کو دُوبارہ یوں لکھ سکتے ہیں:

ا۔ ''اور جب تم دُعا کرو تو رِیاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عِبادت خانوں میں اَور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔''

ب۔ ''بلکہ جب تو دُعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اَور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشِیدگی میں ہے دُعا کر۔ اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشِیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔''

ج۔ ''اَور دُعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سُنی جائے گی۔''

د۔ ''پس اُن کی مانند نہ بنو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کِن کِن چیزوں کے محتاج ہو۔''

۳۔ اِس حوالے سے، جسے آپ نے اب دوبارہ لکھا ہے تاکہ آپ پیراگراف کے مختلف حِصّوں کا تعلق دیکھ سکیں، ایک سادہ خاکہ بنانا آسان ہے۔ مثال کے طور پر، متی ۶:۵۔۱۵ آیت کا اِستعمال کرتے ہوئے، آپ اِس حوالے کا خاکہ کچھ اِس طرح بنا سکتے ہیں:

''یِسُوع ہمیں دُعا کرنا سکھاتا ہے'' متی ۶:۵۔۱۵ آیت۔

ا۔ دُعا کیسے نہ کی جائے: متی ۶:۵۔۸ آیت

ب۔ لوگوں کو دِکھانے کے لیے، ریاکارانہ طور پر، متی ۶:۵ آیت

ج۔ فضُول الفاظ کے ساتھ، متی ۶:۷، ۸ آیت • دُعا کیسے کریں: متی ۶:۶، ۹۔۱۳

د۔ اپنے آسمانی باپ کے سامنے پوشِیدگی میں، متی ۶:۶

ر۔ یسوع کی دُعا کی پیروی کرتے ہوئے، متی ۶:۹۔۱۳

اِس پیراگراف میں پائے جانے والے اہم ملتے جلتے الفاظ تلاش کے لِئے کلیدُالکتاب کا اِستعمال کرنا بھی مفید ہوگا۔ مثال کے طور پر، الفاظ ''ریاکار''، ''غیر قوم'' اَور اِسی طرح کے دیگر الفاظ ہوسکتے ہیں۔ بائبل کے دُوسرے حوالوں کی متعلقہ حوالے سے موازنہ کرنے سے جو دُعا کے بارے میں سکھاتے ہیں، آپ کو خُدا کی مرضی کے مطابق دُعا کی اصل نوعیت، حالات اَور نتائج کے بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں رہے گی۔

<u>آیات کے ذریعہ بائبل کا مطالعہ کرنا۔</u> بائبل کے تاریخی حوالوں کا مطالعہ کرتے ہوئے، جیسے کہ عہد نامہ قدیم یا اِنجیل کے کچھ حِصّوں کا مطالعہ کرتے ہوئے، ہر آیت کا ایک سادہ مطلب ہوسکتا ہے۔

لیکن پرانے اَور نئے عہد نامے دونوں میں بہت سی آیات بائبل کی بے شمار عظیم سچائیوں سے مالا مال ہیں جو مزید تفصیلی مطالعہ کا مطالبہ کریں گی۔ بہت سے طریقے ہیں جن سے آپ بائبل کی کِسی ایسی آیت کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

ا۔ آیت میں ''فعل'' کے ذریعے اِس کا مطالعہ کریں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ یوحنا ۳:۱۶ آیت کا مطالعہ کریں تو آپ کو درج ذیل فعل ملیں:

''محبت.....دیا..... ہلاک نہ ہو......زندگی پائے۔''

۲۔ آپ اِس کی تقابلی فہرست اِس طرح بنا سکتے ہیں:

ا۔ خُدا نے محبت کی۔

ب۔ خُدا نے دیا۔

ج۔ جو ایمان لائے۔

د۔ ہلاک نہ ہو۔

ر۔ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔

۳۔ یا پھر اِس اہم آیت میں ''اسم'' کو لیں: ''خُدا...دُنیا...اِکلوتا بیٹا....جو کوئی بھی.....ہمیشہ کی زِندگی''۔

۴۔ خُدا کی بھیجی ہوئی شخصیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی آیت کا مطالعہ کریں۔ مثال کے طور پر، اِیک بار پھر یوحنا ۳:۱۶ آیت کو لیتے ہوئے، یہ بہت ہی سادہ لیکن اہم نکات سامنے آتے ہیں: ''خُدا...اِکلوتا بیٹا.....جو کوئی بھی.......اُس''۔

۵۔ کسی آیت کا اِس میں بیان ہونے والے عظیم خیالات کو تلاش کرتے ہوئے مطالعہ کریں۔ آیئے اپنی مثال کے طور پر یوحنا ۳:۱۶ آیت کو دوبارہ دیکھیں۔ ہم اِس آیت کا عنوان یہ دے سکتے ہیں، ''بائبل کی سب سے بڑی آیت''۔ اِس میں درج ذیل خیالات پائے جاتے ہیں۔

ا۔ ''خُدا''— سب سے بڑی ہستی

ب۔ ''ایسی محبت رکھی''— سب سے بڑی محبت

ج۔ ''دُنیا''— کثیر تعداد

د۔ ''اُس نے بخش دیا''— سب سے بڑا عمل

ر۔ ''اپنا اکلوتا بیٹا''— سب سے بڑا تحفہ

ہ۔ ''تا کہ جو کوئی ایمان لائے''— سب سے بڑی شرط

س۔ ''ہلاک نہ ہو''— سب سے بڑی رحمت

ص۔ ''ہمیشہ کی زندگی''— سب سے بڑا نتیجہ

۶۔ کبھی کبھی کسی آیت پر لاگو ہونے والے مختلف نظریات جاننا بھی مفید ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر رومیوں ۵:۱ آیت کو دیکھیں:

ا۔ ''لہٰذا''— اِس آیت کا اِنحصار رومیوں ۴:۲۵ آیت پر ہے۔ ہمارے راستباز ٹھہرائے جانے کی بُنیاد اَور ضمانت یِسُوع کے جی اٹھنے پر مبنی ہے۔ ''راستباز ٹھہرایا جانا'' راستباز بنایا گیا۔

ج۔ ''اِیمان سے''— ، ہماری راستبازی کا طریقہ (یہ بھی دیکھیں رومیوں ۳:۲۴؛ ۴:۹ آیت)

د۔ ''ہے''— مستقبل کا نہیں، بلکہ موجودہ دور میں، یہ اب ہے۔

ر۔ ''خدا کے ساتھ صُلح''— ہم پہلے اُس کے دشمن تھے، لیکن اب ہمارے اَور خُدا کے درمیان صُلح ہو چکی ہے۔

ہ۔ کیونکہ جو کچھ مسیح نے کیا ہے۔

س۔ ''ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے وسیلے''— خدا کے ساتھ صُلح کا راستہ صرف یِسُوع مسیح ہی ہے۔

<u>کتابوں کے ذریعے بائبل کا مطالعہ کرنا۔</u> ابواب یا پیراگراف یا آیات کے ذریعے بائبل کا مطالعہ شروع کر دیا ہے اِس کے بعد آپ کتابوں کے ذریعے بائبل کا مطالعہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ اِس قسم کے مطالعہ کے کئی طریقے ہیں۔

ا۔ **اِستقرائی طریقہ:** یہ اِستقرائی طریقہ کہلاتا ہے۔ یہ بائبل کی کتاب کے مواد کا تفصیل سے مطالعہ کرنے اَور پھر اُن تفصیلات سے کتاب کے

مواد اُور مقصد سے متعلق عام نتائج یا اُصول اخذ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

۲۔ **مصنوعی طریقہ:** کتابی مطالعہ کا ایک اور طریقہ مصنوعی طریقہ کہلاتا ہے۔ اس طریقہ سے، کوئی شخص بائبل کی کتاب کو کئی بار پڑھتا ہے تا کہ تفصیل پر توجہ دیے بغیر کتاب کے مرکزی خیالات اُور مقصد کے بارے میں عمومی (عام) تاثرات حاصل ہوں۔ (ان دو طریقوں میں فرق کرنا بعض اوقات مشکل لگتا ہے)۔

۳۔ **تاریخی طریقہ:** بعض صُورتوں میں بائبل کی کتاب کا مطالعہ ایک تاریخی مطالعہ بن جاتا ہے، اگر وہ کتاب کسی خاص زمانے میں کسی قوم یا انسان کی تاریخ سے متعلق ہو۔ مثال کے طور پر، خروج کی کتاب مصر میں یوسف کی موت سے لے کر موسیٰ کے زمانے میں بیابان میں خیمہ اجتماع کی تعمیر تک بنی اسرائیل کی تاریخ بتاتی ہے۔ یہ تقریباً ۴۰۰ سال پر محیط ہے۔

کتابوں کے ذریعے بائبل کے مطالعہ کے یہ چند طریقے ہیں:

ا۔ کتاب کے تناظر اُور بُنیادی موضوع کو جاننے کے لیے کتاب کو پڑھیں۔

۲۔ کتاب کو کئی بار پڑھیں، ہر بار اپنے آپ سے کوئی متعلقہ سوال پوچھیں اُور جو جواب آپ پڑھتے ہیں اُسے لکھیں۔ یہاں پوچھنے کے لئے سب سے اہم سوالات یہ ہیں:

ا۔ پہلا مطالعہ: اس کتاب کا مرکزی موضوع یا خیال کیا ہے؟ مرکزی آیت کیا ہے؟

ب۔ دوسرا مطالعہ: کتاب کے موضوع کو یاد رکھنا، دیکھیں کہ اِس پر کس طرح زور دیا گیا ہے اُور اُسے کیسے تیار کیا گیا ہے۔ کوئی خاص مسائل یا ایسی باتیں تلاش کریں جو آپ پر لاگو ہوں۔

ج۔ تیسرا مطالعہ: یہ مجھے مصنف اُور اُس کے حالات کے بارے میں کیا بتاتا ہے، یعنی جب اُس نے یہ کتاب لکھی؟

د۔ چوتھا مطالعہ: کتاب مجھے اُن لوگوں کے بارے میں کیا بتاتی ہے جن کے لیے یہ کتاب لکھی گئی اُور اُن کے حالات، ضروریات یا مسائل کیسے تھے؟

ر۔ پانچواں مطالعہ: کتاب کے اہم حصے کیا ہیں؟ کیا کتاب کی منطقی تنظیم اُور ترقی میں کوئی خاکہ ظاہر ہے؟ اِن مطالعات کے دوران، حوالوں کو پیراگراف میں تقسیم کریں جیسا کہ آپ اُنھیں دیکھتے ہیں اُور پھر ہر پیراگراف کو ایک عنوان دیں۔ خاکہ، دائیں جانب نیچے کو لکھیں اُور دُوسری طرف کوئی بھی مسئلہ، سوالات، الفاظ یا خیالات لکھیں جن کے لیے بائبل کے دیگر اقتباسات کے ساتھ اِس کا موازنہ کر کے مزید مطالعہ کی ضرُورت ہو۔

ہ۔ چھٹا مطالعہ اُور دُوبارہ سے ایک ایک کر کے مطالعہ کرنا: اُن حقائق اُور/یا معلومات پر غور کریں جو آپ نے پہلے مطالعہ کرتے ہوئے تجاویز دیں تھیں۔ اب تک کچھ الفاظ کِتاب میں نمایاں ہو چکے ہوں گے۔ دیکھیں کہ یہ کتنی بار دہرائے گئے ہیں۔ (مثال کے طور پر، جیسا کہ آپ فلپیوں کی کتاب پڑھتے ہیں، آپ کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ لفظ 'خوشی' کئی بار آیا ہے۔ یہ کِتاب کے مرکزی الفاظ میں سے ایک ہے، اِس لیے اِس کے واقعات اُور اُس کے آس پاس کے حالات کو نوٹ کریں)۔

جب آپ کسی کِتاب کو پڑھتے اُور دوبارہ پڑھتے ہیں، تو آپ دیکھیں گے کہ آپ اِس کی ساخت اُور خاکہ کو بہت واضح طور پر دیکھنا شروع کر دیں گے۔ تاہم، یہ سچ ہے کہ کسی بھی کتاب کے لیے مزید خاکے بھی ہوتے ہیں۔ یہ متعلقہ حوالوں کی تقسیم کے اصول پر منحصر ہے جسے آپ منتخب کرتے ہیں۔

موضوعات کے لحاظ سے بائبل کا مطالعہ کرنا: یہ متعلقہ موضوعات یا موضوع کے مطابق الفاظ کا مطالعہ کرنے کا اہم طریقہ کار ہے: بائبل کی دُعائیں، بائبل کے

وعدے، بائبل کے پیغامات، بائبل کے گیت، بائبل کی نظمیں وغیرہ۔
یا کوئی شخص بائبل کے جغرافیہ کو پڑھ کر اَور دریاؤں، سمندروں اَور نمایاں پہاڑوں کو تلاش کر کے بائبل مُقدّس کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ابرہام کی زِندگی میں پہاڑ کی چوٹی کے تجربات ایک سنسنی خیز مطالعہ ہیں۔

ایک اَور مُشکل مطالعہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اَناجیل اَور خطوط تیزی سے پڑھیں اَور اپنے لِئے خُداوند کے احکامات کو دیکھنا۔ بائبل کے موضوعات کی فہرست لامحدود ہے۔

سب سے پہلے، دُعا کے موضوع پر مطالعہ کے لیے، کلام مُقدّس کی کلیدالکتاب میں سے دُعا کو دیکھیں۔ اِن الفاظ کو دیکھیں اَور اُس سے متعلقہ الفاظ بھی دیکھیں مثلاً مانگنا اَور شفاعت کروانا بھی تلاش کریں۔ اِن آیات کو دیکھنے کے بعد، اِن کا مطالعہ کریں اَور دُعا کی تمام تعلیمات کو جمع کریں جو آپ کو ملتی ہیں۔ آپ کو دُعا کی شرائط، دُعا میں اِستعمال ہونے والے الفاظ، دُعا سے توقع کے نتائج، دُعا کب کرنی ہے، اَور کہاں دُعا کرنی ہے، سب کچھ مل جائے گا۔

سوانح حیات کے ذریعے بائبل کا مطالعہ کرنا: بائبل، خُدا کا خود کو اِنسان اَور اِنسان کے ذریعے دُوسروں تک ظاہر کرنے کا ریکارڈ ہے۔ عہد نامہ قدیم کے ساتھ ساتھ نیا عہد نامہ بھی ایسی سوانح حیات کے مطالعہ سے مالا مال ہے۔ اُن میں سے چند ہیں:

- نوح کی زندگی: پیدائش ۵:۳۲—۱۰:۳۲ آیت
- ابرہام کی زندگی: پیدائش ۱۲—۲۵ باب
- یوسف کی زندگی: پیدائش ۳۷—۵۰ باب
- دبورہ کی زندگی: قضاۃ ۴، ۵ باب

آیئے ہم بائبل کی عظیم سوانح حیات کے مطالعہ کے مختلف طریقوں کا خلاصہ دیکھتے ہیں:

۱۔ بائبل کی وہ کِتاب یا حوالہ جات پڑھیں جِن میں اُس شخص کی زِندگی نمایاں ہو، مثال کے طور پر، پیدائش ۱۲-۱۵ باب میں ابرہام، نیز عبرانیوں ۱۱ اَور رومیوں ۴ باب میں ابرہام سے متعلقہ حوالے موجود ہیں۔
۲۔ کلیدُ الکتاب میں سے ایک کِردار کو تلاش کریں۔
۳۔ کِتاب کے دُوسرے حِصّوں میں اُس شخص کے بالواسطہ حوالہ جات کو نوٹ کرنے میں محتاط رہیں۔

خلاصہ: بائبل کے مطالعہ کے اَور بھی بہت سے طریقے ہیں یعنی نفسیاتی طریقہ، سماجی طریقہ، ثقافتی طریقہ، فلسفیانہ طریقہ، وغیرہ۔ اُوپر تجویز کردہ تمام بائبل کے مطالعہ کے طریقے اِستعمال کریں۔ وقتاً فوقتاً، اپنا طریقہ بدلتے رہیں تا کہ آپ کِسی ایک طریقے کے عادی نہ ہو جائیں یا کسی ایک قسم کے مطالعے میں بہت گہرائی سے غور کرنے سے تھک نہ جائیں۔

ضمیمہ نمبر۷ ۔ محبت کا باب

۱کرنتھیوں ۱۳:۴۔۸آیت

مَیں صابر ہُوں اَور مہربان ہوں ۔مَیں حسد نہیں کرتا۔مَیں شیخی نہیں مارتا اَور پھُولتا نہیں ۔نازیبا کام نہیں کرتا۔اپنی بہتری نہیں چاہتا۔جھنجھلاتا نہیں ۔بدگمانی نہیں کرتا۔بدکاری سے خوش نہیں ہوتا بلکہ راستی سے خوش ہوتا ہُوں ۔سب کچھ سہہ لیتا ہوں ۔سب کچھ یقین کرتا ہُوں ۔سب باتوں کی اُمید رکھتا ہوں ۔سب باتوں کی برداشت کرتا ہوں ۔میری زِندگی محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی ۔لیکن نبوتیں ہوں تو موقوف ہوجائیں گی ۔زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گی ۔عِلم ہو تو مِٹ جائے گا۔

آج مَیں محبت میں چل رہا ہوں ۔میرے اندر خُدا کی محبت کی فطرت اَور اُس کی صلاحیت ہے۔میرے پاس محبت بھری زِندگی ہے اَور مَیں محبت سے کام کروں گا۔

ضمیمہ نمبر ۸ ۔ بنیادی مطلب

کفارہ: پرانے عہد کے تحت، لوگوں کے گناہوں کو دُور نہیں کِیا جاتا تھا، وہ صرف ہیکل کی قُربانیوں اور رسومات کے ذریعے ڈھانپے جاتے تھے یا عارضی طور پر چھپ جاتے تھے۔ اُس ڈھانپنے کو کفارہ بھی کہتے ہیں۔

عہد: یونانی لفظ 'diathk' کا ترجمہ عہد نامہ اَور عہد دونوں کے طور پر کِیا جاتا ہے۔ یہ ایک رسمی، اہم اَور مضبوط معاہدہ یا عہد ہے۔ عہد دو فریقوں کے درمیان ایک وعدہ یا معاہدہ ہے۔ یہ کوئی عام وعدہ نہیں ہے۔ یہ دو فریقوں کے درمیان ایک پختہ وعدہ ہے جِس میں اُن ذمہ داریوں یا تقاضوں کو بھی ظاہر کیا جاتا ہے جِن کو پورا کرنے، اُن پر قائم رہنے اَور اُن سے وفادار رہنے کے لیے ہر فریق ذمہ دار ہوتا ہے۔

سزا: ندامت، جرم، شرمندگی یا کمتری کے احساسات؛ سزا یا نامنظوری کا مستحق۔

اِنجیل: اِس لفظ کا لغوی معنیٰ ''خوشخبری'' ہے۔ نئے عہد نامے میں، یہ اُس منادی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یِسُوع نے اپنی زِندگی، موت، اَور مردوں میں سے جی اٹھنے کے ذریعے ہماری دُنیا میں خُدا کی حکومت قائم کر دی ہے۔

راستباز ٹھہرانا: راستباز ٹھہرانا، خدا کا ایک عمل ہے جس کے ذریعے وہ کسی گنہگار کو مسیح پر ایمان کی وجہ سے راستباز قرار دیتا ہے۔ یہ ایک قانونی اصطلاح ہے جو اُس مسئلے کو واضح طور پر بیان کرتی ہے۔ اِنسان کو ایسے بنایا جاتا ہے جیسے اُس نے کبھی گناہ کِیا ہی نہ ہو۔

غوروخوض کرنا: کسی کے خیالات پر توجہ مرکوز کرنا؛ سوچنا، بات چیت کرنا، دہرانا، غور کرنا، توجہ سے جانچنا۔

نجات: نجات نہ صرف گناہ کی معافی ہے بلکہ شفا اَور صحت بھی ہے۔ لفظ ''نجات'' کا مطلب ہے شفا، صحت، حفاظت، مخلصی، تندرستی اور شفایابی۔ نجات یِسُوع کا حوالہ دیتی ہے جو ہمیں نئی پیدائش اَور گناہ سے معافی فراہم کرتا ہے۔ ہمارے لیے صلیب پر یِسُوع کی قُربانی کی وجہ سے، ہم اَبدی زِندگی پا سکتے ہیں اَور مسیح یِسُوع میں نئی مخلوق بن سکتے ہیں۔

تقدیس یا پاکیزگی: مُقدس یا پاکیزگی کی زندگی گزارنے کے لیے جسم سے گناہ کو الگ کرنا۔ بائبل سکھاتی ہے کہ پاکیزگی کے بغیر کوئی بھی آدمی خُداوند کو نہیں دیکھ سکتا۔ ہم حیثیت کے لحاظ سے مُقدس ہیں، لیکن یِسُوع مسیح کو اپنا خُداوند اَور نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے کے بعد ہم پر ذمہ داری بھی عائد ہو جاتی ہے۔ ترقی پذیر تقدیس فضل کا ایک جاری رہنے والا کام ہے، جِسے مکمل کرنے کے لیے پوری زندگی درکار ہے۔

فدیہ: گناہ، غلطی یا برائی سے بچانے یا بچائے جانے کا عمل۔ ادائیگی کے بدلے کِسی چیز کو دُوبارہ حاصل کرنے یا حاصل کرنے کا عمل، یا قرض معاف کرنا۔ یہ ہمارے

لیے مسیح کے کام کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ ہمیں خریدتا ہے، وہ اپنی جان کی قیمت پر ہمارا فدیہ دیتا ہے، گُناہ کی غلامی اَور سزا سے ہمیں نجات دِلاتا ہے۔

قیامت: اگرچہ قیامت کے لفظی معنی ہیں اٹھنا یا کھڑا ہونا۔ کسی اِیماندار کے لیے جی اٹھنے کا مطلب موت کے بعد دُوبارہ زِندہ ہونا ہے۔ بائبل میں، یہ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یِسُوع مسیح اپنی موت اَور تدفین کے بعد دُوبارہ زِندہ ہو گیا۔ یہ بائبل میں بیان کردہ واقعہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جس میں آخری عدالت کے دِن سے پہلے مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔

راستبازی: گناہ، سزا یا کمتری کے احساس (یا آگاہی) کے بغیر خُدا باپ کے سامنے کھڑے ہونے کی صلاحیت، گویا گُناہ کا کبھی وجود ہی نہیں تھا۔ خُدا کے حضور اچھا مقام حاصل کرنا۔

اختتامی نوٹ

i. Prasad, R. (n.d.). How To Study The Bible. Home.
https://www.rhemabiblechurch.net/index.php/articles/bible-study-notes/293-how-to-study- the-bible-2

ii. KENYON, E. W. (2020). Two kinds of righteousness. WHITAKER HOUSE.

iii. Garlow, J. L. (2013). The Blood Covenant: The story of Gods extraordinary love for you.
Beacon Hill Press of Kansas City.

iv. Hagin, K. E. (1979). You can have what you say! Kenneth Hagin Ministries.

v. A&E Television Networks. (n.d.). Journalist begins search for Dr. Livingstone. History.com.
https://www.history.com/this-day-in-history/stanley-begins-search-for-livingstone

vi. Trumbull, H. C. (2009). The Blood Covenant: A Primitive Rite and its bearing on Scripture.
Impact Books.

vii. Trumbull, H. C. (2009). The Blood Covenant: A Primitive Rite and its bearing on Scripture.
Impact Books.

viii. Wyld, H. C. (1963). Webster dictionary. J.J. Little and Dues.

ix. Helps Bible. (n.d.). https://bibleapps.com/helps.htm

x. Garlow, J. L. (2013). The Blood Covenant: The story of Gods extraordinary love for you.
Beacon Hill Press of Kansas City.

xi. Trumbull, H. C. (2009). The Blood Covenant: A Primitive Rite and its bearing on Scripture. Impact Books.

xii. Garlow, J. L. (2013). The Blood Covenant: The story of Gods extraordinary love for you.
Beacon Hill Press of Kansas City.

xiii. Booker, R. (2017). The miracle of the scarlet thread: Revealing the power of the blood of Jesus from
Genesis to Revelation. Destiny Image Publishers, Inc.; Garlow, J. L.
(2013). The Blood Covenant: the story of Gods extraordinary love for you. Beacon Hill Press of Kansas City.

xiv. KENYON, E. W. (2020). Two kinds of righteousness. WHITAKER HOUSE.

xv. Finney, C. G. (2007). Charles G. Finney on revival: Lectures of revivals of religion. Diggory.

xvi. Teen Challenge Research | ACADC. (n.d.). https://acadc.org/teen-challenge-research/

xvii. Wilkerson, G. (2014). David Wilkerson: The cross, the switchblade, and the man who believed.
Harpercollins Christian Pub.

xviii. Hagin, K. E. (2007). Tongues: Beyond the upper room. Faith Library Publications.

xix. Prasad, R. (n.d.). How To Study The Bible. Home.
https://www.rhemabiblechurch.net/index.php/articles/bible-study-notes/293-how-to- study-the-bible-2

☆☆☆